

RARE BOOK

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY.



اس کتاب کو

مقام نامی

جناب معالی القاب ہز گریس دیوک آف آرگائل

کے

سینٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصہ اول جغرافیہ

صفحہ

مضمون

مقالہ اول

۲ ... منقسم ہی تین بانوں پر

پہلا باب

۳ ... پانچ فصلوں پر مشتمل ہے

فصل اول علم جغرافیہ کی تعریف اور زمین کی کرورت کے

۳ ... بیان میں ...

۵ ... دوسری فصل منطقوں کے بیان میں

۶ ... تیسری فصل درجوں کے بیان میں

۹ ... چوتھی فصل خطوط معروضہ کے بیان میں

۱۲ ... پانچویں فصل خواتہ کے بیان میں

دوسرا باب

زمین کی جسامت کے بیان میں اور یہ تین

۱۵ ... فصلوں پر مشتمل ہے

۱۵ ... پہلی فصل مقدار کر کے زمین کے بیان میں

۱۷ ... دوسری فصل تطبیق پر زمین کے جیسے ہونے کے بیان میں

۲۰ ... تیسری فصل زمین کے طول و عرض کے بیان میں

تیسرا باب

زمین کی حرکات کے بیان میں اور یہ تین فصلوں

۲۳ ... پر مشتمل ہے

| صفحہ | مضمون |
|--------|---|
| ۲۴ ... | پہلی فصل حرکت روزانہ کے بیان میں ... |
| ۲۷ ... | دوسری فصل حرکت سالانہ کے بیان میں |
| ۳۳ ... | تیسری فصل اسباب حرکت سالانہ کے بیان میں |

مقالہ دوم

| | |
|--------|---|
| | زمین کے طبیعی اقسام کے بیان میں اور بہہ ناریہ |
| ۳۶ ... | باب پر مشتمل ہے |
| | پہلا باب |
| ۳۶ ... | آب و ہوائے منفوتہ کے بیان میں |

دوسرا باب

| | |
|--------|--|
| ۳۲ | پہاڑوں کے بیان میں اور دو فصلوں پر منقسم ہے |
| ۳۴ ... | پہلی فصل پہاڑوں کی خاصیت طبعی کے بیان میں ... |
| | دوسری فصل میں جدول جہان کے نامور پہاڑوں کا معہ |
| ۳۵ ... | تعداد بلندی |

تیسرا باب

| | |
|--------|---|
| ۵۹ ... | مدن و صکرا کے بیان میں |
| | چوتھا باب |
| | ندی اور جہلوں کے بیان میں اور یہہ چار فصلوں |
| ۶۳ ... | پر مشتمل ہے |

| | |
|--------|--|
| ۶۳ ... | پہلی فصل ندیوں کے بیان میں |
| ۶۶ ... | دوسری فصل دنیا کی نامور ندیوں کے بیان میں |
| ۶۹ ... | تیسری فصل حتمل کے بیان میں |
| | چوتھی فصل دنیا میں جو ندی جہیلیں معروف اور مشہور |
| | ہیں ان کے نام اور ان کی مقدار سطح |
| ۷۱ ... | بحساب میل مربع |

پانچواں باب

بہتر - محیط اور تمام تریوں کے اقسام جداگانہ کے بیان میں ۷۲

چھٹا باب

بہتر - محیط کی حرکتوں کے بیان میں اور

یہہ تین فصلوں میں منقسم ہے ۷۵ ...

۷۵ ... ایضاً پہلی فصل حرکت ہوا کے بیان میں

۷۶ ... ایضاً دوسری فصل دھار کے بیان میں

۷۷ ... تیسری فصل سیلاب کے بیان میں

ساتواں باب

ہوا - محیط ارضی اور اُس کی خاصیات اور استعمال کے

۸۳ ... بیان میں اور یہہ تین فصلوں پر مشتمل ہے

۸۴ ... ایضاً پہلی فصل ہوا - محیط ارضی کی تعریف میں

۸۵ ... دوسری فصل روشنی خفیف کے بیان میں

۸۶ ... تیسری فصل ہوا - محیط ارضی کے وزن کے بیان میں

آٹھواں باب

بخارات اور آبی اقسام کے بیان میں اور

۸۸ ... یہہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے

۸۹ ... ایضاً پہلی فصل اُس کی تعریف کے بیان میں

۹۰ ... ایضاً دوسری فصل ابر اور آوس کے بیان میں

۹۱ ... تیسری فصل بارش کے بیان میں

۹۲ ... چوتھی فصل شبنم کے بیان میں

۹۳ ... پانچویں فصل برف کے بیان میں

۹۴ ... چھٹی فصل اولیے کے بیان میں

نواں باب

ہوائے سہیل اور اُسکی خاصیتوں کے بیان میں

۹۵ ... اور یہ باب تین فصلوں پر منقسم ہے

۹۵ ... پہلی فصل ہوائے سہیل کے بیان میں ...

۹۶ ... دوسری فصل ہوا و تجارت کے بیان میں ...

۹۷ ... تیسری فصل ہوائے طوفان کے بیان میں ...

دسواں باب

۹۹ ... نباتات کی تقسیم میں

گیارہواں باب

۱۰۳ ... تقسیم حیوانات کے بیان میں

دوڑھواں باب

انواع انسان اور اُسکی بولیاں اور حکومت اور مذہب

۱۰۶ ... کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں

۱۰۶ ... پہلی فصل انواع انسان نے بیان میں ...

۱۰۹ ... دوسری فصل بولیوں کے بیان میں ...

۱۱۰ ... تیسری فصل حکومت اور مذہب کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس جناب کبریا و نعت بیتیناس رسولان متہول خود
 کے واضح ہو کہ علم جغرافیہ عجیب علم ہی کہ جسکے مطالعہ کتب سے
 انسان ضعیف بیرونج سفر و تردد راہ واقف حالات تمام کرۂ زمین ہوتا ہی
 اگر یہہ علم نہ ہوتا تو نوع انسان دریافت حقیقت جسامت و کیفیت
 حرکات و دیگر حالات کرۂ زمین سے ناواقف رہتی الحق کہ یہہ علم نہایت
 غریب ہی چٹانچہ اسی سبب سے صاحبان فرنگ با فرہنگ نے اس
 علم کو اپنے عہد حکومت میں بہت مروج کیا ہی مگر باوجود اسکے
 اب تک کوئی رسالہ کسی صاحب نے زبان آردو میں تصنیف نہ فرمایہ کہ
 جس سے طالبان علوم کو فائدہ پہونچتا لہذا اس راقم ولیم ولکشن نے
 سنہ ۱۸۵۳ ع میں کہ مہتمم کالج شہر بناؤس کا تھا اور اس زمانہ میں
 شوق مطالعہ کتب علم ریاضی و جغرافیہ سے نہایت تھا بہ نظر فائدہ
 عام تحریر کرنا اس رسالہ کا شروع کیا مگر مسودہ بھی اس کا ہنوز تمام
 نہیں ہوا تھا کہ کشش آب و خورش سے سفر وطن یعنی ولایت لندن کا
 درپیش ہوا اس سبب سے تحریر کرنا اس مسودہ کا ملتوی رہا بعد عرصہ
 نو برس کے کہ پھر اتفاق ہندوستان میں آنیکا ہوا اور بسبب آب و دانہ
 کے چھارنی رسیدنشی شہر اندور میں پہنچکر خدمت فبضدرجت لفتننٹ
 کرنیل رچرڈ جان میٹ صاحب بہادر سی ایس آئی اجنت جناب
 نواب گورنر جنرل فورسٹنرل انڈیا دام اقبالہ میں مستفیض ہوا صاحب
 معزالیہ کی نظر فیض اثر ترقی علم پر از بس پاکر آن اوراق مسودہ ناتمام کو

پھر بہ نظر غور میں اولہ مطالعہ کر کے باعانت منشی عبد الرحیم خان ولد مولوی محمد سعید خان صاحب کے اقربایاں افتخار الدولہ نواب عبد الغفور خان صاحب مرحوم والی جاوڑہ سے عیس اختتام کو پہنچایا اور نام اس رسالہ کا مرآت غریب رکھا اب ناظرین بانہیں کی خدمت میں گذارش ہی کہ جس جا از راہ سہو غلطی واقع ہوئی ہو براہ عیب پوشی اصلاح فرماویں اور یہہ رسالہ منقسم ہی تین مقالوں پر پہلا مقالہ اصطلاحات علم ریاضی دوسرا علم طبیعی تیسرا سیاست مدنی سے متعلق ہی *

پہلا مقالہ زمین کی ہیئت اور حرکات اور اس کی جسامت کے بیان میں *

دوسرا مقالہ طبیعی اقسام سطح زمین اور اس کے حاصلات و موالید ثلثہ یعنی حیوانات و نباتات و جمادات و ہوائے محیط زمین و آب و ہوائے ہر بلاد و اقالیم میں اور طبیعی نباتات کہ جو اس سے مناسبت رکھتے ہیں شرح دار مذکور ہیں *

تیسرے مقالہ میں تقسیم طول و عرض بلاد و آبادی و آمدنی و سیاست مدن و مملکت و طرز حکومت و آئین دیں و رسم و لیاقت و اور وہ باتیں جو آدمی سے درباب معیشت و تمدن علاقہ رکھتی ہیں سب تفصیل وار تحریر ہیں اور ہر مقالہ میں چند باب اور ہر باب میں چند فصلیں ہیں *

مقالہ اول

منقسم ہی تین بابوں پر

پہلا باب زمین کی ہیئت کے بیان میں دوسرا باب زمین کی جسامت میں اور تیسرا اس کی حرکات کے بیان میں *

پہلا باب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے

فصل اول

علم جغرافیہ کی تعریف اور زمین کی گردہستہ کے بیان میں

جغرافیہ وہ علم ہے کہ جس میں زمین کی ہیئت اور اُسکی اقسام سطح اور انواع اہل و حاصلات کا بیان ہے چنانچہ چاہیئے کہ زمین کا جسم کرۂ عظیم کی مانند مدور ہے اور وہ اپنے دونوں قطب شمالی و جنوبی سے کسیتدر مسطح یعنی اُس کا قطر مشرق سے مغرب تک بہ نسبت قطر شمال و جنوب کے ۲۶ میل اطول ہے پس اُسکا قطر استوائی ۷۹۲۶ میل ہے اور قطر قطبی ۷۹۰۰ میل لیکن ان کی معدل اور فرق کے جاننے کی کینیٹا علم ہیئت سے متعلق ہے مگر زمین کے مدور ہونے پر اہل فلاسفہ حکیم فیثا غورس کے عہد سے یعنی ۵۰۰ برس مسیح کے پہلے سے اب تک متفق ہیں پر اُس کا مسطح ہونا اپنے قطبوں کی دونوں طرف سے فیلسوف استحقاق نیوٹن نے شروع اٹھارہویں صدی سنہ ۱۸۰۰ ع میں ظاہر کیا اور زمین کے مدور ہونے پر بہت دلیلیں ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ سمندر کے کنارے پر کھڑے رہنے والی کو گردی معلوم ہوتی ہے دوسری یہ کہ جہاز سے پہلے مستول دور سے نظر آتا ہے مگر جہاز کتنا ہی بڑا ہو تیسری یہ کہ جتنے زیادہ بلند مقام سے کوئی دیکھیکا آتنا ہی زیادہ دور تک دکھیکا چوتھی یہ کہ حالت خسوف میں زمین کا سایہ چاند پر مدور نظر آتا ہے اور اِس سبب سے بلندی اُسکی سطح کے بعض اجزا کی معلوم نہیں ہوتی کہ کوئی ہوا آتھہ میل سے زیادہ بلند نہیں ہے اور

زمین کا قطر قریب آٹھ ہزار میل کے ہی ہیں پہاڑ کی بلندی قطر زمین کی نسبت ہزاروں حصہ ہی چنانچہ ایک ایسے کرہ پر کہ جسکا قطر بارہ انچہ ہو اُسپر ایک بہت چھوٹا بالو کا ریزہ بہ نسبت سب سے بڑے پہاڑ کے جو سطح زمین پر واقع ہیں بقدر اپنی حیثیت کے بڑا ہوگا مگر اُسکے اوپر کچھ معلوم نہیں ہونیکا اسی طرح پہاڑ اور دوسری ناموار شی سطح زمین پر اُسکی کرویت کی ممانع نہیں ہوسکتی پانچویں دلیل یہ ہے کہ بہت سے سیاحوں نے یورپ یا ہجیم سے سیدھی ایک طرف بغیر رجوع ہونے دوسری طرف کے سیر کی تو اُنکاسفر وہاں ہی تمام ہوا کہ جہاں سے اُنہوں نے شروع کیا تھا جسطرح ایک گولے پر کوئی مکھی یا چھوٹا کبڑا سیدھا ایک طرف سے دوسری طرف کو چلے اور کچھ دیر بعد پھر وہیں پہونچے تو جیسے اُسپر چلتے ہوئے اسے اُسکی سطح مسطح نظر آویگی اگرچہ ہم لوگوں کو مدوردیکھائی دیتی ہے ویسی ہی سطح زمین ہماری کوتاہ نظری سے ہمکر مسطح معلوم ہوتی ہے اور سب سے پہلے سیاح ماگلی نے دنیا کی سیر کی مگر جو دوسرے سیاح کولمبس نے اُس سے پہلے کوشش کی تھی اِس لیے خاص کردھی بزرگی اور عزت کا مستحق ہی چنانچہ کولمبس ہی نے اپنے دل میں زمین کی کرویت خیال کر کے یہ تجویز کی تھی کہ ہندوستان کو قطعاً یورپ سے سیدھے مغرب کی طرف جانے سے پہونچینگے اور حقیقت میں دیکھا ہی ہوتا اگر قطع امریکہ جسے اُنہوں نے نکالا راہ میں واقع نہوئے ہوتے اب ہم مختصراً وہ دلیلیں بیان کرتے ہیں کہ جن سے سیاح کولمبس اور اُوروں کو اُن سے پہلے ثابت ہوا تھا کہ زمین کروی شکل ہی فرض کرو کہ اگر زمین سطح مسطح آسمان تک پھیلی ہوجیسے کہ نظر آتی ہے اور جھلا اب تک تخیال کرتے ہیں تو کواکب جب افق سے اوپر آتے تو اُسوقت تمام دنیا پر دکھلائی دیتے اور حالانکہ یہ حال نہیں ہے کیونکہ جو لوگ یورپ میں بستے ہیں اُنہیں

آفتاب بہ نسبت پچھم والوں کے بہت جلد نظر آتا ہی اور جب سورج افق سے نیچے غروب ہوتا ہی تو جو ملک کہ ہم سے پچھم واقع ہیں وہاں طلوع ہوتا ہی اور یہہ بات تب ہوتی کہ جب سطح زمین مقوس اور محدب ہوتی پس جب آفتاب طلوع ہوا تو بجاعت کرویت کے گویا کوئی پہاڑ ہماری نظر کے سامنے واقع ہوا اور آفتاب کا طلوع اور غروب دیکھنے سے ہمکو باز رکھا یہہ وہ تصور ہی کہ جس سے حکماء قدیم نے پہلے یہہ نتیجہ نکالا کہ زمین گول ہی کیونکہ جسقدر وہ مشرق یا مغرب کی طرف سیر کرتے تھے اسی قدر انہیں پہلی حالت میں جلد اور دوسری میں دیر کو آفتاب نظر آتا تھا اسیلئے انہوں نے یہہ نتیجہ غایت مرتبہ نکالا کہ زمین کروی شکل ہی پھر جب انہوں نے شمال اور جنوب کی طرف سیر کی اور بمقدار اپنی مسافت کے قطب شمالی نکلنے اور قوتہ دیکھا اور جسقدر انہیں نئے ستارے دیکھائی دیئے اسیقدر اور ستارے جو وہ ہمیشہ دیکھتے تھے افق سے نیچے قوتہ نظر آئے پس اس سے انہوں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ سطح دنیا شمال سے جنوب تک بھی گول ہی چلائے جب یہہ حال انہیں ہر طرف نظر آیا تو آخر کار ان کو یہہ ثابت ہوا کہ تمام دنیا کرۂ اعظم کی مانند مدور رہے *



دوسری فصل

منطوقوں کے بیان میں

ہر گاہ کرۂ زمین میں ایک خط مستقیم نقطہ عرض شمالی اور جنوبی کے درمیان فرض کیا تو لابد ہی کہ وہ خط اُس کے مرکز سے گذرے گا پس اُس خط کو محور ارض کہتے ہیں اور اُس کی سمت شمالی کا نام قطب شمالی اور سمت جنوبی کا قطب جنوبی ہی اور جب زمین کے گرد دونوں قطبوں سے بعد واحد ہر خط کھینچا تو

ایک دائرہ پیدا ہوا کہ جس سے زمین دو نصف ایک شمالی اور دوسری جنوبی میں منقسم ہوئی پس اُس دائرہ کو خط استوا کہتے ہیں اور اگر ایک دوسرا خط زمین کے گرد خط استوا کے موازی ۲۳ درجہ ۲۸ دقیقہ کے تفاوت پر جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب کھینچیں تو دو دائرے پیدا ہوتے ہیں اُن دونوں خطوں میں سے خط شمال کا نام خط سرطان اور خط جنوبی کا خط جدی ہے اور وہ جز سطح زمین جو اُن دونوں خطوں کے درمیان واقع ہے اُسکو منطقہ حارہ کہتے ہیں اور پھر جب سطح زمین پر دائروں مذکورہ سے خط سرطان کے موازی ۲۳ درجہ ۲۸ دقیقہ تفاوت پر قطب شمالی سے د علیٰ ہذا القیاس خط جدی کے موازات میں قطب جنوبی سے تفاوت مذکورہ پر دائرے کھینچیں تو سمت شمالی کا نام دائرہ شمالی اور جانب جنوبی کا دائرہ جنوبی ہے پس وہ جز سطح زمین جو خط سرطان اور دائرہ شمالی کے درمیان واقع ہے اُسکا نام منطقہ معتدلة شمالیہ اور وہ جز جو خط جدی اور دائرہ جنوبی کے درمیان ہے اُسکا نام منطقہ معتدلة جنوبیہ ہے اور جو جز کہ درمیان خط دائرہ شمالی اور قطب شمالی کے واقع ہے اُسکا نام منطقہ بارہ یا منجمدۃ شمالیہ ہے اور جو جز کہ درمیان خط دائرہ جنوبی اور قطب جنوبی کے واقع ہے اُسکا نام منطقہ بارہ یا منجمدۃ جنوبیہ ہے پس زمین اُن پانچ منطقوں میں منقسم ہے *

تیسری فصل

درجوں کے بیان میں

جغرافیہ دان لوگوں نے سب دائروں کو ۳۶۰ درجوں میں اور درجوں کو ۶۰ منٹوں میں اور دقیقوں کو ۶۰ ثانیوں میں تقسیم کیا ہے

اِس وجہ سے کہ ظاہر آفتاب آسمان پر ثوابت کے درمیان ہشکل گردونہ
 گردش کرتا ہی اور اُسکے سفر کی راہ کو طریق الشمس کہتے ہیں
 چنانچہ حکماء متقدمین کی تجویز میں آفتاب اُس تدویری سفر کو
 ۳۶۰ دنوں میں تمام کرتا ہی اِس لیئے اُنہوں نے اُنکو ۳۶۰ مساوی
 حصوں پر باسم درجوں کے تقسیم کیا ہی اِس لزادہ سے کہ اُسکی روزانہ
 منزل و مقام قرار دیا جارے پس اِس سبب سے چھوٹے بڑے دائروں کی
 محیط ۳۶۰ مساوی حصوں یا درجوں میں منقسم ہونے پر طریق الشمس
 کو ۱۲ مساوی حصوں میں تقسیم کیا کہ جو بروج کے نام سے معروف ہیں
 چنانچہ یہ تمام راہ منطقۃ البروج کے نام سے بھی مشہور ہی اور یہہ
 ۱۲ حصے سال کے ۱۲ مہینوں سے مطابق ہیں پس ہر ایک اِن میں سے
 ۳۰ درجوں پر مشتمل ہی جو دنوں سے مطابقت رکھتے ہیں اور
 ہر ایک درجہ جغرافیہ میل کی حساب سے خط استوا پر ۶۰ میل ہی
 اور انگریزی میل سے جو فی الحال مروج ہی ۶۹.۲ میل ہی تمام دوائر
 مذکورہ میں جو شمال سے جنوب تک واقع ہیں یہی حساب ہی پر جو
 دائرے کہ خط استوا سے موازات پر ہیں جسقدر قطبین سے قریب ہوتے جاتے
 چھوٹے ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ قطبین پر صرف صفر رہ جاتے ہیں
 پس اِس سے یہہ ظاہر ہوا کہ جتنا دائرہ چھوٹا ہوتا ہی اوتنا ہی درجہ بھی
 طول میں چھوٹا ہوتا ہی اور چونکہ خط استوا کسی قطب تک ۹۰
 درجہ ہوتا ہی پس اِس حساب سے اگر خط استوا پر ۶۰ میل ہو تو ۱۰
 درجہ پر اُس سے شمال یا جنوب کی جانب ۵۹ میل علیٰ ہذا القیاس ۲۰
 درجہ پر ۵۹ میل اور ۳۰ درجہ پر ۵۱ میل اور ۸۰ درجہ پر ۱۰ میل اور
 ۸۹ درجہ پر ۱ میل یہاں تک کہ دونوں قطبوں پر صرف صفر رہ جاتا ہی
 چنانچہ اِسکا مفصل حال اِس جدول سے معلوم ہوتا ہی *

جدول درازی یک یک درجه طول بکمی یک یک درجه
عرض بمیل ها و جزاهای میل از صد یعنی کنسور و عشراتی

| درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس | درجات بلد | تعداد اینچیان معکوس |
|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|-----------|---------------------|
| ۱ | ۵۹ ۹۹ | ۱۶ | ۵۷ ۶۷ | ۳۱ | ۵۷ ۳۱ | ۴۶ | ۵۷ ۰۱ | ۶۱ | ۵۷ ۳۱ | ۷۶ | ۵۷ ۰۱ | ۹۱ | ۵۷ ۳۱ | ۱۰۶ | ۵۷ ۰۱ |
| ۲ | ۵۹ ۹۹ | ۱۷ | ۵۷ ۴۸ | ۳۲ | ۵۷ ۰۸ | ۴۷ | ۵۷ ۰۸ | ۶۲ | ۵۷ ۳۱ | ۷۷ | ۵۷ ۰۱ | ۹۲ | ۵۷ ۳۱ | ۱۰۷ | ۵۷ ۰۱ |
| ۳ | ۵۹ ۹۹ | ۱۸ | ۵۷ ۵۷ | ۳۳ | ۵۷ ۱۶ | ۴۸ | ۵۷ ۱۶ | ۶۳ | ۵۷ ۳۱ | ۷۸ | ۵۷ ۰۱ | ۹۳ | ۵۷ ۳۱ | ۱۰۸ | ۵۷ ۰۱ |
| ۴ | ۵۹ ۹۹ | ۱۹ | ۵۷ ۶۷ | ۳۴ | ۵۷ ۲۴ | ۴۹ | ۵۷ ۲۴ | ۶۴ | ۵۷ ۳۱ | ۷۹ | ۵۷ ۰۱ | ۹۴ | ۵۷ ۳۱ | ۱۰۹ | ۵۷ ۰۱ |
| ۵ | ۵۹ ۹۹ | ۲۰ | ۵۷ ۷۷ | ۳۵ | ۵۷ ۳۲ | ۵۰ | ۵۷ ۳۲ | ۶۵ | ۵۷ ۳۱ | ۸۰ | ۵۷ ۰۱ | ۹۵ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۰ | ۵۷ ۰۱ |
| ۶ | ۵۹ ۹۹ | ۲۱ | ۵۷ ۸۷ | ۳۶ | ۵۷ ۴۰ | ۵۱ | ۵۷ ۴۰ | ۶۶ | ۵۷ ۳۱ | ۸۱ | ۵۷ ۰۱ | ۹۶ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۱ | ۵۷ ۰۱ |
| ۷ | ۵۹ ۹۹ | ۲۲ | ۵۷ ۹۷ | ۳۷ | ۵۷ ۴۸ | ۵۲ | ۵۷ ۴۸ | ۶۷ | ۵۷ ۳۱ | ۸۲ | ۵۷ ۰۱ | ۹۷ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۲ | ۵۷ ۰۱ |
| ۸ | ۵۹ ۹۹ | ۲۳ | ۵۷ ۱۰۷ | ۳۸ | ۵۷ ۵۶ | ۵۳ | ۵۷ ۵۶ | ۶۸ | ۵۷ ۳۱ | ۸۳ | ۵۷ ۰۱ | ۹۸ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۳ | ۵۷ ۰۱ |
| ۹ | ۵۹ ۹۹ | ۲۴ | ۵۷ ۱۱۷ | ۳۹ | ۵۷ ۶۴ | ۵۴ | ۵۷ ۶۴ | ۶۹ | ۵۷ ۳۱ | ۸۴ | ۵۷ ۰۱ | ۹۹ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۴ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۰ | ۵۹ ۹۹ | ۲۵ | ۵۷ ۱۲۷ | ۴۰ | ۵۷ ۷۲ | ۵۵ | ۵۷ ۷۲ | ۷۰ | ۵۷ ۳۱ | ۸۵ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۰ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۵ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۱ | ۵۹ ۹۹ | ۲۶ | ۵۷ ۱۳۷ | ۴۱ | ۵۷ ۸۰ | ۵۶ | ۵۷ ۸۰ | ۷۱ | ۵۷ ۳۱ | ۸۶ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۱ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۶ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۲ | ۵۹ ۹۹ | ۲۷ | ۵۷ ۱۴۷ | ۴۲ | ۵۷ ۸۸ | ۵۷ | ۵۷ ۸۸ | ۷۲ | ۵۷ ۳۱ | ۸۷ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۲ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۷ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۳ | ۵۹ ۹۹ | ۲۸ | ۵۷ ۱۵۷ | ۴۳ | ۵۷ ۹۶ | ۵۸ | ۵۷ ۹۶ | ۷۳ | ۵۷ ۳۱ | ۸۸ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۳ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۸ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۴ | ۵۹ ۹۹ | ۲۹ | ۵۷ ۱۶۷ | ۴۴ | ۵۷ ۱۰۴ | ۵۹ | ۵۷ ۱۰۴ | ۷۴ | ۵۷ ۳۱ | ۸۹ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۴ | ۵۷ ۳۱ | ۱۱۹ | ۵۷ ۰۱ |
| ۱۵ | ۵۹ ۹۹ | ۳۰ | ۵۷ ۱۷۷ | ۴۵ | ۵۷ ۱۱۲ | ۶۰ | ۵۷ ۱۱۲ | ۷۵ | ۵۷ ۳۱ | ۹۰ | ۵۷ ۰۱ | ۱۰۵ | ۵۷ ۳۱ | ۱۲۰ | ۵۷ ۰۱ |

چوتھی فصل

خطوط مفروضہ کے بیان میں

جغرافیہ دانوں نے دائرہ معدل النهار کے معاذات ایک دائرہ زمین پر فرض کیا ہے کہ جسکو خط استوا کہتے ہیں اوسطے کہ ہر شہر و مقام کا عرض خط استوا سے حساب کرنے ہیں اس طرح ہر کہ ہر جگہ کا فاصلہ خط استوا سے قطب شمالی اور جنوبی کی طرف کہ جسکا بیان بہ تفصیل آگے لکھا جائیگا معلوم ہوتا ہے اس خط کا نام انگریزی میں ای کوئینٹر ہے اور اس دائرہ کو خط استوا اوسطے کہتے ہیں کہ اُس جگہ ہر رات اور دن برابر ہوتا ہے پھر جو دائرہ کرۂ زمین کو شرقاً و غرباً دو حصہ مساوی پر تقسیم کرتا ہے اور قطب شمالی سے جنوبی تک مرکز زمین کے آگے ہو کر گذرنا ہے اُسکو عربی میں نصف النهار اور انگریزی میں مریقی کہتے ہیں اس خط کو اور جو قطعۂ زمین کہ اُس خط کی ہر طرف واقع ہے اُسکو حصہ شرقی اور جو ہجہم طرف واقع ہے اُسکو حصہ غربی کہتے ہیں پس اِن دونوں دائرہ عظیمہ سے زمین کے چار حصہ ہوئے شرقی غربی شمالی جنوبی اور عربی میں منبہا کرۂ زمین کے اُن دو نقطوں کا نام کہ جن پر نصف النهار گذرنا ہے قطب شمالی اور قطب جنوبی ہے اور انگریزی میں نارتھ پول اور ساؤتھ پول اور ہندی میں سومیرو اور کیبرو کہتے ہیں اِن نقطوں کو قطب اس لینے کہتے ہیں کہ اُنکے معاذات آسان میں دو ثوابت ہیں شمالاً اور جنوباً جنکو عوام الناس قطب قرار کہتے ہیں اور جو خط کہ خط استوا سے ساڑھے تینیس درجہ شمالاً فرض کیا ہے معاذات خط استوا کے اُسکو عربی میں خط سرطان کہتے ہیں اور انگریزی میں ٹراپک آف کینسر اور ہندی میں کرگ دیکھا کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس جو خط خط استوا سے

سارے تینیس درجہ جنوباً فرض کیا ہی آسکو عربی میں خط جدی اور انگریزی میں ٹراپک آف کیپری کارن اور ہندی میں مکرر یکھا کہتے ہیں اور وہ دائرہ مسطح جو خط سرطان اور خط جدی کے درمیان بطور کمربند کہ جسکو پیٹی کہتے ہیں مفروض ہی آسمان میں متعادات آسکے دائرہ منطقه البروج ہی اور وہ دائرہ خط استوا کو دو جگہ قطع کرتا ہی اور دونوں محل تقاطع کو نقطہ اعتدال کہتے ہیں اور وہ نقطہ کہ آفتاب اُس سے گذرے اور جانب شمال ہووے آسکو نقطہ اعتدال ربیعی کہتے ہیں اور وہ راس یعنی برج حمل سے ہی اور دوسرا نقطہ کہ آفتاب اُس سے گذرے جنوبی ہوتا ہی آسکو نقطہ اعتدال خریفی کہتے ہیں اور وہ راس یعنی برج میزان سے ہی اور آسکو منطقه البروج اُس سبب سے کہے ہیں کہ سب بارہ برج اُسی دائرہ پر واقع ہیں اور یہہ دائرہ ہمیشہ آفتاب کی عین راہ میں ہوتا ہی یعنی طریق الشمس اُس سطح سے باہر نہیں ہی پس جو اقانیم کہ اُس سطح میں واقع ہیں آسکو اقلیم حارہ کہے ہیں کیونکہ وہاں بہ سبب متعادی ہونے آفتاب کے اور عموداً پڑنے آسکی کونوں کے گرمی زیادہ رہتی ہی اور ہر فصل و موسم میں ہوا مائل بہ حرارت ہونی ہی اور اُس دائرہ کے تین سو ساٹھ حصوں میں تیس حصوں کے ہر حصہ میں کیٹے ہیں چنانچہ اُسی حساب سے بارہ برج مشہور ہیں اُن حصوں کی شناخت کے واسطے اُن نوابت کو جو منطقه البروج کے گرد و پیش واقع ہیں ملاکر ہر ایک برج کا ایک ایک خاص نام رکھا پس آفکے احاطہ میں تمام سیارے معہ زمین کے گردش کرتے ہیں اور کوئی سیارہ طریق الشمس سے آٹھ درجہ سے زیادہ اُتر یا دکھن میں کیہی نہیں دیکھائی دینا لہذا نام برجوں کے زبان عربی اور انگریزی اور فارسی اور ہندی میں اُستارہ پر ہیں جیسے نقشہ ذیل میں مذکور ہوتے ہیں *

جدول بروج دوازده گانه و فصول اربعه

| فصول عربی | عربی | انگریزی | فارسی | ہندی | فصول فارسی |
|-----------|--------|-----------|-------|-------|------------|
| رَہ | حاصل | رام | بہ | میگہ | پیش |
| ثور | ثور | ہل | گاؤ | پرنگہ | |
| جوز | جوز | ٹونیس | دوپہر | منہن | |
| سرطان | سرطان | کریب | خرچنگ | کرگ | قائمان |
| اسد | اسد | لابس | شہر | سفنگہ | |
| سنبھلہ | سنبھلہ | ورجن | خوشہ | کدیاں | |
| میزان | میزان | اسکندس | ترازو | قلا | خزان |
| عقرب | عقرب | سکارپین | کودم | برچہک | |
| قوس | قوس | آرچر | کمان | دھن | |
| جدی | جدی | گوت | بوزغ | مدر | مستان |
| دلو | دلو | واٹر بورر | دلو | کچھہ | |
| حوت | حوت | فش | ماہی | مہین | |

پس آفتاب برج حمل سے اکیسویں مارچ کو اپنا سفر شروع کرتا ہے اور
 اوسطاً ایک مہینے بعد برج ثور میں داخل ہوتا ہے اسی ہذا القیاس
 یونہی ہر برجوں میں ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ خط استوا سے جب پہلے روانہ
 ہوتا ہے تو جاتے جاتے پہلے اُس منزل کے ربع کو تمام کر کے خط سرطان تک
 پہنچتا ہے اور پھر اُس جگہ سے پھر کر وہاں آتا ہے کہ جہاں سے شروع
 کرتا ہے اسی اکیسویں مارچ سے لے کر پچیسویں ستمبر تک آفتاب
 خط مذکور سے جانب شمال رہتا ہے اور پچیسویں ستمبر سے اکیسویں
 مارچ تک سمت جنوب اسی جہت سے ہم طریق الشمس کو بہ نسبت

خط استوا کے ہر ایک ربع پر تبدیل دیکھتے ہیں اور وہ خط استوا اس لیے کہلاتا ہے کہ جس دن آفتاب اس خط کو زمین کی گردش سے مقام حمل اور میزان میں ملتا ہے تو اُن دنوں کا دن اور رات تمام دنیا میں برابر ہوتا ہے اور جو دائرے کہ خط استوا سے ساڑھے چھیاسٹھ درجہ شمال اور جنوب پر اور قطبین سے ساڑھے تیس درجے کے فاصلے پر شمال اور جنوب میں فرض کیئے گئے ہیں خط استوا سے جو سمت شمال ہی اُسکا نام دائرۃ قطبی شمالی اور جو جانب جنوب ہی اُسکا نام دائرۃ قطبی جنوبی ہے تو جو قطعات کہ خط سرطان سے دائرۃ قطبی شمالی تک یا خط جدی سے دائرۃ قطبی جنوبی تک واقع ہیں وہ اقالیم معتدلہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہہ اقالیم آفتاب کی راہ سے جدا ہیں ہر اس قدر دور نہیں ہیں کہ سورج کی کرنیں بہت ترچھی پڑتی ہوں اس باعث سے وہاں کی ہوا معتدل ہے یعنی نہ بہت گرم نہ بہت سرد ہر جو قطعات کہ دائرۃ قطبی جنوبی سے قطب جنوبی تک اور دائرۃ قطبی شمالی سے قطب شمالی تک واقع ہیں اُنکو اقالیم بارڈا کہتے ہیں کیونکہ آفتاب کی کرنیں بہت ترچھی پڑتی ہوں اس سبب سے وہاں ہوف باری بہت شدت سے ہوتی ہے اور وہ جگہ آبادی کی حد ہے یعنی حیوانات اور نباتات ہوف زدہ رہتے ہیں پس زمین کی تقسیم باعتبار حرارت آفتاب کے بھی تین قسم پر ہے حارۃ اور معتدلہ اور بارڈا *

هندي اور انگريزي اور عربي مهينون کي تاريخ کي جن
میں آفتاب کي تحویل بارہ برجوں میں ظاہر معلوم
ہوتی ہی نقشہ ہذا میں مرقوم ہی

| نمبر | هندي | انگریزي | عربي | نام برج اور فارسي |
|------|---------------|-----------|------------------|----------------------|
| ۱ | میکھہ بیساکھہ | ۲۱ مارچ | حمل جمادی الثاني | برہ |
| ۲ | مہکھہ چیتھہ | ۲۱ اپریل | نور رجب | کاؤ |
| ۳ | منہوں اسازہ | ۲۲ مئی | جوزا شعبان | دوہیکر |
| ۴ | کرگ سارن | ۲۳ جون | سرطان رمضان | خبرچنگ |
| ۵ | سنگھہ بھادوں | ۲۴ جولائی | اسد شوال | شیر |
| ۶ | کنیاں کنوار | ۲۴ اگست | سنبلہ ذی القعد | خوشہ |
| ۷ | تولا کادک | ۲۴ ستمبر | میزان ذی الحجہ | تراؤر |
| ۸ | پوچھک اکھن | ۲۴ اکتوبر | عقرب محرم | گڑدم |
| ۹ | دھن پوس | ۲۴ نومبر | قوس صدف | کمان |
| ۱۰ | مکر ماکھہ | ۲۴ دسمبر | جدی ربیع الاول | بڑغالہ |
| ۱۱ | کنبہہ بھاکن | ۲۵ جنوری | ربیع الثانی | دلو |
| ۱۲ | مین چیت | ۱۹ فروری | حوت جمادی الاول | ماہی |

فصل پانچویں

خارتہ کے بیان میں

جب کہ زمین یا جزو زمین کا نقشہ کاغذ پر اس ترتیب سے کھینچیں کہ اُسکے اقسام اور حدود اقسام اور نسبت بعض کی بعض کی طرف سے حیثیت بعد و اطراف یا جو کچھ کہ اس سے مشابہ ہی ظاہر کرے تو اُس نقشہ کو اہل جغرافیہ کی اصطلاح میں خارتہ کہتے ہیں پس اگر تمام زمین کی صورت ایک خارتہ ہو کھینچو تو چاہیئے کہ اُسکو دو نصف ایک شرقی دوسرے غربی میں اس طور پر تقسیم کرو کہ ایک ان دونوں میں سے دوسرے کی طرف کھینچا ہو اور جب خارتہ تمام ہو جائے تو اسکے اوپر کو شمال اور نیچے کو جنوب اور دائرے کو مشرق اور بائیں کو مغرب جانو اور ان جہات اربعہ کو نقطہ اصلیت کہتے ہیں اور جہت متوسطہ کو جو درمیان شمال اور مشرق کے واقع ہے شمال شرقی کہتے ہیں اور جو جنوب اور مشرق کے درمیان واقع ہے جنوب شرقی علیٰ هذا الفہاس شمال اور مغرب کے درمیان شمال غربی اور جنوب و مغرب کے درمیان جنوب غربی ہے اور ان جہات اربعہ کو نقطہ فرعیہ کہتے ہیں اور نقطہ اصلیت و فرعیہ کے درمیان اور دوسرے نقطے ہیں کہ جو بدقت ممیز ہو سکتے ہیں مگر یہاں اُن کے بیان کی حاجت نہیں *

دوسرا باب

زمین کی جسامت کے بیان میں اور یہہ چار فصول

پر مشتمل ہی

پہلی فصل

مقدار کرۂ زمین کے بیان میں

اگرچہ ہم نے بیان مرقوم بالا میں آفتاب کو اس لحاظ سے گردش کرتے قرار دیا کہ اُس کو روز اور مہینا اور سال کے حساب سے تقسیم کریں پر حقیقت میں آفتاب گردش نہیں کرتا مگر اِس بیان سے پہلے لازم ہوا کہ ہم مقدار کرۂ زمین دریافت کریں کہ کسقدر ہی پس سابق میں بیان ہوا کہ زمین کرۂ اعظم کی مانند مدور ہی تو ضرور ہی کہ اُسکے تمام جسم اور قطر و محیط کے درمیان مقدار میں باہم نسبت ہوگی اب اگر ہم یہہ جاننا چاہیں کہ آسمان سے کسیکی پیمائش کریں تو چاہیٹی کہ پہلے محیط کے ایک درجہ کا مقدار معلوم کریں اور اِس سے پہلے دریافت ہوچکا کہ جن جن سیاحوں نے اوتر یا دکھیں سفر کیا انہیں قطب شمالی آسمان میں بقدر اُن کی مسافت کے نکلے یا ڈونے نظر آیا اِس بات کے علم سے علم جغرافیہ کا ایک بڑا مفید قاعدہ معلوم ہوا کہ نصف کرۂ شمال پر دکھن سے جستدر قطب شمالی آسمان میں چڑھتے ڈوبتے نظر آتا ہی اُسی ددر وہاں سے خط اسنوا کا قرب و بعد محسوب ہوتا ہی پس اگر ہم بحر اعظم میں سے کہ جہاں بجز ہائی کے کچھ نہ

نہیں اُتار خط استوا کا بعد جاننا چاہیں تو قطب شمالی کے ذریعہ سے جان سکتے ہیں مثلاً اگر قطب شمالی دس یا بیس یا تریس درجہ افق سے اوپر ہو تو یقین ہی کہ خط استوا بھی اسیقدر تفاوت پر ہوگا اِس دلیل کی توضیح بیان کے واسطے فرض کرو کہ ہم شمال پر کھڑے ہوں تو ہم سے اور خط استوا سے نوے درجہ کا فاصلہ ہوگا اور قطب شمالی بھی افق سے نوے درجہ تک چڑھتا ہی اِس واسطے کہ وہ محور شمالی پر سے سمت الراس نظر آتا ہی پھر اگر دس درجہ خط استوا یعنی جنوب کی طرف جائیں تو دس درجہ فاصلہ نہ ہوگا یعنی نوے سے اُسی درجہ خط استوا باقی رہیگا اور اسیقدر قطب شمالی ہمکو دُوبتے نظر آئیگا یعنی جتنا فاصلہ ہم سے خط استوا نک ہوگا اتنا ہی قطب شمالی سے افق تک رہیگا یونہی بیس یا بائیس یا چسقدر ہم خط استوا یعنی جنوب کی طرف سیر کریں تو اسیقدر قطب شمالی افق کیطرف دُوبتے نظر آئیگا چنانچہ نصف کرۂ پر جب ہم پیندالیس درجہ محور مذکور سے دور ہوویں تو قطب شمالی بھی اسیقدر افق سے اوپر نظر آئیگا اور جبکہ خط استوا پر پہونچیں تو قطب شمالی افق پر نظر آئیگا علم جغرافیہ کے اِس سلیس اور مخلوع قاعدے سے بھر ناپیدا کنار میں اپنی منزل مقصود کو بہ نسبت خط استوا کے جہاں کہیں کہ واقع ہو معلوم کر سکتے ہیں اور اُس کے اِس قاعدے سے طریق و مقدار مساحت سطح زمین کی بھی دریافت کر سکتے ہیں چنانچہ شہر بنارس خط استوا سے پچیس درجہ بتیس دقیقہ پر واقع ہی اِس لائن قطب شمالی یہاں سے پچیس درجہ بتیس دقیقہ پر نظر آتا ہی پس اگر ہم بنارس سے اوپر یا دکن ایک خط مستقیم پر برابر سیر کریں جب تک کہ قطب شمالی ایک درجہ پستی پر نظر آوے اور وہاں سے مقام روانگی کا حساب کریں تو اُس سے درجہ جغرافیہ یعنی کل محیط دنیا کا تین سو ساٹھواں حصہ معلوم ہوتا ہی اور اگر تعداد ہمایش کو تین سو ساٹھ حصوں میں ضرب دیں تو کل محیط

دنیا کی پیمائش کا حال معلوم ہوتا ہے علیٰ هذا القیاس اس حساب سے ایک درجہ کی تعداد پیمائش ۵۹ میل ہوئی اور اس تعداد درجہ کو تین سو ساٹھ میں ضرب دی تو کل محیط دنیا کی تعداد چوبیس ہزار آٹھ سو نوے میل ہوئی اور چونکہ تمام اقطار اپنے محیط کے ثلث ہیں لہذا ہم قطر دنیا کو آٹھ ہزار میل قرار دینے میں مگر چونکہ کرۂ ارض شمالاً و جنوباً مسطح ہے اس لیے قطر شمالی و جنوبی بہ نسبت شرقی و غربی کے چوبیس میل کم ہے پس دونوں قطروں کا معدل سات ہزار نو سو سولہ میل ہے *

دوسری فصل

وطبیین پر زمین کے چپٹے ہونے کے بیان میں

واضح ہو کہ زمین کے گرد خطوط مرسومہ ارتو سے دکھن تک دوائر قائمہ نہیں ہیں اس لیے زمین بھی کرۂ نامہ نہیں ہے جیسکے اوپر بیان ہوا مگر تھوڑا سا فرق ہے چنانچہ ہم بات پہلے حکیم کامل جناب استحقاق فیوتی صاحب نے دریافت کی ہے اور اس کی دلیل ثبوت دو طرح پر ہے پہلی نظری دوسری عملی دلیل نظری یہ ہے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ کوئی جسم نہ تو آپسے متحرک ہوتا اور نہ قیام پذیر ہوتا ہے اور صریحاً یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اجسام متحرک اپنے مکان کی حیثیت یعنی نشیب و فراز و مستوی کے موافق سریع السیر و بطئی السیر رہتے ہیں چنانچہ اگر سطح برفیدہ پر جو مثل آئینہ مسطح ہے کسی جسم کو حرکت دی جاوے تو بہت دیر تک حرکت کرتی رہیگی علیٰ هذا القیاس یہی قاعدہ ہڈوں کے گھومنے میں لازم آتا ہے کہ جسقدر سطح مستوی پر گردش کریں گے اسی قدر دیر تک گھومتے رہیں گے اور اگر ایک طرف کے اندر سے ہوا نکال کر اس میں پتہ کو

گھوماویں تو اور زیادہ دیر تک گھومنا رہیگا اِس لہئے کہ ہوا مانع حرکت نہ رہی جب کہ یہہ دریافت ہوا کہ ضرب اول کا نتیجہ یعنی حرکت بمقدار ذیل ہوتی تو در صورت ممانعت تصادم و تخالف ہوا کے زیادہ بھرتا رہیگا تو ہم دلیل عقلی سے یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر یہہ اسو جو ہماری طاقت سے باہر ہی وقوع میں آوے اعنی ممانعت حرکت دفع کیجاوے تو حرکت ہرگز نہ موقوف ہو کیونکہ جو اسباب اُس کے قیام کے ظاہر نظر آتے ہیں دفع ہوگئے پس اگر ہم یہہ فرض کریں کہ ابتدا میں کبہ زمین عرصہ خالص فلک میں جو لائنہا ہی ڈال دی گئی تو اگر کوئی سبب اُس کی حرکت کا مانع نہیں ہو تو ایک ہی خط مستقیم میں اول ہی ضرب کے مدد سے متحرک رہیگی اگر کسی شی کو حرکت تدویری دی جاوے تو اُس کا میلان یہہ ہونا ہی کہ اُس دائرہ کے خط مماس پر نکل جاوے چنانچہ اگر مستند یق میں ایک پتھر رکھکر گھماویں تو اُس کا یہی حال ہو کہ اگر دسی قوت یا چھوت جائے تو پتھر اسیدم اپنی دائرہ کے خط مماس کی راہ لےوے پس کرۂ زمین اسی طرح حرکت مستدیری دو قوت متقابلہ کے باعث کرنا ہی پہلی جس سے وہ متحرک ہوا دوسری جس سے آفتاب کی طرف رجوع ہوتا ہی اور چونکہ وہ دونوں قوتیں اُس پر برابر اثر کرنی ہیں اِس لہئے وہ کسی مانع سے متع نہیں ہوتا اور گیند کی مانند ایک ہی ساحت میں دونوں طرف سے دھکا پاکر اور بھیج سے نکلکر دوسری راہ لےنا ہی لیکن گند کی مانند خط مستقیم پر نہیں چلا جاتا اِس لہئے کہ وہ قوائے متقابلہ پر برابر اثر کرتا جاتا ہی یعنی پہلی قوت سے وہ آگے بڑھنا جاتا ہی اور دوسری یعنی آفتاب کی کشش سے وہ اُسکی جانب میل کرتا ہی اِس سبب سے مزید مذہوس میں بھرتا ہی پھر اِس حرکت مستدیری کے سوا یہہ کرۂ زمین حرکت محوری بھی کرتا ہی اِس لہئے اُسکے تمام اجزاء جسم کو یہہ میل ہمیشہ رہتا ہی کہ اپنے دائرہ کے خط مماس پر نکل جائے اور جو چیز

جتنی مرکز حرکت سے دور ہوگی اسی قدر اسے خط مماس پر نکل
 بھاگنے کی خواہش ہوگی اسی لیے وہ بہ نسبت نزدیک والی کے بڑے
 زور سے حرکت کرتی ہی پس وہ اجزا کہ جو خط استوا کے نزدیک ہیں
 بہ نسبت اُن اجزا کے جو قطبین سے قریب ہیں خط مماس پر سے نکل
 بھاگنے کی زیادہ میل رکھتے ہیں اِس لیے کہ اُن پر بہ نسبت اُنکے گردش
 کا اثر زیادہ ہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ خط استوا کے متصل
 کی زمین ابھری ہوئی ہی اور قطبین پر کی کہ جہاں گردش کم ہی
 ہوتی ہوئی ہی چنانچہ علم و فہم کے موافق یہہ مثال ذکر کی جانی
 ہی کہ اگر کسی لچکلیہ حلے میں لکڑی دونوں طرف سے نصب کر کر
 گھاویں تو وہ حلقہ اپنے درمیان کے اطراف کی جانب ہچکا اور آہوا نظر
 آویگا یعنی اُسکی شکل کرۂ غیر تامہ کی مانند ہو جانی ہی دوسری
 دلیل عملی یہہ بات پیمائش کی عمل سے ثابت ہو چکی ہی کہ قاعدہ
 پیمائش مذکورہ بالا کے مطابق قطبین والہ ایک درجہ بہ نسبت دوسرے
 درجہ خط استوا کے آدہ میل سے کچھ زیادہ ہوتا ہی اور اِس سے بے شبہہ
 یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ کرۂ زمین قطبین کی طرف بہ نسبت
 اطراف سطح خط استوا کے ہچکا ہی کیونکہ جتنا درجہ بڑا ہوتا ہی
 اتنا ہی کل دائرہ بھی جسکا وہ تین سو ساٹھواں حصہ ہی بڑا ہوتا ہی
 اور جس قدر دائرہ بڑا ہوتا ہی اسی قدر اُسکا قوس کم مدور ہوتا ہی
 یعنی اِس مقدار سے وہ زیادہ خط مستقیم کے مشابہہ ہوتا جانا ہی اور
 اسی طرح جسکا یہہ قوس ایک حد ہو یا جسپر چھوٹے گذرے تو وہ
 بھی ہچکا رہیگا اور جو سطح کہ ہچکی ہوگی تو جو خط کہ اسے احاطہ
 کرے با اُسپر چھوٹے گذریگا تو وہ بھی مستقیم ہوگا چنانچہ بہ سبب
 گردش زمین کے سطح زمین قطبین کے اطراف میں ہچکی ہی اسی طرح
 جو دائرے کہ قطبین پر گذرتے وہاں پر اُنکے درجے جتنے کہ اسے قریب
 ہوتے ہوتے جاتے ہیں بہ نسبت اُن دائروں کے جو خط استوا سے

قریب ہوتے ہیں اور ان دائروں کے درجے جو خط استوا سے متوازی ہیں جس قدر قطبین کے قریب پہنچتے گہتے جاتے ہیں بلکہ قطبین پر صرف صفر رہ جاتا ہی ہے دوسرے دائروں کے درجوں کی تفارقات یعنی ان دائروں کی جو قطبین پر گذرتے ہیں اس قدر کم ہوتی ہیں کہ اکثر کاموں کے واسطے برابر کہہ جاتے ہیں *

تیسری فصل

زمین کے طول و عرض کے بیان میں

طول اور عرض کے معنی لمبائی اور چوڑائی کے ہیں مگر شکل کرہی میں اسکا استعمال کینا جائز نہیں ہے زمان قدیم سے کہ لوگ ناواقف تھے اور دنیا کو مسطح جانتے تھے تو یورپ سے پیچہم تک کو طول اور اتر سے دکھن تک کو عرض جانتے تھے اسی واسطے یہہ الفاظ اب تک دنیا کے لیئے مستعمل ہیں چنانچہ نقشہ دنیا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قدما نے کہاں سے کہاں تک کو دنیا فرض کیا تھا یعنی یورپ اپنے جبرائیل یعنی جبل الطارق سے پیچہم ہندوستان میں لب گنگ تک اور یورپ کے ممالک جنوبی سے افریقہ کے اطراف شمالی تک حدود اربعہ دنیا تصور کرتے تھے اور چونکہ اس خیال کے موافق البتہ یورپ سے پیچہم تک بہ نسبت اتر اور دکھن کے طویل ہی تو اس حساب سے انکو یورپ سے پیچہم تک کو طویل اور اتر سے دکھن تک کو عرض سمجھنا مناسب تھا علیٰ ہذا القیاس دے بحیرۃ روم کو جو اوسط میں ممالک کے رافع تھا مابین العرض کہتے تھے پر حقیقت میں دنیا کے لیئے ان اصطلاحات یعنی طول و عرض کا اس طرح ہر استعمال کرنا درست ہی کیونکہ خط استوا کی طرف جسکو طول فرض کیا تھا بہ نسبت معادلہ قطبین کے جسکو عرض مانا تھا کم و بیش چھ بیس میل لمبا ہی اور یہہ بات بیان مذکور الصدر سے ظاہر ہی چنانچہ ہم قطبین پر چپتے ہوئے کا حال لکھ چکے ہیں *

عرض مراد ہی بعد موضع خط استوا سے شمالاً یا جنوباً

پہلی فصل میں مذکور ہی کہ خط استوا سے فاصلہ قطبین تک نوے درجہ کا ہی اور ہر ایک درجہ ساتھ ساتھ میل جغرافیہ کی برابر ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جتنے مقام اور بلاد خط استوا اور قطبین کے درمیان آدینکے اُن کا بعد خط استوا سے نوے درجے سے کم ہوگا اور اگر ہم قرار واقعی کسی مقام کا بعد دریافت کرنا چاہیں تو چاہیئے کہ ایک خط قطب شمالی سے قطب جنوبی تک اس مقام پر گذرنا ہوا کہنچیں اور اس مقام کا نصف النہار اول مقرر کریں پس جہاں سے کہ یہ خط خط استوا کو قطع کرے اور وہاں سے مقام مذکور تک جو قوس پیدا ہوگا وہی اس مقام کا عرض بلد کہلاویگا اور جو کہ دوائر قطبہ سب آپس میں برابر اور تیس سو ساتھ درجوں پر منقسم ہوتے ہیں اس لئے جس دائرہ قطبہ پر کہ درجے مقرر کر کے محاذات میں اُس کے ایک حلقہ ہرنچی بناویں اور نشان درجوں کا اُس پر معین کریں وہ حلقہ ہرنچی کرۂ زمین کا نصف النہار عام ہوگا اور اُس سے عرض بلد ہر مقام کا استخراج دریافت ہوسکیگا کہ جب کرۂ کو گھما کر جس مقام کا کہ ہمکو عرض بلد معلوم کرنا ہی اُس نصف النہار عام کے مقابل میں آدینکے تو جو بعد کہ خط استوا سے اُس مقام کا ہوگا درجوں کے حساب سے بخوبی دریافت ہوجاویگا اور وہ حلقہ ہرنچی نصف النہار عام نکاسیہ کہلاتا ہی اور اگر عرض اُس مقام کا خط استوا سے جانب شمال ہوگا تو عرض شمالی اور جانب جنوب ہوگا تو عرض جنوبی کہلاویگا *

طول مراد ہی بعد مقام خطوط متوازیہ نصف النہار سے

شرقاً یا غرباً

طول شرعی ایکسو اسی درجے ہوتا ہی اور اسیقدر غربی اور خطوط موصول بین القطبین کا نام نصف النہار ہی اور نصف النہار کے سب دائرے طویل ہویں

کہلاتے ہیں اور ان کو نصف النهار اِس واسطے کہتے ہیں کہ کرۃ ارض اپنی محور پر چوبیس گھنٹے میں ایک بار گردش تمام کرتا ہے اور ہر ایک حصہ اُسکی سطح کا اُن اوقات میں ضرور آفتاب کے متصادی واقع ہوتا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ خط استوا میں جتنی نقاط ہیں اتنے ہی خطوط نصف النهار کھینچ سکتے ہیں یہ نقشہ کرۃ زمین اگر بڑا ہو تو دس درجہ کے فاصلہ پر ورنہ پانچ پر بسہولت کھینچنے کے آفتاب جب کسی طرف اسپر گذرتا ہے تب تمامی طبقات مرقومہ متوازیہ پر اُس کے نصف النهار ہوتا ہے اِسلامیہ جائز ہے کہ ان خطوں میں سے جس خط سے چاہو طول کا حساب کرلو چنانچہ قدما طوالت ارض کو ایک خط طویل متعددہ سے جو مجموعہ کنڈراہلس یعنی جزائر کنڈریا سے گذرا ہے حساب کرتے تھے لیکن اب ہاشندے ہر ملک کے اِس خط نصف النهار سے جو انہوں کے ملک میں ہو کر گذرا ہے حساب کرتے ہیں چنانچہ اہل انگلستان خطۃ لندن سے اور فرانس والے خطۃ پیروس سے اور عالیٰ عبدالغیاس اب جاننا چاہیئے کہ طول مقام کے دریافت کرنے کے لیئے وہ قاعدہ جو عرض بلد کے واسطے مذکور ہوا ہے کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس کے بعد کی ہمایش اُن دوائر پر جو خط استوا کے متوازی کھینچے جاتے ہیں ہوتی ہے یعنی خط استوا جو تین سو ساٹھ حصوں پر منقسم ہے مثل نصف النهار اول کے یہاں سمجھا جاتا ہے اور جس طرح بعد عرضی خط نصف النهار سے معلوم کرتے ہیں اُسی طرح یہاں خط استوا سے نصف النهار ہر مقام تک درجے شمار کر کے اُس کو طول قرار دیتے ہیں مثلاً جزائر گیلی ہاگو عین خط استوا پر واقع ہیں اور نسبت نصف النهار لندن کے نوے درجہ پر یعنی توس دائرہ خط استوا کی اُن جزائر سے نصف النهار لندن تک نوے درجے پر ہے پس طول بلد بھی اُس کا نوے درجے سمجھا جاوے گا اور جو خط بموازات خط استوا لندن سے جانب شرق یا غرب کھینچا ہے اُس کو وہاں تک دیکھنا چاہیئے جو نصف النهار اِس مقام مطلوب کا ہو پھر اِس نصف النهار نے

جہاں خط استوا کو قطع کیا ہو وہاں تک کے درجہ طول کے جو خط استوا پر معین ہیں معلوم کر کے شمار کرنا چاہیئے وہی طول بلد اس مقام کا ہوگا — ہر دن رکھنا چاہیئے کہ تمام دائروں متوازیہ جسقدر خط استوا سے دور ہوتے جاتے ہیں چھوٹے ہوتے جاتے ہیں مگر درجوں کے حساب میں ویسے ہی شمار ہونگے جیسے خط استوا کے قریب ہوتے ہیں اظہار توغیم کے واسطے نقشۂ ارض پر داہنی طرف یا نصف النہر شرقی میں جو جگہ کہ اوپر سے نیچے تک قیسویں خط نصف النہار میں واقع ہی سب لندن سے تیس درجے کے بعد ہر واقع ہی چنانچہ شہر اسکندریہ اور پتروس برگ دونوں کو جو مصر اور روس میں واقع ہیں ان کے خط طویل سے نیچے پاتے ہیں مگر ایک کا دوسرے سے فاصلہ معلوم نہیں ہونا ایک انہیں سے خط استوا پر اور دوسرا اوپر یا دکھیں قطب پر یا کہیں نقشہ ہر میں قیسویں درجے والے خط طویل پر واقع ہو سکتا ہی ہر اگر ہم کرۂ زمین ارض دکھیں تو ان کی خاص جگہ ایک دوسرے کی نسبت اور یہ نسبت انکے اور مشہور جگہ بھی کرۂ ارض میں جان سکتے ہیں ایسے ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ساٹھواں اور اکتیسواں درجہ خط ارض شمالی کا یہ نسبت پتروس برگ کے اسکندریہ سے گذرتا ہی یعنی پتروس ساٹھ درجہ اور اسکندریہ اکتیس درجہ خط استوا سے اتر ہی اس سبب سے لب ہم انکے مکانات سے یہ نسبت ایک دوسرے کے لندن اور اور جگہ سطح ارض سے واقف ہوئے اسباب ہم لوگ کہتے ہیں کہ پتروس برگ ساٹھ درجہ خط ارض شمالی پر اور تیس درجہ طول شرقی پر واقع ہی اور اسکندریہ اکتیس درجہ خط ارض شمالی پر اور تیس درجہ خط طویل شرقی پر واقع ہی *

تیسرا باب

زمین کی حرکات کے بیان میں اور یہہ تین فصلوں پر
مشمول ہی

پہلی فصل

حرکت روزانہ کے بیان میں

زمین کی دو حرکتیں ہیں ایک روزانہ جو اپنے محور پر مغرب سے مشرق تک چوبیس گھنٹہ میں گردش ارضی تمام کرتی ہے اس سبب سے رات اور دن منواتر ہوتے ہیں پس یہہ دنیا ایک کرہ ہے اور سورج کے گرد گردش کرتی ہوئی حرکت محوری بھی کرتی ہے اس سبب سے جو نصف کرہ کہ آفتاب کے محاذی واقع ہوتا ہے روشن رہتا ہے اور نصف متضادہ اُسکا تاریک چنانچہ یونہی علی التواتر ایک دوسرے کے بعد ہوتا رہتا ہے پس جس درجہ پر کہ آفتاب کی روشنی پڑتی وہاں دن ہوتا ہے اور برعکس اُسکے جہاں روشنی نہیں پڑتی وہاں رات چونکہ یہہ دنیا آفتاب کے مقابل چوبیس گھنٹہ میں ایک مرتبہ حرکت محوری طے کرتی ہے اس لیے رات اور دن چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں ہوتے ہیں مگر دنیا کی پوری گردش ۳۶۵ گھنٹہ ۵۵ منٹ ۴۴ سیکنڈ میں ہوتی ہے اگر ایک سیدھا تار کسی گیند میں برابر اس تار سے اس پار تک داخل کر کے گھماویں تو تھیک مثال اس دنیا اور محور قطبین و حرکت روزانہ کی ہو سکتی ہے جیسے پینے دھرے پر گھومتا ہے ویسی ہی ہم تار میں گیند گھما سکتے ہیں اور یہی مثال دنیا کی ہے کہ وہ خیالی خط پر جو کہ اُتر کی سطح سے دکھن تک گذرا ہے گھومتی ہے اور یہی خط محور دنیا کہلاتا ہے اور اُسکے دونوں حدود کو قطبین کہتے ہیں چنانچہ اُتر والے کو قطب شمالی اور

ذکھن والے کو قہلب جاوہی اِس لئے کہ وہ قطبوں فلکی کے سامنے
 واقع ہیں اور اِسی گردش متعورانہ سے جو پچھم سے یورب طرف چوبیس
 گھنٹہ میں ہوتی ہے ہم لوگوں کی نظر میں آفتاب و اور اجرام فلکی کی
 گردش عرصہ مذکور میں یورب سے پچھم کی طرف معلوم ہوتی ہے جیسے
 کہ کشی یا گاڑی بہت اعدال سے گذرے کہ جس میں جسم کو حرکت
 نہ معلوم ہو نو سوار کو غالباً معاملہ بر عکس یعنی اپنا سکون اور منظر لانہا
 کا گذرنا معلوم ہونا ہے علیہ اِسکے غبارہ چہنے والے کو اوپر چڑھنے وقت
 زمین نیچے دیکھنی نظر آتی ہے حالانکہ وہ خود اوپر جاتا ہے یونہی
 جب دنیا سمجھی برابر اپنے محور پر حرکت کوئی ہے نہ آفتاب اور اور
 اجرام فلکی چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں ہمکو یورب سے پچھم کی طرف
 گردش کرتے معلوم ہوتے ہیں اور اگر یہہ ذبیہ بجائے مرکز ساکن ہوتی تو
 ویسا ہی خلل ظہور میں آتا جیسا اوپر مذکور ہوا چنانچہ قدام و
 بعضے متاخرین جنکو علم ہستیست سے خبر نہیں ہے اُنکو اب تک یہی
 خیال ہے مگر یہہ خیالات اُس خالق موجودات کے کارخانات سے بر خلف
 ہوں کیونکہ رات اور دن کا تواتر و تبدل ہونا جس سے عین راحت
 زندگانی حاصل ہے دو صورتوں سے خالی نہیں ہے یا تو زمین چوبیس
 گھنٹہ کے عرصہ میں معہ اپنے تمام اجزا کے سورج کے متعانی ہوکر گردش
 کرتی ہے و یا سورج اِسی عرصہ میں زمین کے گرد گردش کرتا ہے
 اِس باب میں سوائے اِن دو صورتوں کے دوسرا خیال کرنا محال ہے اگر
 دوسری صورت صحیح مانیئے تو اُس چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں آفتاب
 کو ستاروں کردر کے دائرہ میں زمین کے گرد گردش کرنا لازم آتا ہے کیونکہ
 یہہ امر متعلق ہے کہ آفتاب زمین سے نو کردر پچاس لاکھ میل کی
 بغاوت پر ہے اور یہہ فاصلہ اُس دائرہ کا نصف القطر ہے کہ جس میں آفتاب
 کو گردش کرنا لازم آتا ہے پس جب کہ نصف القطر کو چہہ گونہ کریں

کیونکہ ہر دائرہ کا محیط اپنے قطر کی نسبت سہ گونہ ہوتا ہی تو ظاہر ہی کہ کل محیط دائرہ سناروں کروڑ ہوگا پس آفتاب کی انہی تیز رفتاری بعید القیاس ہی پس اگر پہلی صورت کے موافق چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں زمین اپنے محور پر نہ گھومے تو نہ صرف آفتاب کو بلکہ تمام افلاک کو عرصہ مذکور میں زمین کے گرد گردش کرنا لازم آنا ہی حالانکہ إسقدر لاتعد ثوابت عرصہ افلاک میں پھرے ہوئے ہیں کہ قوت ناصطقہ نور متعطیلہ بیان اور شمار اُس کے سے عاجز ہی چنانچہ جناب حکیم ہوشل صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں نے دوربین سے کھکشان کو دیکھا تو جسقدر عرصہ دوربین میں نظر آیا تو کروڑھا ثوابت مانند ذرات منور کے دکھائی دیئے اور جاننا چاہیئے کہ آفتاب دنیا سے دس لاکھ حصہ بڑا ہی اور ہر ایک ثوابت یہی دلائل عقلی سے ثابت ہی کہ بجائے خود ایک ایک آفتاب ہیں اور سوائے ان کی کثرت اور عظمت کے کرۂ زمین سے اتنے بعد بعد پر واقع ہیں کہ قوت بیانیدہ اُسکے بیان طوالت میں کوتاہ ہی چنانچہ نجومیوں نے دریافت کیا ہی کہ روشنی آفتاب سے آٹھ لکھ کے عرصہ میں زمین تک آتی ہی یعنی اس عرصہ میں نو کروڑ پچاس لاکھ میل طی کرتی ہی تو اس حساب سے جو یہ بہ نسبت اُڑ ثوابتوں کے زمین سے قریب تر ہی اُنکی روشنی تین ساعت سے کم میں ہم تک نہیں پہنچ سکتی پس اس سے ہم کیا تصور کریں آیا آفتاب و کروڑوں ثوابت جو عرصہ لانتہا پر چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں کرۂ زمین کے گرد گردش کرتے ہیں جیسا بظاہر معلوم ہوتا ہی و یا کرۂ زمین عرصہ مذکور میں صرف گردش محورانہ سے وہی نتیجہ پیدا کرتی ہی کیونکہ ان دونوں صورتوں میں ایک ہی نتیجہ حاصل ہوتا ہی پر ایک صورت سے تو راست اور معلول طور سے نتیجہ حاصل ہوتا ہی اور دوسری سے اس پیچ در پیچ

طور سے کہ ہماری سمجھ سے برخلاف ہی علوہ اس کے آفتاب و اور ثوابت دنیا سے اتنے بڑے ہیں کہ اُن کے مقابل یہ ذرا سا ذرہ ہی تو بہہ تصور کرنا چاہیئے کہ اتنے اتنے بڑے اجرام فلکی اس کے گرد گردش کرینگے یہ بعض واہیات اور نامعقول سمجھ ہی ہنوز درباب ثوابتوں کی کلانے کے کچھ دریافت نہیں ہوا مگر دلائل عقلی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب اپنے اپنے نظام کے آفتاب ہیں چنانچہ دے اتنی بعد پر واقع ہیں کہ تصور اُن کے دریافت مسافت میں تھک جاتا ہے جب کبھی بڑی دوریوں سے اُن کو دیکھتے ہیں تو جیسے ہی جیسے کہ آنکھوں سے دکھلائی دینے نظر آتے ہیں مگر کچھ روشنی صاف معلوم ہوتی ہے *

دوسری فصل

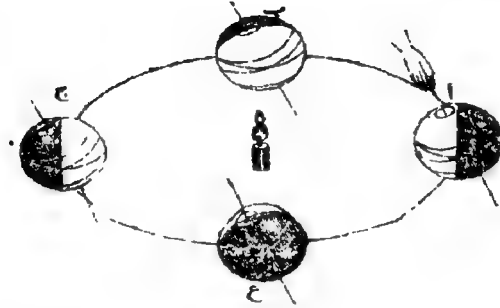
حرکت سالانہ کے بیان میں

زمین کی دوسری حرکت سالانہ ہے جو سورج کے گرد مغرب سے مشرق تک برس بھر میں ایک مرتبہ تمام کرتی ہے اور اس سبب سے تبادل فصلیں ہوتا ہے زمین اپنی روزانہ حرکت چوبیس گھنٹہ میں طے کرتی ہے اور دوسری حرکت سالانہ آفتاب کے گرد مدور قریب بہ بیضوی سال بھر میں کرتی ہے اور اُس دائرہ کو جو زمین کی گردش سے پیدا ہوتا ہے طریق الشمس کہتے ہیں اور وہ ہموار خالصہ جو مابین خط طریق الشمس اور آفتاب کے واقع ہے اُسے سطح طریق الشمس کہتے ہیں پر حقیقت میں ایسا کوئی خط اور سطح موجود نہیں ہے یہ صرف مفروضہ ہے چنانچہ زمین اور سب ستارے بھی اپنی اپنی گردش آفتاب کے گرد عرصہ خالص و معدوم الطریقین

میں کیا کرتے ہیں اور اُسے اِس لیے سطح قرار دیا ہی کہ وہ سطح طریق الشمس پر مقام مذکور سے متعانی ہی لیکن کہیں سے نشیب و فراز نہیں ہی چنانچہ ہم نام کے واسطے ایک گولہ میں سمجھتی اور اُسکے اطراف کو طریق الشمس قرار دیجیتی اور میز کے بیچ میں ایک شمعدان رکھتی اور اُسکو آفتاب مانبتی اور میز کے اطراف سے وہ گولہ زمین غرض کر کے حرکت محوری دیے ہوئے گرد کل اطراف میز کے گھومتی تو اُس گولہ کی اُن دونوں حرکتوں سے زمین کی ریزانہ اور سالانہ دونوں حرکیں صاف ظاہر ہوتی ہیں اور وہ دائرہ جو گھومتے ہوئے میز کے گرد گولہ سے پیدا ہوتا ہی طریق الشمس پر دلالت کرتا ہی اور جو واسطہ اندر محیط کے واقع ہی سطح طریق الشمس دکھاتا ہی اگر اُس گولہ پر دونوں طرف قطبین کا اور بیچ میں خط استوا کا نشان بناویں اور اُسکو اِس طرح پر روشنی کے گرد بھرا دیں کہ اُسکا قطر طریق الشمس سمرفضہ سے عموداً ہو کر پھرے تو اُس سے صاف ظاہر ہی کہ شمع کی روشنی خط استوا پر سیدھی اور قطبین پر نہ چھپ پڑتی پر اگر کرہ زمین کا یہہ حال ہوتا تو تبادُل فصلیں نہ ہوتا اور اِس سبب سے فطارت و حیوانات کی زندگی بھی بقی نہ رہتی کیونکہ حصص متوسطہ پر اگر شعاع آفتاب ہمیشہ پڑتی تو وہ سوکھ کر جھلس جاتی اور اطراف میں اُسکے جہان کی خوش اور دل پسند آب و ہوا تبدیل موسموں سے ہوتی ہی نرے اعتدال پر رہتی اور اطراف قطبین پر شدت کی سردی ہوا کرنی مگر یہہ کرہ زمین سیدھا نہیں بلکہ کسبدر توجہا گھومنا ہی چنانچہ اُسکا قطر سطح طریق الشمس سے عموداً گردش نہیں کرنا بلکہ سارے چھپا ستہ درجہ اُسکی طرف جھکا رہنا ہی اور اِس سبب سے کہ وہ ہمیشہ آسمان کی ایک ہی جگہ کے مقابل رہنا ہی اِس لیے آہیکہ اُنر کا نصف کرہ سال بھر میں ایک مدت تک اُنکی طرف اُس سے

ہٹ کر رہا کرتا ہے پس جبکہ قطر زمین نے اُتر کا نصف حصہ آفتاب کی طرف جھکا رکھا ہے تو پیچھ کا حصہ آفتاب سے ہٹ کر جھکا رکھا ہے اور یہی سبب ہے کہ جب کرۂ زمین کے اُتر طرف گرمی ہوتی ہے تو اُسکے دکھن طرف سردی ہوتی اور یونہی ایک دوسرے پر برعکس برس بھر میں قطر زمین دو مرتبہ آفتاب سے دُریب یا بعید جھکا نہیں رہتا تو اسی سبب سے اُسکے اُتر اور دکھن کے نصف النہر میں نہ گرمی نہ سردی، بھئی بلکہ دونوں میں آفتاب کی گرمی اور روشنی برابر ہوتی چنانچہ یہ دونوں اوقات مسمیٰ بہ مساوی الليل والنهار ہیں یعنی تمام دنائے ہر مقام میں رات برابر ایک وقت تک اور دن بھی برابر ایک ہی وقت تک ہوتے ہیں اگر ایک گول میز کے گرد کوئی شخص پورے نو اُسکے سر کے اوپر ویسے ہی تعبثہ تدویری شکل کا دائرہ پیدا ہوگا تو کیا سبب ہے کہ قطر زمین حرکت سالانہ میں گردش کرتے وقت ایک ہی سمت یعنی قطب کے طرف ہمیشہ مائل رہتا ہے ہر چند کہ وہ سال بھر کے سفر میں ایک ایسا آبی دائرہ پیدا کرتا ہے کہ جسکا قطر اُبس کرور میل ہے چنانچہ سبب اُسکا یہ ہے کہ قطب اور سب ثوابت ہمسے کہ نہ صرف زمین بلکہ ایک دوسرے سے اُسکا قطر طریق الشمس اُسکی نسبت ایک ذرا سا فزہ معام ہونا ہے اِس بات کے سمجھنے کے واسطے یہہ مثال ہے کہ کسی اونچی جگہ پر سر، دس یا پندرہ پندرہ فٹ کے فاصلہ پر خطوط منوازی نہیں ہیں اور ہر ایک پر سے افق ملا کو دیکھیں تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہر ایک خط سیدھا اُسی کے متقابل مائل ہے سبب اُسکا یہہ ہے کہ چاند ہمسے نو لاکھ چالیس ہزار میل دور ہے تو جو نسبت اِن خطوط کے فاصلہ کی چاند سے ہے وہی نسبت قطر طریق الشمس کی کہ اُبس کرور میل ہے بہ نسبت سب سے قریب والے ثوابت کے ہے اگر گولہ مذکور الصذر کے درمیان ایک تار اِس پاو سے اُس پار تک داخل

کر کے میز کے ایک کنارے پر جھکا رکھیں کہ اُسکی سطح پر ساڑھے چھپا سٹھ درجہ کا زاویہ پیدا کرے اور وہ تار ہمیشہ چھت میں ایک ہی جگہ کے معافی رہے تو اُس سے زمین کی وہ حالت معلوم ہوتی ہے کہ جس سے موسموں کی تبدیل ہوا کرتی ہے چنانچہ ذیل میں اُسکی مثال کے واسطے نقشہ بنا ہوا ہے *



اِس نقشہ میں زمین کی حالت بہ نسبت آفتاب کے عین گرمی و سردی اور مساوی اللیل والنہار کے وقت معلوم ہوتی ہے یعنی مقام ۱ پر ہمیں گرمی اور مقام ب اور ع پر مساوی اللیل والنہار اور ج پر عین جارے کا نشان ہے یعنی مقام ۱ پر قطر زمین کا اُتر حصہ آفتاب کی طرف جھکا رہتا ہے تو اِس سبب زمین کی اُتر سمت پر آفتاب کی گرمی کا اثر بہ نسبت دیکھی سمت کے زیادہ ہوتا ہے اور اگر اِس مقام پر آفتاب اپنی شعاع خط سرطان پر عموداً ڈالتا ہے تو مقام مذکورہ میں اُسکی شعاع قطب شمالی کے ساڑھے بتیس درجہ تک پہنچتی ہے اور چونکہ زمین کرہ ہے اِس لئے آفتاب اُسکے نصف کرہ کو روشن کرتا ہے یعنی ہر چہار طرف نوے نوے درجہ تک اثر کرتا ہے کہ جہاں عموداً گرتا ہے اِس حالت میں تمام منطقہ باردہ شمالیہ روشن ہوتا ہے اور یہاں جب تک کہ زمین اِسی مقام پر ہے تو چوبیس گھنٹے تک دن برابر رہتا ہے اور برعکس اُسکے قطب جنوبی کی

اطراف پر وہ شعاع سازھے بغیر درجہ تک نہیں پہنچتی نو اس سبب سے تمام منطقہ بارڈر جنوبیہ اتنے عرصہ تک روشنی سے محروم رہتا ہی پس اس طرح پر برابر کرتا رہیگا جب تک کہ وہ مقام چ نک ۷ پہنچے پس فرض کرو کہ زمین مقام ب تک پہنچی ہو تو اس وقت آفتاب خط استوا پر عموداً کھڑا رہیگا اس لئے کہ اُسکی شعاع خط استوا سے دونوں طرف نوے نوے درجہ یعنی دونوں قطبین تک پہنچتی ہی پس اس صورت میں صاف ظاہر ہی کہ دن و رات تمام دنیا کے ہر مقام میں برابر ایک ہی وقت تک رہے اور خط استوا کے ہر مقام میں رات و دن برابر ہوتا ہی کیونکہ نصف کرہ روشن رہتا اور نصف تاریک چونکہ خط استوا کا بالکل دائرہ چوبیس گھنٹہ میں گھومنا ہی پس اُسکا ہر ایک نصف دائرہ بارہ گھنٹہ میں گردش کریگا یعنی اُس جگہ دن و رات برابر ہوگا اور یہی دلیل سب خطوں کے واسطے جو خط استوا کے موازی ہیں لازم آئیگی کیونکہ جب زمین اس حالت میں ہی تو وہ منور دائرہ آفتاب کا ان سب خطوں کو نصف نصف قطع کریگا تو اس لئے ایک حصہ روشن اور دوسرا تاریک رہیگا یعنی دن اور رات برابر ہونگے پر جب خط استوا سے جانب شمال یا جنوب ہوتا ہی تو خطوط مذکور غیر مساوی حصوں میں آفتاب کے منور دائرہ سے منقطع ہوتے ہیں اس لئے اُنکے ہر ایک مقام میں رات و دن غیر مساوی ہوتے ہیں چنانچہ جب آفتاب خط استوا کے اُتر ہوتا ہی تو وہ خطوط نصف سے زیادہ روشن رہتے ہیں اور اُنکے باقی حصہ جو تاریک رہنے نصف سے کم ہوتے ہیں یعنی دن رات سے زیادہ ہوتا ہی علیٰ هذا القیاس برعکس اُسکے جنوب میں ہوتا ہی پس اُدیروالہ نقشہ کے مطابق ا زمین کی اُس حالت کا نشان ہی کہ جیسے وہ آفتاب کی بہ نسبت تیسویں جون کو جھکی ہوتی اور مقام ب ماہ ستمبر

کی چوبیسویں اور ج ماہ دسمبر کی بائیسویں اور ع ماہ مارچ کی اکیسویں تاریخ کی حالت کا نشان ہی چنانچہ زمین مقام ۱ سے ب تک تین مہینے کے عرصہ میں پہنچتی ہی تو جس قدر ۱ سے آگے بڑھتی اسی قدر آفتاب کی شعاع قطب شمالی کی اطراف سے گھٹتی جاتی ہی یہاں تک کہ مقام ب میں خط استوا پر شعاع سیدھی پڑتی ہی اور اس حالت میں نور آفتاب کا دونوں قطبین تک برابر پہنچتا ہی علیٰ هذا الفلاس جب ب سے ج کی جانب روانہ ہوتی ہی تو زمین کی قطب شمالی کی اطراف تاریک ہوتی جاتی ہی یہاں تک کہ جب آفتاب خط جدی کے مقابل ہوتا ہی تو قطب شمالی تمام تاریک اور جنوب بالکل روشن ہو جاتا ہی اور جب ج سے ع کی جانب روانہ ہوتی تو مقام ع میں خط استوا پر شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں اور آفتاب کا نور پھر دونوں قطبین تک برابر پہنچتا ہی مگر ہم لوگوں کو کیونکر ثابت ہو کہ کوہ زمین آفتاب کے گرد گردش کرتا ہی چنانچہ آفتاب کی سوائے حرکت روزانہ کے جو یورپ سے پیچھ کو معلوم ہوتی ہی اگر بہ نظر غور کسی نوابت کی نسبت دیکھو تو ہر روز ایک ایک درجہ یعنی قطر کلدونا یورپ کی طرف ہٹا نظر آتا ہی یہاں تک کہ سال بھر کے عرصہ میں آسمان میں ایک بڑا دائرہ پیدا کرتا معلوم ہوتا ہی لیکن جیسے کہ اس باب میں اسکی حرکت روزانہ ظاہر ہی ویسے ہی اگر اندک بہ تعمیق نظر غور کریں تو حرکت سالانہ بھی ظاہر معلوم ہوتی ہی اور جو دائرہ کہ وہ آسمان میں پیدا کرتا ہی حقیقت میں زمین کی گردش سے طریق الشمس پیدا ہوتی ہی چنانچہ اسکے واسطے یہ مثال ہی کہ ایک گولہ یا شمع کسی مکان کے درمیان رکھو اور اُسکو اور دیوار کو ایک ہی خط میں دیکھتے ہوئے گرد اُسکے گھومیں تو اس حالت میں وہ گولہ یا شمع جو بیچ مکان میں قائم ہی دیوار کے گرد دائرہ پھرا

کرتے نظر آئیں یونہی آفتاب ہر چند مانند مرکز کے قایم ہی مگر ہم لوگوں کو اس میں دائرہ پیدا کرنے نظر آتا ہی جو درحقیقت زمین طریق الشمس میں گردش کرے سے بذاتی ہی ہرگاہ زمین کسی حصہ پر دائرہ پیدا کرتی ہی تو آفتاب اُسکی ضد میں دائرہ پیدا کرتا ہی چنانچہ جب زمین مہران میں دائرہ بناتی ہی تو آفتاب اُسے مثال یعنی جدی میں اور جب زمین عقرب میں تو آفتاب تور میں بقی علی هذا القیاس اور یہی دائرہ جو آفتاب توانوں کے درمیان ہو کر پیدا کرتا ہی اُسکو **منطقة البروج** یا **طریق الشمس** کہتے ہیں اور جب چاند اُسے اندر آتا ہی تو سورج گہن ہوتا ہی چنانچہ اُسکی مثال نے واسطے اُس دائرہ کو جو تمارے سر سے گولہ مذکور الصدر کے گرد گومے سے پیدا ہوا طریق الارض یعنی دنیا کی راہ فرض کرو اور دوسرے کو جو ظاہر گولہ سے اِس مکان کی دیوار پر پیدا ہوا اُسکو طریق الشمس یعنی منطقة البروج چتو پس اندک غور سے معلوم ہوگا کہ ان دونوں دائروں کا ایک ہی مرکز ہی اور دونوں ایک ہی سطح میں واقع ہیں اُسوقت اپنی آنکھ اور گولہ مذکور کے درمیان ایک نازنگی گول رکھو یا گولہ تو اِس سے کسوف پیدا ہوگا یعنی گولہ مذکور آفتاب ہی اور تمہارا سر زمین اور نازنگی پیچ میں چاند چونکہ زمینوں ایک ہی سطح میں واقع ہیں اِس لیے نازنگی نے تمہاری نظر کو سورج سے روکا اور اگر گولہ مذکور کی طرف اپنی نسبت پیر دو اور اک ہی خط میں گولہ کے متعانی اپنا سر و نازنگی رکھو تو خسوف ہوگا کیونکہ اِس حالت میں تمہارا سر نازنگی پر گولہ کی روشنی مفروضہ کے آنے سے مانع ہوا اور اگر تم اپنا ہاتھ اُٹاؤ یا جیکاؤ تو ہرگز گہن نہ ہوگا کیونکہ اِس صورت میں نازنگی سطح منطقة البروج کے اوپر یا نیچے ہوگی اور اکثر اِسی طریق سے چاند کچھ نہچے یا اوپر سطح طریق الارض سے گھومنا ہی ورنہ ہر مہینے میں دو گہن ہوا کرتے یعنی اموس کو کسوف اور پورنماشی کو خسوف *

قیسری فصل

اسباب حرکت سالانہ کے بیان میں

ادب کی فصل کے بیان سے دریافت ہوا کہ طریق الشمس میں دنیا کی تدویری گردش دونوں کی باعث ہوتی ہے ایک وہ جس سے وہ آگے بڑھتی اور دوسری وہ کہ جس سے گھٹتی جاتی چنانچہ پہلی دافعة المركز کہلاتی اس لئے کہ احاطہ آفتاب سے خط مماس کی راہ نکل بھاگ چاہتی ہے اور دوسری جذب المركز جس سے کہ آفتاب میں مل جانا چاہتی ہے سبحان الله اس حرکت معقول و پسندیدہ سے خدا تعالیٰ کی کبھی قدرت اور احسان ظاہر ہوتا ہے کتنا معنی کہ اگر آفتاب یا بہہ دنیا آفتاب کی طرف مائل یا اس کے جذب سے باہر واقع ہوئی ہونی تو غرور قیست و نابود ہو جاتی چنانچہ اب بھی اگر اُن دو قوتوں میں سے کوئی زیادہ اس پر موثر ہو تو وہی منحوس نسبتہ ظہور میں آوے یعنی پہلی حالت میں تو سورج پر گرنے سے جہلس جڑے اور دوسری حالت میں عرصہ لانتہا و تاریک میں بعد حرارت ٹکراتی پھرے پر حقیقت میں یہ دونوں قوتیں حالت سفر میں ہر جگہ دنیا پر برابر اثر نہیں کرتیں اسی جہت سے گردش دنیا شکل تدویری نہیں بلکہ کسب قدر فرق یعنی بیضاوی ہوتی ہے لہذا کبھی آفتاب سے قریب ہو جاتی ہے اور کبھی دور پر تمام اجسام متحرک کا بہہ خاصہ ہے کہ جس قدر زور سے گرمی ہوتی ہے اُس قدر اُس میں قوت دافع المركز زیادہ اثر کرتی ہے یعنی وہ کرہ خط مماس سے گذرنیکا مائل ہونا ہے جیسے منصفیق مذکور الصدر کا حال ہے پس جب قوت جذب المركز زیادہ ہوتی ہے تو دنیا قریب تر آفتاب کے آکر جلدی ہے گذر جاتا چاہی ہی اور اسی سرعت کے باعث فی الفور مائل بخط مماس ہوتی ہے یعنی حالت قریب میں قوت دافع المركز اُس پر زیادہ اثر کرتی ہے اِس واسطے وہاں سے بہت جلد

گزر جاتی ہی لہذا شعاع آفتاب دیر تک اتر نہیں کرتی و ترجہی پڑتی ہیں اس لیئے موسم سرما وقوع میں آتا ہی گو کہ جسوقت آفتاب سے قریب ہونی تو اُسوقت زور سے نکل کر بڑھتے بڑھتے شکل تدویری نہیں بلکہ بیضاوی پیدا کرتی ہی مگر تسہر بھی اُس بیضاوی شکل کا قطر طویل اُسکے عرض سے کچھ ایسا زیادہ نہیں صرف ساڑھواں حصہ بڑا ہی پر ساڑھواں حصہ بھی تسلسلہ کے برابر ہی لیکن فاصلہ دنیا کے بُعد کی نسبت جو نو کورز پنچاس میل ہی کچھ شمار میں نہیں اس لیئے نبادل فصلیں آفتاب کے قرب و بُعد پر منحصر نہیں بلکہ اس شرط پر کہ شعاع اُسکی زمین پر عموداً یا ترجہی پڑیں چنانچہ موسم گرما میں آفتاب کہ اُفق ے اوپر دیر دراز نکلا سفر کرتا ہی اور اُسوقت شعاعیں زیادہ اثر کرتی ہیں نہ ان دنوں سببوں سے گرمی بہ شدت پیدا ہوتی ہی اور برعکس اُسکے موسم سرما میں علاوہ اُسکے منطقہ بارڈہ میں موسم گرما کے وقت آفتاب برابر بانج مہینے تک اُفق کے اوپر نظر آتا ہی کہ اُس طرح میں کبھی غروب نہیں ہوتا تسہر بھی وہاں دھوپ بہت تھیں ہوتی کیونکہ شعاعیں آفتاب کی اُس جگہ پر ترجہی پڑتی ہیں یعنی اُن اطراف میں وہ اُفق کے اوپر کبھی اُونچا نہیں نظر آتا اور اُسی طرح ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت گرمی آفتاب کی اِسقدر معلوم نہیں ہونی کہ جس طرح عین نصف النہار کے وقت ہوتی ہی مگر ان تینوں اوقات میں بُعد اُسکا دنیا سے اتنا ہی رہا ہی چنانچہ اُن مثالوں مذکور سے صاف ظاہر ہی *

مقالہ دوم

زمین کے طبعی اقسام کے بیان میں اور یہہ بارہ باب پر
مشمول ہی

پہلا باب

آب و ہوائے متفرقہ کے بیان میں

پہلے مقالہ میں بدن ہو چکا کہ سطح زمین پانچ منطقوں پر ایک
متوسطہ یا حارہ اور دو معتدلہ اور دو بارہ یا منجمدہ میں منقسم ہوئی
ہی چنانچہ بیان مذکور الصدر سے یہ ظاہر ہی کہ وہ بحساب مدارج
کہنسیہ کہاں تک واقع ہیں مگر چونکہ اس حساب سے اُنہی مقدار
سہم بخوابی نہیں دریافت ہوئی اس لئے اب تفصیل ذیل سے ہر ایک
کی مقدار سطح کے ایک دوسرے کی نسبت کس قدر ہی ہوں محسوب
ہوگی کہ اگر تمام سطح زمین کے سو حصے ہوں تو انہیں سے تخمیناً
چار چار حصے منطقہ حارہ اور چوبیس چوبیس ہر ایک معتدلہ اور
نہیں ممکن ہی بہ نسبت اُوپر حصوں کے ہر ایک معتدلہ میں جہاں آبادی
کنوت سے آبادی ہی کسی شمار میں نہیں اگرچہ اُزروے طبیعت کے اس
طرح پر سطح زمین کو منطقوں پر تقسیم کرنا روا ہی پر تفہیم عام
کے واسطے یہہ تقسیم کافی نہیں اس لئے ہر ملک تبدیل آب و ہوا سے
مستظنون کو بلحاظ تقریبی روزانہ کے جو منفرد خطوط عرض پر ہوتے ہیں
چوتھے حصوں میں تقسیم کیا ہی چنانچہ اُوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ
خط استوا پر رات و دن تمام سال کے برابر یعنی ہر ایک بارہ بارہ گزشتہ
کے ہوتے ہیں پر چسندر آندب اُتر یا دکن کی طرف ۱۸۰ ہی اُنکے
درمیان فرق ہوتا جاتا ہی پس جبکہ آنداب خط استوا سے اُتر ہوتا ہی

تو نصف الکرة شمالیہ میں دن رات سے بڑا ہوتا ہی اور جب آفتاب وہاں سے دکھیں سمت ہوتا ہی تو اُسپر بہ نسبت دن کے رات بڑی ہوتی ہی اِس لیے جغرافیہ والوں نے خط استوا سے قطبین کے مفاصلہ کو پانچ بارہ چھوٹے حصوں یعنی ساڑھ سات سات درجہ عرض کے تفاوت پر فرض کیا ہی اور زمین کی کروی شکل ہونے کے باعث ہر ایک حصہ کی اِنہا پر دس ایک دوسرے کی نسبت آدہ گھنٹہ کم ہونا ہی علیٰ هذا القیاس معلوم ہوا کہ گرمی اور سردی کی کمی و بیشی بمقدار کمی و بیشی دن کے ہوتی ہی اگرچہ یہ سات عام طور پر بڑے منطقوں کی نسبت درست ہو سکتی ہی مگر بلحاظ چھوٹے حصوں کے نہیں کیونکہ بعضی جگہوں کی اعتدال آب و ہوا اور کئی چیزوں سے بڑی موثر ہوتی ہی جب سے سمندر کی قربت اور بعضی ہواؤں کی تارت اور زمین کی بلندی و پستی کے سببوں سے وہاں کی آب و ہوا بہ نسبت اُور مقامات کے جو خط استوا سے دور ہیں سرد ہوتی ہی جب سے شہر کو ٹیپر کو، منطقہ حارہ کے درمیان واقع ہی مگر آب و ہوا اُسکی نہایت معتدل ہی یہاں تک کہ تھرمومینٹھر یعنی گرمی اور سردی کی دل کا پارہ اکثر تریوں درجہ سے زیادہ نہیں بڑھا پس اُسکا اور شہر نیویاری کا اعتدال برابر ہی ناوجودیکہ یہ خط استوا سے چالیس درجہ ببالیس منٹ دور ہی بلکہ شہر آکسفورڈام جو دارالسلطنت ہالند کا ہی باون درجہ بائیس منٹ خط استوا سے دور ہی مگر آب و ہوا وہاں کی بھی معتدل ہی *

شہر کوئٹو کی آب و ہوا اِس سبب سے معتدل ہی کہ وہ ایسے میدان پر واقع ہی کہ جو نو ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند ہی اور ہر چہار طرف بریدہ پہاڑوں سے محصور ہی اور امریکا و ایشیا کی شمال کی طرف برعکس اِسے وقوع میں آتا ہی یعنی بحرہ منجمد کی قربت کے باعث اُنکے تمام اضلاع شمالی میں سرد اور تند ہوا بغیر مزاحمت نباتات و حیوانات کے دور دراز تک چلتی ہی پس اب خاص

سبب اعتدال آب دھوا کے ذکر کیئے جانے ہیں پہلا سبب آفتاب کی شعاع میں اور وہ کئی طرح پر پڑتی ہیں جہاں عموداً پڑتی ہیں وہاں اکثر زیادہ گرمی ہوتی ہے جیسے خط استوا کی اطراف میں جہاں کی زمین اکثر مسطح ہے آفتاب کی شعاع بہ نسبت اطراف شمالی کے میدھی پڑتی ہیں دو۔ وہ سبب دن کی کمی بیشی ہے جب صبح بڑا ہوتا ہے اور رات چوٹی تب دن میں ایسی زیادہ گرمی ہوتی ہے کہ اُس چوٹی رات میں وہ گرمی دور نہیں ہوتی جسے قطبین کی اطراف میں گو کہ آفتاب کی کرن بہت ترچھی پڑتی ہے اور چاروں موسم بہت دیر تک رہتا ہے تو یہی وہاں تھوڑی گرمی کے موسم میں شدت کی گرمی ہوتی ہے اس سبب سے کہ آفتاب ہمیشہ اِس موسم میں اِن اطراف پر افق کے اوپر رہتا ہے تیسرا سبب زمین کی بلندی ہے کیونکہ پہاڑ و اور بلند زمین نسبت نشیب اور ترائی والی جگہوں کے زیادہ ٹھنڈی رہتی ہے یعنی جو زمین چسندر سمندر سے اونچی ہوتی ہے وہ اُس قدر ٹھنڈی ہوتی ہے اور اُن ملکوں میں جہاں کے پہاڑ بہت اونچے ہیں ایک حد معدن تک ہمیشہ یخ اور برف جما رہتا ہے اور کہیں کہیں ایشیا کے حصص متوسطہ اور جنوبی امریکا میں بہت بڑے اور وسیع قطعات زمین اونچے پر واقع ہیں مثلاً کوہستان اینڈیز میں بہت سے بڑے وسیع میدان ہیں جو سطح سمندر سے آٹھ ہزار فٹ اونچے ہیں اور وہاں بہت بڑے بڑے شہر آباد ہیں جو ممالک معتدلہ کے اقسام نباتات سے سوسبز ہیں چوتھا سبب ہوائے سردی ہے بعض قطعات زمین اُس قدر گرم و سرد رہتے ہیں جس قدر گرم یا سرد ہوا وہاں چلا کرتی ہے اور اکثر ممالک متصلہ کی ہوا جہاں شدت سے گرمی یا سردی پڑا کرتی ہے جو ہوا وہاں سے گذرتی ہے تو وہاں گرم یا سرد ہو جاتی ہے جیسے افریقہ کے اطراف شمالی اور یورپ کے ممالک جنوبی بلکہ تمام بحیرہ روم کے ممالک متصلہ پر اسی سبب سے گرمی زیادہ رہتی

ہی کہ عربستان اور حبش کے صحرا کی لو اُسپر گذرتی اور اثر کرتی
 ہی ہاںچوای سبب پہاڑوں کی قوت اور حسامت ہی پہاڑوں سے ٹکری
 نتیجے حاصل ہوتے ہیں جدتجہ بظہارات بحری جو کشش آفتاب سے ہوا
 میں پھیلے رہتے ہیں سو انکی کشش سے جمع ہوجاتے ہیں اور اس سبب
 سے ابر اور مینہ اور سیم پیدا ہوتی ہی اور ہوا سرد تر ہو جاتی ہی
 اور اُن ملکوں میں پانی پہونچتا ہی کہ جو بغیر انکے دھوپ کی شدت
 سے جہلس جاتے ہیں جسے ایشیا میں سلسلہ کوہ ہمالہ کے باعث
 اور یورپ میں سلسلہ کوہ الپس کے باعث ملک ہندوستان اور ملک
 اٹالیہ بڑے زر خیز ہیں بلکہ اٹالیہ کی آب و ہوا بھی بہت معتدل اور
 دل پسند ہی اور پہاڑوں سے ہوائے سرد و گرم کی ہی آڑ ہوتی ہی پر
 جہاں اُنسے چھوٹے چھوٹے میدان کثرت سے معصور ہوتے ہیں وہاں
 گرمی اور تری بیشتر رہا کرتی ہی اور اکثر اونچے اونچے پہاڑوں کے باعث
 ممالک متصلہ ٹہندے رہتے ہیں اس لئے کہ ہوا وہاں سے گذرتی ہوئی
 انپر گذرتی ہی چھٹا سبب سمندر کی قوت ہی اُسے باعث ممالک
 متصلہ میں گرمی یا سردی کم ہونی ہی کیونکہ زمین کی بہہ خاصیت
 ہی کہ وہ سمندر کی نسبت بہت جلد گرم اور سرد ہو جاتی ہی اور
 سمندر ہمیشہ زمین کی نسبت معتدل رہتا ہی جسے تمام دنیا کے
 حصص متوسطہ میں سمندر ہمیشہ زمین سے بہت ٹہندا رہتا ہی اسی
 سبب سے جو ہوا سمندر پر سے آتی ہی ٹہندی اور نہ عکس اسکے جو ہوا
 زمین پر سے گذرتی ہی نہایت گرم ہوتی ہی اور حقیقت میں ہندوستان
 کے نکھن اور مدراس کی طرف بھی حال ہی پس بھی سب جا بجا
 آب و ہوا کے متفرق ہونے کے اسباب ہیں پر سوائے انکے اور بھی ہیں
 مثلاً زمین کی خاصیت اور زراعت کی کثرت اور جنگلوں و بستہ پانے کی
 وسعت پس اگر کسی ملک کی آب و ہوا کی حقیقت دریافت کیا
 چاہو تو وہاں سے نہ صرف خط استوا کے بُعد پر لحاظ کرو اگرچہ عموماً

یہی سمجھ سکتے ہو لیکن جو اُسکا تحقیق حال جتنا چاہو تو اُن باتوں سے جو اُپر مذکور ہوئیں ثابت ہوا چاہئے سوائے اُسکے اکثر ملکوں کی آب و ہوا کے منطبق ہونے کی یہہ علامت ہی کہ جس قدر وہاں گرمی یا سردی ہونی ہی اُسی قدر میوہ جات منفرد و نباتات وہاں پیدا ہوتے ہیں چنانچہ طبعی دایا لوگوں نے تمام روئے زمین کو ہر ایک نصف کرہ کی رو سے سات سات طبعی منطقوں یعنی قطعوں میں تقسیم کیا ہی پس پہلا قطعہ وہ ہی کہ جسمیں گرم مصالح زیادہ پیدا ہوتا ہی اور ہنس ہنس درجہ تک اُتر یا دکن ایک ایک قطعہ کے لئے کم و بیش حد ہی اور اُسکے توسط کی گرمی تھرمومیتھر کی حد اُسی درجہ اور اطراف کی اُتھر نک ہی اور دوسرے قطعہ کی حاصلات اکثر یہ نیشکر و قہوہ ہی اور ایسے قطعہ کا اعدال متوسط اُستہ درجہ نک ہوتا ہی اور یہہ قطعہ شمال امریکہ اور فارس میں خط اسوا سے اکس درجہ کے بعد پُر واقع ہی مگر یورپ اور بحیرہ روم اور تہہ ممالک روم میں سنہبیس درجہ کے بعد پُر ہی تیسرے قطعہ کی حاصلات اکثر یہ زیتون و انگیز ہنس اِس میں دے سب ممالک دنیا شامل ہیں کہ جنکا اعدال تھرمومیتھر کے حساب سے اُستہ سے لیکر اُستہ تک ہی اور امریکہ سے گذر کر خط اسوا سے چالیس درجہ کے بعد پُر اور یورپ سے چوالیس درجہ پُر اور ایشیا سے چالیس سے لیکر اُستہ کے بعد پُر ہی چوتھے قطعہ کی حاصلات اکثر یہ انگور ہی کہ جسکی شراب ہنس ہی اور اُسکا اعدال تھرمومیتھر کے حساب سے پچاس سے لیکر اُستہ تک ہی اور یورپ میں خط عرضی پچاس اور باون درجہ اور امریکہ میں تیندالیس سے لیکر پچاس بلکہ ایشیا میں چالیس درجہ کے بعد پُر ہی یا چھوٹے قطعہ کی حاصلات اکثر یہ گیہوں اور بلوط ہیں اور یہہ سب چیزیں اِن جگہوں میں بے نہایت پیدا ہوتی ہیں اور یہاں کا

اعتدال پنجاس سے اکتالیس درجہ تک تھرمومیٹر کے حساب سے ہوتا ہے اور اُسکا بعد خط استوا سے ملک ناروی میں کبھی تریستہ درجہ پر اور روسی میں اٹھاون پر بلکہ امریکہ میں اُننچاس تک ہی چھٹے قطعہ کی حاصلات اکثر یہ صنوبر اور پوچھ ہیں جو بہ نسبت اور درختوں کے بڑے اور قوی ہوتے ہیں اعتدال وہاں کا اکتالیس سے نیس تک ہی مگر خط عرضی کے بعد پر چبیسائے اور چون درجہ تک ہی ساتویں قطعہ میں کچھ نہیں پیدا ہوتا صرف کہیں کہیں سبزہ زار ہی اور آگے اُسکے ہرستان ہی واضح ہو کہ اوپر کے بیان سے یہہ غرض نہیں ہی کہ جو جو نباتات اور گھاس پتہ جن جن قطعوں میں مذکور ہوئے ہیں انہیں کے واسطے خاص ہس پر یہہ مراد ہی کہ جن جن قطعات میں جو جو چیزیں مذکور ہوئیں کثرت سے پیدا ہوتی ہس اور حد کمال تک پہنچتی ہیں اور پہاڑوں میں خاص کر ملک گرم سدر میں وہ نباتات اور سمزیل دیکھنے میں آتی ہس کہ آب و ہوا جداگنہ سے پیدا ہوتی ہس بس اعتدال ایسی حالتوں میں اکثر مقدار بلندی گدا جاتا ہی اگر پہاڑ خط استوا سے قریب ہو تو اُسکے دامن میں گرم مصالح وغیرہ پیدا ہونالہی اور اُس سے کچھہ اوپر قہوہ اور نیشکر اور اُس سے اوپر زینون اور انجیر اور اُس سے بھی اوپر انواع اور اقسام کے انکور کہ جنکی فرانس اور جرمن میں شراب بنی ہی اور سبہوں سے اوپر والے قطعوں میں بلوط و صنوبر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں مثلاً کوہ اراراتھہ میں ان پانچ ممالک کی اکثر یہ نباتات ملتی ہیں یعنی اُسکے دامن میں جو نباتات کہ ملک روس میں پیدا ہوتی ہیں ملتی ہیں اور دوسرے درجہ بلندی پر نباتات ملک اٹالہ اور تیسرے درجہ بلندی پر نباتات خاص ملک فرانس اور چوتھے درجہ بلندی پر نباتات ملک سویتوں اور اُسکے پانچویں درجہ نہایت بلندی پر وہ نباتات کہ جو ملک لپلنک میں پیدا ہوتی ہیں دستاب ہوتی ہس *

دوسرا باب

پہاڑوں کے بیان میں اور وہ دو فصلوں پر منقسم ہے

پہلی فصل

پہاڑوں کی خاصیت طبعی کے بیان میں

انسانی النظر سطح زمین پر پہاڑ بے ترتیب و نامنظم نظر آتے ہیں مگر یہ معمولی نظر ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان سے کارخانہ جات طبعی کے نتائج متعدد حاصل ہوئے ہیں انکی متعدد نامیوں آب و ہوا کی ان ملکوں کا جہاں آفتاب کی شعاع عموداً پڑتی ہے وہاں اوسر مذکور ہو چکا اب یہہ بیان کیا جائے گا کہ پہاڑ بالطبع وہ مائتت کہ جنہیہ زمین سر سبز و سراب ہوئی ہے کدا علافہ رکھتے ہیں *

پہاڑ ابو تو بروقت ہوا پر گذرنے کے روکتے ہیں اور ابر اُنکے جذب سے منجمد ہوکے موافق اعتدال اور حالت ہوائے معتط ارضی کے باقی یا اولہ یا برف ہوکر برسسا ہے پس یہہ تمام رطوبتیں جو اس طرح سے حاصل ہوتی ہیں پہاڑوں کی درزوں اور مسامات میں گھس جاتی ہیں اور زمین کے نیچے کے طبقہ میں جمع ہوتی ہیں انہی سے نہروں اور ندیوں کے سوتوں کی ابتدا ہے اور جب طبقہ زمین لبالب پہرجاتا ہے تب پانی چشموں میں بھوت نکلتا ہے اور زمین کے شبیب کی طرف مائل ہوکر ایک چشمہ سے دوسرے چشمہ میں جاملا ہے اور یوہی تدریج بڑھکر نہر اور دریا ہو جاتا ہے اگر سطح زمین پر پہاڑ نہوتے تو رطوبتیں کہ بخارات ہوکر اُپر جاتی ہیں سوکھی اور ریڈینی زمین میں گر کے بالکل بے فائدہ جذب ہو جاتا کرتیں نہیں تو اُوز جگہوں میں تکرر جھیل یا دلدل بن جاتیں اور نباتات بھی پیدا نہوتی اور بغیر پہاڑوں کے زمین کی گھاٹیوں سے آدمیوں کو فائدہ حاصل نہ ہوتا کیونکہ اگر

فلزات و غیرہ زمین میں چبلکے کی مانند بھی مدفون ہوتے ہیں یعنی
 تھابتیں پہاڑ کے چبلکے کی مانند زمین میں لپٹی رہتیں تو ظاہر ہی کہ
 ہم لوگ سوائے طمسہ والا کے اور دوسرے نعلیے کے طمفوں کے معاد بھی
 طمرات اور قصب معدنی اور پتھر کے کوئلے وغیرہ سے جو سچے نئے
 طمسہ میں ہیں واقف نہ ہوتے اور وہ ہرگز استعمال کے واسطے بھی حاصل
 نہ ہو جس میں پہاڑ کوہا زمین کے ذریعہ ہیں کہ نہ سب اتنے کڑے زمین کا
 چبلکا ٹوٹ کے بونٹ کے طمسہ کی حاصلات اور نہ آمد ہوئے آدمیوں کو
 حاصل ہوتی ہیں اور اگر سطح زمین ہموار و کف دست میدان ہوتے
 تو یہہ فضا یعنی سمندر کی خوبصورتی اور برائوں اور پہاڑوں کی اشکال
 جداگانہ کی عمدگی کہ جسے اب معلوم ہوئی ہی نہوتی بلکہ کوئی آؤر
 ہی صورت ہوئی العرض جو فوائد اور مطالب ضروری کہ اُن سے حاصل
 ہوئے ہیں اب متحلاً ذکر کئے جانے ہیں *

واضح ہو کہ پہاڑ ملکوں کے ہمارے یعنی اسندھوار ہیں جسے
 ہندوں سے جانور مرث ہونا ہی دوسے ہی پہاڑوں سے ملک کی
 صورت بنی ہی کیونکہ پہاڑوں کے سلسلہ نے مطابق ندیوں بھی
 ہیں پس اگر سمندر قریب ہونا ہی تو ندیاں بہت مختصر ہوتی
 ہیں کیونکہ سمندر کی قوت کے بہت جلدی سمندر میں
 حاملہ ہیں اور بہتے ہیں نہ سب نشیب زمین کے بہت دور بھی ہیں
 اور جو سمندر سے دور ہوتے ہیں تو لپٹی ہوتی ہیں مگر آئندہ بھی
 ہیں چنانچہ اس طرح کی ندیاں پہاڑ راس کے لائق ہوتی ہیں اور
 سمندر کے قریب پہونچکر اپنی جی ہو جاتی ہیں نہ وہاں بڑے بڑے
 جہاز اُنہیں جل سکے ہیں اور اُس حکمہ اگر شہر آباد ہوتے تو ابسے
 بہر بڑے مالدار اور کثرت سے آباد ہونے اور تمام جہان میں مشہور ہونے ہیں
 اور ہر ملک کی کہانوں کی مالیت اُسکے پہاڑوں کی خلعت پر موقوف
 ہی اگر وہ پہاڑ گہراست یا سمیت پتھر کا ہی تو اُنہیں سوا اور حندی

اور قاتبا اور ولایتی لوہا پیدا ہوتا ہے اور اگر چونے کے پتھر کا پہاڑ ہے تو
اغلب ہے کہ اُس میں شیشہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ انگلستان کے صوبہ ڈربی
اور ڈرام میں بہت شیشہ ملتا ہے اور اگر بلوی پتھر کا ہو تو عجیب
نہیں کہ اُس کے قریب پتھر کے کوئلے میں چنانچہ ملک انگلستان کے صوبہ
قارتھہ ہیمبرلینڈ اور لنکاسٹر و یارک میں بہت کثرت سے نئے پتھر
کے کوئلے ملتے ہیں برعکس اُس کے اگر چونے کی یا زرد یا کھریا مٹی جہاں
ہو تو وہاں کوئی چیز نہیں ملتی پس جس ملک میں محتاصل گائی
خصوصاً پتھر کے کوئلے ملتے ہیں وہاں کے باشندوں کی بسر اوقات انہیں
کے سبب ہوتی ہے اور کارخانجات وہاں کے بھی کثرت سے جاری رہتے
ہیں چنانچہ انگلینڈ کے اُن صوبوں میں کہ جہاں پتھر کے کوئلے نہیں
ہیں وہاں اکثر صاعی نہیں ہے بلکہ وہاں کے باشندے اکثر زراعت میں
مشغول رہتے ہیں حاصل کلام پہاڑوں کے سلسلہ اور ترکیب پر مقدار اور
خواص اُن کی ندیوں کا موقوف ہے اور ندیوں کی خاصیت پر اُن شہروں
کی کیفیت اور شہرت اور تجارت کی قلت اور کثرت موقوف ہے اور
یہی پہاڑوں کی ترکیب پر اُس ملک کے لوگوں کا شغل و زیادتی عقل و
اخلاق و سیاست مدنی موقوف ہے *

سورہی فصل میں جدول جہاں کے نامور پہاڑوں کا
معہ تعداد بلندی عموداً جہاں تک کہ تضمیناً معلوم
ہی بلحاظ سطح دریائے شور اور اُن سلسلہ پہاڑوں
میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں معہ اُنکی تعداد بلندی
کے فٹ انگریزی سے

جدول سلسلہ پہاڑوں کی بہ تفصیل ذیل جو
قلاعہ ایشیا میں واقع ہیں

| نام سلسلہ پہاڑ | تضمیناً تعداد عمود | سلسلہ مذکور پہاڑ میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں | تعداد بلندی ٹیلے بحساب فٹ |
|---|------------------------|---|------------------------------|
| کوہ ایڈال مسمی بکوہ استونی ملک سیریکہ میں واقع ہی | نامعلوم | کوہ کابغان | ۲۲۶۳ |
| کوہ کمس چنکا | نامعلوم | کوہ سوالح آتشی | ۱۰۵۹۱ |
| کوہ النائی جو ملک سیریکہ اور مغندہ میں واقع ہی | ازبک ہزار تاجک ہزار | کوہ کھلبو چیو | ۱۶۵۱۲ |
| کوہ بلور ناری واقع ملک ترکستان و بخارا | ازبک ہزار تاجک ہزار | کوہ نی لکیا کہ اسکا عرض پنجاس ڈگری اور طول چھیاسی ڈگری تیس دقیقہ پر واقع ہی | ۱۱۰۰۰ |

| نام سلسلہ پہاڑ | تخمیناً تعداد عموم | سلسلہ مذکورہ بالا میں جو تیلے کہ مشہور ہیں | تعداد بلندی تیلے بحساب فٹ |
|--|----------------------------------|---|------------------------------|
| | | کوہ چملاری | ۲۳۹۲۹ |
| | دریا زرخیز ہزار تا لکھنؤ ہزار فٹ | کوہ کھن چنکا کہ طول جیپاسی دگری اور نسس نقیقہ پر واقع ہی | ۲۸۱۷۸ |
| کوہ ہمالہ کہ جو ملک ہندوستان اور تبت میں واقع ہی | | کوہ دھولاگری یعنی کوہ سمبد | ۲۶۸۶۲ |
| | | کوہ جواہر | ۲۵۷۳۹ |
| | | تلاؤ ان کے اور کئی تیلے ہیں زیادہ نسس ہزار سے | ۲۰۰۰۰ |
| کوہ ہندو کش کہ ملک افغانستان میں واقع ہی | نامعلوم | کوہ نادا | ۱۸۰۰۰ |
| کوہ سامانی کہ افغانستان میں واقع ہی | نامعلوم | کوہ تخت سلماپی | ۱۲۰۰۰ |
| کوہ کاسپین یعنی سلسلہ البرز ملک فارس میں واقع ہی | نامعلوم | کوہ ناموند | ۱۳۷۰۰ |
| کوہ دناگروس کہ ملک فارس اور کردستان میں واقع ہی | ازشش ہزار تا نہ ہزار | | |
| کوہ تارس کوچک کہ ایشیا میں واقع ہی | نامعلوم | کوہ ارجش ڈاگ | ۱۳۱۰۰ |
| | | کوہ چشم ڈاگ | ۹۰۰۰ |

| نام سلسلہ پہاڑ | تخمیناً تعداد عموم | سلسلہ مذکورہ بالا میں جو تہلے کے مشہور ہیں | تعداد بلندی تہلے بہ حساب فٹ |
|---|-----------------------|---|--------------------------------|
| کوہ ازولہ واقع ملک ہندوستان | ۳۶۰۰ | | |
| کوہ ہندیاچل واقع ہندوستان | از ۲۵۰۰ تا ۳۰۰۰ | | |
| کوہ گھات سرچی واقع ہندوستان | از ۳۰۰۰ تا ۳۵۰۰ | اس سلسلہ میں سب سے بلند تہلہ | ۸۰۰۰ |
| کوہ بیل گوی واقع ہندوستان | | سب سے بلند تہلہ | ۸۹۶۰ |
| کوہ ڈاکس واقع ترجس باگرچستان | از ۸۵۰۰ تا ۹۰۰۰ | کوہ البرز | ۱۸۳۹۳ |
| کوہ اوزال قطعہ یورپ اور ایشیا کے درمیان واقع ہے | نام معلوم | کوہ کنکا گوسکے | ۵۳۹۷ |
| | | کوہ نامن | ۵۴۰۰ |
| کوہ اندان ملک نام میں واقع ہے | از ۶۰۰۰ تا ۷۰۰۰ | کوہ جیل سدھ | ۱۰۰۰۰ |
| | | سب سے بلند تہلہ | ۹۳۰۰ |
| کوہ سدا عودستان میں واقع ہے | نام معلوم | جیل فطون | ۸۵۹۳ |
| | | جیل موسیٰ | ۷۳۹۸ |
| | | کوہ برماں | ۶۷۱۰ |
| کوہ شاہ تفصل الذیل جو کہ جزائر ایشیا میں واقع ہیں | | | |
| کوہ دومہ ملک جزیرہ چین میں واقع ہے | ۱۲۰۰۰ | | |

| نم سلسلہ پہاڑ | تخصیماً تعداد عموم | سلسلہ مذکورہ بالا میں جو تیلے کے مشہور ہیں | تعداد آئینہ بندی تیلے بہ حساب فٹ |
|--|-----------------------|---|-------------------------------------|
| کوہ نور موسیٰ | ۱۲۰۰۰ | | |
| کوہ ہائے جزیرہ چاروا | از ۵۰۰۰ تا ۱۲۰۰۰ | | |
| کوہ ہائے جزیرہ سمائرا | | کوہ اندر پور | ۱۲۳۰۰ |
| | | کوہ پاسامان | ۹۶۰۰ |
| کوہ ہائے جزیرہ سیلون | | کوہ پدرو تالا کلا | ۸۲۸۰ |
| | | کوہ حضرت آدم | ۶۱۵۲ |
| سلسلہ کوہ ہائے تعمیل المدیل جو قطعہ افریقہ میں واقع ہیں | | | |
| کوہ مصری اور حبشی جو کہ بحیرہ قلوم کے کنارہ کے متصل ہی | از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰ | جبل لہوما | ۹۶۰۰ |
| | | جبل غریب | ۶۰۰۰ |
| کوہ ایسیپیا | از ۸۰۰۰ تا ۹۰۰۰ | کوہ سمین | ۱۵۵۰۰ |
| | | کوہ گیش | ۹۷۰۰ |
| کوہ اطلس جو کہ ملک جابر میں واقع ہی | از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰ | کوہ ملتسن | ۱۱۳۰۰ |
| کوہ کونگ ملک سبوتان میں واقع ہی | از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰ | | |
| جو پہاڑ کے قطعہ افریقہ کے کنارہ غربی کے واقع ہیں | نامعلوم | کوہ کمرون | ۱۳۰۰۰ |
| جو پہاڑ کے قطعہ افریقہ کے کنارہ شرقی کے واقع ہیں | نامعلوم | کوہ کلند چارو | ۴۰۰۰۰ |

| نام سلسلہ پہاڑ | تخصیصاً تعداد عمود | سلسلہ مذکورہ بالا میں جو نملے کہ مشہور ہیں | تعداد بلندی نملہ تحتساب قسٹ |
|--|-----------------------|---|--------------------------------|
| کوہ زیوآلت جو کہ قطرہ افریقہ جنوبی میں واقع ہے | نامعلوم | کوہ تمپاس برگ کوہ سمبو برگ | ۷۳۰۰ ۱۰۰۰۰ |
| | | کوہ مدائن کہ قریب کوہ ندان کے واقع ہے | ۳۵۸۲ |

کوہ ۱۱ جو کہ جزائر افریقہ میں واقع ہیں کہ تفصیل ذیل میں

| | | | |
|--------------|---------|---------------------|-------|
| جزیرہ مدیرہ | نامعلوم | کوہ روٹیر دو | ۵۹۹۳ |
| جزیرہ کنسی | نامعلوم | کوہ کنوبف آتشی | ۱۲۲۳۶ |
| جزیرہ کنسول | نامعلوم | کوہ فوگو آشی | ۷۸۸۳ |
| جزیرہ اسنس | نامعلوم | اسکاسب سے بلکہ آبیہ | ۲۸۷۰ |
| جزیرہ فرمودو | نامعلوم | کوہ کلارنر | ۱۰۶۵۵ |
| جزیرہ براون | نامعلوم | کوہ پشون آبیہ نیج | ۱۰۳۵۵ |

جدول سلسلہ کوہ ۱۱ جو کہ قطعہ یورپ میں واقع ہیں

| | | | |
|--|--------------|---|-------|
| کوہ بالٹین | ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ | کوہ شہرہ داغ | ۱۰۰۰۰ |
| کوہ پینس جو کہ مملکت روم اور یونان میں واقع ہے | نامعلوم | کوہ لاجہ کہ قبیل میں معروف المیس نا | ۹۷۵۳ |
| | | کوہ شاد و کہ قبیل میں معروف اسس نا | ۶۳۳۹ |
| | | کوہ ٹھونا | ۸۲۳۹ |
| | | کوہ سیدت الیاس جو کہ موریہ یعنی یونان کے جنوب میں واقع ہے | ۷۹۰۰ |

| فلم سلسلہ پہاڑ | تخصیصات تعداد عموم | سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں | تعداد بلندی ٹیلے بحساب فٹ |
|--|-----------------------|---|------------------------------|
| کوہ دینارک جو کہ مملکت روم کے شرق میں واقع ہے | نامعلوم | کوہ کوم | ۹۰۰۰ |
| | | دینارہ | ۷۳۵۸ |
| کوہ ہائے الپس جو کہ اٹالی اور سویج میں واقع ہے | از ۸۰۰۰ تا ۹۰۰۰ | کوہ نوکلو | ۱۰۸۶۱ |
| | | کوہ براگھٹھ | ۱۲۷۶۶ |
| | | کوہ اور ٹلر اسپٹز | ۱۲۸۵۲ |
| | | کوہ سنت گھہ رڈ | ۱۰۵۹۵ |
| | | کوہ موکا | ۱۳۰۳۷ |
| | | کوہ سمپلان | ۱۱۵۴۱ |
| | | کوہ روسا | ۱۵۱۵۲ |
| | | کوہ کروں یا منہ حارن | ۱۳۸۳۷ |
| | | کوہ سنت دناں گلن | ۱۱۱۶۳ |
| | | کوہ سنت برنار خرد | ۹۵۵۱ |
| | | کوہ بلانک یعنی سعید | ۱۵۷۳۰ |
| | | کوہ اسران | ۳۲۷۳ |
| | | کوہ سہی | ۱۱۳۶۰ |
| | | کوہ ویزو | ۱۲۵۸۶ |
| | | کوہ فنتر آرم ہورن | ۱۳۱۰۶ |
| | | کوہ یون فواڈ یعنی کنواری عورت | ۱۳۱۰۶ |
| | | کوہ شریک ہورن یعنی ہیبت ناک ٹیلہ | ۱۳۷۱۸ |

| تعداد بلندی قلعہ بجسبابت | سلسلہ ملک کورہ یا میں جو تیلے کہ مشہور ہیں | تخصیص تعداد عموم | نام سلسلہ پہاڑ |
|-----------------------------|---|---------------------|---|
| ۵۶۲۷ | کوہ اول زکھولی | از ۳۰۰۰ تا ۲۰۰۰ | کوہ ہاے جورا جو کہ مملکت فرانس اور سویس میں واقع ہے |
| ۶۶۷۵ | کوہ سیمونی | از ۲۰۰۰ | کوہ اپینن جو ملک |
| ۷۲۱۲ | کوہ سیبلہ | تا ۵۰۰۰ | اٹالیا میں واقع ہے |
| ۹۵۲۱ | کوہ کورنو | | |
| ۳۹۳۲ | کوہ ولسونوس آتشی | | |
| ۱۰۶۶۳ | کوہ نام | از ۷۰۰۰ | سلسلہ پر نیز جو |
| ۱۱۳۲۶ | کوہ مالہ چندہ | تا ۹۰۰ | مملکت فرانس اور اسپین میں واقع ہے |
| ۱۱۱۷۵ | کوہ پدوتو | | |
| ۹۳۰۶ | کوہ پگ ٹومنتی | | |
| ۱۰۹۹۸ | نپاڈنپاراندہ | از ۴۰۰۰ تا ۶۰۰۰ | سلسلہ کن ٹیریہ جو کہ ملک اسپین میں واقع ہے |
| ۱۰۵۹۱ | کوہ سیرہ ڈگریڈوز | از ۴۰۰۰ | سلسلہ کستیل ممالک |
| ۷۵۲۳ | کوہ سیرہ ڈس ٹرل | تا ۵۰۰۰ | اسپین اور پرتگال میں واقع ہے |
| | | از ۲۰۰۰ تا ۳۰۰۰ | کوہ نولیتو ملک اسپین میں واقع ہے |
| | | از ۳۰۰۰ تا ۳۰۰۰ | سلسلہ مورینہ ایضا واقع اسپین |
| ۱۶۶۵۷ | کوہ ملحقان | از ۶۰۰۰ | سلسلہ نیواندہ کہ ملک |
| ۱۱۳۸۹ | کوہ ولہتہ | تا ۹۰۰۰ | اسپین میں واقع ہے |

| تعداد بلندی ٹیلہ | تعداد سلسلہ مذکور بالا میں | تعداد سلسلہ پہاڑ | تعداد عمود |
|------------------|----------------------------|---------------------|------------|
| ۵۸۱۹ | کوہ حیدر | کوہ سبوں فر ملک | ۳۰۰۰ |
| ۶۲۲۱ | کوہ توری | کوہ غار اوپوں ملک | ۲۰۰۰ |
| ۳۸۳۶ | کوہ بولڈا نوم | فرانس میں واقع ہے | نامعلوم |
| | | کوہ دوچ ایضاً واقع | از ۲۰۰۰ |
| | | ملک فرانس | تا ۳۰۰۰ |
| ۳۶۱۸ | کوہ بکن یعنی کوہ چارنو | کوہ اے ہر کیسہ ملک | نامعلوم |
| ۵۴۷۳ | کوہ ولسن کی بھرگی | جرمن میں واقع ہے | |
| ۸۶۷۵ | کوہ لوم نڈس | کوہ گابیس ملک | از ۵۰۰۰ |
| | | ہنگری میں واقع ہے | تا ۶۰۰۰ |
| ۸۱۰۱ | کوہ اسکیگ اسٹول ٹڈ | کوہ اے سکاٹ دیوہ | نامعلوم |
| ۸۱۲۰ | کوہ سی ہٹن | ملک ناروے اور سویڈن | |
| ۶۱۷۸ | کوہ سولی ٹیلا | میں واقع ہے | |

جدول اُن پہاڑوں کا جو کہ جزائر یورپ میں واقع ہیں

| تعداد بلندی ٹیلہ | جزیرہ یا سلسلہ | تعداد عمود | تعداد سلسلہ |
|------------------|---------------------|------------|------------------------|
| ۳۷۲۰ | جزیرہ یا سلسلہ یورپ | نامعلوم | ملک اسکاٹ لینڈ کے |
| | تعداد بلندی ٹیلہ | | صوبہ اس میں واقع ہے |
| ۳۳۹۰ | کوہ بن مکتھونی | نامعلوم | سلسلہ گرام پین کے صوبہ |
| | | | ایڈم میں واقع ہے |

| تعداد بلندی پیلہ بعضہ بفت | جزیرہ سلسلہ مردومہ یا زمین جو تہہ کہ مسیحود ہی | تخمیناً عداد عمون | نام جزیرہ و سلسلہ پہاڑ |
|------------------------------|--|----------------------|--|
| ۳۳۷۳ | تہہ من ندوس | نامعلوم | سلسلہ ایضا کہ صوبہ اہلس من واقع می |
| ۳۹۳۵ | تہہ بن لورز | نامعلوم | سلسلہ ایضا کہ صوبہ پن من واقع می |
| ۳۱۵۰ | کوہ نو ہر | نامعلوم | سلسلہ لونو کہ صوبہ نریاک من واقع می |
| ۲۹۳۵ | تہہ ہارے فیل | | |
| ۲۹۵۸ | چوہت | نامعلوم | ملک انگلند کے صوبہ نورس ہیمبرلاند من واقع می |
| ۲۹۰۱ | کوہ حراس فیل | | |
| ۳۱۶۶ | کوہ اسکافل | نامعلوم | ملک انگلند کے صوبہ کمبرلاند |
| ۳۰۵۵ | کوہ ہلیبل | | |
| ۳۰۲۲ | کوہ اسندا | | |
| ۳۵۷۱ | کوہ اسونڈن | نامعلوم | کوہ ای ملک نورلڈ |
| ۲۳۷۳ | کوہ وڈن امان | | |
| ۲۷۹۶ | سلوونوارڈ | نامعلوم | جزیرہ ایرلڈ کے کوہ ہایہ سونہ |
| ۳۰۳۹ | لکنا کوئلہ تہہ | نامعلوم | جزیرہ ایضا کوہ وکلو |
| ۳۳۰۳ | مکلی کدی رنگس | نامعلوم | جزیرہ ایضا کوہ کوی |
| ۲۸۶۵ | کوہ گوت فیل | نامعلوم | جزیرہ ایرن |

| نام جزیرہ و سلسلہ بہار | تخمیناً تعداد ان عمود | جزیرہ سلسلہ سر قومہ بالا میں جو قبلہ نہ مشہور ہیں | بعد ادیلندی قبلہ تخمیناً وقت |
|------------------------|-----------------------|---|---------------------------------|
|------------------------|-----------------------|---|---------------------------------|

مجموعہ جزیرہ ہندوستان

| | | | |
|-------------------------------------|---------|-----------------|------|
| جزیرہ چور | نامعلوم | کوہ جزیرہ پاپس | ۲۳۷۰ |
| جزیرہ ال | | کوہ بن مور | ۳۱۶۸ |
| جزیرہ ارکائی | | کوہ کچلن | ۲۹۹۵ |
| جزیرہ دوست | | کوہ ہنگلا | ۲۹۳۰ |
| جزیرہ لوسی | | کوہ کلسوال | ۲۷۰۰ |
| مجموعہ جزیرہ اورک بھی جزیرہ ہوئے | | سب سے بلند پہلہ | ۱۵۹۰ |
| مجموعہ جزیرہ نکلاڈ جزیرہ مہی لنڈ | | کوہ رولا | ۱۳۱۰ |
| جزیرہ ایسلڈ | | کوہ سنی فل | ۶۸۶۲ |
| | | کوہ ہنگلا آشی | ۵۲۱۰ |
| جزیرہ ارور یحیی جزیرہ العرب | | کوہ گراڈ پیکو | ۸۰۵۷ |

مجموعہ جزائر جو کہ بحیرہ روم میں واقع ہیں

| | | |
|---------------|--|-------|
| جزیرہ کورسکا | کوہ روستو | ۹۰۶۹ |
| جزیرہ سارڈینا | کوہ شیو شیو | ۶۰۰۰ |
| جزیرہ سسلی | کوہ اتنا آشی | ۱۰۸۷۳ |
| جزیرہ کنبدیا | کوہ پسی لورتی کہ زمانہ سابق میں ایدا مشہور تھا | ۷۸۰۰ |

| نام سلسلہ کوہ ہائے | تخمیناً تعداد عمود | سلسلہ و جزیرہ متکثرہ بالامیں جو تالے و کوہ کہ مشہور ہیں | تعداد ایٹمی تپانہ بحساب فٹ |
|--|-----------------------|---|-------------------------------|
| جدول سلسلہ کوہاں جو کہ قطعات شمالی امریکہ میں واقع ہیں | | | |
| کوہ ہائے روکی یعنی پنہریلی | | کوہ براؤن | ۱۵۹۰۰ |
| | | کوہ جونر | ۱۵۷۰۰ |
| | | ہبلہ لونگ | ۱۳۵۷۵ |
| | | ہیلہ جدمز | ۱۱۳۲۰ |
| کوہ سمرانوانہ جو کہ ملک کولمبوسیا میں واقع ہے | زمانہ از ۱۰۰۰۰ | | |
| دوہا جو کہ شمالی امریکہ کے مغربی کنارہ کے متصل ہیں * | | کوہ سبیت الدنس | ۱۷۶۰۰ |
| | | کوہ فہرونہ | ۱۳۷۵۰ |
| | | کوہ سینٹ ہیلن | ۱۲۰۰۰ |
| | | دوہا ہد | ۱۲۰۰۰ |
| کوہ ہا جو کہ ملک سینسیکو اور امریکہ میں واقع ہیں | | کوہ اوریڈا آتشی | ۱۷۳۷۳ |
| | | کوہ یوپوکتی پتل آتشی | ۱۷۸۸۳ |
| | | کوہ تولوکا | ۱۵۲۷۱ |
| | | کوہ کلما آتشی | ۹۱۹۳ |
| | | کوہ چور لو | ۳۴۱۳ |
| | | کوہ اگوا آتشی جو کہ صوبہ گواتی مالا میں واقع ہے | ۱۲۲۶۰ |

جدول کوہا جو کہ قطعہ استریلیا اور یولی نیسا میں واقع ہیں

| نام قطعہ و جزائر | قطعہ و جزیرہ مذکورہ بالا میں جو کوہا و تیلے مشہور ہیں | تعداد بلندی قبلہ |
|--------------------------|---|------------------|
| قطعہ آسٹریلیا | کوہ لند سے | ۵۷۰۰ |
| | دہ گلینو بولاس | ۴۴۶۱ |
| | کوہ مہلا | ۴۲۳۲ |
| | کوہ الیس وریگون | ۶۵۰۰ |
| | سلسلہ کوہ ڈالنگ کہ اطراف غریبی سے مصل می | ۲۵۰۰ |
| جزیرہ تاسمانیہ | کوہ ویلنٹس کھریک | ۴۵۰۰ |
| جزیرہ نیو ہلند | کوہ اگمت | ۸۸۳۸ |
| جزیرہ سوسی انی | جزیرہ ناہتی سب سے ہلند تیلہ | ۱۲۲۵۰ |
| مجموعہ جزیرہ سمن نورج | تیلہ مونا کووا آشی | ۱۳۷۶۴ |
| جزیرہ ہوائی | تیلہ مونا زووا آشی | ۱۳۳۳۰ |
| جزیرہ وکٹوریا جنوب | کوہ ایروی س آشی | ۱۳۴۰۰ |

تیسرا باب

میدان و صحرا کے بیان میں

جو سطح زمین کہ بہت دور تک مسطح یا قریب بمسطح نظر آوے تو اُس سطح زمین کو میدان کہتے ہیں چنانچہ اطراف دنیا میں اکثر چھوٹے بڑے میدان ملتے ہیں پس یورپ کے اطراف شمالی کے ممالک اور ریزرلنڈ اور قریحمارک اور اطراف شمالی فرانسی اور جرمن اور پولنڈ کے و قریب تمام ممالک فرنگستان روسی یعنی جرمن سے لیکر کوہ یورال کے دامن تک جو سرحد روس کے یورپ طرف واقع ہی ایک بڑا وسیع میدان واقع ہی جسمیں سوئے والہ اُٹی کے چھوٹے نملوں سے نہوے بارہ سو فٹ سے زیادہ کہیں اونچے نہیں اور کوئی پہاڑ اُس بڑے قطعہ زمین میں نظر نہیں آتا یہ کوہ یورال کے باعث قطعہ مذکورہ دلائل ایک دوسرے میدان یعنی شیب سدریہ سے جو اُس سے بہت بڑا ہی اور تمام ایشیا کے شمال پر مشتمل ہی جدا کنا گنا ہی اگرچہ ان میدانوں میں اکثر کہیں چٹان و خلاب و زمین شور جہاں رزاعہ نہیں ہوسکتی واقع ہی ہر تھم بہتری جگہ زمین زر خدو ہی نہ وہاں علہ اور معائنات کثرت سے بدلا ہوتی ہی اور بعضے میدانوں میں بڑے بڑے جنگل بوچ اور صنوبر کے درختوں کے ہیں یہ تمام قطعہ یورپ میں کوئی شیب اسقدر بڑا اور وسیع اور خوفناک نہیں ہی نہ جیسے دشت کہہ سکتے بلکہ اُور طلعاب میں در حقیقت صحرا پڑے جاتے ہیں *

دنیا کے سب سے بڑے مشہور دشت و صحرا میں دشت افریقہ ہی اور یہاں اسم بامسمی ایک وسیع سمندر کی مانند ہی ایسی سطح بھی جب ہوا سے موج مارتی ہی تو بعض اوقات بہار کے برابر اونچتی اُٹھتی ہی اور اکثر جب باد تند چلتی ہی تو کاروان کے گاروان مسافروں کے ہلاک کرتی ہی اور بعض وقت بوڈر یعنی بگولے سے ایک سمین

محرک کی طرح اُٹھتا ہی کہ اُسکا سر بادل سے چھو جاتا ہی اور جب پچیس تیس ایسے ستون یکبارگی اُٹھتے ہیں اور ایک طرف گھومتے ہوئے ناظر یعنی دیکھنے والے اور آفتاب کے درمیان واقع ہوتے ہیں تو اُنکی عجیب ہولناک صورت جو بنان سے باہر ہی معلوم ہوتی ہی کیونکہ جب سورج کی کرن اُنہیں سے گذرتی ہی تو وہ ایک بڑے ستون آتشیں کی مانند دکھلائی دیتے ہیں جیسے سمندر میں سوائے اُسکے پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا دوسرے ہی اِس بڑے صحرا میں بجز بالو کے فرش کے اُڑ کوئی چیز نہیں دکھلائی دیتی اور چونکہ بالو ہمیشہ اُڑا کرتا ہی اِس سبب سے کوئی راہ کا نشان بیی وہاں نہیں ہی کہ جس سے مسافر اپنی منزل مقصود کو پہونچے اِس باعث سے مسافر بمجبوری منزل مقصود کو کمپاس یا ستاروں کے ذریعہ سے جبسے سمندر میں چلے ہیں پہونچتے ہیں حقیقت میں اِس بالو کے دریا سے گذرنا نہ نسبت سمندر کے جو نصف کرۂ زمین تک گذرا ہی بہت مشکل ہی اگر اوبسر یعنی روئیدگی دشتی جو بمنزلہ جزائر کے اِسمن جا بجا ہیں نہوتی تو اِس صحرا سے گذرنا غیر ممکن تھا قدمائے اوبسر یعنی روئیدگی اِس دشت کو چتی کے سیاہ داغوں سے تشبہ دی ہی اور اِسکی سرسبز اور شادابی کی بڑی تعریف کی ہی حقیقت میں انہیں سرسبز و سبز کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ ایسے جھیل سے صحرا کی ضد میں واقع ہیں کہ مسافران خوش قطعات پھولے اور پھلے ہوئے میں پہونچکر اپنے اونٹ سبب تازہ دم ہوجاتے ہیں یہہ اونٹ صحرا کے چہاز کہلاتے ہیں اور اِن قطعات میں سے لوگ مشکوں میں تازہ پانی پورکر کاروانیوں کے واسطے لیجاتے ہیں پانی کی قلت کاروانیوں کے لئے بڑا خطر ہی کیونکہ شدت صحر سے اور بعض اوقات ہوائے گرم جو خاص صحرا میں چلاکرتی ہی اور باک سموم کہلاتی ہی خلق سوکھ جاتا ہی اور جب یہہ حال ہو اور چشمہ قریب نہو تو آدمی اور اونٹ دونوں بے موت مرجائیں اور ایسے ہی شدت طیش میں

تھکنی کے مارے مسافر اپنے اونٹ ذبح کر کے اُسکے پیٹ کے پانے سے اپنی جان بچاتے ہیں اور اسی حالت میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ چشمے کے جھنڈے پانی کی اُمید ہوتی ہے ہوا گرم کے سبب سوکھ جاتے ہیں چنانچہ سنہ ۱۸۰۵ ع میں ایک قافلہ شہر تمک تو سے شہر تافلک کو جاتا تھا ایک جگہ پر پانی نہ پایا تمام قافلہ دو ہزار آدمی اور اٹھارہ سو اونٹ کا اُس سختی سے ہلاک ہو گیا عرب اور سیہیریکہ یعنی شام اور فارس میں چھوٹے چھوٹے دشت بہت ہیں اِس لئے یہاں اُنکے بیان کی حاجت نہیں مگر فارس کے ایک بڑے صحرا کی علامت یہ ہے کہ اُسکی سطح کے اکثر حصے مواد نمکین سے چھپ گئے ہیں اور اسی جہت سے وہ نمکین دشت بزرگ کہلاتا ہے چنانچہ وہاں کے باشندے بھی اُسکو دشت کبیر نمکین کہتے ہیں اور پالو کے دہرانہ کو صحرا کہتے ہیں اور یہ نمکین دشت بزرگ سات سو میل طویل ہے ہندوستان میں بھی بڑے بڑے وسیع دشت دریائے سندھ اور گنگا کے درمیان واقع ہیں مگر ایسے خوف ناک نہیں جیسے اوپر مذکور ہوئے تمام اوسط ایشیا کی زمین میزانہ یعنی بہت بلند اور وسیع ہے جو بہ نسبت سطح سمندر کے ایک ہزار سے دس ہزار فٹ تک اونچی ہے اور بیچ میں سطح ہے اور وہ تمام زمین بلند اور وسیع دشت گوبی کے نام سے مشہور ہے اور یہ دشت بارہ سو میل لمبا ہے اور پانچ سو میل بلکہ کہیں سات سو میل چوڑا ہے اور اُسکے بیچ میں سے شامو نام ایک بالو کا دریا گذرا ہے جو کہیں قیر سو اور کہیں تھائی سو میل چوڑا ہے چونکہ یہ دشت بہت بلند اور خط استوا سے دور ہے اِس لئے اِس میں دشت افریقہ اور عرب کی طرح گرمی نہیں ہوتی تاہم وہاں نہ کوئی چیز پیدا ہوتی اور نہ پانی منا ہے صرف اونٹوں کے ذریعہ سے اُس سے گذرتے ہیں علیٰ هذا القیاس امریکہ میں نہایت وسیع میدان اور دشت ہیں چنانچہ سلسلہ ہارے روکی اور آلفانی کے پہاڑوں میں ایک نہایت وسیع میدان واقع ہے اُسکے اطراف کی زمین بہت زرخیز ہے

پر شمال اور مغرب کی طرف اُس میں اکثر دشت ویران ہیں چنانچہ اُسکی حد مغربی پر امریکا کا دشت کُل واقع ہی جو کہ تضمیناً چار سو میل جوڑا ہی اور روکی کے پہاڑوں کے دامن سے گذرا ہی اور اِس دشت میں بھی وسط ایشیا اور امریکا کی مانند زمین شور ہی بلکہ مَوَافِک نہیں برف کی طرح زمین پر جمے رہے ہیں یہاں درخت و غیرہ نظر نہیں آتا اور یہ گرمی میں دھوپ کی تابش سے کِرۓ آتش کی مانند تپتا رہتا ہے *

شمال امریکا میں دریائے آؤہی اور مسیسیپی کے دونوں کناروں پر نہایت وسیع اور عظیم الشان میدان واقع ہیں زیادہ حصہ اُن وسیع میدانوں کا نشیب میں ہی اِس برسات میں اِن بڑے بڑے دریاؤں کا پانی یہاں تک بڑھ جاتا ہی کہ دریا بن جاتا ہی اِس سبب سے زمین اُسکی بہت زر خیز ہی اور اُونچی جگہ میں بڑے بڑے جنگل اور میدان واقع ہیں اور وہاں ہر قسم کے جنگلی جانور ملتے ہیں اور جنوبی امریکا کے نشیب میں دریائے آمیزون اور لاپ لانا اور اوری نوگو کے کناروں پر بھی وسیع میدان ہیں اور وہاں بھی موسم برسات میں سبزیجات پیدا ہوتی ہیں یہ موسم گرمی میں خشک اور جھلس جاتی ہیں اور وہاں پر جنگلی جانوروں کے گلے بھی چرتے چگنے پھرتے ہیں *

وہ میدان کہ جنکا اب تک ذکر تھا سطح سمندر سے چغداں بلند نہیں ہیں اب اور دوسرے میدانوں کا ذکر کیا جاتا ہی جو میزانشور کے نام سے نامزد ہیں اور وجہ تسمیہ انکی یہ ہی کہ بہہ میدان بہ نسبت اطراف کی زمین کے میر یا چھوترے کی مانند بلند اور مسطح ہیں چنانچہ انمیں سے کئی میدان بہت وسیع ہیں اور سطح سمندر سے ہزار فٹ اونچے چنانچہ ملک اسپین میں میدان کسٹیل واقع ہی جو سطح سمندر سے جنوب کی طرف دو ہزار فٹ اور اُتر کی طرف تین ہزار فٹ اونچا ہی اور اُسکے ہر چار طرف کی زمین نیچی ہی اور اُتر کے

حصہ میں نباتات کم پیدا ہوتی ہیں اور اُسکی جنوب اور مشرق کی زمین زرخیز ہے ایشیا میں ایسی زمین بہ نسبت اور جگہوں کے اکثر زیادہ اور بہت وسیع پائی جاتی ہیں چنانچہ سب میں سے مشہور قابل دیکھنے کے وہ میدان ہے جو تمام اوسط ایشیا میں واقع ہے اور زیادہ حصہ اُسکا کوہ الٹائی اور ہمالہ کے درمیان واقع ہے بلکہ تمام ملک تبت و دشنہائے مذکورہ بالا یعنی گوبی اور شامو اسمیں شامل ہیں اور یہہ برا وسیع میدان دس ہزار فٹ تک سطح سمندر سے اونچا ہے علیٰ ہذا القیاس فارس میں بھی ایک ایسا قطعہ وسیع ہے جو سطح سمندر سے چار ہزار فٹ تک اونچا ہے اور یہی حال ہندوستان میں تمام ملک دکھن کا ہے کہ وہ تین ہزار فٹ سطح سمندر سے اونچا ہے امریکا یعنی نئی دنیا میں بھی کئی ایک اس قسم کے میدان ہیں خصوصاً تمام ملک میکسیکو اکثر سات ہزار فٹ سطح سمندر سے اونچا ہے پس اس قطعہ کی زمین اونچی نیچی ہے اور جنوب امریکا میں میدان ٹی ٹی کا کا جو اتھارہ سو میل مربع ہے اور کم و بیش تیرہ ہزار فٹ سطح سمندر سے اونچا اور جنوب امریکا میں میدان قیصلو جو بہت آباد اور زرخیز ہے سطح سمندر سے نو ہزار چھ سو فٹ بلندی پر واقع ہے *

چوتھا باب

ندی اور جھڑوں کے بیان میں اور یہہ چار فصلوں پر
مشمول ہی

پہلی فصل

ندیوں کے بیان میں

ندیوں کا سر چشمہ جیسا اوپر مذکور ہوا اکثر کوہستانی اور اونچی زمین پر ہوتا ہی اور بعضی ندیاں بیکبارگی جھیلوں کے بت جانے سے بن جاتی ہیں اور یہہ بات نقشہ یا کرہ اُن ممالک امریکا کے دیکھنے سے کہ جنمیں سے وہاں کی بڑی ندیاں گذری ہیں بخوبی ظاہر ہوتی ہی وہ وادی کہ جسمیں دریائے آمہزن معہ اپنی شاخوں کے بہتا ہی قطعہ یورپ کے ٹولٹ کی برابر ہی اور مسیسیپی اور لاپ لانا کا وادی اگرچہ بہت وسیع ہی تاہم وہ دریائے آمہزن کے وادی کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہی پس اسکا ظاہر کرنا بے فائدہ ہی واضح ہو کہ امریکا کے سلسلہ جیمنی سے یہہ سب بڑے بڑے دریا نکلے ہیں تمام دنیا کے پہاڑوں سے بہت وسیع اور سب سے زیادہ بلند ہی بلکہ قدیم دنیا میں بھی یہہ حال ہی کہ وہاں کی بڑی ندیوں کے چشمے وہاں کے سب سے بلند پہاڑوں کے سلسلوں میں سے ہیں دریا کی تیز روی اکثر زمین کے نشیب پر کہ جسپر سے گذرتا ہی موقوف ہی اور جبکہ وہ دریا یکایک نشیب سے گذرتا ہی شمال کہلاتا ہی اور جو زاحموار یا بلندی سے گذرتا ہی تو وہ آبشار کہلاتا ہی پر دریا کی تیز روی پانی کی کثرت پر موقوف ہی اسی واسطے جسقدر عمق دریا کا اپنی وسعت کی نسبت زیادہ ہوتا ہی اسیقدر سیلان میں تیز روی زیادہ ہوتی ہی کیونکہ اگلے پانی پر پچھلے پانی کا زور زیادہ

ہوتا ہی بلکہ اوپر کے پانی کا دباؤ یعنی زمین کی قوت جاذب المركز کا
 زور پانی کو کبھی ہی زمین چھٹی ہو نکال لیٹ جاتا ہی اور اسی طرح پر
 اگر کسی نہر یا کاریز کی تیز روانی کہا چاہو تو اُس کے فل کو زیادہ
 عمیق یعنی گہرا کرنا چاہوئے بہ نسبت اُسکی وسعت کے اور وسعت اُسکی
 اُسی حالت پر رہے تو اُس پانی کی تیز روانی خوب زیادہ ہوگی ندیوں
 کی کلاسی اُن پہاڑوں کی بلندی پر کہ جہاں سے وہ نکلتی ہیں اور اُن
 ملکوں کی وسعت پر کہ جنہیں وہ بہتی ہیں اور اُس ملک کے
 خواص پر یعنی زر خیزی اور آب و ہوا پر کہ جہاں سے وہ گذرتی
 ہیں موقوف ہی اور یوں ہی اکثر ندیاں بہت مسطح اور وسیع
 میدانوں سے گذرتی ہیں چنانچہ دریائے آمیزن چھ سو میل تک مہانہ
 سے لیکر ساڑھے دس فٹ نشیب پر بہتا ہی یعنی ہر ہزار فٹ پرانچ کے
 پانی کا نشیب ہوتا ہی بلکہ وہیں کی دوسری بڑی ندی یعنی پارا گوئی
 زیادہ حصہ پر اپنی مسافت کے ایک ایک میل پرانچ کے ۴۴ حصہ نشیب پر
 بہتی ہی اکثر کئی ندیاں سمندر سے کئی مہانہ ہو کر نکلتی ہیں چنانچہ
 رود نبل اور گنگا اور الکا اور نبر اور بعضی ایک ہی مہانہ سے نکلتی ہیں
 جیسے لاپ لانا اور سنت لارنس اور دریائے لاپ لانا کا مہانہ دیر سو میل
 چوڑا ہی اور بعضے دریاؤں یعنی رودنیل اور گنگا اور میسیسیپی میں موسمی
 سلاب ہوا کرتا ہی اور یہہ ندیاں پہاڑوں کی برف کے گلنے سے کہ جہاں
 سے وہ جاری ہوئی ہیں اور موسم برسات کی کثرت بارش سے خصوصاً
 منطقہ محدثہ پر طغیانی میں آتی ہیں چنانچہ رودنیل کی سالانہ
 طغیانی قدم کی سمجھ میں معتبرہ معلوم ہوتا تھا کیونکہ ملک مصر
 میں جہاں وہ بہتا ہی پانی کبھی نہیں برستا پس اگر خلعت کے
 خاصہ طبعی سے واقفیت حاصل ہو تو پھر کوئی بات بعد التباس نہیں
 رہی کہ سمجھ میں نہ آوے یونہی اب رودنیل کی سالانہ طغیانی کا راز
 یونیدہ کھل گیا اور ندیوں کی طغیانی سے نقصان جان و مال کا ہونا ہی

چنانچہ سنہ ۱۸۲۲ ع میں گنٹا کی ایسی طغیانی ہوئی کہ ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی جان سے ہلاک ہوئے اور سیکڑوں بستیاں ویران ہو گئیں سیلاب جو کثرت سے نہو نو اُس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہی یعنی جو زمین کہ خشک اور ویران پڑی ہی سیلاب کے باعث سیراب و شاداب ہو جاتی ہی چنانچہ تمام ملک مصر صرف رود نیل ہی کی سیلاب کے سبب سے آباد ہی کیونکہ وہ ملک وہاں تک زرخیز ہی کہ جہاں تک سیلاب پہنچتا ہی اور باقی ویران پڑا ہی اور اگر رود نیل کا سیلاب نہوتا تو تمام زمین مصر کی مثل صحراے افریقہ کے ویران پڑی رہتی اور فرات بھی اِس نام سے اِس لئے نامزد ہی کہ فرات لفظ یونانی ہی اور معنی اسکے خوش کرنا ہی پس اس کے سیلاب سے زمین ایسی زرخیز ہوتی ہی کہ تمام باشندے اُس ملک کے خوش ہو جاتے ہیں اِسی سبب سے اسکا نام فرات رکھا *

دوسری فصل

دنیا کی نامور ندیوں کے بیان میں اور وے بحساب

اُنکی طولانی کے دس قسم پر منقسم ہیں

قسم اول وہ ندئیں ہیں کہ جو تین ہزار میل سے چار ہزار میل تک لگی ہیں *

قسم دوم وہ ہیں کہ دو ہزار میل سے تین ہزار میل تک لگی ہیں *

قسم سوم جو پندرہ سو میل سے دو ہزار میل تک لگی ہیں *

قسم چہارم جو کہ بارہ سو میل سے پندرہ سو میل تک لگی ہیں *

قسم پنجم جو کہ ایک ہزار میل سے بارہ سو میل تک لگی ہیں *

- قسم ششم جو کہ آٹھ سو میل سے ایک ہزار میل تک لٹبی ہیں *
- قسم ہفتم جو چھ سو میل سے آٹھ سو میل تک لٹبی ہیں *
- قسم ہشتم جو کہ چار سو میل سے چھ سو میل تک لٹبی ہیں *
- قسم نہم جو کہ تین سو میل سے چار سو میل تک لٹبی ہیں *
- قسم دہم جو دوسو میل سے تین سو میل تک لٹبی ہیں مفصلہ
- حال اس جدول نے دیکھنے سے معلوم ہوا *

جدول دنیا کی سب سے نامور اور مشہور ندیوں کا جو
بحساب طول دس قسم پر منقسم ہیں

| قسم سوم | | ۲۹۰۰ | ین نسی | قسم اول | |
|---------|--------------|--|-----------------|---------|--------------|
| تعداد | نام ندیوں کے | ۲۳۰۰ | دیگر | تعداد | نام ندیوں کے |
| طولانی | | ۲۳۰۰ | آمور | طولانی | آستون |
| ۱۸۰۰ | دنبوب | ۲۲۰۰ <th>مکن زی</th> <td>۳۹۰۰</td> <th>مسیسیپی</th> | مکن زی | ۳۹۰۰ | مسیسیپی |
| ۱۸۰۰ | اوری نوکو | ۲۳۰۰ <th>لاپ لاقا</th> <td>۳۰۰۰</td> <th></th> | لاپ لاقا | ۳۰۰۰ | |
| ۱۸۰۰ | مدیرا | ۲۲۰۰ <th>والکا</th> <th colspan="2">قسم دوم</th> | والکا | قسم دوم | |
| ۱۸۰۰ | فراٹ | ۲۳۰۰ <th>پارا گونی</th> <th>تعداد</th> <th>نام ندیوں کے</th> | پارا گونی | تعداد | نام ندیوں کے |
| ۱۷۰۰ | سنہ | ۲۰۰۰ <th>سنت لارنس</th> <th>طولانی</th> <th>نیگ سی</th> | سنت لارنس | طولانی | نیگ سی |
| ۱۶۵۰ | گنکا | ۲۰۰۰ <th>جیل سبیرہ</th> <td>۳۰۰۰</td> <th>کیانگ</th> | جیل سبیرہ | ۳۰۰۰ | کیانگ |
| | | | کے میاں سے لیکر | ۳۰۰۰ | روڈیل |
| ۱۶۰۰ | برم پتر | ۲۰۰۰ <th>میکن</th> <td>۲۹۳۰</td> <th>ہوٹنگ ہو</th> | میکن | ۲۹۳۰ | ہوٹنگ ہو |
| ۱۶۰۰ | ایراوڈی | ۲۰۰۰ <th>اکن زس</th> <td>۲۵۵۰</td> <th>اوی</th> | اکن زس | ۲۵۵۰ | اوی |

| قسم چہارم | | رین | ۸۴+ | دوٹنا جنوب | ۵۷+ |
|----------------|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|
| نام ندیوں کے | تعداد طولانی | مرکذا البقا | ۸۶+ | تاجو | ۴۵+ |
| دلتوت | ۱۴+ | گوداوری | ۸۰+ | بوگ | ۴۷+ |
| دنپیر | ۱۲+ | اوروگوئی | ۸۰+ | زون | ۴۶+ |
| مري | ۱۲+ | قسم ہفتم | | ٹورو | ۴۶+ |
| آمو یعنی جیحون | ۱۲+ | نام ندیوں کے | تعداد طولانی | گواڈیلا | ۴۶+ |
| اؤھی آؤ | ۱۲+ | | | سس کوٹنا | ۴۵+ |
| قسم پنجم | | جمنا | ۷۸+ | پو | ۴۵+ |
| نام ندیوں کے | تعداد طولانی | گوٹنا شمال | ۷۶+ | سین | ۴۳+ |
| دجلہ | ۱۱۳+ | کامبیا | ۷۰+ | ساوی | ۴۵+ |
| تن | ۱۱۰+ | دنیسر | ۷۰+ | پروس | ۴۳+ |
| تن نسی | ۱۰۰+ | اہلب | ۶۹+ | ایرو | ۴۲+ |
| گلریپ | ۱۰۰+ | لوار | ۶۲+ | سنونٹو | ۴۱+ |
| ستلج | ۱۰۰+ | وس مثولا | ۶۵+ | نیمن | ۵۱۵ |
| سیحون | ۱۰۰+ | قسم ہشتم | | مہوز | ۵۵+ |
| قسم ششم | | نام ندیوں کے | تعداد طولانی | قسم نہم | |
| نام ندیوں کے | تعداد طولانی | اوڈر | ۵۸+ | نام ندیوں کے | تعداد طولانی |
| مینام | ۸۵+ | تھبیس | ۵۷+ | کنک ٹنگ | ۴۰+ |
| | | | | پوتومبک | ۴۰+ |

| | | | | | |
|-----|-------|------------------|-------------|-----|----------|
| ۲۲۳ | شدن | قسم دھم | | ۳۰۰ | سوانا |
| ۲۱۵ | تیبیر | تعداد حلولانی | نامندیوں کے | ۳۸۰ | دوراوی |
| ۲۰۰ | سیمون | ۳۰۰ | تکاویر | ۳۸۰ | ویزور |
| ۱۱۵ | فورس | ۲۹۰ | گادل کبیر | ۳۵۰ | اسی کیبو |
| ۱۲۰ | ٹی ٹی | ۲۱۵ | تھمس | ۳۲۵ | یہنسی |

دوسری فصل

جھیل کے بیان میں

جھیل چار منفرد قسموں میں منقسم ہے۔ پہلی قسم وہ ہے کہ جس میں نہ کہیں سے پانی کی آمد ہو اور نہ اُس میں سے کوئی چشمہ نکلے ہو اور اِس قسم کی جھیلیں اکثر چھوٹی ہوتے ہوئے بجھے ہوئے آنشی پہاڑ کے چشے تصور کیجاتی ہیں دوسری قسم کی جھیلیں وہ ہیں کہ جن میں بہتا پانی تو کہیں سے نہیں آتا مگر اُس سے اور ندیاں نکلتی ہیں اور اِس قسم کی جھیلیں سوتوں سے بنی ہیں تیسری قسم کی وہ جھیلیں ہیں جن میں اوروں سے آمد ہوتی ہے اور اُس سے بھی ندیاں اور چشے نکلنے ہیں جیسے ملک امریکہ میں لاقوگا اور نیگا اور کانستاس اور پیکال وغیرہ جھیلیں ہیں اور بھی ایسی کئی بڑی جھیلیں مشہور ہیں اِس قسم کی بہت بڑی جھیلیں ندی کی کشادگی سے بن جاتی ہیں جو ندیاں کہ ان میں سے ہو کر نکلتی ہیں چنانچہ شمال امریکہ کی جھیل رود سنت لارنس کی وسعت سے تصور کیجاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اور ملکوں میں جیسے جینیوا اور روکی اور کانستاس رائن کی اور ملک اہسینیا میں دیسا رود نیل کی تصور کیجاتی ہے چوتھی

قسم کی جھیلیں وہ ہیں جنہیں اکثر ندیاں اور بڑی نہریں ملتی ہیں مگر وہ ظاہراً کوئی مخرج نہیں رکھتیں جیسے دریائے کیاسپین اور بحیرۂ اول اور چھوٹا افریقہ میں اور اس قسم کی جھیلیں اکثر نمکین ہوتی ہیں مثلاً دریائے کیاسپین اور اول اور عرومیہ ملک فارس میں اور ایشیا اور افریقہ اور شمالی ممالک گرم سیر میں یا خشک قطعات بیابانی میں اکثر نمکین جھیلیں پائی جاتی ہیں جو بخار کہ موسم گرما میں اُٹھا کرتا ہے وہ مواد نمکین جھیل کی زمین پر جم جاتا ہے اور وہاں کے باشندے اُس سے بہت نمک حاصل کرتے ہیں اور بعضی جھیلوں میں شورا پیدا ہوتا ہے کہ قعر دریا کی تہہ میں جم جاتا ہے چنانچہ ملک مصر میں ایسی چھ جھیلیں مشہور ہیں کہ جنسے سوداگری کے واسطے بہت شورا کہ پیدا ہوتا ہے لاتے ہیں اور جنوبی امریکہ میں صوبہ میو اکببو میں ایک جھیل ہے کہ جسمیں سے پانچ پانچ سو سیر شورا عرصہ دو برس میں پیدا ہوتا ہے کہ غوطہ زن اُسکی تہہ میں سے نکالنے ہیں اور اس قسم کی جھیلیں ملک ہینگری میں پائی جاتی ہیں *

چوتھی فصل

دنیا میں جو بڑی جھیلیں معروف اور مشہور ہیں انکے نام اور اُسکی مقدار سطح بحساب میل مربع

| جھیلونکے نام | مقدار سطح | جھیلونکے نام | مقدار سطح | جھیلونکے نام | مقدار سطح |
|-------------------|-----------|----------------------------|-----------|--------------|-----------|
| کاسپین نمکین | ۱۳۰۰۰۰ | گربب بحر | ۱۰۰۰۰ | واین | ۵۶۰ |
| سپیر اشیرین | ۳۲۰۰۰ | انی بک | ۸۰۰۰ | بصرہ مردہ | ۳۳۰ |
| ارال | ۲۶۰۰۰ | ایزی | ۸۰۰۰ | جنی در | ۲۳۰ |
| مچھی گن | ۲۳۰۰۰ | لائوگا | ۶۳۳۰ | کاستاس | ۲۲۸ |
| ہورن | ۲۰۰۰۰ | انڈا رمو | ۵۵۰۰ | گاردنا | ۱۸۳ |
| ییکال | ۱۵۰۰۰ | ننگرہ گواہ | ۳۸۰۰ | مگ یوری | ۱۹۲ |
| الگامی افریقہ میں | نام معلوم | تی تی کاکا جنوب امریکہ میں | ۳۸۰۰ | نی شائل | ۱۱۵ |
| اباسی ایضا | ایضا | | | نوزن | ۹۹ |
| تکن بگہ ایضا | ایضا | اونبی گا | ۳۲۸۰ | ردزک | ۷۶ |
| نبتہ افریقہ میں | ایضا | ونیر | ۲۱۳۵ | کومو | ۶۶ |
| چھان | ۱۲۰۰۰ | قم بیا | ۱۱۳۰ | لومندا | ۳۰ |
| اسلاب | ۱۱۰۰۰ | وتیہ ہر | ۸۵۰ | نبس | ۱۵ |
| | | میلز | ۷۶۰ | دندرمیہ | ۷ |

پانچواں باب

بحر محیط اور تمام تریوں کے اقسام جداگانہ کے بیان میں

بحر محیط بڑا دریا ہے ذخار ہی اُسکو اوقیانوس بھی کہتے ہیں اور طول اِس بحر کا مشرق سے مغرب تک قریب گیارہ ہزار میل کے ہی اور عرض اُسکا ہوغاز پیرنگ کی طرف ۵۵۵ میل اور عرض جنوبی قریب آٹھ ہزار میل کے ہی اور یہ دو ثلث سے زیادہ سطح دنیا پر واقع ہی یعنی دس حصے میں سے سات حصے پانی اور تین حصے خشکی ہی اور پانی اُسکا کھارا ہی اِس لیتے یہ دریاے شور بھی کہلاتا ہی مگر منطقہ حارہ پر کا پانی بہ نسبت قطبین کے پانی کے زیادہ کھارا ہی بحری سباحوں سے دریافت ہوا کہ نمکین پانی بہ نسبت شیریں پانی کے جلد نہیں جمتا اور یہی سبب ہی کہ دریاے شور سوائے قطبین کے اور جگہ کمتر منجمد ہونا ہی کیونکہ وہاں اِس شدت کی سردی پڑتی ہی کہ اِس کھاری پن پر بھی غالب آتی ہی اور مانند اوقیانوس کے بحر اطلانتک ہی یہ مشرق کی طرف یورپ اور افریقہ اور مغرب کی طرف امریکہ سے ملا ہوا ہی اور بڑا عرض اُسکا یورپ سے پچھم نک چار ہزار میل اور چھوٹا عرض اُسکا درمیان شمال یورپ اور شمال امریکہ کے قریب سات سو میل کے ہی اور طول اُسکا شمال سے جنوب تک قریب نو ہزار میل کے ہی اور وہ اوقیانوس ہندی کہ ایشیا کے دکھن اور وہ اوقیانوس شمالی کہ جو گرد قطب شمالی کے ہی اُن میں جہاز اور کشتی نہیں چل سکتی کیونکہ پانی اُسکا منجمد رہتا ہی مگر بعض بعض قطعہ میں گرمی کے موسم میں کشتیاں چلتی ہیں لیکن بڑا خطر رہتا ہی کہ مبادا کوئی برف کا ٹکڑا کشنی پر نہ آن پڑے اور وہ اوقیانوس جنوبی جو گرد قطب جنوبی

نے واقع ہی اُسکا حال بھی مانند اوقیانوس شمالی کے ہی اور یہہ سمیہ
بحر آیس میں ملے ہوئے ہیں اور اُنکے اقسام اور نام بمعہ اوصاف جدید
کے آگے ذکر کیئے جاتے ہیں سمندر کا قعر یعنی تہہ دریا بھی زمین کی
مانند غیر مسویٰ ہی چنانچہ انہیں بھی تلبہ اور پہاڑ اور عمق
وادیان بے شمار ہیں اور تہہ دریا کے پہاڑوں کی چوٹیاں جو اُدپر نظر آتی
ہیں مثل جزیرہ کے معاموم ہوتی ہیں اور یہہ اکثر آبِ حیات ہیں اور اوقیانوس کا
عمق اوسط جو حساب کیا گیا تو قریب سات میل کے معلوم ہوا
واضح ہو کہ جن پانیوں سے زمین گہری ہوئی ہی دو قسم پر ہیں
میتھا اور کھارا اور اُنکے اقسام باعتبار کشادگی اور زمین کے سات قسم پر
ہیں انہیں سے پہلی قسم بحر محیطہ ہی جو اُدپر مذکور ہوا اور دوسری
بحر ہی یہہ بھی آب شور کی قسم میں سے ہی مگر اوقیانوس سے
چھوٹا ہی مانند بحر متوسط اور بحر روم کے جو یورپ اور افریقہ
کے درمیان واقع ہی اور بحار اکثر اوقیانوس کے جزو ہوتے ہیں یا اُسکے
قریب ہوتے ہیں مگر بحر حرز اور بحر ارال یہہ دونوں اُس سے
علحدہ ہیں تیسری قسم خلیج ہی اور یہہ بحر یا اوقیانوس کا بڑا
جزو ہی اور یہہ خشک زمین پر واقع ہی اور اسی قسم سے جرون ہی
لیکن یہہ خلیج سے چھوٹا ہی اور کبھی اُسکو خور بھی کہتے ہیں
چوتھی قسم بوغاز ہی اور یہہ بھی پانی کا ایک جزو ہی جو دو حصوں
کے درمیان ہو کر دو دریاؤں میں ملتا ہی جیسے بوغاز جبیل طارق
جو بحر متوسط اور اوقیانوس و اطلانتک میں ملا ہی اور بوغاز بیرنگ جو
اوقیانوس شمالی اور بحر کاکل میں جا ملا ہی پانچویں قسم
بحیرہ ہی اور یہہ بھی میتھ پانی کا حصہ ہی جسکو زمین ہر طرف
سے گہرے ہوئے ہو اور اسی قسم میں سے اجمہ ہی یعنی جبیل

بحیرہ سے چھوٹی ہی اور یہہ برکہ کے نام سے معروف ہی اور بحیروں اور برکوں میں نہر کے داخل ہونے سے پانی جاری رہتا ہی جسے بحیرہ طبریہ نہر لوروں کے ملنے سے اور بحیرہ جینوا نہر رون کے ملنے سے جاری رہتی ہیں اور بعضی جاری نہیں جسے بحیرہ مرج چھٹی قسم نہر ہی اور یہہ بڑی رود ہی میتے پانی کی کچھ مسافت تک جاری ہو کر بحر یا بحیرہ میں گرتی ہی اور علاوہ اسکے جدول ہی اور کبھی اُسکو نہر بھی کہتے ہیں اور یہہ چھوٹی نہر ہی جو ایک طرف سے بہہ کر دوسری نہر میں جا ملتی ہی اور جس جگہ دو نہریں ملتی ہیں اُسکو ملتقی النہرین کہتے ہیں اور جس جگہ نہر بحر سے ملتی ہی اُسکو مصب کہتے ہیں اور جہاں سے نہر نکلتی ہی اُسکو عین یعنی چشمہ نہر کہتے ہیں یا ینبوع اور جسے اُس زمین سے پھوٹ نکلتے ہیں جس زمین کے مسامات میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہی اور جبکہ کئی نہر جمع ہوتی ہیں تو نہر بن جاتی ہی اور جس زمین میں سے پانی بہہ کر کسی بحر میں جا ملتا ہی اُسے بحر کا حوض کہتے ہیں اور اُس وادی کو جسکے دونوں طرف سے پانی بہہ کر ایک طرف نہر میں ملتا ہی اُسے حوض نہر یا نہر کا کہتے ہیں اور جو خط کہ دو حوض متصلہ کا پانی جدا کرتا ہی اُسے تقسیم المیاء کہتے ہیں پس جب کوئی نہر کسی بلند چشمے سے بہہ کر کسی پست بحر یا نہر میں جا ملے تو اُسکے پانی کی آواز کو شلالات یا خراپا کہتے ہیں اور اگر اُسکا جریان پتھروں میں تیز ہو تو اُسکو خندال کہتے ہیں جسے رونیل کا خندال ساتویں قسم ترعتہ یعنی نہر مصنوعی ترعتہ اُس نہر کو کہتے ہیں کہ جسے آدمیوں نے کسی نہر یا بحر سے خوب گہری کھود کر نکالی ہو چنانچہ بعضی اُنہیں سے بڑی کشتیوں کے چلنے کے قابل ہوتی ہیں اور بعضی صرف چھوٹی کشتیوں کے *

چھٹا باب

بحر محیط کی حرکتوں کے بیان میں

بحر محیط کا پانی خاص تین سیوں سے متحرک رہتا ہے
یعنی ہوا اور دھار اور سیلاب اسی سبب سے یہ باب تین فصلوں
میں منقسم ہے *

پہلی فصل حرکت ہوا کے بیان میں

جو حرکت نہ ہوا سے پیدا ہوتی ہے سوائے سطح آب کے دریا کے
اندر اثر نہیں کرتی چنانچہ قعر دریا زور کی آندھی میں بھی ساکن
رہتا ہے اس لیے اس باب میں اسکا زیادہ بیان کرنا ضرور نہیں آئندہ کو
ہوائے محیط ارضی کا مفصل بیان کیا جائیگا *

دوسری فصل دھار کے بیان میں

پانی کی دو حرکتیں ہیں جو اور سب حرکتوں کا سبب معلوم
ہوتے ہیں انہیں سے ایک حرکت قطبین سے خط استوا کی جانب
ہوتی ہے دوسری حرکت منطقہ حارہ پر جو پورب سے پیچہم کی
طرف ہوتی ہے قطبین سے خط استوا کی جانب اُس وقت حرکت
ہوتی ہے جب کہ منطقہ حارہ پر شدت کی گرمی پڑتی ہے اور اُس
گرمی سے ہمیشہ سمندر کا پانی بخار ہو کر اُڑ جایا کرتا ہے اسی سبب
سے خط استوا پر کا پانی کم ہو جاتا ہے لیکن اُسکے پھرنے کے واسطے اطراف
ممالک بارہ کی طرف سے پانی کی آمد ہوتی ہے یعنی جب گرمی کے
باعث خط استوا کے قرب و جوار کا پانی گھٹ جاتا ہے اُسوقت قطبین کا برف
شدت گرمی سے گل کے پانی ہو کر خط استوا کی جانب آتا ہے اور جو زیادہ
ہوتا ہے تو زیادہ پانی اُتر اور دکھن کی دھاروں سے چلا جاتا ہے
علیٰ هذا القیاس سمندر کے پانی کا دور یوں ہی ہوتا رہنا ہے اور منطقہ حارہ

میں پیچہم کی حرکت مذکورہ زمین کی حرکت معکورانہ سے پیدا ہوتی ہے
 ظاہر ہے کہ کرہ زمین کے جو اجزا کہ خط استوا کے اندر ہیں بہ نسبت
 اجزائے قطبین کے بہت جلد حرکت کرتے ہیں کیونکہ خط استوا کے تمام
 اجزا چوبیس گھنٹہ میں کل محیط دنیا کی برابر مسافت طے کرتے
 ہیں اور تمام اشیاء جو بظاہر ساکن ہیں درحقیقت اسی سرعت سے گرد
 کرہ کے گردش کرتی ہیں جیسے بگی میں اگرچہ آدمی بہت جلدی سے
 جاتا ہے پر اُسکو برابر اور ہموار سڑک پر حرکت مطلق نہیں معلوم
 ہوتی لیکن اگر بگی یکایک ٹہر جائے تو وہ آدمی منہ کے بل گر پڑے
 اس سبب سے کہ گاڑی کی حرکت اُس کے بدن میں سرایت کر جاتی ہے
 یوں ہی خط استوا پر سمندر کا پانی کرہ کے گرد پھرتا ہے اور اُس کی
 حرکت اُس میں سرایت کر جاتی ہے پس اگر کرہ یکبارگی ٹہر جائے
 تو حرکت پانی کی بند ہو جائے اور زور سے آگے کو چھلک جائے پس اگر
 خط استوا کے اندر کا پانی اُسکی سطح کے کسی اجزاء مقررہ کے پانی کی
 طرح کرہ کے گرد گھومے تو وہ ظاہراً محض بے حرکت معلوم ہو اگر
 وہی پانی ہمیشہ خط استوا پر رہتا تو کرہ کی حرکت کے ساتھ گرد کرہ
 کے گھومتا رہتا مگر خط استوا کا پانی ہمیشہ قطبین سے دھاروں کے باعث
 بدلتا رہتا ہے اور یہ پانی اُس جگہ آتا ہے کہ جہاں سطح زمین کی
 حرکت معکورانہ بہ نسبت اطراف خط استوا کے سست ہے اور زمین
 کی حرکت سریع کے سرایت کرنے سے پہلے وہ منقطع حارہ پر پہنچتا ہے
 اور فی الفور اُسکی حرکت نہیں قبول کرتا اس لیے پیچھے رہتا ہے اور
 جب تک کہ زمین کی کامل حرکت اُس میں نہیں سرایت کرتی
 تب تک وہ آہستہ حرکت کرتا ہے چنانچہ جو پانی زمین کے ساتھ
 یورپ کی طرف نہیں گھومتا ظاہراً پیچہم کی جانب گھومتا معلوم
 ہوتا ہے اور یہ ظاہری حرکت پانی کی مدام اُس پانی کے آنے سے کہ
 جسمیں زمین کی حرکت نے سرایت نہیں کی ہے ہیگی ان دونوں

تورکنوں سے سمندر میں جداگانہ دھاریں پیدا ہوتی ہیں زیادہ حرکتیں
میں سے پیچھے کی طرف حرکت علم کرتی نظر آتی ہیں لیکن قعر سمندر
ی ناہمواری اور کناریکی خلیج اور کھازیوں کی بے ترتیبی سے دھاریں
ڈور رخ کو پھر جاتی ہیں اُن دھاروں میں سے خاص دھار خلیج دھار کے
ام سے مشہور ہی خط استوا کے قریب کا پانی پیچھے کی طرف حرکت
کرتا ہوا امریکہ کی یورپ کی طرف کی کھازی پر زور سے گتا ہی اور
اس خشکی سے رک کر اُن طرف خلیج میکسیکو میں جاتا ہی اور
وہاں سے اُن امریکہ کی کھازی سے بھٹا ہوا دکھن طرف کنار نوپافہ زمین
نک پہونچتا ہی پھر وہاں سے یورپ طرف گھوم کر جربرہ زور تک
جاتا ہی اس دھار کا پانی ابتدا میں منطانتہ حارہ سے گرم ہو کر دیر میں
سرد ہوتا ہی یہاں تک کہ تمام اپنی مسافت میں بے نسبت اُن پانیوں
کے جنسے قریب ہو کر گذرتا ہی گرم رہتا ہی اور دوسرا مشہور دھار شہر
آسٹریلیہ کی طرف سے نکلتا اُن طرف خلیج بنگال تک آتا ہی اور
یہی حرکت ہی جو قطب جنوبی سے خط استوا تک بھٹتا ہی *

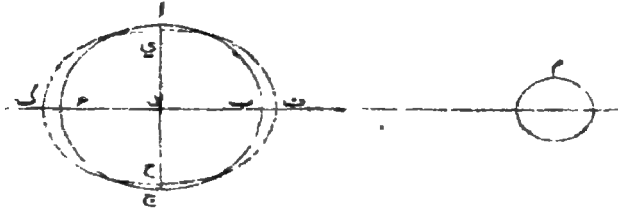
تیسری فصل

سیلاب کے بیانی میں

تیسری قسم کی حرکت سیلاب سے پیدا ہوتی ہی اور سیلاب سمندر
کی دو قسم ہی ایک سیلاب خاص دوسری حمی پہلی قسم سیلاب ہی
سمندر اور اُسکی خلیج اور کھازیوں کے کنارے پر جو سمندر سے بے تکلف
آمد و رفت رکھتی ہیں یہہ بات دیکھنے میں آتی ہی کہ پانی اپنی حد
اوسط سے چار پہر میں گھٹتا بڑھتا ہی کہ جسکو جوار بھاتا کہتے ہیں
پانی کا یہہ گھٹنا بڑھنا اوقات جداگانہ پر مقدار میں متفرق ہوتا ہی اور
بندریج زیادہ ہوتا جانا ہی اور ویسی ہی گھٹتا ہی جب زیادہ ہوتا ہی
تو اُسکو سیلاب کہتے ہیں اور جب گھٹتا ہی تو تلاطم یہہ سیلاب اور

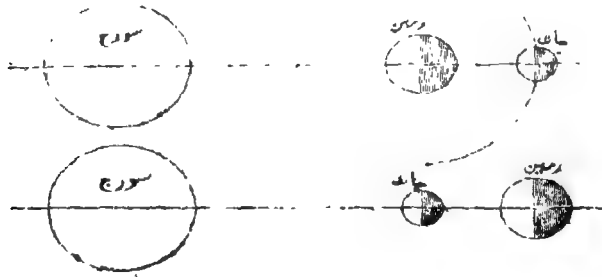
تلاطم ہر مہینے میں دو مرتبہ متواتر واقع ہوتا ہے سیلاب دوج اور پورنامشی پر اور تلاطم مہینے کے پیچ میں ہوتا ہے یعنی چاند کے اول ربع یا ثلث کے آخر میں اور جس وقت چاند مقام نصف اللیل والنہار پر آتا ہے اُس وقت پانی کا بڑھنا شروع ہوتا ہے اور دو تین گھنٹے کے بعد زیادہ تر بڑھ جاتا ہے یعنی سیلاب ہو جاتا ہے یہہ سب باتیں چاند کی قوت جذبہ سے اور کسی قدر سورج کی بھی تاثر سے پانی میں پیدا ہوتی ہیں جیسے زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے ویسے ہی چاند زمین کے گرد گھومتا ہے چنانچہ چاند اپنی گردش اُنٹیس دن اور بارہ گھنٹہ چوالیس منٹ میں تمام کرتا ہے کہ جب سے ایک ماہ نو پیدا ہوتا ہے مادہ میں ایک عقیقہ بعد الفہم شی ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا مگر کسی قدر اُسکی تعریف کی جاتی ہے کہ مادہ میں ایک ایسی طاقت ہے کہ جس سے اُسکے اجزا باہم کشش کرتے ہیں اور یہہ قوت مقدار جسامت اور اُسکی قربت پر موقوف ہے اِس سے تمام اشیا سطح کر کے اپنے مرکز کی طرف کھینچی رہتی ہیں اور ہر جسم میں بھاری ہوتی یا گرنے کی میل رکھتی ہیں اور اُسکو قوت جذبہ کہتے ہیں اور اِسی قوت کے باعث زمین اور سیارے اپنے محور پر قائم ہیں چونکہ اِس قوت کے باعث سورج انہیں جذب کرتا ہے اِس لئے وہ اُسکی جانب سے ایک خط مستقیم میں نکل بیگانے سے دکی ہیں اور یہہ دات بخوبی یوں ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی چیز رسی میں باندھ کر گھومائی جاوے پس یہہ رسی مانند قوت جذبہ کے ہے جو اُس چیز کو نکل بھاگنے سے روکتی ہے اور حرکت مدورہ اُس چیز کو ہاتھ سے ایک تفاوت پر قائم رکھتی ہے اِس قوت کا فعل منفعل ہے جو شی جذب کرتی ہے معجوب بھی ہوتی ہے جب سے زمین چاند کو کھینچتی ہے ویسی ہی چاند زمین کو کھینچتا ہے مگر چونکہ چاند بہ نسبت زمین کے چھوٹا ہے اِس لئے زمین کی قوت جذبہ اُسپر زیادہ اثر کرتی ہے اور

وہ کرہ زمین کی تقلید کرتا ہی اور چاند کا جذب زمین کے اُس حصہ پر ظاہر ہوتا ہی کہ جہاں رقیق ہی یعنی سمندر کے پانی پر اور وہ پانی اُسکی تاثیر سے فی السور حرکت میں آ جاتا ہی پس جب کوئی حصہ سمندر کی سطح کا چاند کی طرف ہوتا ہی تو پانی اُسکی طرف پہاڑ کی طرح اُونچا اُٹھتا ہی اور جب وہ قطعہ گردش زمین کے باعث چاند کی جانب سے پھر جاتا ہی تو پانی کا اُٹھنا موقوف ہو جاتا ہی جب قطعہ زمین چاند کی طرف ہوتا ہی تو فقط اُسی جانب کا پانی کہ جو چاند کے مقابل ہی نہیں اُٹھتا بلکہ چاند کے قطعہ متضادہ کا بھی کہ جو نشیب کی طرف زمین کے ہی اُٹھتا ہی غرض کرہ کے دونوں قطعہ متضادہ میں ایک ہی وقت پانی اُٹھتا ہی چنانچہ اِس نقشہ سے بخوبی ظاہر ہی



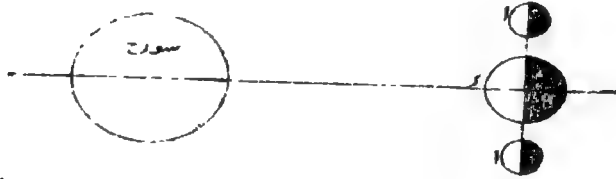
مثلاً (ا ب ج د) دو زمین فرض کرو اور (م) کو چاند اور سطح (ب) چاند کے مقابل کی اور (ک) اُسکے ضد کی پانی ہو تو قوت جذبہ کا اثر نزدیک والے قطعہ پر بہ نسبت دور والے کے زیادہ ہوتا ہی اِس لیئے چاند کی قوت کا اثر سطح (ب) کی پانی پر زیادہ ہوتا ہی جو چاند سے مجذوب ہوتا ہی اور اُسکی سطح خم منقوطہ یعنی (ف ی ک ح) ہی پس قطعہ متضادہ کا پانی بہ نسبت جسم زمین کے چاند سے دور ہوتا ہی اور چاند بہ نسبت اُس کے پانی کے یعنی (ک) کے جسم زمین کو زیادہ جذب کرتا ہی اِس لیئے زمین بہ نسبت اُس پانی کے زیادہ جذب کیجاتی ہی اور وہ پانی مرکز زمین یعنی (د) سے بہ نسبت سابق کے کسقدر تفاوت پر معلوم ہوتا ہی اور (ک) تک علحدہ اُبھرا ہوا نظر آتا ہی جب سطح (ب) اور (د) یعنی چاند کے اطراف متقابلہ اور متضادہ سطح معمول

کے اوپر پانی بڑھتا ہی اور ان مقامات کے حصص متعلقہ سے پانی کھینچتا ہی اس لیے قطعہ (ج) اور (ا) کا پانی (ی) اور (ح) کی طرف جاملتا ہی اور چونکہ زمین اپنے محور پر چوبیس گھنٹہ میں ایک دفعہ گھوم جاتی ہی تو اس عرصہ میں ہر ایک جزو اُسکی سطح کا ایک مرتبہ چاند کے مقابل ہوتا ہی اور ایک مرتبہ ضد میں پس چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں دو مرتبہ پانی ہر جگہ گھٹتا بڑھتا ہی جب چاند نصف المیل والنہار پر دکھیں جانب طلوع کرتا ہی تب اُسکے مقابل کا پانی فی الفور بڑھتا ہی اور اُسی طرح بعد بارہ گھنٹہ کے چاند اُسی مقام کی ضد میں ہو جاتا ہی دوسری قسم سیلاب سمندر کی حمی ہی اور یہہ چاند اور سورج دونوں کی تاثیر سے پیدا ہوتا ہی حمی دوج اور یورن ماسی کو واقع ہوتا ہی دوج کو چند زمین اور سورج کے درمیان دھتا ہی اور یورن ماسی کو زمین چاند اور سورج کے بیچو بیچ دھتی ہی اور ان دونوں حالتوں میں چاند اور سورج بہ نسبت زمین کے ایک ہی خط میں دھتے ہیں چنانچہ یہہ دو نقشے واسطے تصریح کے لکھے جاتے ہیں



تو ان حالتوں میں چاند کا اثر سمندر کے پانی پر سورج کی مدد سے ہوتا ہی دوج کو سورج اور چاند ایک ہی خط میں زمین کی طرف سطح زمین کو کھینچتے ہیں اور دونوں کی کشش متفقہ سے اکیلے چاند کی کشش کی نسبت زیادہ پانی اُٹھتا ہی *

یورنٹاشی کو سورج اور چاند ایک ہی خط میں ہوتے ہیں مگر چاند زمین کی اطراف متضادہ کا ہرگاہ اپنے مقابل کا پانی جذب کرتا ہے تو سورج اپنی طرف متضادہ سے اپنی طرف کھینچتا ہے پس اس سے بھی وہی نتیجہ حاصل ہوتا ہے جو سورج کے چاند سے حاصل ہوتا ہے جب حمی سورج اور چاند دونوں کی کشش منفرقہ سے پیدا ہوتا ہے تو ناطم اُن دونوں کی کشش مختلفہ سے پیدا ہوتا ہے پہلے اور تیسرے ربع پر سورج زمین اور چاند کی حالت نقشہ منفرقہ ذیل کے مطابق رہتی ہے یہاں ہرگاہ چاند (۱) پر کا پانی کھینچتا ہے تو سورج (۲) پر کا اور اُسے (۱) کی طرف کھینچنے سے باز رکھتا ہے اسلیئے (۱) پر کا پانی اور وقتوں کی طرح زیادہ اونچا نہیں اُٹھتا اور نہ (۲) پر زیادہ پہنچا کرتا ہے اور وہ نقشہ یہ ہے



مرا حمی دو برس میں دو مرنہ ربع کے پہلے اور خریف کے بعد ایام مساوی اللیل والنہار میں واقع ہوتا ہے دونوں ایام مساوی میں جیسا بیان ہو چکا آفتاب عموداً زمین کے خط استوا پر واقع ہوتا ہے اور جب چاند بھی اُس وقت عموداً خط استوا پر ہوتا ہے تو دونوں یکبارگی خط استوا کے پانی پر عمل کرتے ہیں اور اُس جگہ پر جذب کا اثر بہ نسبت اور اطراف کے زیادہ ہوتا ہے وجہہ اُسکی یہ ہے کہ کرہ کا قطعہ خط استوا پر اپنے محور کے گرد سریع الحریکت بہ نسبت قطبین کے ہوتا ہے اس لیے پانی زمین سے نکل بھاگنے کی زیادہ میل کرتا ہے اور ہر چند یہ جذب زمین سے مغلوب رہتا ہے تاہم یہ میل اُس زمین کی قوت جاذبہ کو کم کرتا ہے اور پانی کو باسانی سورج اور چاند سے مجذوب کرتا ہے جب سورج اور چاند خط استوا پر عموداً ہوئے اور سوا اُسکے

لگو خونوں باہم ایک خط میں ہوئے بالاتفاق عمل کریں اور بھی اُس رست
 زمین سے قریب ہوں تو بڑا حُصی اُٹھیکا یہہ حُصی عین ایام مساوی اللیل
 پر نہیں واقع ہوتا ہی کیونکہ زمین چارے میں سورج کے بہت قریب
 رہتی ہی تو اِس سبب سے بڑا حُصی خریف کے کچھ بعد اور ریح کے
 پہلے واقع ہوتا ہی اور دوسرا جو حُصی کبھی کسی قطعہ زمین پر کسی
 وقت میں تاثیر کرتا ہی وہ چاند کی گاہش ہی چاند زمین کے گرد
 گھومتا ہوا ہمیشہ خط استوا پر عموداً نہیں رہتا مگر بعض اوقات قطعہ
 زمین کے شمال استوا پر اور بعض ایام اُسکے جنوب پر عموداً واقع ہوتا
 ہی جب چاند عموداً یا قریب عمود کے واقع ہوتا ہی تو اُسی قطعہ کے
 پانی کو بڑے زور سے کھینچتا ہی بشرطیکہ وہی سب حالتیں موجود ہوں
 تو بڑے زور سے حُصی پیدا ہوتا ہی اِس سبب کے بھی تین سبب ہیں
 جب سمندر کا پانی اپنی معمولی سطح سے بلند ہوتا ہی نو زمین پر
 چڑھتا ہی اور اُسکے قطعات مازعہ سے زیادہ اور کھازی وغیروں سے کہ جنسے
 بہتری بے ترتیبیاں ظاہر ہیں مزاحمت پذیر ہی اور قطعت مس ایک ہی
 وقت سیلاب نہیں واقع ہوتا ہی مثلاً کھازیوں کے کناروں پر بہ نسبت
 بھر کبیر کے کچھ دیر بعد واقع ہوتا ہی جیسے کہ دریائے جرمقی میں
 طوقان اُٹھتا ہی تو لندن کے کنارے پر بارہ گھنٹہ کے بعد پہنچتا ہی
 سیلاب جو بڑے بھر میں معلوم ہوتا ہی چھوٹے بحیروں میں نہیں اور
 بحیروں میں سیلاب بھر محبط کی آمد سے ہوتا ہی اور وہ بحیرے
 جنکی کھازیاں دھارے کی گذرگاہ میں جو سیلاب سمندر سے پیدا ہونی
 ہیں تو اُنہیں بھی سیلاب ہوتا ہی جیسے خلیج حبس اور خلیج
 بالٹک اور خلیج عرب میں مگر جو کھازئیں بحیرہ محبط کے دھارے
 کی گذرگاہ میں نہیں پڑتیں اُنہیں سیلاب بمشکل پیدا ہوتا ہی جیسے
 بحیرہ روم اور بحیرہ بالٹک میں *

ساتواں باب

ہوا، محیط ارضی اور اُسکی خاصیات اور استعمال کے

بیان میں اور یہہ چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل

ہوا، محیط ارضی کی تعریف میں

ہوا، محیط ارضی کرۂ زمین کا بخار ہے چنانچہ زمانہ سلف میں
ندما ہوا کہ عنصر یا بسیط سمجھے تھے مگر اب یہہ بات ثابت ہوئی کہ

ہوا دو شی متفرق اور جداگاند آپس میں گہاسی اور زیہہ ووجہ گہاسی
سے مرکب ہے ہوا، محیط ارضی کے سو حصوں میں سے اعل حصہ تا اکثر
نوی کی تجربہ کے مطابق اس طرح پر منقسم ہیں بحساب کسوا اعشاریہ *

| نام انگریزی | ترجمہ نام انگریزی | ماپ | وزن |
|------------------|-------------------|------|-------|
| نیٹروجن گیس | گندی ہوا | ۷۷.۵ | ۷۵.۵۵ |
| آکسیجن گیس | ہوا خالص | ۲۱.۵ | ۲۳.۳۲ |
| اکوئیس | بخار تر | ۱.۳۲ | ۱.۵۳ |
| کاربوناک اسد گیس | ہوا محترکہ | ۰.۸ | ۰.۴ |

پس ہوا، محیط ارضی شفاف اور ناپدید اور سیال ہے جو کرۂ زمین
کو ہر طرف سے تھمیل پیتھالیس میل تک گہرے ہے اگرچہ اُسکی
بلندی تحقیق نہیں معلوم ہوئی مگر اتنے گہرے پر زمینتی خفیفہ کے
باعث آفتاب کی کرنوں کی روشنی نہیں قبول کرتی چنانچہ یہہ زمین

کے گرد ساتھ اُسکے محیط کے گھومنی ہی اور اُس کے ساتھ سورج کے گرد چلی جاتی غرض اِس سیال کا موجود ہونا صرف حیوانات کے لیئے مفید نہیں بلکہ نباتات کے واسطے بھی ہی اور جہاں کہیں یہ سب انسام ہوا کم ہیں مثلاً بلند پہاڑوں کے اوپر تو حیوانات وہاں نہ مشکل تنفس کرسکتے ہیں اور یہہ بات بخوبی معلوم ہوئی کہ اگر ہوا کی کل سے کسی جگہہ کی ہوا خالی کرکے اُس جگہہ میں کوئی جانور رکھیں تو وہ بغیر ہوائ محیط ارضی کے فی الفور مرجاریگا پانی اور اُرسی زمین کو شاداب کرنے کے واسطے پیدا ہوئیں اور ہوائ محیط ارضی بخارات مسموم کو جو ہمیشہ زمین سے اُٹھتے ہیں متفرق کرنے کے واسطے اور یہہ ایسی مددگار ہی کہ حرارت اور بروقت کو اعتدال پر رکھ کے آب و ہوا آدمی کے رہنے کے قابل کر رکھتی ہی یہہ اُسکی قوت متعکسہ اور منتشرہ کا سبب ہی کہ ہم لوگ صبح اور شام کی روشنی عام کا تمام آسمان پر پھیلاؤ دیکھتے ہیں اگر اِن قولوں کے برخلاف ہو تو جیسے بتدریج رات ہوتی ہی اور دنیا کی صورت بدلتی ہی فی الفور دن کی روشنی نصف شب کی تاریکی کے برابر تبدیل یا جاوے اور یہہ بالکل ہوائ محیط ارضی کی قوت پر موقوف ہی کہ سورج کی روشنی تمام آسمان پر ہوتی ہی کیونکہ اگر اُسکی کرنوں کا عکس آسمان میں نہ پھیلتا تو آسمان کا وہی حصہ چہاں وہ ہی روشن رہتا اور باقی تمام آسمان میں نصف شب کی طرح تاریکی رہتی اور ستارے دو پہر کو نظر آتے *

دوسری فصل

روشنی خفیف کے بیان میں

صبح کو جب آفتاب اتھارہ درجہ افق سے نیچے رہتا ہی اُسکی کرنوں کا عکس اوپر کی ہوا میں پڑتا ہی اور وہاں سے زمین پر منعکس

ہونا ہی اُسوقت دن کہلاتا ہی اور روشنی جب تک کہ آفتاب دوسرے
 افق پر پہونچتا ہی بڑھتی جاتی اور قائم رہتی ہی شام کو بھی اسیطرح
 جب تک آفتاب افق سے اٹھارہ درجے نیچے نہیں جاتا ہملوگ روشنی
 دیکھے ہیں یہہ روشنی جو بدریچ دھیمی ہوتی جاتی جب تک کہ
 بالکل سب تاریک نہیں ہو جاتی ہی روسی خفیف کہلاتی ہی روشنی
 خفیف جو دن اور رات کے درمیان ہوتی ہی اُسکا قیام منطلقہ معتدلہ
 اور موسم اور ہوا، محیط ارضی اور بلندی سے تبدیل ہو جاتا ہی زمین
 کے خط استوا کے حصوں پر روشنی خفیف ہر موسم میں بہت مختصر
 ہوتی ہی اُنہر آفتاب شام کو افق سے نیچے اُترتا ہی اور صبح کو وہاں
 عموداً پہونچتا ہی اِس لیئے زیادہ جلدی نکل آتا ہی پر اضلاع قطبین
 پر روشنی خفیف اکثر کئی مہینوں تک رہتی ہی کیونکہ آفتاب جازے
 بھر اِن اضلاع میں بمشکل افق سے اٹھارہ درجے نیچے جاتا ہی اِس لیئے
 روشنی خفیف اِس موسم میں قائم رہتی ہی اور اِن اضلاع تاریک کے
 باشندے ہرچند برس بھر میں بہت مہینوں تک سورج سے محروم
 رہتے ہیں تاہم جیسا ہملوگ تصور کرتے ہیں وہ بالکل اندھیرے میں
 نہیں رہتے اور روشنی خفیف کی درازی اور چاند کی مدد ہی روشنی
 جب وہ کامل ہوتا ہی اور آسمان میں سورج کی ضد میں رہتا ہی یعنی
 جب سورج افق سے نیچے ہوتا ہی تو چاند ہمیشہ اُس کے اوپر رہتا ہی
 اِس لیئے جازے میں بدرکامل اِسقدر افق اور آسمان کے اوپر ہوتا ہی کہ
 جسقدر سورج گرمیوں میں اور اسیطرح اُتر کے دائرہ پر بدرکامل ہمیشہ
 افق کے اوپر رہتا ہی اور ہرگاہ اطراف شمالی پر گذرتا ہی تو روشنی
 رنگین اور منور کی چمک سے جو خاص کر جازے کے وقت ہوتی ہی
 زہلی والے اپنا دن کا کلم نکال لینے ہیں منتشرہ ہوا محیط ارضی جسقدر
 زمین سے قریب ہوتی ہی اسیقدر غلیظ ہوتی ہی کیونکہ ہوا محیط ارضی
 کا جو حصہ زمین سے بہت نزدیک ہی وہ اپنے اوپر والے سے دبا رہتا ہی

جسے ایفٹ چھت پر تہہ تہہ رکھی ہو تو وہ تہہ جو نیچے ہی زیادہ
 دبی ہی اس لیے زیادہ بھاری اور منجمد بہ نسبت اوپر والی کے ہی
 پس جب سخت گرانی ہوا محیط ارضی میں داخل ہوتی ہی تو
 وہاں سے تھک یا جھک کر زمیں یا ناظرین کی آنکھوں کی طرف
 ایک خط مغوس میں رجوع کرتی ہی اس سبب سے تمام اجرام فلکی
 سوائے سمت الراس پر رہنے کے جہاں وہ ہیں اُسی بلندی پر معلوم
 ہوتے ہیں اور جیسے ہماوگ سورج کے طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے اور
 غروب ہونے کے بعد بھی افق پر جہاں ہمیں انتشار ہی دیکھتے ہیں
 کیونکہ وہاں ہوا محیط ارضی بہت دبی اور اس لیے منجمد ہی کچھ
 زیادہ نصف درجہ سے یعنی تینتیس دقیقہ ہی اس سے ثابت ہوتا ہی
 کہ جب سورج یا چاند کا حصہ اخیر افق پر نظر آتا ہی تو جاننا چاہیئے
 کہ وہ بالکل غروب ہوئیے اور ضرور ہماری نظروں سے غایب ہو جائیں
 اگر انتشار کے باعث اُسی کرس ہوا کی راہ میں خط محیطی ہو کر
 ہم تک نہ آئیں یہ بات اُس آسان اور معروف تجربہ سے جو آئے بیان کیا
 جاتا ہی بخوبی معلوم ہوگی مثلاً کوئی چھوٹی چیز جسے روپیہ یا
 آٹھنی خالی برتن میں رکھو اور اُس قدر اُس سے پیچھے ہٹو کہ وہ نہ
 دکھلائی دے تب کسی دوسرے شخص سے اُس برتن میں پانی چھرواؤ
 اُس وقت وہ شی پھر نظر آئیگی پھر اُس سے اور اُس قدر پیچھے ہٹو کہ وہ
 نظروں سے غایب ہو جاوے اور پانی اُس میں چھرواؤ کہ پھر دکھلائی دینے لگے
 پس اب برتن کے کنارے کو افق فرض کرو اور پانی کو ہوا محیط ارضی اور روپیہ
 کو چاند تو اُس سے ضرور ہی کہ چاند افق پر دکھلائی دیکھا رکھا کہ وہ اُس سے
 نیچے ہوا انتشار بھی ہوا ایک کتنی یا لکڑی کا کنارے پانی میں توبائے سے
 بخوبی معلوم ہوا یعنی اگر کتنی کو توجہ پکڑو تو وہ جھکایا ہوا حصہ جہاں
 سے پانی میں گھسا ہی تو معلوم ہوا لیکن اگر اُسے عموداً پکڑو تو سیدھا
 معلوم ہوا کیونکہ سمت الراس پر انتشار نہیں ہوتا ہی *

تیسری فصل

ہوا، محیط ارضی کے وزن کے بیان میں

زمین کے حصص مستعملہ کی نسبت ہوا، محیط ارضی نہایت
 ہلکی اور متخلخل ہی مگر سب سطح زمین کو ایسا دھتے ہوئے ہی
 کہ اُس کے وزن سے حیرت معلوم ہوتی ہی چنانچہ بارومیٹر کا پارہ
 ہوا کے وزن سے تھما رہا ہی اور اسی کل سے یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ
 ہوا، محیط ارضی تمام سطح زمین کے نیچے سے اوپر تک برابر ہی وزن
 میں ایک طبع پارے کے جو تیس انچہ، زمین سے بلند اور اسقدر
 موٹائی رکھتا ہو یا ایک سنوں مفروضہ ہوا کا زمین سے آسمان تک برابر
 ہی وزن میں اُس سنوں پارے کے جو عرض و عمق میں مساوی ہو اور
 زمین سے تیس انچہ بلندی رکھتا ہو علیٰ هذا الفاس ایک سنوں مفروضہ
 پانی کا جو بندس فٹ زمین سے بلند ہو وزن میں سنوں مفروضہ ہوا کے
 برابر ہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کل ہوا وزن میں تیس انچہ طبعہ
 پارے کے جو سطح زمین پر رکھا ہو یا بندس فٹ عمیق آب سمندر کے یا
 وہ گولا سیسے کا جسکا قطر ساٹھ میل کے برابر ہو برابر ہی چنانچہ یہ
 بھی دریافت ہوا کہ ہوا، محیط ارضی کا دناؤ سطح ارض کے ہر ایک
 انچہ مربع پر سارے سات سیر وزن ہی اُس حساب سے اُسکا دناؤ ایک
 آدمی کے بدن پر کہ سطح بدن اُسکا پندرہ فٹ مربع کے برابر ہی
 $\frac{1}{4}$ ۱۶۲۵۲ سیر کے مساوی ہی اور یہہ دناؤ گو کہ ہموگ نہیں معلوم
 کرتے ہیں مگر جو ہر طرف جسم کے برابر نہوتا اور جسم کے اندر ہوا بھی
 نہوتی تو ہمیں پیس ڈالنا *

آتھوان باب

بخارات اور اُسکے اقسام کے بیان میں اور یہہ چہہ

فصلوں پر مشتمل ہی

پہلی فصل اُسکی تعریف کے بیان میں

وہ فعل کہ جو آفتاب اور ہوا کی مدد سے سمندر اور جھیل اور ندی اور زمین نارد کا پانی بخار بنتا ہی منبجر کہلاتا ہی یہہ بخار بہ نسبت ہوا کے جو زمین سے قریب ہی بہت ہلکا ہی اور ہوا پر وہاں تک چڑھتا جاتا ہی کہ جب تک اپنے ہموار طبق پر نہیں پہونچتا اور وہاں پہونچکر وہ تہر جاتا ہی جب تک وہ ہوا سے ملا رہتا ہی معلوم نہیں ہوتا جیسے نمک پانی میں مل جانے سے نہیں نظر آتا مگر جب ہوا بخارات تازہ کے صومون منواتر سے ملدب ہوجاتی تو اُنکی گداخت کی طاقت اعتدال کے کم ہوجانے سے وے منجمد ہوجاتے ہیں اور اجزاء مائی ہوکر دکھلائی دیئے اور ابر خواہ منخواہ کوہا کی شکل میں ہوا پر رہتا ہی اور پھر اُس سے پانی اور اولے اور اوس ہوکر زمین پر گرتا ہی *

دوسری فصل

ابر اور اوس کے بیان میں

ابر جو زمین پر پھیلا ہوا منفصل ہی کوہا کہلاتا ہی اور یہہ بلد تند اور اِس نیچے کے طبقے میں ہواے متعبط ارضی کے کسی قدر سرد ہونے سے پیدا ہوتا ہی اور گرم سیر ملکوں میں طلوع آفتاب سے پہلے مت جاتا ہی یا ابر ہوکر ہوا پر چڑھ جاتا ہی اور سرد سیر ملکوں میں خصوصاً اضلاع قطبین پر یہہ ماجرا اکثر ہوتا ہی اور بعضے مقاموں میں

مٹا زمین نو پختہ کی کھڑی اور قطعات میں پیشتر ہوتا ہی اسی سبب اُن سمندروں میں جہاز رانی میں بڑا خوف ہی خصوصاً جب کہ قطعہ شمال کی یخ کی بڑی بڑی چٹانیں جزیرہ گرم سے بھر اُن ملکوں کے قرب و جوار میں بے انتہا آتی ہیں تو جہاز غارت ہونے کا بڑا خوف ہوتا ہی بخارات جو ہوائے محیط ارضی سے پانی اور اُورلہ اور برف ہو کر کرتے ہیں اُس سے چشمے اور ندیاں جو سمندر میں ملنی ہیں بہر جاتی ہیں اسی واسطے یہ سمندر کا پانی جو بخار ہو کر اُڑ جاتا ہی پھر آتا ہی اُس سے ہم دیکھتے ہیں کہ آدم زاد کے فوائد کے لئے پانی کا دور ہمیشہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوا کرنا ہی پانی جو سمندر سے بخار ہو کر اُٹھتا ہی ہوائے زمین سے صاف ہوتا ہی اور زمین پر ابر کے ذریعہ سے زراعت کے لئے تقسیم ہوتا ہی اور ہوا اُسکو آدمی اور حیوانات کے استعمال کے لئے اجزاء کھاتی سے پر ہو کر پھر چشمہ کی صورت میں ظاہر ہونے سے پہلے زمین پر ڈالنی ہی بارش کا پانی ہر چند قدرے صاف ہی مگر اِس حالت میں یہی پینے میں پھیکا معلوم ہوتا ہی *

تیسری فصل

بارش کے بیان میں

اضلاع گرم سر میں بخارات شدت سے اُٹھتے ہیں کہ بارش کا نمونہ معلوم ہوتا ہی منطقہ محرقہ پر مقدار بارش بحساب سالانہ دس حصے اِنچہ سے زیادہ کا زمین میں آتا ہی اور منطقہ معتدلہ شمالیہ پر تیس اِنچہ سے کچھ زیادہ یعنی نلٹا سے کسی قدر کم حساب میں آتا ہی بارش کی اِنچوں سے یہ مراد ہی کہ سطح پر عمق میں ایک اِنچہ مربع بغیر جذب کرنے زمین کے جو پانی جمع ہوتا ہی اِس بات سے ہم لوگوں کو اِس قدر پانی برسنے کا ایک کمال تعجب سے خیال ہوتا ہی علیٰ ہذا القیاس یہ بھی خیال اِس قدر بخارات اُٹھنے سے ہوتا ہی

کہ جس سے اتنا پانی برسنا ہی چنانچہ کارپردازان قضا و قدر کے اس قدرتی فعل سے کم تعجب کا مقام نہیں ہی کہ جہاں کہیں زیادہ بارش درکار ہی وہاں اُسی قدر ہوتی ہی مقامات مفصلہ ذیل میں سالانہ بارش کی مقدار جو تحقیق ہوئی ہی تحریر کی جاتی ہی *

ہر چند ملکوں میں مقدار بارش نہ نسبت سرد متعدل حصوں کے بہت زیادہ ہی اور برسات کے اکثر دن ہمیشہ بہت کم ہیں مگر ایام بارش نے مختصر جیسے ولایت کے حصہ ارضی پر کچھ مقدار بارش کا جو گرمی میں برسنا ہی بہ نسبت چارے کے بہت زیادہ ہی جرمال قیفرک کے مطابق عرض شمالی سے بارہ درجہ سے تینتالیس تک تعداد اوسط ایام برسات کے اکثر دن ہیں اور تینتالیس سے چھیالیس درجہ تک تعداد اوسط ایک سو تین اور چھیالیس سے پچاس تک ایک سو چونتیس دن اور پچاس سے ساٹھ تک ایک سو اکستھ روز ہیں منطقہ متحرکہ پر اعتدال بمقابلہ اور دن کے بہت مختصر ہیں اور ہوا ارضی کی نمود جو سال سال بہ ترتیب و نواثر واقع ہوتی ہی دنیا کے سب حصے پر بلا تعین وقت ہی چنانچہ ان ملکوں میں ہوائے مدامی یا موسمی ہی اور بارش بہ ترتیب ایک خاص موسم میں برستی ہی پھر دوسرے وقت میں الفصہ حقیقت میں سال کی تقسیمیں ان اضلاع میں صرف خشکی و موسم برشگال میں نصف شمالی منطقہ حارہ پر جب سورج خط استوا سے اتر ہوتا ہی تو موسم برشگال ہوتا ہی اور جب اُس سے دکھن کی طرف ہوتا ہی تو خشکی ہوتی ہی اور نصف جنوبی منطقہ حارہ پر اُسی طرح سورج کے مقام سے موسم علاقہ رکھتا ہی جب آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہی تب بارش اور موسم ہمیشہ رہتا ہی اس لیے کہ ہوائے ارضی بخارات کو جو شدت حرارت سے اُٹھتے ہیں برداشت کر سکتی ہی نو اُسی جہت سے آفاقہ کی زمیں بحفاظت شعاع آفتاب کے عموداً گرنے سے ہوتی ہی ان موسماں بارش اور خشکی کا

نیچے شمالی امریکہ کے خط جدی میں اس طرح پر ہمبرگ نام
سیاح نے بیان کیا ہے کہ بڑے ہموار میدان جنمیں ایام برشکال میں
خوشنما سبزی اُگتی ہے وہ مندرجہ صحرا کی صورت میں ہوجاتے ہیں
یعنی گھاس پات خاک ہوجاتی ہے اور زمین بہت چلتی ہے
گھڑیاں اور بڑے بڑے سانپ اُس میں سوکھ کر کبچڑ میں بے ہوش رہتے
ہیں جب تک کہ پہلا پانی اُنہیں حالت پروردگی سے نہیں پیدا کرنا موسم
بارش اخیر ماہ اپریل سے شروع ہوتا ہے اور آسمان باریک ہوجاتا ہے اور
نیلین جانا رہتا ہے اور ہمیشہ متغیر نظر آتا ہے اُسوقت گرمی شدت کی
ہونی ہے اور فی الفور بخارات منجمد ہو کر ایک سرے سے دوسرے سرے
تک آسمان کو ڈھک لیتے غمگین نالے بندروں کے قبل طلوع آفتاب سے
سنائی پڑتے ہوا محیط ارضی اخیر کو اکثر زور شور کی اندھی سے
جھنجھاتی اور زور شور کا پانی برسے لگتا اور ندیاں جلد کنارے سے اوپر بڑھ
آتیں اور تمام میدان سیلاب سے بھر جاتا ہے اُس مصنف کے بیان سے اُس
وسیع میدان کے جنگلی گھوڑوں کی شدت تکلیف اس طرح پر درباقت
ہوئی کہ برشکال تک جو گھوڑے وہاں جرتے پھرتے ہیں اور اُسوقت بلند
زمین پر نہیں پہونچ سکتے تو سیکڑوں ندیوں کے سیلاب میں بہ کر مر جاتے
اور گھوڑیاں اپنے بچوں سمیت گھاس کے چرنے کی خواہش میں اونچے
کی طرف دیر تک تیرتی جاتی ہیں مگر پانی پر گھوڑے کے سوا اور
کچھ نہیں پاتیں اور اُسے زمین میں گھڑیاں بیشتر کھاجاتے ہیں جزائر
ہند العرب اور ہند اور امریکہ کے بعض حصوں میں برشکال کے موسم
کی دو تشخیص ہوئی ہیں مگر ایک کا وقت بہت ہی مختصر ہے اور
انہیں بہ نسبت دوسرے کے کم برستا ہے اور علاقہ محرقہ کے بعض
حصوں میں سے جو مقامات کہ شمال ہندوستان کے ممالک گھاٹہ سے
منوازی واقع ہیں انہیں موسم خشکی و بارش سال کے ایام مصلحہ

ہوتے ہیں اور منطقہ معصرہ کے بعض حصوں جیسے افریقہ کے صحرا میں بارش بہت کم بلکہ کالعدم ہوتی ہی علیٰ هذا القیاس مصر میں بھی جیسا اوپر مذکور ہوا لوگ بارش جانتے ہی نہیں بالاتفاق قول جمہور دنیا کے تمام حصوں میں پہاڑ اور مقامات بلند میں بہ نسبت میدان اور ممالک ہموار کے اگرچہ اُسی ارض پر واقع ہوں زیادہ بارش ہوتی ہی اور یہی بات جزائر اور کھاڑیوں پر بہ سبب مقابل مقامات بعیدہ کے سمندر سے اگرچہ ایک ہی خط متوازی پر واقع ہیں لازم آسکتی ہی سبب اسکا صاف ظاہر ہی کہ پہاڑ جیسا اوپر مذکور ہوا اُپر کو روک کر وہیں پانی برس والیتا ہی یوں ہی جو جگہ کہ سمندر سے قریب تر ہی جہاں سے بخار اُٹھتا ہی بیشتر دھانکی عوار ارضی میں پانی زیادہ بہرا ہوتا ہی اِس کیلئے البتہ وہاں مناسب ہی کہ وہاں پانی زیادہ برے *

چوتھی فصل

شبنم کے بیان میں

موسم گرم و خشک میں غروب آفتاب کے بعد جو رطوبت ہوا ارضی سے سطح زمین پر بندریج گرتی ہی شبنم کہلاتی ہی گرم سیر ملکوں میں خصوصاً اُن مقاموں میں جہاں زیادہ پانی برستا ہی شبنم شدت سے گرتی ہی اور یہ شادابی زمین اور تازگی نباتات کے واسطے بہت کار آمد ہی پہلے شبنم کو لوگ خیال کرتے تھے کہ بعد غروب آفتاب کے ہوا ارضی ٹھنڈی ہو کر گرتی ہی یہ البتہ اُسکی گداخت کی طاقت کم کرتی ہی اور جن سب بخاروں کو حالت گداخت میں نہیں دیکھ سکتی رطوبت کی شکل میں زمین پر گراندیتی ہی مگر یہ از سر نو ثابت ہوا کہ وہ پہلے سطح زمین کے ٹھنڈے ہونے سے گرتی ہی یعنی زمین جو کچھ اپنی گرمی سے بہ نسبت ہوا محیط ارضی کے جلد

جدا کرتی ہی بعد غروب آفتاب کے سطح زمین بہ نسبت ہوا ارضی کے جو اُس سے قریب ہی ٹھنڈی رہتی اِس لیے جو بخارات تمام دن کی گرمی سے بگل کر اُس میں سے صعود کرتے ہیں انہیں منجمد کر کے کہینچ لبتی اگر ایک گلاس ٹھنڈے پانی کا گرم مکان میں خصوصاً گرمیوں کے ایام میں رکھو تو باہر اُس کے جلد رطوبت بھر آویگی اگر وہ برتن لانے سے پہلے بالکل سوکھا ہو پس یہہ موافق تاثیر شبیم کی موافق ہی گلاس کی سطح یا بیرونی حصہ بہ نسبت مکان ہوا کے اِس جہت سے ٹھنڈا ہی کہ اُس میں پانی بھرا ہی تو اِس لیے وہ اجزاء بخارات کہ جو اِس کے قریب آتے ہیں منجمد کر کے شبیم بناتا ہی علیٰ ہذا القیاس کوئی تازی شراب کی بوتل کسی ٹھنڈے نہہ خانہ سے کسی گرم کبابی کے مکان میں لائی جاوے تو اُس کے اطراف خارج پر یہی صورت نظر آئیگی اور ایسے قاعدہ سے گازی کے گہیرے کے یا گرم مکان کے شیشہ کے بہترے حصہ پر رطوبت جمجانی ہی یہہ امر تحقیق ہی کہ جس رات ابر ہوتا ہی شبیم نہیں گرتی اِس سبب سے کہ سطح زمین کی ایسی حالت ہوا محیط ارضی کے اعتدال سے برابر ہی تو جو حرارت اُس سے اُٹھتی ہی پھر ابر کے باعث پھر آتی ہی اور جس رات کو آسمان صاف اور بے ابر رہتا ہی تو زمین کی حرارت بغیر مزاحمت دور تک ہوا ارضی پر چڑھ جاتی ہی اِس لیے سطح زمین فی الفور ٹھنڈی ہو جاتی ہی یہہ بھی دریافت ہوا ہی اور درحقیقت یہہ تاثیر قابل استعجاب ہی کہ جہاں جس قدر شبیم درکار ہی پڑتی ہی اور یہہ بھی کہ مثلاً ترمومیتھر گھاس پر رکھ دیا اور کنکریلی سڑک پر تو یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ شبیم کو گھاس کے زیادہ حصے سے اخذ کیا ہی اور کنکریلی سڑک سے کچھ نہیں حاصل کیا یہی سبب ہی کہ اکثر ہلوگ دیکھتے ہیں کہ چٹانوں یا سڑکوں پر یا پانی یا ریتے پر مطلق شبیم نہیں گرتی حالانکہ نباتات اُس جگہ شبیم سے ڈھک جاتی ہی جب شبیم زمین پر

گرتی ہی اور پروت سے جمجاتی ہی تو اُسے پالا کہتے ہیں لیکن
پھیوند کی اصل ہوا محیط ارضی سے نہیں ہی *

پانچویں فصل

برف کے بیان میں

دوسری صورت جو ہوا ارضی کے بخارات اختیار کرتے ہیں برف
ہی جب اجزائے آبی یا بارش کے بننے کی ترکیب کے وقت پروت سے
بالوئی رنگ ہوجاتی یا جمجاتی تب وہ برف کی صورت اختیار
کرتی ہی پس اولاً ایک قسم برف میں سے تصور کی جاتی ہی ظاہراً
یہہ ابکی تحقیق سے ہمارے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ شبنم کی وطوت
باردہ نباتات کے واسطے ضرور مضر ہی مگر اُسکے برعکس خالی برف ہی
خصوصاً اُن ملکوں میں جہاں کی زمین جازے پھر اُس سے تھکی رہی
نباتات اور غلہ کے واسطے ہوا سرد زمین بڑی کار آمد ہی *

چھٹی فصل

اولے کے بیان میں

سوائے پہاڑوں اور بلند مقامات کے ممالک گرم سیر میں برف نامعلوم
ہی مگر اولوں کا گرنا تمام حصص پر موسموں میں بلکہ گرمیوں میں
ظاہر ہی اولوں کی ترکیب بجلی کے عمل سے متعلق ہی ایک دلیل
اسکی یہہ ہی کہ اولوں کے برسے کے ساتھ وعد اور برق اکثر گرجتی
اور چمکتی ہی اور در حقیقت مصنوعی اولی کی کڑک بجلی کے اوزار
سے ہنا سکتے ہیں *

نواں باب

ہوائے سیال اور اُسکی خاصیتوں کے بیان میں اور یہہ

باب تین فصولوں پر منقسم ہی

پہلی فصل

ہوائے سیال کے بیان میں

جس طرح سے کہ بصیر محیط میں پانی کی حرکت سے دھاریں پیدا ہوتی ہیں ویسے ہی ہوائے سیال ہوائے محیط ارضی کی دھاریں ہیں اور ہوا پانی کی مانند ایک سیال شے ہی اور تمام اشیائے سیالی معدنی کی طرف مائل ہوتی ہیں چنانچہ اگر ایک برتن کا کہیں سے کسی قدر پانی نکال لیں تو اُس جگہ کو اطراف کا پانی بہہ کر اعتدال قائم رکھیکا اور یہی حال ہوا کا ہی اگر کچھ ہوا کسی جگہ سے کم ہو جاوے تو ہوائے محیط وہاں داخل ہو کر وزن اور اعتدال یہر بحال کریگی اور ہوا میں اسی طرح دھاریں پیدا ہوتی ہیں جیسے پانی میں ہوائے محیط ارضی میں مثل مسند کے جیسا بیان ہو چکا دو بوی دھاریں ہیں ایک منطقہ حارہ میں پورب سے پچھم تک دوسری قطبین سے خط استوا کی طرف یہہ ظاہر اور معروف ہی کہ حرارت ہوا کو بھلاتی اور رقیق کرتی ہی اور کم مقدار ہوا سے زیادہ جگہ بھر جاتی ہی اگر ایک چھوچھی نصف ہوا سے بھر کے گرم کی جاوے تو پھول کو بالکل بھری نظر آریگی اور پھر ٹھنڈی کی جاوے تو اپنی اصلی حالت پر آ جاریگی چنانچہ جب آفتاب خط استوا پر شدت سے گرمی کرتا ہی تو ہوا وہاں رقیق ہوتی ہی اِس سبب سے ٹھنڈی ہوا کی ایک دھار اُس طرف سے بہتی ہی اور اُتر سے دکھن تک ایک دھار پیدا کرتی ہی اور ٹھنڈی ہوا جو پانی کے باب میں بیان ہو چکی خط سرطان

پر زمین کی حرکت سریع منفعیل سے پہلے پہنچکر زمین کے ساتھ پورب طرف نہیں گھومتی بلکہ مقام متضادہ میں گھومتی معلوم ہوتی ہی اور یہ پورب سے پچھم کی دھار ہی *

دوسری فصل

ہوا تجارت کے بیان میں

وہ دونوں دھاریں جو پہلی فصل میں مذکور ہوئیں ایک دوسری اور بھی سورج کی طاقت سے متبدل ہوتی ہیں اور یہ دونوں ہوا تجارت اس لئے کہلاتی ہیں کہ وہ برابر ایک جانب کو بہتی ہیں اور اسی جہت سے بحر ذخار پر بخروی جہاز رانی ہوتی ہی دریائے انگلڈنک میں پورب کی ہوا ہوا تجارت ہی اور اس مشہور دھار کا ابھی بیان ہوچکا بحر ہسٹک کی ہوا تجارت بھی پورب کی دھار سے شامل ہو قطبین کی دھار سے متبدل ہوتی ہی اس لئے کہ بعض اوقات شمال و مشرق بہتی اور بعض اوقات جنوب و مشرق جینوا کی کھازی میں ہوائے جنوب اور جنوب و مغرب بہتی ہی افریقہ کے جزیرہ اعظم کی ہوا جو زیادہ ریگستان کی گرمی سے شامل ہی شدت سے رقیق ہوتی اس لئے کسی قدر پورب کا عام دھار صوبہ افریقہ کے بلند مقاموں میں کھنچ آتا ہی دریائے ہند میں موسم کی ہوائیں تجارت کی ہوا ہیں گرمی بہر اضلاع شمالی میں ہوائے موسم جنوب و مغرب بہتی ہی اور چارے بہر اضلاع جنوب میں شمال و مغرب شعاع آفتاب تجربہ روزانہ سے دریافت ہی کہ اجسام منجمد کو رقیق کی نسبت جلد گرم کرتی ہی اس لئے زمین بہ نسبت سمندر کے جلد بآسانی گرم ہوجاتی ہی جبکہ منطقہ حارہ کے ممالک شمالی پر آفتاب سمت الراس ہوتا ہی یعنی ہندوستان اور چین وغیرہ میں تو زمین بہ نسبت سمندر کے جو جانب جنوب اُسکے واقع ہی زیادہ گرم ہوجاتی ہی *

زمین کے اُپر کی ہوا رقیق ہوتی ہی اور ٹھنڈی ہوا دکھن سمندر سے مقامات شمال میں بھر جاتی پس یہہ ہوا جو خط استوا سے اُتی ہی اور زمین کی مشرق حرکت معکورانہ رکھتی ہی سو شمال مشرق حرکت پیدا کرتی ہی جائزے میں جب یہہ ممالک ٹھنڈے ہوتے ہو ہوا بند ہو جاتی اور شمال مشرق کی ہوا تب بہا کرتی ہی شمال مغرب کی ہوائے موسم جنوب منطقہ حارہ میں آسٹریلیا کے مہدان وسیع کی ہوا سے گرم و رقیق ہو کر اُسی طرح بہتی ہی چنانچہ یہی اصلی اور مدامی ہوائیں کرہ پر معلوم ہوتی ہیں سوا اِنکے بے شمار اقسام ہواؤں کے مقامات مختلف میں بہمترے اسباب سے پیدا ہوتی ہیں انہیں سے ہوائے بحرِی اور ہری اور کوہی اور بادِ ساحر اور عصر وغیرہ قابلِ ذکر ہیں یہہ سب بسبب رقتِ ہوا کے ہوتی ہیں اور قریب کی ہوا بارد اُنکی جگہ میں بھر جاتی ہی *

تیسری فصل

ہوائے طوفان کے بیان میں

بہت ملکوں اور خاص خاص خاصیتوں کی ہوائیں کئی قسم ہیں جیسے سراکو حرمت و سموم اور سامیل وغیرہ چنانچہ یہہ ہوائیں پیابان دالو پر سے کہ جس سے دم گھٹتا ہی یا دلدل کے گندے بخارات سے گذر کر وبائی اور مسموم ہو جاتی ہیں پُر ہوائے سراکو جنوب یورپ خصوصاً جنوب اسپین اور اٹالیا میں چلتی ہی پہلے افریقہ سے بہتا شروع کرتی اور نا زمین قیام جو کئی گھنٹوں سے لیکر دو دن تک رہتی ہی تمام موجودات کو تحلیل کر ڈالتی ہی یعنی نباتات کو پژمردہ اور بہائم وغیرہ کو بہت ضعیف مثل مردہ بنا دیتی اور ترکیب جسمانی انسان میں اِس قدر غلبہ ضعف اور تصرف کرتی کہ عرق آنا موقوف

ہوجانا اور عروق کو از ہم جدا کر ڈالنی ہی اور ہوائے حرمت موسمانہ صحرا سے دریائے اٹلانٹک کی طرف بہتی ہی مگر اس قدر گرمی اور خشکی اُس سے پیدا ہوتی ہی کہ تمام نباتات جھلس جاتے اور بعض اوقات حبشیوں کے چمڑے پھٹ جاتے بلکہ اُسکی شدت سے اُنکی کھال اُدمو جاتی مگر یہ ہوا بہر حال بعض امراض کے روکیے اور آرام بخشنے سے سفید تمام اور مدد شغائے عام ہی ہوائے سموم اور سامیل افریقہ اور عرب کے صحرائے محرقہ کے واسطے خاص ہیں اور اُنکی تاثیر اوروں کی نسبت زیادہ تر خراب اور مضرب ہی پر سامیل جو صحرائے مقدس میں چلتی ہی نہ صرف فی الفور ہلاک کر ڈالتی بلکہ اعضا کو اس طرح چور کر ڈالتی کہ باسانی ایک دوسرے سے اکھڑ جاتے ہیں چنانچہ اُونٹوں کو اُسکی جُتلی ایک شناخت حاصل ہی کہ اُسکی آہد کے وقت چلاتے اور اپنی ناک بالو میں دھسا دیتے تاکہ اُس سے نفیس نکریں چنانچہ یونہی مسافر لوگ بھی اُس سے نجات پانے کے واسطے جب تک یعنی چند لمحہ وہ رہتی منہ اپنے زمین میں گروئے اوندھے پڑے دھنے ہیں ہوائے سلمیل کی روانی ایک میل سے ایک سو تک ایک گھنٹہ میں بدلنی ہی پہلی حالت میں اُسکی حرکت غیر محسوس ہی اور دوسری حالت میں اس قدر نیز کہ مکانات سنگین کو مسمار کرتی اور درختوں کو جڑ سے اکھڑ ڈالتی اور اُنکی شاخیں ہوا میں اُڑا لہجانی مگر ان ملکوں میں ہوا کی کمال سرعت ایک گھنٹے میں ساٹھ میل سے زیادہ نہیں بڑھتی پس ایک گھنٹے میں دس میل گذرنے والی ہوا کھلاتی اور گھنٹہ میں بیس میل گذرنے والی ہوائے تند اور پچاس میل گذرنے والی ہوائے تیز و نند یعنی آندھی اور ۸۰ میل گذرنے والی طوفان کھلاتی ہی *

دسواں باب

نباتات کی تقسیم میں

نباتات ہر قسم کی آب و ہوائ زمین اور مقامات کے موافق ہیں اور اس لیے خط استوا سے لیکر اضلاع قطبین تک ہر کہیں پائی جاتی بعض نباتات گرمیوں میں تقاضائے نشو و نما کرتی ہیں اور بعضی موسم اعتدال میں مگر بعضی جازوں میں بخوبی شاداب رہتی ہیں اور بعض پہاڑوں کے لیے خاص ہیں اور بعض ندیوں کے اور سوا ان کے میدان وسیع میں اُگتی ہیں بھر بعضی سرد تر زمین اور آب و ہوا چاہتی ہیں اور بعضی اضلاع خشک اور مقامات سطح میں پیدا ہوتی ہیں بلکہ صاف سطح چٹان پر ایک قسم کی نباتات اُگتی ہیں چنانچہ یونہی تمام روئے زمین نباتات سے ڈھکی ہی بلکہ تاریک غاروں اور کھازیوں اور دریاؤں اور جھیلوں اور سمندر کے حوض میں پائی جاتی ہیں الغرض گرمی و سردی و خشکی و تیزی دھوپ و چھائیں زمین شاداب و خراب ہر مقام ایک خاص طرح کی روئندگی رکھتے ہیں اور جن اضلاع میں روئندگی نہیں اُگتی از قسم مہوہ وغیرہ حیوانات بلکہ انسان کی غذا کے واسطے جہاں ہمیشہ برف رہتا ہی پائی جاتی ہیں مگر منطقہ محترقہ میں انواع اور اقسام کے تناور درخت و خوبصورت نباتات پائی جاتی ہیں اور وہاں خط سرطان اور جدی کے آندہ میں منطقہ معتدلہ اور بارہ کے چھوٹے پودے جہازی ہوجاتے اور جہازی میں بڑے بڑے درخت چنانچہ مقدار اور تعداد اُن اضلاع کے درختوں کی ہماری سمجھ سے بڑھکر ہی چنانچہ یہ حصہ نزاکت و کثرت نباتات سے ممتاز ہی اور اچھے اور عمدہ مصالحہ جیسے دارچینی اور جائفل اور لونگ اور مریچ سبہ کی پیدائش خاص وہیں سے متعلق ہی اور وہیں پر زیادہ خوشگوار میوے اور بہت خوشبودار نباتات

اور خوش رنگ و خوبصورت پھول ہوتے ہیں لہذا نیک صاحب کی تحقیقات کی دوسرے سطح زمین پر نواہی ہزار اقسام کے درخت جو اب ظاہر ہوئے ہیں اور یہہ حسب تفصیل تین بڑے حصوں میں جو بالکل ساخت و ترکیب میں ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں منقسم ہوئے ہیں پہلی قسم پتھریلے پھول اور دریاٹی گھاس اور پھول والے درخت میں شامل ہی دوسری قسم کی نباتات جسکے اندر سے انکھوے نکلتے ہیں اُنمیں انواع و اقسام کی گھاس پات شامل ہیں جیسے نے اور نباتات آبی اور خشکی کی چرائی کی گھاس اور سب دانہ دار مثلاً گیہوں اور جوار اور جوندھری اور دھان اور نیمشکر اور خوما اور انار وغیرہ ہیں تیسری قسم کی نباتات وہ ہیں جنکے انکھوے خارجی چھلکے کے بڑھنے سے بڑھتے ہیں اور یہہ سب اقسام سے کامل اور خوبصورت قسم مکثرت ہی چنانچہ اِس میں سب طرح کے جنگلی درخت جیسے شاکابلوت اور صنوبر اور پیپل اور بیدی اور برج اور املتاس اور بہترے پہاڑی اور بڑے بڑے ممالک گرم سر کے درخت اور بھول اور آم اور املی اور ساگون اور جن جن درختوں سے گبنڈے اور شمر وغیرہ نکلتے اور اکثر جہازیاں اور بھول والے درخت سب چھوٹے بڑے جس میں کدیر اور ترہ و پودینہ اور کلاب وغیرہ و خوشبودار و حار دار و عدرہ شامل ہیں نباتات کا فائدہ بنی آدم پر روشن ہی کہ بعض نو کھانے میں استعمال کبجانی ہیں یعنی انواع و اقسام کے غلے اور میوے وغیرہ غذا کی چیزیں ہیں اور بعض دوا میں مستعمل ہوتی ہیں اور بعض کی لکڑیاں تعمیر مکانات کے کام آتی ہیں کیونکہ بغیر اُن لکڑیوں کے حضارے اور بھی تجارت غیر ممکن ہی چنانچہ بہتری انمول نباتات

اپنی بھی سر زمین میں پیدا ہوتی ہیں جیسے لونگ اور جائفل وغیرہ جزیرہ جاوا میں کہ وہاں پیدا ہونے کے باعث اس نام سے مشہور ہی اور اہل دار چینی لٹکا میں اور چائے بہت عمدہ چینی میں ہوتی ہی مگر بہتیری مفید نباتات کے تحکم لوگ اکثر ممالک میں لیجاتے ہیں اور دوتے ہیں اور دے اپنی خاصیت کے موافق جہاں کہیں زمین اور آب و ہوا پاتے ہیں جمعے میں غرض یونہی نباتات اور میووں کو بہتیرے ملکوں میں دور دور لیجاتے ہیں اور نیشکر اور قہرہ قطعہ ابعسا کے باشندے مغرب ہندوستان میں تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اور آلو اور جوار خاص امریکہ کی ہیں وہیں سے آؤ تمام جگہ گئی ہیں قہاتات غذائی آدمی ہر موسم میں کھانے کے واسطے نباتات گرم پسند کرتے ہیں اور نباتات گرم چھ مہینے کے عرصہ میں کمال کو پہنچتی ہیں اور اس قسم کی نباتات کے زیادہ حصے زمین کے اندر رہتے اور اکثر نہ انکے معجوف ہوتے پھر انکے اکھوے زمین کے اوپر نکلنے بعد اراں پھول پھولنے اور اُسکے بعد پھل پھلتے اور سال بھر آؤ موسموں میں یہ نباتات سوے نہیں یعنی غلاف زمین میں ملفوف رہتے ہیں الغرض یوں شدت گرمی اور سردی سے بچتے رہتے ہیں آدمی ان نباتات کے ہونے سے منطفہ معندہ کے اضلاع متصلہ میں موسم خشک کی تکلیف سے بے پروا رہنے اور تسہل جائزے کے موسم مہلک سے خطہ ارضی کے اضلاع بلند پر بچ جاتے ہیں چنانچہ بہہ بات معروف اور قابل لحاظ ہی کہ تمام دنیا میں شجرہ نباتات جو درحقیقت نباتات غذائی میں شامل ہیں صرف یہی تین یعنی نارجل و خرما اور ثمران ہیں اور اشیاء زراعت ہوگئے ہیں اور بعض ملکوں میں بہت سے آدمیوں کی خاص غذا ہوگئے ہیں چنانچہ مشہور نباتات ذیل میں درج کی جاتی ہیں پرانی دنیا میں دانہ دار گھاس زیادہ پیدا ہوتی ہیں مثلاً گیہوں دھان باجرا زیتون وغیرہ اور میوہ دار درخت جو زیادہ تر کھانے میں آتے ہیں درخت

خرما و کیلا و نارگیل وغیرہ ہیں اور اُس قسم کے درخت جو پہلے نئی دنیا سے آئے جوندھری و آلود اداریات وغیرہ ہیں اور جو درخت دونوں دنیا میں مشترک ہیں نیشکر و قہوہ و چاء و انکور و کوکو و مرچ دارچینی اور لونگ و جائفل اور نبج پات وغیرہ ہیں چنانچہ جو جو چیزیں جہاں جہاں پیدا ہوئی ہیں بیان اُن چیزوں کا بہ سبب طوالت کلام کے نہ لکھا گیا *

گیارھواں باب

تقسیم حیوانات کے بیان میں

منی ہوا اور پانی الغرض نام طبعیات حیوانات سے بھری ہی
 ہلوگ اس عرصہ وسعت آبان طبعی پر بیجز نظر سراسری کے اُور کچھ
 نہیں کر سکتے نباتات کی طرح حیوانات بھی آب و ہوا و زمین و مقامات
 مختلفہ کے موافق ہوتے اور اس لیے نام روے زمین میں انسان کے ساتھ
 پائے جاتے ہیں پھر اکثر کام کے جانور بڑی ضروری نباتات کی مانند
 مشترک ہر کہیں موجود ہیں چنانچہ بیل گھوڑے اور سور وغیرہ خط اسوا
 سے لے کر قطبین تک ملتے ہیں اور بکریاں و مہندے اور کتے تمام کورہ
 آباد پر کثرت سے پھیلے ہیں حقیقت میں گھوڑے اور بیل منطقہ بارہ پر
 پہنچ کر بد اصل اور بدنما ہو جاتے ہیں ان کے بدلے ان دیوان اضلاع کی
 زمین لائق ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں کہ وہاں کی آب و ہوا کے موافق
 ہیں بارہ سنگھ کا پرورش کرنا لپ لنگ والے بخوبی جانے ہیں اور
 اس قسم کے جانور ایشیا اور امریکہ کے اضلاع بارہ میں بکثرت ہیں کتا
 بھی جو ہر ملک و آب و ہوا میں انسان کا عزیز اور نمک حلال رفیق
 ہی ان اضلاع دیوان میں جہاں اُور جانور امداد سے قاصر ہیں دو چند
 خدمتگزار کرنا ہی یعنی اضلاع قطبین پر جہاں گھوڑے اور بارہ سنگھ
 مفقود ہیں یہہ چالاک اور جفاکش کتا اُنکے عوض کام آتا ہی چنانچہ
 اس قسم کے کتوں سے ملک برنیدہ میں اِسقیمو اور کوس چٹال کے

لوگ کتے کی گاڑی پر سوار ہو کر سفر کرتے ہیں تصویر اُس قسم کے
کتے کی واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج رسالہ ہذا کی جاتی ہی *



حیوانات کی کھال اور آب و ہوا جسمیں وہ رہتے ہیں کیا خوب
انکے یعنی حیوانات کے موافق و مطابق ہی یعنی اضلاع تطبیق پر
پیشیں اور گنجان بال سے جو انکے موافق ہیں ڈھکی رہتی اور ممالک
گرم سیر مثلاً بربر اور ہندوستان وغیرہ میں انکے چمڑے چکنے اور
بے روئیں ہوتے بھیڑوں کا گنجان اور دبیز رواں منطقہ حارہ پر بال سے
مبدل ہو جاتا ہی بلکہ ایک ہی ملک میں بہنرے جانوروں کے غلاف
تبدیل موسم کے ساتھ بدل جاتے چنانچہ اس باب میں ڈاکٹر بیڈلی
صاحب فرماتے ہیں کہ پشمینہ فروش بخوبی جانتا ہی کہ جائے میں
کس قدر رواں گنجان آ جاتا ہی الغرض اس مختصر میں جس
حیوانات کا بیان مختصر بھی غیر ممکن ہی لہذا یہ بات چند کلمات
پر کہ جنہوں حیوانات کے بڑے بڑے حصے شامل ہیں ختم کرتا ہوں *

تقسیم حیوانات

حیوانات چار بڑی قسموں میں تقسیم ہوئے ہیں ان میں سے
پہلی قسم ریوڑ والی دوسری قسم بے ہڈی والی تیسری قسم

جوڑ والی چوتھی قسم نور والی *

پہلی قسم ریڑھ والوں کی چار نوع پر ہی نوع اول میں وہ حیوان ہیں جو چھاتی سے اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں دوسری نوع میں ہر طرح کے پرند تیسری نوع میں تمام حشرات الارض یعنی زمین کے اندر رہنے والے حیوانات مثل سانپ مگر گھڑیاں کرکٹ چھپکلی کچھوہ مینڈک چوتھی نوع میں سوائے مگر مچھہ کے سب مچھلیاں ہیں *

دوسری قسم بے استخوان والے جو اکثر گھونگے اور سنگین چھلکے یعنی انواع و اقسام کی صدف میں رہتے ہیں در حقیقت چھہ نوع پر ہیں مگر یہاں ملحوظ صورت کے انکی تین نوعیں بیان کی جانی ہیں ایک صدف والے اور دو صدف والے اور کئی صدف والے یعنی جو ایک صدف یا دو یا کئی سے مرکب ہیں *

تیسری قسم جوڑ والے چار نوع پر ہیں پہلی نوع میں وہ ہیں جنکی ترکیب حلقہ انگشتانہ کی سی ہی جیسے جونک اور کینچڑے اور کھنکھجورے وغیرہ دوسری نوع جنکے اعضاء و اجسام مضبوط اور سنگین چھلکوں میں محفوظ رہتے ہیں جیسے جھینگے اور کیکڑے اور تندی وغیرہ تیسری نوع اقسام مکرزی اور بچھو چوتھی نوع جنکلی کبڑے مثلاً مکھیاں اور بھریں اور شہد کی مکھیاں اور تتلیاں وغیرہ *

چوتھی قسم میں ایسی شکل والے ہیں کہ ایک ہی مرکز سے انکے اعضاء چاروں طرف کرنی کی مانند پھیلے رہتے اور یہہ قسم بھی پانچ نوع پر ہی مگر ایک ہی پر اکتفا کرتے ہیں یعنی نبات حیوانی کہ جسم زندہ رکھتے ہیں مگر زمین کے اندر گرے رہتے ہیں اور شاخوں کی طرح پھوٹ نکلتے پر آؤ جانوروں کی مانند کھاتے پیتے ہیں جیسے اسفنج اور مونگا *

بارھواں باب

انواع انسان اور انکی بولیاں اور حکومت اور مذہب کے
بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

انواع انسان کے بیان میں

جب ہم بعض حیوانات مثلاً گھوڑے اور کتے وغیرہ پر نظر کرتے ہیں تو انہیں بہت سی قسمیں معلوم ہوتی ہیں اور انہیں سے ہر ایک نوع والے اپنی ہیئت اور خلقت مخصوصہ کے سبب پہچانے جاتے ہیں اگرچہ وہ صورت اور قوم میں متفق ہیں اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان سپہوں کی اصل اور جوہر ایک ہی اور جو کچھ انہیں اختلاف پایا جاتا ہے صرف عرض کے باعث ہے جو ملکوں اور تعلیم اور آب و ہوا وغیرہ کے اختلاف سے حاصل ہوتا ہے پس اس طرح پر انسان کو بھی سمجھنا چاہیئے اگرچہ ہم انکو نوع جداگانہ میں پاتے ہیں لیکن وہ اشیاء جوہری اور قوا میں اتفاق رکھتے ہیں چنانچہ اجسام کی پیدائش میں جو جو بحث طویل اور دقیق لکھی گئی ہے اُس سے ظاہر ہے پس انسان میں بھی ویسے ہی فرق ہے جیسا کہ حیوانات میں حالانکہ انکی اصل ایک ہی اور انسان کی شناخت انکے اقسام رنگ اور شکل اور ہیئت مخصوصہ سے جو رکھنے ہیں وہ انکے ایک اصل ہونے پر مبنی نہیں اور جب یہ بات درست ہے تو اب ہم بیان کرتے ہیں کہ نوع انسان تین بڑی قسموں میں منقسم ہے *

پہلی جماعت گوروں یا قوقاسیوں کی جو قوقاس یا کوقہ قاف

نے کہ روس کے ایک صوبہ چرکسی میں بتدر اخضر اور اسود کے درمیان واقع ہے منسوب ہیں اور انکی شناخت چہرے کی ہمواری

کھوپری کی کولانی بالوں کی نرمی و آڑھی کی گنجائی پیشانی کی بلندی و انت اور ناک کی باریکی سے ہی انہیں سے اکثر لوگ دیار یورپ کے رہنے والے ہیں اور انکی نسل ایشیا میں بھی ہی ایشیا کے پیچھے ملک کے باشندے یعنی عرب و فارسی و ہندوستان و یہودی و سریانی اور تاتاری وغیرہ بھی انہیں سے ہیں اور یہہ ملک اوسط ایشیا میں واقع ہیں *

پس پہلی جماعت والے اور ان لوگوں میں کچھ توڑا سا فرق ہی بعض اوقات یہہ لوگ قوقاس سے منسوب ہوتے ہیں کیونکہ یہہ ممالک چرگس اور گرج کی اطراف و جوانب میں واقع ہیں ہر چند کہ قوقاسی بعض بعض ملکوں میں بسبب اختلاف آب و ہوا کے مختلف اللون اور ہیئت ہیں مگر رنگ اصل طبعی اُس قوم کے لوگوں کا گورا ہی جیسے کہ شمال یورپ کے باشندے خالص گورے اور اوسط یورپ کے کمتر اور جنوب یورپ کے مائل بسیاہی اور عرب اور شمالی افریقہ کے باشندے سیاہ مائل بہ زردی اور اہل ہند سیاہ مگر اہل ہند میں سے جو امیر لوگ اور عورتیں کہ جنکو اتفاق باہر جانے اور محنت کرنے کا نہیں ہوتا اُنکا رنگ و روغن اکثر اہل یورپ کے جنوبی باشندوں کے موافق ہی اور افغان جو کہ کوہستان میں رہتے ہیں عموماً شمال یورپ کے باشندوں کے مطابق ہیں اور ان دونوں اطراف کی قوموں کی شناخت ملتی ہی یعنی ہال اُنکے پورے اور آنکھیں نیلی چنانچہ یہی عین قوقاسیوں کی بھی شناخت ہی اور دے تمام دنیا کے آدمیوں میں صاحب جمال اور اوصاف حمیدہ میں کامل مشہور ہیں *

دوسری جماعت زرد رنگ والے مغل ہیں یہہ لوگ دراصل تاتاریوں میں سے ہیں اور اُنکی اصل اس طرح پر نقل کرتے ہیں کہ پہلے چین کے کوہ شمالی میں ہون و باش رکھتے تھے پھر وہاں سے آکر

ماتار میں سے چنانچہ دے لوگ قسم اول کی بہ نسبت بشرہ کی زردائی
ناک کی چوڑائی و خمساروں کی چھوٹائی ہونٹوں کی موٹائی
خد کی پستی پیشانی کی تنگی ہڈیوں کی چکائی سے ممتاز ہیں *

اہل جاپان اور چین اور جنوبی ایشیا کے بعض ممالک کے رہنے
والے اور یورپ میں شہر موسکو کے رہنے والے اور شمالی امریکہ کے
جاہلندے جو اس قسم معروف ہیں اور لب لینڈ اور غن اور کشتکا کے لوگ
بلکہ تمام اطراف قطعہ ہرنڈے کے باشندے اس میں شامل ہیں *

تیسری جماعت علائکہ ہی بعضوں نے یوں گمان کیا ہی کہ دوسری
اور تیسری قسم والے ایک ہی ہیں مگر تیسری جماعت والے سیاہی رنگ
سے پہچانے جاتے ہیں اور وہ بھی تین قسم ہر ہیں *

پہلی قسم ملقی جو جزیرہ ملقا سے منسوب ہیں اور دے لوگ
گھونگر والے بال اور چھوٹے سر اور بڑی ناک سے پہچانے جاتے ہیں اور
انہیں لوگوں میں سے جزیرہ ملقا اور جزیرہ بحر محیط اور پسنگ اور
ماوا اور کاسکار میں رہتے ہیں *

دوسری قسم امریکائی انکی شناخت تانبہ رنگ سفید بال چکی
ہاڑھی پست پیشانی بلند استخوان رخسارہ سے ہی اور اس عجیب
ہیئت کے دو شخص انہیں مس سے امریکہ کے اصلی باشندے اہل یورپ
کے جانے سے پائے گئے ہیں *

تیسری قسم رنگی دے لوگ نہایت سیاہ رنگ گھونگر والے بال
پست پیشانی چوڑی ناک موٹے ہونٹ دریدگی دھن سے پہچانے جاتے
ہیں اور انہیں میں سے اوسط افریقہ اور ہندوستان کے جنوبی ملک کے
رہنے والے ہیں بلکہ جزیرہ بحر الہند اور آسٹرال ایشیا کے باشندے
بھی انہیں شامل ہیں چنانچہ انہیں سے بہتیرے بعض شہر کے باشندے

اُن سے ایسے باہم مل گئے ہیں اور مشابہ ہو گئے ہیں کہ اصل اُنکی پہچانی نہیں جاتی *

دوسری فصل

بولیوں کے بیان میں

تمام جہان کی بولیاں بے شک ابتدا میں ایک ہی تھیں پر اب یہہ کوئی نہیں جانتا کہ ابتدا میں کونسی زبان تھی زبان کا اختلاف شہر بابل سے ہوا کیونکہ تمام لوگ سطح زمین پر پھیل گئے پھر بہت سی زبانیں جدا جدا اُن سے پیدا ہوئیں مگر سب کا اصول بہ سبب اُنکی مشابہت کے چار زبانوں پر ہو سکتا ہی اور بعضی بولیاں بباعث عدم مشابہت کے مذاتہ اصل جانی جاتی ہیں کسی زبان کی فرع نہیں جیسے چینیوں کی زبان *

اور بعض فرقے حبشیوں کے (جو افریقہ اور بحر محیط کے جزیروں میں رہے ہیں) *

چار زبانوں مذکورہ میں سے پہلی زبان سامی ہی جو منسوب ہی حضرت نوح کے بیٹے سام سے اور بعضے لوگ اِس زبان کو ارامیہ بھی کہتے ہیں آرام یعنی بلاد سورہ کی نسبت سے اور اِس قسم میں سے عبرانی سریانی عربی اور فقیقہ زبانیں ہیں اور اُنکی شاخ افریقہ والوں کی زبان ہی *

دوسری زبان ہندی اور اُنمیں فارسی اور متعلقات اُسکے اور سنسکرت ہی اور اُرخیل اور اوقیانوسی کے جنوبی ملک کی زبان یہی اِس میں داخل ہی (سنسکرت ہندوستان کی اکثر زبانوں کی اصل سمجھی گئی ہی) *

تیسری زبان یونانی ہی اور اسکی بہت شاخیں ہیں انہیں سے
ایک زبان ابتنہ ہی جو یونان اور اطالیہ کے باشندوں کی زبانوں کے
ملنے سے پیدا ہوئی ہی اور ابتنہ اور کئی زبانوں کے ملنے سے انگریزی
اور فرانسیسی اور ایشیائی اور یونانیہ اور اطالیہ زبانے پیدا ہوئیں *
چوتھی زبان جرمنی ہی اور یہہ زبان یورپ کی کئی زبانوں کی
اصل ہی جو دوسری قسم سے بھی مخلوط ہی *

تیسری فصل

حکومت اور مذہب کے بیان میں

اگرچہ حکومت کئی قسم پر ہی مگر اُسکا حصر تین طور پر ممکن
ہی *

پہلی حکومت پادشاہی وہ یہہ ہی کہ پادشاہ کو امر و نہی میں
اختیار کل حاصل ہو کچھ قید آئین اور شریعت کی نہر چنانچہ ایسے
مقام میں خواہش پادشاہ کی سکناے شہر کے لیئے بمنزلہ شریعت کے ہی *
دوسری حکومت پادشاہی مقید یعنی پادشاہ اُس ملک کا آئین اور
شریعت کا پابند ہو اور اُسی مطلق یہہ اختیار نہر کہ موافق اپنی
خواہش کے کام خلاف آئین و شریعت کے عمل میں لاوے *

تیسری حکومت جمہوری ہی اور وہ یہہ ہی کہ رعیت کے لوگ
چند اشخاص کو ارباب شوریٰ یعنی کونسل مقرر کریں تاکہ وہ موافق
آئین و شریعت کے انتظام رکھیں اور حاکم بھی موافق اُن کے عمل میں
لاوے *

دین چار قسم پر منقسم ہی *

پہلا دین یہودیوں کا ہی انکا اعتقاد عہد عتیق یعنی توریت اور
اُسکی تفاسیر اور کتاب بلمود سے متعلق ہی *

دوسرا دین مسیحی ہی اس دین کی بناء عتیق اور جدید یعنی
توریت و انجیل پر ہی اور اس دین میں تین جماعتیں ہیں *
پہلی جماعت روم کی ہی انکا اعتقاد مذہب بالکل قانون شرعی
اور باپ دانوں کے قول پر ہی *

دوسری جماعت پاپاویہ انکا عقیدہ ہی کہ روم کا پاپا زمین پر نایب
مسیح اور سردار کلیسا ہی اگر اُس سے امر ونہی میں کچھ خطا ہو تو
وہ معصوم ہی چنانچہ ایسے عقیدے والوں کا پادشاہ گویا سردار کلیسا ہی
اور وہ کتاب مقدس کے معنی تفسیر پاپا کے موافق سمجھتے ہیں *
تیسری جماعت پروٹسٹانٹ ہی انکا اعتقاد صرف اسفار قدیمہ پر

ہی دے سوائے اُن کے اُور کسی کے قول پر ہرگز عمل نہیں کرتے *
تیسرا دین اسلامیہ ہی جنکا عمل قرآن اور حدیث پر ہی انہیں
بھی تین مذہب ہیں پہلے سنیہ دوسرے شیعہ تیسرے وہابیہ اور
نصیریہ اور اسماعیلیہ ظاہر میں دعویٰ اسلام کا کرتے ہں پر باطن
میں انکا عقیدہ خلاف اسلامیہ کے ہی بلکہ مجوسوں اور مسیحیوں اور
مسلمانوں کے عقیدوں سے مرکب ہی *

چوتھا دین وٹینڈ یعنی بت پرستوں کا ہی انہیں بہت جماعتیں
ہیں بعضے اُنہیں برہمن ہیں اور یہہ فقط واجب الوجود کے قائل ہیں
جو ہر ایک چیز کا مختار ہی پر یہہ بھی کہتے ہیں کہ بے شک اُس نے
اپنی ذات میں سے تین معبودوں کو بطور نائب کے مقرر کیا ہی جنہیں
برہما بشن مہیش کہتے ہیں چنانچہ ان معبودوں کے تحت حکومت
اور بہت معبود ہیں جو کم و بیش چار لاکھ محسوب کیئے جاتے ہوں
پھر اس مذہب میں چار طرح کے لوگ ہیں پہلے کاہن یعنی برہمن
پندے دوسرے سکر یعنی چھتری تیسرے بیہن یعنی کشتکار اور تجارت
پیشہ چوتھے شودر یعنی خادم لوگ یہہ چاروں قسم ایک دوسرے سے

سمتاز ہیں باہم مخالفت نہیں کرتے اور ان ہر ایک کی لڑکی بھی ایک دوسرے کو نہیں بھیانی جاتی *

پس ایسا طریق ہندوستان کے اکثر شہروں میں شائع ہی اور انہیں بت پرستوں میں سے بودہ ہیں جنکا یہہ عقیدہ ہی کہ مخلوقات کا مادہ عرضی ہی اور اس مادہ سے پہلے عقل اول پیدا ہوئی کہ جسکا نام بودہ ہی بعد اسکے ہپیولا پیدا ہوا ان دونوں سے تمام موجودات ظاہر ہوئی پس اس مذہب والے بودہ کی عبادت کرتے ہیں اور یہہ مذہب اکثر چین اور سیام اور برہما اور ہندوستان شرقی اور جاپان کے جزیروں میں شائع ہی اور بت پرستوں میں سے بعضے فرقے قتشیہ وغیرہ ہیں *

الغرض ہر ایک معبود کی کہ جس سے کچھہ اور ضرر منصور ہی پرستش کرتے ہیں اور ان عقیدوں کے لوگ افریقہ یعنی ملک حبش اور مصر میں بھی پائے جاتے ہیں پس ان سب مذہب والوں کی تعداد اس جدول سے ظاہر ہی *



تمام جہاں کے لوگ نوے کھوڑ کے قریب ہیں

| مذاہب عالم | اہل صاحب کی راے کے موافق | مالوی صاحب کی راے کے موافق | مالکین صاحب کی راے کے موافق |
|------------|-----------------------------|-------------------------------|-----------------------------------|
| وثنیہ | ۵۶۱۸۲۰۳۰۰ | ۳۷۷۰۰۰۰۰ | ۳۱۰۰۰۰۰۰ |
| مسیحیت | ۲۵۲۵۹۵۷۰۰ | ۲۹۰۰۰۰۰۰ | ۲۲۸۰۰۰۰۰۰ |
| اسلام | ۱۲۰۱۰۵۰۰۰ | ۶۹۰۰۰۰۰۰ | ۱۰۳۰۰۰۰۰۰ |
| یہودیت | ۳۶۳۰۰۰۰۰ | ۳۰۰۰۰۰۰۰ | ۴۰۰۰۰۰۰۰ |

جدول اہل مذہب کے شمار میں

مسیحی

| | | | |
|-----------|-----------|-----------|----------|
| ۱۱۶۰۰۰۰۰۰ | ۱۳۹۰۰۰۰۰۰ | ۱۳۳۷۳۲۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ۷۰۰۰۰۰۰۰ | ۶۲۰۰۰۰۰۰ | ۵۶۰۱۱۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ۳۲۰۰۰۰۰۰۰ | ۵۹۰۰۰۰۰۰ | ۵۵۷۹۱۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| | | ۳۲۳۲۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |

اسلامی

| | | | |
|--|--|-----------|----------|
| | | ۹۹۷۰۳۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| | | ۱۵۳۲۱۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| | | ۵۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| | | ۸۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |

بیت پرست

| | | | |
|------------|-----------|-----------|----------|
| ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ | ۳۱۵۹۷۷۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ۶۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۶۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۱۱۳۵۳۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |
| ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۳۷۰۰۰۰۰۰ | ۱۳۳۳۰۰۰۰۰ | ۱۰۰۰۰۰۰۰ |

تمام ہوا مقالہ دوم

غلط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------------------|--------------------------|
| ۹ | ۳ | اسوسط | اوسط |
| ۱۷ | ۲۰ | جسم | شی |
| ۲۰ | ۲۱ | اسطرح پر | اس اعتبار کو |
| ایضا | ۲۲ | کیونکہ | کہ کرۂ زمین |
| ۲۳ | ۱۳ | کرۂ زمین ارض | کرۂ ارض |
| ایضا | ۱۸ | مکانات | مقامات |
| ۲۸ | ۲ | لیکن کہیں سے | اس میں کہیں سے |
| ۳۲ | ۸ | ہوتی جاتی ہی | ہوتے جاتے ہیں |
| ایضا | ۲۱ | پیدا ہوتی ہی | پیدا ہوتا ہی |
| ۳۵ | ۱ | پہاڑوں کا | پہاڑوں کے |
| ۵۰ | ۲۱ | ۱۳۷۱۸ | ۱۳۳۸۶ |
| ایضا | ۲۰ | ۱۳۱۰۶ | ۱۳۷۱۸ |
| ۵۱ | ۹ | تا ۹۰۰۰ | تا ۹۰۰۰۰ |
| ۵۲ | ۱۳ | پہاڑوں کا | پہاڑوں کے |
| ۵۶ | ۲۳ | کوۃ سیرۃ سی ریۃ | کوۃ سیرۃ سی ریۃ |
| ۶۵ | ۱۵ | الکا | والکا |
| ۶۷ | ۷ | ندیونکا | ندیوں کے |
| ایضا | ۱۵ | نہک سی کیانگ | ینگ سی کیانگ |
| | | سنت لارنس | سینٹ لارنس |
| ایضا | ۱۷ | جبل سمیریائے میانہ سے | جھیل سمیریار کے مہانہ سے |
| ۷۷ | ۱۲ | دوسرا | دوسرے |
| ایضا | ۱۳ | آتا ہی | آتی ہی |
| ۹۲ | ۲ | کالعدم | کالعدم |

NO. 13.
GEOGRAPHY
PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allypore
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allypore.

رسالہ علم جغرافیہ

مسیحی مہرات غروب

حصہ دوم

مولفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر ہادی سہور جس کو انہوں نے
منعہ دہ انگریزی کتابوں سے تالیف فرمائے حق طبع امان
سین ٹریفک سوسائٹی علیحدہ کو مرحمت فرمایا
اور

سین ٹریفک سوسائٹی نے منظور افادہ عام اس کو
چھاپ کر مشہور کیا

علیحدہ

مطہرہ انستیتوت پورس

سنہ ۱۸۷۰ ع

Price 1 1/2 annas
per Copy.

کتاب کی قیمت ۱ ۱/۲ آنہ

NO. 13.
GEOGRAPHY
PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allypore
Scientific Society.

18 0.

Printed at the Institute Press.—Allypore.



رسالہ عام جغرافیہ

مسمیٰ بمرات غریب

حصہ دوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر باندی سہور جس کو انہوں نے

متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرما کر حق طبع ادا کیا

سین ٹینک سوہاگینی علیحدہ کو مرحمت فرمایا

اور

سین ٹینک سوہاگینی نے: بنظر افادہ عام اس کو

چھاپ کر مشتہر کیا

علیحدہ

مطبعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY



اس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہزگریس دیوک آف آرگائل

نے

سین ٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصہ دوم جغرافیہ

| صفحہ | مضمون |
|--------|---|
| ۱ ... | کرۃ زمین کی تری اور خشکی کا بیان |
| ۲ ... | بحر اطلانتک کا بیان |
| ۳ ... | بحر الکھاں یعنی بحر ہسپنک کا بیان |
| ۴ ... | بحر شمالی اور جنوبی کا بیان |
| ۵ ... | بحر ہند کا بیان |
| ۶ ... | خشکی کا بیان |
| ۸ ... | حوائث کا بیان |
| ۹ ... | تمامی کرۃ زمین کے رقبہ اور باشندوں کا بیان |
| ۱۰ ... | قطعہ ایشیا کا بیان |
| ۱۱ ... | قطعہ ایشیا کی راہوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان |
| ۱۲ ... | قطعہ ایشیا کی سلطنتوں کے اقسام طبعی کا بیان |
| ۱۳ ... | قطعہ ایشیا کی مملکت اور سیاست مدنی کا بیان |
| ۱۴ ... | قطعہ ایشیا کے فرمان رواے و مذاہب کا بیان |
| ۱۵ ... | بدول قائم ممالک اور دارالسلطنت تمامی قطعہ ایشیا و حال حکومت ہر ایک ملک کی |

فصل اول

| | |
|--------|---|
| ۱۷ ... | ہریان ممالک ماتحت مسکوب یعنی شاہ روس |
| ۱۸ ... | سیریا کے حیوانات کا بیان |
| ۱۹ ... | سیریا کے نباتات کا بیان |
| ۲۰ ... | قطعہ سیریا کی سیاست مدنی کا بیان |
| ۲۱ ... | خاص دارالخلافہ مسکوب یعنی شاہ روس کے ملکوں کا بیان جو |
| ۲۲ ... | قطعہ ایشیا میں واقع ہیں |
| ۲۳ ... | بلاد مسکوب کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں ہیں |
| ۲۴ ... | وسط ایشیا کا بیان |

دوسری فصل

| | | |
|----|-----|-------------------------|
| ۳۳ | ... | مملکت توران کے بیان میں |
| ۳۴ | ... | سربہ بخارا کا بیان |

تیسری فصل

| | | |
|----|-----|--|
| ۳۱ | ... | مملکت شاہ چین کے بیان میں |
| ۳۲ | ... | قطعہ معلیہ و منصوریہ وغیرہ کے بیان میں |
| ۳۳ | ... | جزیرہ ہما کوریا کا بیان |
| ۳۴ | ... | ملک تبت کا بیان |
| ۳۵ | ... | خاص ممالک چین کا بیان |
| ۳۶ | ... | نہر کس اور سد چین کا بیان |
| ۳۷ | ... | ممالک چین کے مہمجات کا بیان |
| ۳۸ | ... | شہر پکن کا بیان |
| ۳۹ | ... | شہر چنگ توو کا بیان |
| ۴۰ | ... | طرز حکومت کا بیان |
| ۴۱ | ... | ہنر کا بیان |
| ۴۲ | ... | جزائر جاپان کا بیان |

چوتھی فصل

| | | |
|----|-----|---|
| ۴۳ | ... | بلاد ترک یعنی مملکت آل عثمان کے بیان میں جزر قطعہ ایشیا |
| ۴۴ | ... | میں واقع ہیں |
| ۴۵ | ... | ایشیاء کوچک کا بیان اور جزر جزیرہ کہ اسکے متعلق ہیں |
| ۴۶ | ... | نہروں کا بیان |
| ۴۷ | ... | کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان |
| ۴۸ | ... | حاصلات کا بیان |
| ۴۹ | ... | ایشیاء تجارت کا بیان |
| ۵۰ | ... | کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان |
| ۵۱ | ... | کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان |
| ۵۲ | ... | کوچک ایشیا کے جزیروں کا بیان جزر قطعہ ایشیا میں ہیں |

جغرافیہ

حصہ دوم

واضح ہو کہ یہہ کتاب مسیٰ نمرات غریب عالم جغرافیہ میں
دلف راقم اٹم پادری وادم ولکنسن مشمل ہی ایک مقدمہ اور تین
مقالوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے ایک مقدمہ اور دو مقالے
ریاضی ہئیت علم طبعی وغیرہ میں پہلے حصہ میں اس کتاب کے مذکور
ہوئے *

اب تیسرا مقالہ سیاست مدن اور تقسیم طول و عرض بلد اور آبادی
اور آمدنی ملک اور طرز حکومت مماثلت اور آئین دین و مذهب کے
بدان میں لکھا جاتا ہے *

کرۃ زمین کی تری اور خشکی کا بیان

کرۃ زمین کے نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ کرۃ دو سی بعمی
پانی اور خشکی سے مرکب ہے ارنجملہ سات حصے پانی اور تین حصے
خشک زمین ہی جسکو پانی ہر طرف سے محیط ہے اور اس کل پانی
کو جو تمام خشکی کو محیط ہے بحر اوقہ نوس کہتے ہیں اور آؤر سب
بحار اسی کے اجزا ہیں چنانچہ بحر اطلانتک اور بحر الکاحل جنکے
حائل ہونے سے اس تمام خشکی کے دو حصے ہو گئے ہیں *

اول دنیاے قدیم درم دنیاے جدید قدیم اس اعتبار سے کہ زمانہ قدیم
سے دنیا کے آدمی اس حصہ کو جانتے ہیں بخلاف نئی دنیا کے کہ اسکا
حال اب چند عرصہ سے یعنی سنہ ۱۵۰۰ ع کے آخر میں معلوم ہوا
ہی اسی لئے نام اسکا جدید رکھا اور اسکو امریکہ بھی کہتے ہیں پس

وہ مصب کرہ نہ جسمیں دنیاے قدیم واقع ہی اہل جغرافیہ کے نزدیک
کرہ شوقی اور جسمیں دنیاے جدید واقع ہی کرہ غریبی کہلاتا ہے *
وہ دو بحر جو مابین دنیاے قدیم اور جدید کے حائل ہیں ان دونوں
میں بحر الکافل بحر اطلانتک سے زیادہ وسیع ہی جسکو انگریزی میں
بحر ہسپانک بھی کہتے ہیں *

دنیاے قدیم سوائے جزائر آسٹریلیا اور سامشیا وغیرہ کے کہ یہ بھی
بہت طویل ہوئے ہیں خاص آٹھ قطعوں میں منقسم ہی *
ایشیا یورپ افریقہ قطعہ افریقہ بسبب حائل ہونے بحر روم کے
جسکا نام انگریزی میں مڈی ٹیرین ہی اور بحر قازم کہ جسکا نام
وہسی ہی ایشیا اور یورپ سے جدا ہے *

یورپ بواسطہ سلسلہ کوہ قاف اور بحر ہند کے بحر روم کی
ایک شاخ ہی اور اس قطعہ سے جنوباً واقع ہی اور بحر خضر اور سلسلہ
کوہ ارال کہ بطرف مشرق ہی قطعہ ایشیا سے منفصل ہی اور قطعہ
امریکہ یہی دنیاے جدید ہی بسبب حائل ہونے خلیج میکسیکو جو
اوقیانوس سے ملحق ہی اور بحر کریمن کے دو حصہ پر منقسم ہو گیا ہے
یہی امریکہ شمالی اور امریکہ جنوبی لیکن ان دونوں میں
خاکائے تازیوں کے واقع ہونے سے انفصال کلی نہیں ہے *

وہ دریا کہ ایشیا سے جنوب کر اور افریقہ سے مشرق کی طرف واقع ہی
اسکا نام بحر ہند ہی اور جو قطب شمالی سے منسلک ہی اسکو بحر شمالی
اور جو قطب جنوبی سے قریب ہی اُسے بحر جنوبی کہتے ہیں اب ہم
اولاً بحر اوقیانوس بعدہ تمام مشکی کا بدن واسطے ملاحظہ ناظرین کے
درج رسالہ هذا کرتے ہیں *

بحر اطلانتک کا بیان

جاننا چاہیے کہ بحر اطلانتک وہ دریا ہی جو دنیاے قدیم سے
بجانب مغرب اور دنیاے جدید سے بطرف مشرق واقع ہی طویل اس

بندر کا شمال سے جنوب تک مطابق طول قطعہ امریکہ کے تختہ منیا نو ہزار
 میل اور عرض مابین افریقہ اور جنوبی امریکہ کے کم سے کم سترہ سو میل
 اور جہاں بہت عربوں کی چار ہزار میل ہی اور اوسط عرض اسی دن
 ہزار میل *

اس بندر کے چاروں طرف کئی بحیرے اور خلیج ہیں خصوصاً دمشق
 کی طرف بحیرہ بالنگ اور بحیرہ روم اور مغرب کی طرف خلیج ہندس
 اور خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین کی اور بحیرہ بالنگ آبنائے
 کئی گت کی راہ سے بندر اوقیانوس سے جاملے ہی طول اس بحیرہ کا
 چھ سو میل اور عرض ساٹھ میل سے ذیوہ سو میل تک کی اور اس
 بحیرہ کا پانی بہ نسبت بندر اوقیانوس کے پانی کے سرد اور صاف اور مابل
 یہ شیرینی کی لیکن چونکہ یورپ کے اطراف شمالی میں واقع ہے اس
 سبب سے پانی اسکا بسبب شدت سرما کے نہیں چار مہینے تک منجمد
 رہتا ہے اور اس عرصہ میں اس میں کوئی جہاز نہیں چل سکتا اور
 بحیرہ روم براۓ آبنائے جبل الطارق بندر اوقیانوس سے مل گیا ہے یہ بحیرہ
 مشرق سے مغرب تک دو ہزار میل لہذا اور شمال سے جنوب تک دوسو
 میل سے آٹھ سو میل تک چوڑا ہے اس کے چاروں طرف اور کئی خلیج
 ملے ہوئے ہیں جنکا ذکر ہجائے خود مذکور ہوگا اور کئی نامور جزیرے
 بھی اس بحیرہ روم میں واقع ہیں کہ ان کے نام بھی لکھے جائیں گے
 خلیج ہندس بھی آبنائے ہندس کی راہ بندر اطلانتک سے ملتا ہے
 خلیج مذکور شمال سے جنوب تک ہزار میل طویل اور مشرق سے
 مغرب تک آٹھ سو میل عرض کی یہ بھی حدود شمالی میں
 واقع ہونے کے سبب یخ بستہ اور منجمد رہتا ہے اس لئے آمد و رفت
 جہاز کی اس میں بہت کم ہے *

بندر اطلانتک کے پیچ میں خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین واقع
 ہیں اور یہ دونوں بسبب طوائف ہونے جزائر ہند الغرب کے علاوہ ہو گئے

ہیں خلیج میکسیکو بطرف شمال اور بحیرہ کیریبین جانب جنوب انہیں
دو کے باعث قطعہ امریکہ دو حصوں پر تقسیم ہو گیا ہے *

بحرالکائنات یعنی بحرہ ہسپانک کا بیان

یہ بحر بہ نسبت تمام بحار روے زمین کے زیادہ تر وسیع ہے اور
امریکہ کے جو اُس کے مشرق میں ہے اور ایشیا اور آسٹریلیا کے جو
مغرب میں ہیں دو مہمات واقع ہیں وسعت اِس بحر شمالی سے بحر
جنوبی تک تخمیناً نو ہزار میل اور مغرب سے مشرق یعنی امریکہ سے
حدود ملانا تک خط استوا پر بارہ ہزار میل ہے لیکن شمال اور جنوب
کی طرف ہر سمت کویت زمین کے وسعت اِس کی کم ہوتی گئی ہے
چنانچہ جانب شمال کہ براۓ آبائے یورنگ بحر شمالی سے جا ملا ہے
صرف باون میل عرض ہے اِس بحر کی حدود پر کئی بحیرے ہیں
حد شرقی پر بحیرہ کلمی فورزا جو شمالی امریکہ سے متصل ہے اور حد
غربی پر بحیرہ اوخوتسک جو جزیرہ نما کشمیر اور قطعہ ایشیا کے بیچ
میں واقع ہے اور بحیرہ جاپان جو جزائر جاپان اور ایشیا کے درمیان
واقع ہے اور بحیرہ چین طول اِس بحر کا اٹھ سو میل ہے *

اِس بحر میں جزیرے بھی بہت ہیں امریکہ کی طرف اکثر چھوٹے
اور حد غربی پر اکثر بڑے اور وسیع خصوصاً جزیرہ آسٹریلیا کہ بہت بڑا
جزیرہ ہے *

بحر شمالی اور جنوبی کا بیان

ان دونوں بحروں کا حال قطبین کے قریب ہونے سے کہ وہاں سردی
بکثرت ہوتی ہے بہت کم معلوم ہے صرف اِس قدر کہ بحر شمالی میں
دو بحیرے ہیں ایک بحیرہ ابیض یعنی سفید جو قطعہ یورپ کے اطراف
شمالی میں ہے دوسرا بحیرہ اوبی کہ قطعہ ایشیا کے اطراف شمالی سے
متصل ہے اِس میں کئی ایک وسیع جزیرے بھی واقع ہیں چنانچہ
گرین لینڈ اور آئیس لینڈ اور اسپٹز برگ اور نواں نبلہ وغیرہ مگر بحر

جنوبی کا حال کچھ معلوم نہیں کیونکہ بسبب سرما اور یخ بستہ ہونے کے اُس میں کوئی جا نہیں سکتا بارہا صاحبان انگریز کا اتفاق جانے کا ہوا لیکن بخلاف ملکیت بدوں دریافتِ حال جلد واپس چلے آئے *

بحرِ ہند کا بیان

یہ بحر قطعہ ایشیا اور بحرِ جنوبی کے بیچ میں واقع ہے۔ اِس کی حدِ غربی ہو افریقہ اور حدِ شرقی ہو آسٹریلیا ہی شمال سے جنوب تک سات ہزار میل اور مشرق سے مغرب تک ساڑھے تین سو سے لیکر ساڑھے چھ سو میل تک وسیع ہے چاروں طرف اِس کے کئی خلیج ہیں کہ وہ اِس سے نکلے ہوئے ہیں جس سے خلیج فارس جو براہِ آبنائے اومز اس بحر سے ملتا ہے اِس خلیج کا پانسو میل اور عرض ایک سو دس سے لیکر دوسو یارن میل تک ہے *

دوسرا بحر قلزم جو آبنائے باب‌المندب کی راہ اِس بحر سے ملا ہے اور عرب کی حدِ غربی اور افریقہ کی حدِ شرقی کو متحد ہے یہاں تک کہ اُس میں اور بحرِ روم میں صرف ساٹھ میل خشکی کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے یہی بحر قطعہ ایشیا اور افریقہ میں قافلہ ہواں طول اِس کا چودہ سو میل اور عرض چھ سو سے بہت وسیع ہے دوسو میل ہی اُس میں جہازوں کی آمد و رفت اندر کی چٹانوں کے باعث بہت خطر سے ہوتی ہے بلکہ اُس میں اکثر جہاز تباہ ہو گئے ہیں اِسی سبب اہل عرب نے اِس بحر کے آبنائے کا نام باب‌المندب یعنی روئیکا دروازہ رکھا ہے اور اِس بحرِ ہند کے شمال کی طرف خلیج بنگال ہے جو برہما اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے اور اُس بحر کے جزیروں میں سے غرباً جزیرہ مدگاسکر اور جزیرہ سیلان جو ہندوستان کے جنوب میں ہے اور شرقاً جزیرہ سماترا اور نورنہوا اور قطعہ آسٹریلیا وغیرہ ہیں *

خشکی کا بیان

پہلے اس سے مذکور ہوا کہ خشکی خاص دو بڑے قطعوں میں منقسم ہے اور سوائے ان کے اور جزائر بھی بے شمار ہیں جس وہ قطعہ جو کرۂ شرقی میں واقع ہے یعنی دنیا کے قدیم قطعہ افریقہ کی حد غربی سے قطعہ ایشیا کی حد شرقی تک وسیع ہے طول اس کا تقریباً آٹھ ہزار میل اور عرض تین ہزار میل ہے جس کے ضرب دینے سے رقبہ اس کا دو کروڑ چالیس لاکھ میل مربع ہوا اس دہائے قدیم کی غایت حد شمال راس سویرو د سٹوکے (۶۶) درجے عرض شمالی میں اور انتہائے حد جنوب راس اقلہس (۳۳) درجے عرض جنوب میں اور انتہائے حد مغرب راس ورد (۳۲۱۷) درجے طول مغربی میں اور انتہائے حد مشرق راس آبنائے بیرنگ (۵۹) درجے (۲۰) درجے تک طول مغربی میں واقع ہے اور اس کی حد شمالی پر بحر شمالی اور حد جنوبی پر بحر جنوبی حد شرقی پر بحر ہسپانیہ اور حد مغربی پر بحر اطلسک ہے * ان بحروں میں کئی جزیرے نما بھی واقع ہیں وہاں حصہ خشکی کا وہ جزیرہ نما ہے جو بحر الکاہل اور بحر اطلسک کے درمیان واقع ہے اور وہ دو ملکوں میں منقسم ہے ناروے اور سویڈن ملک ناروے بحر اطلسک کی حد پر اور سویڈن بحر الکاہل کی حد پر دوسرا حصہ بھی دو ملکوں پر منقسم ہے آرمینیا اور پارتوگل اس جزیرہ نما کے دونوں طرف بحر اطلسک چوتھی یعنی مشرق کی طرف بحر روم محیط ہے تیسرا جنوبی حصہ افریقہ چوتھا عرب جس کے مشرق کی طرف خلیج فارس اور جنوب کی طرف بحیرہ عرب اور مغرب کی جانب بحیرہ قسطنطنیہ ہے پانچواں ہندوستان چھٹا ملاکا ساتواں آسام اور سیام جو جزیرہ نما ہے ملاکا اور چین کے درمیان واقع ہے آٹھواں کوریا اور منچو نے انتہائے

سمت شمال جزیرہ نما کے کمیتاً ہی ان سب جزیرے نمایوں کا منہ
جانب جنوب بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے *

دوسرا قطعہ امریکہ جو کورہ عربی میں واقع ہے یعنی دنیا کے جدید
وہ لپی ایک بڑا دراز جزیرہ ہے جو قطب جنوبی سے قطب شمال تک
پھیلا ہوا ہے لیکن یہ سب فاصل ہونے خلیج میکسیکو اور بحیرہ
کریبین کے دو حصوں میں منقسم ہو گیا ہے امریکہ شمالی اور امریکہ
جنوبی اور وہ قطعہ جو خلیج میکسیکو کی حد شمالی سے کریبین کی
حد جنوبی تک ہے وسط امریکہ کے نام سے مشہور ہے قطعہ شمالی امریکہ
کی حد اکثر ستر درجے عرض شمالی پر واقع ہے بلکہ حد قطعہ قدیم
کی بھی اکثر اتنے ہی درجوں پر ہے اس امریکہ شمالی کی حد جنوبی
راس ہورن جو چوہن درجے عرض جنوبی میں واقع ہے اور مشرقی
بحر اطلانتک اور مغرب بحر الکاہل اور شمال بحر شمالی محیط ہے
۱۲۸ درجے طول غربی سے لیکر (یعنی راس پرنس آف ویلس سے کہ
آبدائے بہارنگ میں واقع ہے یہیں درجے حدود ملک امر دور تک)
وسیع ہے اور امریکہ جنوبی کی انتہائی حد شرقی راس سینٹ روک
ہے جو پینٹیس درجے طول غربی میں واقع ہے *

قطعہ امریکہ کے سواہ ان چند جزیرہ نماؤں کا حال جو بیان کیا
جائے ہیں مشہور جزیرہ نما کم ہیں پہلا وہ جزیرہ نما جو خلیج ہڈسن
اور بحر اطلانتک کے مابین واقع ہے اسکا منہ شمال کی طرف ہے
دوسرا جزیرہ نما طورڈا جو خلیج ڈالا ویرا اور میکسیکو کے بیچ میں ہے
تیسرا روبرو اسکے بحیرہ کریبین میں جزیرہ نما یوکتان جو کریبین اور
اطلانتک کے مابین واقع ہے چوتھا امریکہ جنوبی کے سمت جنوب
میں جو راس ہورن کے قریب تمام ہوا ہے پانچواں کیلی فورنیا
بحر الکاہل میں چھٹا الاسکا بحر الکاہل کی حد شمالی پر واقع ہے *

جزائر کا بیان

دنیا کے مشہور جزایروں میں سے بکھر شہالی میں جزائر گوبن، لیانڈ اور انیس لاند اور اسپانز برگن اور نوازیلا ہیں اور بحر اطلانتک کے حصہ شہالی میں گریٹ برٹن اور آئرلاند یہ دونوں حدوں یورپ سے قریب ہیں اور حدوں امریکہ کے اطراف میں جزیرہ نیو فونڈ لینڈ یعنی زمین نو یافتہ اور بحر اطلانتک میں جزائر ہند الغرب کے نامور جزایروں میں سے جزیرہ کیوبا اور ہٹی ٹی ہیں اور بحر ہند کے مشہور جزایروں میں سے مدگاسکر جو قریب قطعہ افریقہ کے ہی اور سبلان جو ہندوستان کے سمت جنوب واقع ہی اور ایشیا کے حدود شرقی کے قریب بحر الکاہل میں جزائر جاپان یعنی سکھی لن جسو نگی فارنڈ اور ملک چین کے قریب فورموسا اور فورموسا کے جنوب کچھ فاصلہ پر جزائر فلی پائن اور بحر الکاہل اور بحر ہند کے درمیان بڑے بڑے کئی جزیرے ہیں چنانچہ سائبرہ جاوا، تیمور، بورنیو، سلی بیس، نیوگنی، آسٹریلیا وغیرہ اور آسٹریلیا کے سمت جنوب ترننیا اور طرف مشرق اُسکے نبوزی لینڈ دو جزیرے اسی نام سے مشہور ہیں *

تمامی کرہ زمین کے رقبہ اور باشندوں کا بیان

کرہ زمین کے طول کو اُسکے محیط میں ضرب دینے سے معلوم ہوا کہ کرہ زمین کا کل رقبہ انیس کروڑ ستر لاکھ میل مربع ہی اسیں سے پانچ کروڑ پندرہ لاکھ میل خشکی ہی اور بقیہ تری اور بیان مرقومہ بالا سے معلوم ہو چکا ہی کہ تمام خشکی پانچ قطعوں میں منقسم ہی پس ہر ایک حصہ کی وسعت بہ نسبت ایک دوسرے کے نقشہ زمین سے معلوم ہو سکتی ہی لیکن واسطے سمجھنے عوام کے تعداد رقبہ ہر قطعہ کی تفصیلاً بہ تفصیل ذیل لکھی جاتی ہی *

قطعہ ایشیا کا رقبہ سب سے زیادہ ہے۔ ان جزیروں کے جو اس سے متصل ہیں، ایک کروڑ پچھتر لاکھ ہی اور قطعہ یورپ کا سب سے اُسکے جزائر کے سونیس لاکھ اور قطعہ افریقہ کا سب سے چھوٹا ملک مصر ایک کروڑ ستر لاکھ اور قطعہ امریکہ کا سب سے چھوٹا جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ اور قطعہ اوشانیکا یعنی جزیرہ آسٹریلیا اور تمام جزائر بحر الکاہل کا پینتیس لاکھ میل مربع ہی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ ان پانچ قطعوں میں سے قطعہ ایشیا بہت بڑا ہے اور یورپ اور اوشانیکا اس میں قریب بہ مساوی ہیں لیکن چونکہ روئے زمین کو خدائے تعالیٰ نے انسانوں کی آبادی کے واسطے بنایا ہے اس واسطے قطعہ کی بزرگی حقیقی اُسکی وسعت پر نہیں بلکہ آبادی پر موقوف ہے۔ پس آبادی قطعہ کے زمین کی بجز تعداد باشندگان قطعہ یورپ اور امریکہ کے اگرچہ تحقیق معلوم نہیں ہے مگر اڑ روئے تخمینہ کے کہ وہ بھی قریب بہ تعداد تحقیقی کے ہے۔ جدول ہذا میں لکھی جاتی ہے *

| نام قطعہ | تعداد باشندگان | رقبہ بحساب میل مربع | آبادی فی میل مربع |
|--------------|----------------|---------------------|-------------------|
| ایشیا ... | ۶۵۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۷۵۰۰۰۰۰۰ | ۳۷ |
| یورپ ... | ۲۷۰۰۰۰۰۰۰ | ۳۷۰۰۰۰۰۰ | ۷۳ |
| افریقہ ... | ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۱۱۷۰۰۰۰۰۰ | ۹ |
| امریکہ ... | ۶۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۶۵۰۰۰۰۰۰۰ | ۳ |
| اوشانیکا ... | ۳۰۰۰۰۰۰۰۰ | ۳۵۰۰۰۰۰۰۰ | ۸ |
| میزان کل ... | ۱۱۱۰۰۰۰۰۰۰ | ۵۱۳۰۰۰۰۰۰۰ | اوسط ۲۶ |

ایک کی کثرت آبادی بہ نسبت دوسرے قطعہ کے معلوم کرنے کے واسطے چاہیئے کہ اُسکی وسعت پر نظر کریں کیونکہ اگر بلا لحاظ وسعت

صرف باشندوں پر خیال کیا جاوے تو ظاہر ہی کہ قطعہ ایشیا بہ نسبت اور سب قطعات کے زیادہ تر آباد ہی لیکن بہ نظر غور معلوم ہوگا کہ ہر حقیقت اسکی آبادی بہ لحاظ اسکی وسعت کے بہ نسبت قطعہ یورپ کے بہت کم ہی کیونکہ یورپ میں فی میل مربع تہتر آدمی ہیں اور ایشیا میں صرف سینتیس *

قطعہ ایشیا کا بیان

قطعہ ایشیا کے سمت شمال میں بحر شمالی اور مشرق میں بحر الکاہل اور جنوب میں بحر ہند اور مابین جنوب اور مغرب بحر قلزم اور خائناے سوئیز اور بحر روم ہیں یہ تمام قطعہ بلحاظ کوہ زمیں کے تمام نصف کرۂ شمالی میں واقع ہی حد شمالی اسکی قطب شمالی کے قریب اور حد جنوبی خط استوا کے قریب تک ہی *

کوہ آرال خلیج کارہ سے جو قطعہ یورپ اور ایشیا سے شمال کی طرف ہی شروع ہوکر جانب جنوب رود آرال تک چلا گیا ہی اور رود آرال انتہائے کوہ آرال سے شروع ہوکر بحر کسپین میں کہ دامن کوہ قاف تک ہی گرتا ہی پس قطعہ ایشیا کوہ آرال اور رود آرال سے بطرف مشرق اور قطعہ یورپ کے جانب مغرب واقع ہی اور کوہ قاف جو بحیرہ کسپین سے بحر اسود تک لبا ہی اور بحر اسود جو کوہ مذکور سے بحر روم تک ہی قطعہ ایشیا ان کے جنوب میں اور یورپ شمال میں واقع ہی *

قطعہ ایشیا کی راہوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان

ایشیا کے مغرب اور شمال کے درمیان خلیج کارہ ۵۳ درجے پر اور انتہائے حد شمال میں راس سویرووسٹکنوئی اور مابین شمال اور مشرق کے راس مشرق ۶۱ درجے عرض شمالی میں اور ۱۶۹ درجے

طول غربی میں واقع ہیں اور انتہائے حد جنوب میں راس رومانیہ عرض شمالی ایک درجہ اور طول شرقی ایک سو ساڑھے تین درجہ پر اور ہندوستان کے انتہائے جنوب میں راس کمورن آٹھ درجہ عرض شمالی اور ساڑھے ستتر درجہ طول شرقی میں واقع ہے اور مابین جنوب اور مغرب راس باب المندب عرض شمالی ساڑھے بارہ اور طول شرقی ساڑھے تینتالیس ہے اور اس قطعہ کی انتہائے حد مغرب آبنائے قارتقلز ۴۰ درجہ عرض شمالی اور سو اچھیس درجہ طول شرقی میں واقع ہے یہ قطعہ ذواربۃ الافلاح ہے اور ہر چہار زاویوں پر خلیج گارہ اور راس مشرق اور راس کمبودیا اور خاکنائے سویز ہیں ضلع شمالی احکا کہ بحر شمالی سے ملحق ہے تخمیناً قریب تین ہزار میل کے لنبا ہے اور ضلع غربی تین ہزار چھ سو میل اور باقی دو ضلع قریب پانچ پانچ ہزار میل کے طویل ہیں اسکی حد جنوبی پر جزیرہ نمائے عرب اور ہندوستان اور ملاکا اور حد شرقی پر جزیرہ نمائے کوریا اور کمشتکا ہیں اور حد شمالی پر کوئی جزیرہ نما نہیں اور حد غربی پر صرف کوچک ایشیا ہے جو بحر اسود اور بحر روم کے بیچ میں واقع ہے اور اسکے ہر چار طرف کی خلیجوں میں سے جنوب کی طرف خلیج فارس اور بحر عرب اور خلیج بنگال اور خلیج سیام اور سمت مشرق بحیرہ زرد جو ہرننگ ہو کے نام سے مشہور ہے اور بحر جاپان اور بحر اوخوتسک اور بطرف مغرب بحر قلزم جو اس قطعہ اور قطعہ افریقہ میں حائل ہے اور بحیرہ یونان اور بحر اسود جو اسی قطعہ اور قطعہ یورپ میں فاصل ہے واقع ہیں *

اور قطعہ ایشیا کے نامور جزیروں میں سے شمال اور مشرق کی طرف سکھی لین اور جزائر جاپان اور انسے جنوب فور موسیٰ اور جزائر فلی پائن اور اس قطعہ کی جانب جنوب سلی بیس اور یورنیو اور سمائزہ اور حجازہ واقع ہیں سوائے انکے اور بہت چھوٹے بڑے جزیرے بھی ہیں اور اسے

مغرب کی طرف صرف جزیرہ سیلان قابل الذکر ہی جو کہ ہندوستان سے
جڑی ہوئی ہے *

قطعة ایشیا کی سطحوں کے اقسام طبعی کا بیان

وسط ایشیا نہایت بلند اور وسیع میزانه وار ہے جس کے شمال میں
کوه التائی اور جنوب میں کوه هندوکش اور ہمالہ اور کوه سانگ تھیانگ
اور مغرب میں کوه بلور تاغ اور ترک تو اور کوه الاک اور مشرق میں
کوه پیشان واقع ہے بلندی اس قطعہ زمین کی عموماً کہ اکثر ناہموار
ہے کہیں چار ہزار سے دس ہزار فٹ تک بلکہ کہیں پندرہ ہزار فٹ
تک ہے رقبہ اسکا ساٹھ لاکھ میل مربع ہے اس زمین میں میزانه وار کے
اکثر بلند قطعہ پر برف جما رہتا ہے اسی باعث قطعہ ایشیا کے جنوبی
ممالک جیسے چین اور برہما اور ہندوستان اگرچہ اتالیہ حارہ میں واقع
ہیں لیکن اُس طرف کی سرد ہوا کے باعث جو ایام صیف میں اُس
طرف سے آتی ہے کسی قدر معتدل ہو جاتی ہیں کہ جس سے انسان
آرام پاتے ہیں جتنے ممالک کہ اس قطعہ متوسطہ سے جنوب اور مغرب
کی طرف واقع ہیں چنانچہ عرب اور فارس اور بلوچستان اور ہندوستان
حد قطعہ مذکور سے لیکر سمندر تک مائل بہ نشیب ہیں علیٰ هذا القیاس
برہما اور سیام اور انام اور چین بھی کہ جو مابین جنوب اور مشرق
ہیں اور ایسے ہی وہ ممالک جو بطرف شمال ہیں دامن سلسلہ کوه
التائی سے لیکر بحر شمالی تک مائل بہ نشیب ہیں اور اسکے مغرب کی
طرف دامن کوه ہاے بلور تاغ اور الاک سے بحر اُرال اور بحر خضر
یعنی کسپین کی طرف ہیں ان ہر چار طرف کی نشیبوں میں کئی بڑی
بڑی مشہور ندیاں جاری ہیں چنانچہ دامن کوه التائی سے سمت شمال
رود لیفا اور یل نسی اور اوبی بحر شمالی میں جا کر گرتی ہیں اور جنوب کی
طرف سے رود آمور اور ہوتنگ ہو اور ینگ سی کیانگ اور ٹونگ چنگ کیانگ
مشرق کے نشیب سے گذر کر بحر الکاہل میں دکھن کی نشیب میں سے

ہندو کمبودیا اور ایڑادی اور گنگا اور سندھ اور دجلہ اور نرات بہہ کر بحر
ہند میں اور مغرب کی طرف ہے رود سیر یعنی سینکون اور عمو یعنی
چینکون بحر اُرال میں گرتی ہیں *

قطعه ایشیا کے کوہستان میں ہر ایک قسم کے جواہرات اور فلزات
یعنی دھاتیں بکثرت دستیاب ہوتی ہیں چنانچہ ہیرا یاقوت لعل نیلم
عقیق یشب وغیرہ اور سونا اور چاندی اور لوہا اور تانبا اور سیسہ اور قلعہ
اور پارہ وغیرہ اور کوہ ہائے ہمالہ میں بعض جانور کہ وہ پتھر کے ہو گئے
ہیں اور دامن کوہ التائی کی نشیبوں میں کہ جو سولہ ہزار سے اٹھارہ
ہزار فٹ تک بلند ہی کئی طرح کے عظیم الجثہ عجیب الخلقہ جانور
چنانچہ پشدار ہاتھی اور گینڈا وغیرہ علاوہ انکے اور بہت بڑے بڑے جانور
کہ جو فی زمانہ عظیم الوجود ہیں مردہ دیکھنے میں آنے لیکن اب تک
انکے وجود بابت برف کے ویسے ہی سلامت ہیں *

قطعه ایشیا کی مملکت اور سیاست مدنی کا بیان

تمام قطعہ ایشیا آگے قطعوں میں منقسم ہی اول سیریا جو دامن
کوہ التائی سے لیکر بحر شالی تک اور دامن کوہ اُرال سے لیکر حدود
بحرالکابل تک وسیع ہی اُسمیں سے رودابی اور یمن نسی اور لینا نکلکر
بحر شالی میں گرتی ہیں *

دوسرا قطعہ متوسطہ میزانہ وار یعنی چینی تاتار کہ بحر اُرال اور
کسپین کے قریب سے لیکر بنگلہ جاپان اور خلیج تاتار تک وسیع ہی یہہ
قطعہ تین ملکوں میں منقسم ہی سمت مغرب تاتار خاص جو متصل
بحیرہ اُرال کے ہی حکومت اِس ملک کی بالاستقلال ہی اور بطرف
مشرق حصہ غریبہ مشہور بنام منصوریہ جو حدود چین سے متصل ہی
اور اِن دونوں کے پیچ میں مغلیہ ہی *

تیسرا قطعہ ایران یعنی فارس جو تاتار خاص سے بطرف جنوب
واقع ہی یہہ مملکت رود سندھ سے لیکر رود دجلہ تک اور ہمالا کوہ البرز

اور کوہستان پروپامیشن سے لیکر خلیج فارس اور بحر عرب تک وسیع
 * ہی *

چوتھا تبت جو تاتار مغلیہ سے جنوباً کوہ لکام تک ہی *
 یانچواں قطعہ ہندوستان جو کوہ ہمالہ کے دامن جنوبیہ سے تا بحر
 ہند اور رود سندھ سے تا برم پتر واقع ہی *

چھٹا چین جو تاتار منصوریہ سے جنوباً مابین تبت کے مشرق سے
 لیکر تا بحر الکاہل چلا گیا ہی اس میں سے رود ہوئنگ ہو اور ینگ سی کیانگ
 اور تونگ چنگ کیانگ نکل کر بحر مذکور میں گرتی ہیں *

ساتواں وہ قطعہ جو چین اور ہندوستان کے درمیان واقع ہی کئی
 ملکوں پر مشتمل ہی۔ انام اور تون کین آسام اور سیام اور لاؤ اور ملاکا
 اور برہما ملک ملاکا خط استوا کے قریب تک چلا گیا ہی ان ملکوں
 میں سے رود کمبودیا اور مائی گوئی اور ایراودی نکل کر جنوب کی طرف
 بہتی ہوئیں بحر چین اور خلیج بنگال میں ماہی ہیں *

آٹھواں قطعہ ایشیا غربی یہہ بھی کئی ملکوں میں شامل ہی
 کوہ قاف اور کوہ طوروس کے درمیان ملک ارمن اور اس سے مشرق کی
 طرف مائل بہ جنوب ملک شام کہ بحیرہ روم کے شرقاً واقع ہی اور دجلہ
 سے لیکر ملک شام تک ملک عرب جو شام سے جانب جنوب واقع ہی
 یہہ ملک بطور جزیرہ نما کے ہی یعنی تین طرف سے بحیرہ اسود اور
 قازندلز اور بحیرہ روم محیط ہی *

ہی

قطعہ ایشیا کے فرمان رواے و مذاہب کا بیان

قطعہ ایشیا کے قطعات مرقوم الصدر کئی حکومتوں میں منقسم ہیں
 ملک سبیریا اور وہ ملک جو کوہ قاف سے متصل ہیں شام روس کے
 ماتحت ہیں اور قطعہ مغلیہ تاتار ملوک الطوائف ہی باشندے اُسکے
 بےاعت قلت پانی کے کشتکاری نہیں کرتے اکثر خانہ بدوش ہوتے ہیں
 * گائے بیل بکری اونٹ وغیرہ چرا کر اپنی اوقات بسر کرتے ہیں مگر

بلوچوں اس بات کے بھی تمام قطعہ ایشیا میں کوئی ایسی قوم نہیں ہے کہ جس پر اطلاق وحشی کا کیا جاوے جیسے کہ بعض ساکنان جزیرہ مطلق وحشی ہیں اور ممالک چین اور تبت اور کچھ قطعہ منصوریہ شاہ چین کے ماتحت ہی لیکن چونکہ اس مملکت میں بہت خلل واقع ہیں اور باشندے بکثرت چنانچہ تھمبہ حکما سے معلوم ہوا کہ تمامی ساکنان روم زمین کے ایک ثلث شاہ چین کے تابع ہیں اس سبب سے اطاعت ان کے نوکروں کی بطرف شاہ چین برائے نام ہے *

اور ہندوستان شاہ گریٹ برٹن یعنی شاہ انگلستان کے ماتحت ہی اور تمامی ایشیائے غربی میں خطبہ اور سنہ بنام سلطان روم ہے *
 مور خاں متقدمین کی کتب تواریخ کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوئی ہے کہ علم و ہنر و طرز حکومت و آئین دین و رسم و لغات اور وہ باتوں جو بنی نوع انسان سے درباب تمدن و اسباب معیشت متعلق ہیں قطعہ ایشیا کے باشندوں سے دوسرے قطعات کے باشندوں یعنی اہل یورپ اور افریقہ اور امریکہ نے سیکھی ہیں اور ابتداً ان سب باتوں کی یہی سے ہوئی ہے چنانچہ ابتدائے پادشاہی کی مملکت ایران وینڈیا یعنی سرود اور بابل سے ہوئی ہے اب کچھ عرصہ سے بمبائے لڑائیوں اور تجربہ کاریوں کے اسورات مالی اور ملکی میں بہ نسبت اُور قطعات کے باشندوں کے اہل فرنگستان کو زیادہ تر دخل ہو گیا ہے اور ابتدائے دین مسیحی ارض فلسطین یعنی بیت المقدس سے ہوئی ہے اب کئی سو برس سے فرنگستان میں زیادہ شائع ہے اور دین مسیحی کی ابتدا عرب مکہ مدینہ سے اب فی زمانہ تمام ملک عرب اور روم اور ایران اور ترکستان اور فارس اور کچھ ہندوستان میں وہ مذہب شائع ہے اور دین دثنہ یعنی بت پرستی کی ابتدا جو برہما بشن مہیش کی پرستش کرتے ہیں ہندوستان سے ہے اور اسی میں زیادہ تر شائع ہے اور چینی تاتار اور آنام اور سیام اور برہما کے لوگ ہندو اور اُسکے پوجاری لامہ کی پوجا کرتے ہیں جسکا مندر لامہ میں ہے *

جدول نام ممالک اور دارالسلطنت تمامی قلعہ ایشیا و
حال حکومت هر ایک ملک کی

| نام ملک | دارالامارہ | ماتحت | نام ملک | دلہ الامارہ | ماتحت |
|---------------------------------|------------------------------|------------------------|----------------|--|------------------|
| سیبیریا | استرخان و توبولسک | شاہ روس | عرب | مکہ و سنہ و مسقط و رید | سلطان روم |
| گورگس و گرجستان | تفلیس | ایضا | پارس | طهران و اسفہان و شیراز | شاہ ایران |
| ترکستان | بخارا و سمقند | * | افغانستان | کابل و قندھار | امیر کابل |
| چینی تاتار یعنی منصوریه | کاشغر | فغفور یعنی شاہ چین | هندوستان | کلکتہ مندراس بمبئی الہ آباد لاہور لکھنؤ دہلی پونا سورت | شاہ گریٹ برٹن |
| تبت | لاسہ لی لداخ | لامہ بزرگ | برہما | آوا منڈلی | شاہ برہما |
| کوچک ایشیا یعنی برانا ضول | اسرنا برہہ | قیصر یعنی سلطان روم | سیام | بانکوک و یوتیا | شاہ سیام |
| ارمن | ارض روم | ایضا | آنام و تون کین | هونگفو و کیتو و سائیکون | لہ |
| دیار بکر و گردستان | دیار بکر و موصل و بطلس | ایضا | چین | پکن و نانکن و کانتون | نفرہ چین |
| عراق عرب | بصرہ و بغداد | ایضا | جاپان | نگر ساکی و یدو و میاکو | لہ |
| شام | حلب و دمشق و بیروت | ایضا | مجموعہ الجزائر | بتاویہ سنگاپور املا | * |
| فلسطین | یہا المقدس | ایضا | * | * | * |

ہیں بلحاظ منقسم ہونے قطعہ ایشیا کے آٹھ قطعوں میں اس متلاہ کر
بھی آٹھ فصلوں میں منقسم کیا *

فصل اول

بیان ممالک ماتحت مسکوب یعنی شاہ روس

قطعہ ایشیا میں سے جسقدر کہ شاہ روس یعنی مسکوب کے ماتحت
ہی دو قطعوں میں منقسم ہی ایک سبیریا اور دوسرا وہ قطعہ جو کوہ قاف
اور بحیرہ کسپین کی جانب جنوب واقع ہی *

قطعہ سبیریا کوہ آرال اور رود آرال کی حد شرقی سے بحر الکاہل
تک اور دامن کوہ التائی سے بحر شمالی تک وسیع ہی طول اس کا
حد مشرق سے حد مغرب تک تخرمینا چار ہزار میل اور اوسط اسکے
عرض کا حد جنوب سے حد شمال تک تخرمینا ایک ہزار میل ہی *

یہہ قطعہ بھی دو صوبوں میں منقسم ہی ایک شرقی دوسرا غربی
صوبہ شرقی کا دارالخلافہ توبولسک اور صوبہ غربی کا ارٹسک ہی
عرصہ دو برس سے یہہ قطعہ شاہ روس کے قبضہ میں ہی اور وجہ تسمیہ
اس قطعہ کی یہہ ہی کہ سبیریا ایک شہر ہی قدیم شہر توبولسک کے
قریب فاتاریوں نے اس کو آباد کیا تھا فی زمانہ ویران ہی پس یہہ
قطعہ اسی کے نام سے نامزد ہی اصلی باشندے اس کے فاتاری ہیں اور
یہہ کئی قومیں ہیں ازانجملہ ایک قوم سیموے دی ہی اور یہہ اس
قطعہ میں رہتی ہی جو کوہستان سائی لینک سے لیکر رودین نسی کے
مہانہ تک اور اس مہانہ سے غرباً رود اوبی اور جنوباً رود ننگوسکا تک
جو رودین نسی میں جائز گرتی ہی واقع ہی اور دوسوی ننگوس جو قطعہ
مذکور سے مشرق کیطرف ننگوسکا سے لیکر رود لینا کے مہانہ تک اور اس
مہانہ سے بحیرہ اوخوتسک ہی رہتی ہی اور فرقہ منصورہ بھی اسی
قوم میں سے ہی شاہ چین کا بھی خاندان قوم منصورہ میں سے ہی اور

ایک قوم کشت تھال ہی جو قوم منصوریہ سے گوشہ شمال اور مشرق کی طرف رہتی ہی اُس قطعہ کا نام جسمیں یہہ قوم رہتی ہی اسی کے نام کے سبب سے کشتکا رکھا گیا چونکہ یہہ قومیں قطعہ امریکہ کے گوشہ شمالی سے متصل ہیں پس یہہ اُس گوشہ مذکور کی قوم سے جو اسکیمو کے نام سے مشہور ہی باہم قرابت رکھتی ہیں بلکہ زبان اور وضع بھی اُن کی ایک ہی *

سیبریہ کے حصہ جنوبی کے باشندے بعضے اصل تازیانی ہیں اور بعض قوم اسکیمو سے ملے ہوئے ہیں اور شہر کے باشندے قوم قزاق اور روسوں سے ملے ہوئے ہیں اور ایک قوم فن ہی جو دامن کوہ اُرال کے اوتہ طرف شمال اور مغرب کے گوشہ میں رہتی ہی ان سب قوم کے لوگوں کی چھوٹی آنکھیں چوڑے مونہہ پستہ قد مثل مغل اور قوم منصوریہ کے ہوتے ہیں *

اِس وسیع قطعہ کے بڑے بڑے پہاڑوں میں سے سمت مغرب اُرال اور جانب جنوب سلسلہ کوہ ہائے الثانی جسکے نام بحسب مقام مختلف ہیں اور وسط سیبریہ میں کوہ ہائے بیگال کے جو جہل بیگال سے متصل ہی اور اوتہ طرف جاکر رودین نسی اور لبنا کے بیچ میں حائل ہوا ہی اور کوئی پہاڑ بہت بلند نہیں ہی *

کوہ الثانی کے مشرق کی طرف سے ایک شاخ نکلا کر اوتہ طرف رود لبنا سے قریب قریب چلی گئی ہی اور اُس میں سے بھی ایک اور شاخ پھرت کر کشتکا میں سے ہو کر گذری ہی بباعث اطراف شمالی میں واقع ہونے کے اکثر ان پہاڑوں پر برف جما رہتا ہی اور کشتکا کے انہیں بعض پہاڑوں میں سے شعلے بھی نکلتے ہیں حوالے ان پہاڑوں کے اِس قطعہ میں قطعات میزبانہ وار بھی بہت ہیں اُن میں سے بعض قطعہ کی زمین سیر حاصل ہی اور بعض کی شور جس میں نمکین چھیلیں ہیں کہ اُن میں سے لوگ نمک نکال کر تجارت کے واسطے لیت جاتے ہیں *

قلعہ سیبیریا کی تمام رودیں اوتر طرف بہتی ہیں ان میں سے بڑی
 ان مشہور رودیں اوبی اور یین نسی اور لینا ہیں سوا ان کے اور چھوٹی
 چھوٹی بہ شمار ہیں خصوصاً اوبی اور یین نسی کے ہیچ میں تار اور یین نسی
 اور لینا کے درمیان رود پہاڑ اور آہ یارہ اور اونسک ہیں اور لینا سے
 مشرق طرف یانہ اور آندگی کرکہ اور کرلیما اور انادر ہیں کہ یہ سب یورپ
 طرف بہتے بحر الکاہل میں گرتی ہیں رود اوبی دو رودوں سے مجتمع ہی
 ایک کا اوبی اور دوسرے کا نام ایرتیش ہی یہ دونوں ملکر چودہ درجہ
 عرض تک بہتے بحر شمالی میں گرتی ہی اس کے منصب کا نام بھیرہ
 اوبی ہی ایرتیش میں بھی پہنچے اور دکھن کی طرف بہت سی ندیئیں
 آکر ملی ہیں خصوصاً گوشہ مغرب اور جنوب کی طرف سے توہول اسیس
 آکر ملی ہی جسکے سنکم پر شہر توہولسک آباد ہی جو اسی رود کے
 سبب سے اس نام سے موسوم ہی رود یین نسی میں بھی جو قطعہ متوسطہ
 میزانہ وار یعنی قازار میں سے نکلی ہی کئی ندیئیں مغرب کی طرف سے
 آکر ملی ہیں اولاً جھیل بیکال میں گر کر بعدہ یین نسی میں جا کر
 ملتی ہیں یہ رود بھی مائل بہ شمال بہتی ہی اور مہانہ اوبی سے
 مشرق طرف دو سو میل کے فاصلہ پر بہتے بحر شمالی میں گرتی ہی
 رود لینا رود یین نسی سے بھی بہت مشرق طرف ہی اور یہہ ان پہاڑوں سے
 نکلتی ہی جو جھیل بیکال کے جنوب اور مغرب کی طرف واقع ہیں پس
 ان میں سے دو ندیاں نکلتے جھیل کے گرد چکر کھا کر دروں طرف
 جھیل کے مائل بہ شمال تین سو میل تک بہتے باہم ملتی ہیں بعدہ
 مشرق کی طرف ساڑھے پانسو میل بہتے اُس سلسلہ پہاڑ کے باعث جو
 اُس کے قریب ہی اوتر طرف بہتے بحر شمالی میں جا کر گرتی ہی *
 * جھیلیں اِس قطعہ میں بہت ہیں بعضی میتھی اور بعضی کھاری
 میتھی میں سے وہ جھیل جو بعد کسپین اور ارال کے تمام روئے زمین کی
 جھیلوں سے بڑی ہی جھیل بیکال ہی جو تخصیلاً ۳۶ میل طول

میں اور ۳۰ سے ۵۰ تک عریض ہی پانی اس کا موٹھا اور صاف
 صحت اس کا بعض مقام ہو خصوصاً بارہ سو فٹ ہی پانی اس کا برف
 پاری کے باعث ابتداء ماہ نومبر سے لغایت مئی منجمد رہتا ہی
 پہاڑوں کی طرف سے جو ہوا کہ آہستہ چلکر اُس میں طمانچہ مارتی ہی
 تو بڑی بڑی موجیں اُٹھتی ہیں اور جو زور سے چلتی ہی تو بباعث
 ہوا کے دباؤ کے موج نہیں اُٹھتی کہتے ہیں کہ اُس کے اندر سے ایک
 ایسا جوش اُٹھتا ہی کہ بظاہر اوپر سے پانی براہِ معلوم ہوتا ہی لیکن
 چہاڑ کو نیچے سے صدمہ پہنچتا ہی جو سچا لہاں کہ بحرِ شمالی میں
 پیدا ہوتی ہیں وہ اس میں بھی ہیں چند تچہ ایک قسم کی بڑی
 سچھلی کہ مونہہ اُس کا بصورتِ انسان ہوتا ہی جسے انگریزی میں
 سیل کہتے ہیں اس جھیل میں ڈائی جاتی ہی *

ملک سبیریا کی ہوا نہایت سرد ہی اس سبب سے کہ اُتر کی
 طرف بھڑ شمالی کی ہوا کو بباعث دھونے پہاڑوں کے کچھ آز نہیں ہی
 موسم سرما نو دس مہینے تک رہتا ہی بلکہ اُن قطعات میں جو بکھوہ
 بینکال اور رودین نسی سے مشرق کی طرف ہیں کشتکاری نہیں ہوتی
 پر اُن اطراف میں اگرچہ موسم گرما کم ہوتا ہی لیکن گرمی بہت شدت
 کی ہوتی ہی اسی سبب سے نباتات اس قدر بہت جلد نشو و نما پاتے
 ہیں کہ گویا دیکھتے دیکھتے نظر کے سامنے بڑھتے ہیں اور برف اُس قدر ہوتا
 ہی کہ باوجود شدت گرمی کے دو تین فٹ سے زیادہ نیچے نہیں پگھلا
 ویسا ہی منجمد رہتا ہی بلکہ بباعث شدت سردی زمین کے بعض
 نہروں میں نیچے کا پانی پہلے بعدہ اوپر کا جمتا ہی اور اِس ملک میں
 رات کو کبھی کبھی ایسا اوجالا ہو جاتا ہی کہ رات کا دن معلوم ہوتا ہی
 اُسکو صبح شمالی کہتے ہیں *

سبیریا کے حیوانات کا بیان

وہ جانور جو ملک گرم سیر میں ہوتے ہیں اِس ملک کی نشیبوں
 میں بھی رودینا کے متصل بہت سے مردہ دیکھنے میں آئے لیکن تمام

جسم اُن کے باعث بخ کے سلامت پائے سنگھ اور سہپ بھی یہاں ہوتے ہیں لیکن ندی کے مہانہ پر ہاتھی اور گھوڑے کی ہڈیاں اس کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ اُن کی ہڈیوں سے بڑے بڑے جزیرے بن گئے ہیں قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ندیوں کے سیلاب کے باعث ملک گرم سیر سے یہہ کو یہاں آجاتے ہیں جبال اُرال اور ہنتر منجمد کے کناروں پر جنگلی بلی اور سمور جنکے پوستیں خاص اُس ہی ملک میں ضرور پیدہ سے کم قیمت میں نہیں ہوتے اور سنجاب اور کالی لومڑی جسکا پوستیں قیرہ ہزار سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور اطراف شمالی میں بارہ سنگھ جسکو انگریزی میں اِلک کہتے ہیں تمام فطامہ سیبویا میں ملکہ ۶۵ درجے عرض شمالی میں بہت ہوتے ہیں چونکہ گھوڑے اور بیلوں سے یہ سبب برف کے کام کم لہاجاتا ہے اس باعث اس ملک میں کتوں اور بارہ سنگھوں کو بے بہہ کی گازی میں جوت کر برف پر گھسٹا کر چلاتے ہیں اور بیل اور گھوڑے وغیرہ جو کام کے جانور ہوں اگر دوس کے ملک سے اس ملک میں لاتے ہیں تو بعد دو تین نسل کے قد و قامت اُنکا چھوٹا لیکن زور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اطراف جنوبی میں اونٹ بھی ہوتے ہیں ہندو شمالی میں مچھلیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں ازانجملہ ایک دلفین ہی منہہ اُسکا سوئر کے منہہ کی مانند ہوتا ہے اسی سبب سے اُسکو فارسی میں خوک مانی اور ہندی میں سوس کہتے ہیں اور یونانی اطباء نے لکھا ہے کہ یہ مچھلی بھری ہوئی مشک کی مانند ہوتی ہے اور آدمی سے نہایت محبت رکھتی ہے کہ تہ بے ہرنے کو بھی قعر دریا سے کنارے پر لے آتی ہے لیکن یہہ بات بعد تحقیقات کے ثابت نہوئی اور دریائی ہچھڑے جسکو انگریزی میں سیل کہتے ہیں منہہ اُسکا انسان کے چہرہ کی مانند ہوتا ہے چربی کا اسکے تیل اور چمڑے کی باعث مضبوطی کے جلد میں ہناتے ہیں اور دریائی بھیڑیے اور گھوڑے کشتکا میں ہوتے ہیں اس ملک میں دریائی ہرن بھی کئی قسم کے

ہوتے ہیں چنانچہ بطک مرغابی جل مرغی صحرائی مرغی اور چکور مکر شہد کی مکھی اس ملک میں نہیں ہوتی البتہ سانپ اور بچھڑ اور مچھڑ وغیرہ بہت ہیں اور اسکی نہروں میں بھی کئی قسم کی مچھلیاں ہیں بعض جگہوں میں بڑی بڑی ہڈیاں ہاتھی کیسی ملیں حالانکہ وہاں ہاتھی نہیں ہی مگر اُن ہڈیوں کی موتائی سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانور اس زمانہ کے ہاتھی سے بھی بڑا ہوگا *

سبیریا کے نباتات کا بیان

نباتات اس قطعہ میں بہت کم ہیں کیونکہ یہ سبب شدت ہرف کے بجز قوی درخت کے پیدا نہیں ہوتا پس بلوط فندق وغیرہ اطراف جنوبیہ میں اور چلغوزہ اور چانول ۶۰ درجے عرض شمالی تک پیدا ہوتے ہیں اور نہروں کے کناروں پر حور اور مدد کے درخت اور بعضی جگہوں میں آلو بخارے جنگلی ہوتے ہیں اور وسط اطراف جنوبیہ میں آؤر غلہ سوائے گدھوں کے بہت پیدا ہوتا ہی اور بھنگ اور السی عرض شمالی کے ۵۵ درجے تک پیدا ہوتی ہی اور معلوم ہوا کہ سبیریا کی تین خمس زمینیں مطلق زراعت کے قابل نہیں مگر بباعث فلزات کی کانوں اور عمدہ پتھروں اور جواهرات کے زربز اور معمور ہی چنانچہ زبرجد اور الماس اور بلانین اور حجرالمنبلہ ایک قسم کا پتھر ہی زرد رنگ کا جب اسکو کوٹنے میں تو مانند روئی کے ہو جاتا ہی آس کی بقی ہناکو چراغ میں جلاتے ہیں اسی سبب آس کو حجرالعتیلہ کہتے ہیں جمال اور بلور اور لاجورد چہاں الثانی میں اور چراگہار اور شورہ اسکی زمین اقتادہ میں بہت ملتا ہی اور سونا چاندی لڑھا چمک پتھر تابا جست ہرتال وغیرہ کی کانیں کئی جگہ ہیں مگر جیسا کہ اس قطعہ سبیریا کے شہروں کے حال سننے سے گمان ہوتا تھا ویسی واقع میں صناعی نہیں ہی البتہ شہر کنورنبرگ میں صنعت لڑھا پگلانے کی ایسی ہی کہ کہیں نہوگی شہر مذکور میں لڑھے

کے ہتیار اور اوزار اکثر بنتے ہیں اور شہر نولسک میں باور اور اُوس اور پھسینہ اور کتان کے کارخانے ہیں اور شہر کاشان میں ہادوت بنانے کے اور شہر ایلتسکی میں نمک طعام بنانے کے کہ جو اُسکے قریب کے کھاری بھریوں سے بناتے ہیں کارخانے ہیں اکثر سوداگران شہروں کے خشکی کی راہ اُن مسافت دور و دراز کو جو ماہیں اِس ملک کے شہروں کے ہی اور حدود چین سے شہر توبولسک اور استرخان تک واقع ہی بذریعہ قافلوں کے طے کرتے ہیں *

اشیائے تجارت وہاں کی ہوستیں چمڑے چار پائے اور چرمی ہی سوداگر وہاں سے چین کو اشیائے معدنی اور پشمینہ اور شورہ اور غلہ اور چار پائے لیجاتے ہیں اور چین سے چاء حبو روئی چینی کے برتن ربوند چینی اور مشک اور دوائیں لاتے ہیں *

قطعه سبیریا کی سیاست مدنی کا بیان

اِس ملک کے شہروں کا ذکر یہ ترتیب اُن شہروں کے کہ یہ شہر اُن کے کناروں پر آباد ہیں لکھا جاتا ہے *

اُن شہروں میں سے ایک نہر اوبی ہی جسمیں نہر ایرتیش آکر ملی ہی جس میں مغرب کی طرف سے نہر توبال آکر ملی ہی جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد ہی بلکہ یہہ بباعث واقع ہونے نہر توبال کے کنارے پر اِس نام سے موسوم ہی یہہ دونوں ندیاں ایام بارش میں اِس قدر پور آتی ہیں کہ شہر سے تیرہ چودہ میل تک پانی ہی پانی ہو جاتا ہی اور تمام ضلع بھریہ کی مانند نظر آتا ہی اُن دنوں میں لوگ بہ سواری کشتی سفر کرتے ہیں مگر بباعث اِن ندیوں کے تجارت اِس شہر میں بہت ہوتی ہی اور سوداگروں اور چین کے براہ تری یہاں آتے ہیں اِسی باعث اشیائے فرنگستانی روس اور چین جیسے شراب انگوری فرانس کی اور کتابیں اور ہتیار وغیرہ مثل قطاعہ یورپ کی کثرت سے ملتے ہیں کثرت

تجارت کے باعث اس شہر میں سوداگر بہت بستے ہیں اس کے اطراف کے باشندے تاتاری ہیں اب وہاں یہاں کی سرد اور صاف اور چونکہ سردی زیادہ ہوتی ہی اس سبب سے مکانات یہاں کے اس قطع کے بناتے ہیں کہ اس میں باہر سے ہوا کم آئے *

یہ شہر قطعہ سیریا کے اُور تمام شہروں سے ہوا ہی ایک بلند میزانہ وار ٹیلہ پر آباد ہی گرد اس کے شہر پناہ گاہ اور منارہ وغیرہ اسمیں بہت ہیں کہ مسافروں کو دور سے خوشنما نظر آتے ہیں مکانات بعض لکڑی کے اور بعض سنگین خوش وضع بلکہ بباعث کثرت آبادی کے کل مکانات سیدھے قطار در قطار بطور لین کے بنے ہوئے ہوں باشندے اس کے تخمیناً بیس ہزار کے قریب ہیں یہ تمام ضلع بباعث اس شہر کے قطعہ ٹوبولسک کے نام سے مشہور ہی *

* دوسرا شہر تسک ہی جو نہر اوبی کے کنارے ہو تھرتوم اور ایرتش کے سنگم کے قریب آباد ہی اسمیں بھی تجارت بہت ہوتی ہی عجب نہیں کہ چند روز میں ٹوبولسک کے برابر ہو جاوے اور دارالسلطنت بھی یہی مقرر ہو روسی تاتاری بخارائی اور قلماتی تجاروں سے آباد ہی باشندے اس کے قریب تیرہ ہزار کے ہیں اسمیں ایک مدرسہ لشکری اُوز کئی مدرسے ہیں کہ انہوں کئی علم پڑھائے جاتے تھے لیکن اب انہیں نہ کوئی معلم ہی نہ طالب علم *

تیسرا شہر نیسی ایسک ہی جو نہر یونسی پر آباد ہی اُن کے درجہ عرض پر جتنے ہو کہ شہر ٹوبولسک ہی اسمیں بھی تجارت بہت کثرت سے ہوتی ہی لیکن بباعث اہل شہر کی بد معاملگی اور بد مستی کے ترقی نہیں پاتی باشندے قریب سولہ ہزار کے ہیں اس شہر سے تھرتی دور پر انگارہ ندی یونسی میں آکر ملی ہی اُس کے کنارہ پر بحیرہ ہیکال کے قریب شہر ایرکتسک آباد ہی باشندے اس کے قریب چوبیس ہزار کے ہیں اور یہ شہر اس زمین میزانہ وار ہو آباد ہی جو بہ نسبت سطح

بھڑو ٹوٹھانوس کے بارہ سو فٹ بلند ہی اسکے اطراف کی زمین نہایت سیر حاصل اور سرسبز اور شاداب ہی اور یہہ بھڑو بیکال سے تیس میل دور ہی اور بلحاظ کثرت اہل حرفہ بعد توپولسک کے یہہ دوسرا شہر ہی اسکے گرد شہر پناہ بیچ میں ایک قلعہ شہر کے اندر سیدھی سڑک خوش قطع بنی ہوئی ہی منادوس لکڑی کے اور تیس گڑیسے یعنی گرجا ہیں انہیں بارہ سکھوں میں اہل درنگ اسمیں بہت رہتے ہیں انہیں کے باعث انکی عملداری اور راہ و رسم نے اس واس کے ملکوں میں زیادہ تر رواج پایا ہی اسمیں سوداگروں کا ایک چوک بھی ہی چونکہ یہہ شہر حدود چینی تاتار کے قریب واقع ہی یہاں کے باشندوں کا اسباب خانگی اکثر چین کے کاریگروں کے ہاتھ کے بنے ہوئے ہیں بلکہ عورت و مرد یہاں کے چینی کورہ سرتی خصوصاً ریشمی بہت پہنتے ہیں اور بداعت قرب چین کے باشندے اسکے چار بھی بہت پیسے ہیں دستکاری اسمیں بہت ہوتی ہی آب و ہوا یہاں کی بہ نسبت اور قطعہ سمیریا کے معتدل ہی اکثر یہاں کل سے بہت اشیاء بنی ہیں اور یہاں مالک چین اور بھکارا اور روس کی اشیاء تجارت لوگ بہت لاتے ہیں اور اسی قطعہ کے شہروں میں سے کیاختا ایک شہر ہی جو سرحد چین پر واقع ہی جسکو بعض مہاجرین بھی کہتے ہیں اور یہہ شہر چینی اور مسکوب یعنی روس کے تجاروں کی مندی ہی کہ انہوں نے اپنے اپنے محلے اور جگہ علاحدہ علاحدہ مقرر کولہئے ہیں اور ایک قطعہ اوخوتسک ہی اور اس میں ایک شہر ہی اوخوتسک ہاگہ یہہ قطعہ اسی شہر کے باعث اس نام سے موسوم ہی اور شہر مذکور بندر ہی بھڑو اوخوتسک کے کنارہ پر آباد ہی باشندے انکے سولہ سو کے قریب ہیں اور یہہ قطعہ مشہور اس سبب سے ہی کہ اسکے اطراف میں بڑے بڑے بن ہیں کہ انہیں کشتی بنانے کے لائق لکڑی بہت پیدا ہوتی ہی اس آسکی کشتیاں یہاں بہت بنتی ہیں اور انہیں اشیاء تجارت کمشتکا مثل پوستیں وغیرہ بہر کر شمالی امریکہ

کی طرف بھیجی جاتی ہیں اور رودلینا کے آس گروہ پر جو مشرق کی طرف سے شمال کی طرف موزنے سے پیدا ہوا ہے شہر یاخٹسک آباد ہے اور یہ شہر ایرفوسٹ سے کسی قدر شمال کی طرف ہے یہ تمام قطعہ اس شہر کے نام موسوم ہے زمین یہاں کی کھادی سمور کے پوستیں کی تجارت بہت ہوتی ہے باشندے اسکے یاخونی کہلاتے ہیں خاص کر سموری پوستیں کے خرید و فروخت کے واسطے ایک میلہ لگتا ہے کہ جسمیں چین اور فرنگستان کے سوداگر آ کر اشیاء چینی اور فرنگستانی کے عرصہ سمور لے جاتے ہیں باشندے اسکے تھوٹا چار ہزار ہیں اور سبیریا کا ایک قطعہ جزیرہ نما کشتکا ہے اصلی باشندے اسکے سست اور غلظ الطبع اور وحشی ہوتے ہیں حیوانات بڑی اور بھڑی کا کہ قطعہ مذکور میں بہت ہیں شکار کر کے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں اور کتوں کو برف پر گاڑی کھینچنا سکھاتے ہیں باشندے اسکے دو ہزار سات سو کے قریب ہیں انہیں سے بارہ سو کے قریب روسی ہیں بیاض وحشی اور خانہ بدوش ہونے اصلی باشندوں اسکے کے ان لوگوں سے کوئی شہر آباد نہیں ہے روسیوں نے اس میں ایک شہر بنام یقور یولوس کے آباد کیا ہے جسمیں صرف روسی سات آٹھ سو کے قریب رہتے ہیں *

خاص دار الخلافت مسکوب یعنی شالا روسی کے ملکوں کا

بیان جو قطعہ ایشیا میں واقع ہیں

مسکوب کے ملکوں کی حد شرقی آس قطعہ زمین تک ہے جو نہر اُرال اور بھیرہ خضر کے درمیان واقع ہے اور حد جنوبی بلاد عجم اور بلاد ترک جو ایشیا میں ہیں اور بھیرہ اسود اور حد غربی اور شمالی بحر اسود اور نہر ولگا ہے اور یہ چار قطعوں میں منقسم ہے کاشان اور اورنبورگ اور استرخان اور کوہ قاف *

قطعہ کاشان کو گاڑاں بھی کہتے ہیں سنہ ۱۵۵۲ ع تک قاتاری سرداروں کے قبضہ میں تھا بعدہ مسکوب نے لے لیا یہ قطعہ نہر کرما اور

نہر ولکا کے کنارے پر واقع ہے شہر کاشان اس قطعہ کا مشہور شہر ہے جو نہر ولکا سے تین میل کے فاصلہ پر ہے باشندے اس کے ساتھ ہزار کے قریب ہیں اور اس قطعہ بارہ ہزار خاناری ہیں شہر مذکور میں اکتالیس کلیسے اور چودہ خاناری مندر ہیں ایک مدرسہ جامع مثل یونیورسٹی کے اور ایک مدرسہ متوسط مانند کالج کے بہت بلند اور خوش قطع بنا ہوا ہے خصوصاً ستون اس کے بہت خوشنما ہیں علاوہ ان کے نو مدرسے لشکری ہیں جنہوں سازھے تین سو طالب علم ہیں ان مدرسوں میں یورپ کے لغات تعلیم کئی جاتے ہیں اور وہاں ایک مکان ہے جسمیں مختصر خضر میں چلانے کے واسطے کشتیاں بناتے ہیں یہ شہر پہاڑی پر آباد ہے اور اس پہاڑی کی چوٹی پر ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہے یہاں بھی کل سے اکثر اشیا بنتی ہیں خصوصاً اون کی زیادہ اور روٹی اور چمڑے کا کام بھی وہاں بہت ہوتا ہے خاناری یہاں کے مسلمان ہیں اور یہ شہر پتروسبرگ اور آرکھانجل اور استرخان اور توپولسک اور موسکو اور اورنبورگ کی بڑی تجارت گاہ ہے اشیائے تجارت وہاں کے گاہیوں شہد مرم سچی صابون اور چمڑے اور گھوڑے ہیں اور اطراف شرقیہ اس کے میں ایک بڑا بن ہے جہاں کی لکڑی کشتیاں بنانے کے واسطے کام میں آتی ہے *

قطعہ اورنبورگ کا قصبہ اورنبورگ ہے جو نہر اُرال کے کنارے پر واقع ہے باشندے اس کے بیس ہزار کے قریب ہیں قاتاری ہر سال دس ہزار کے قریب گھوڑے اور چھ لاکھ بھیڑ اور بکریاں وغیرہ وہاں لیجاتے ہیں اور وہاں سے شہر بخارا اور ایشیا کے شہروں کی طرف قافلے جاتے ہیں اس قطعہ کے شہروں میں سے اُوفہ ایک شہر ہے باشندے اُس کے چھ ہزار ہیں اب وہ قطعہ اورنبورگ کا قصبہ ہے بعضہ کہتے ہیں کہ وہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا قاتاریوں کے اب بھی اُس میں آثار قدیمہ ہیں جنہر عربی حروف بخط کوفی لکھے ہوئے ہیں *

قطعہ استرخان کا قصبہ استرخان ہے اور وہ نہر ولکا کے ایک جزیرہ پر آباد ہے اور وہ جزیرہ نہر ولکا کے موہانہ سے پینتالیس میل دور ہے

اور اُس میں سوتلی کپڑے ہفتے اور رنگنے اور باروت بنانے اور نمک نکالنے کے لئے کارخانے ہیں باشندے اس کے پچاس ہزار کے قریب ہیں اشیاء تجارت وہاں کی مکاری و درزائی گایوں کی کولیں اور شراب اور گائیں اور مچھلیاں ہیں کہتے ہیں کہ ۲۷۰۰ کے قریب آدمی وہاں کے باشندوں میں سے مچھلی ہی پکڑا کرتے ہیں اور وہ روس اور بلاد عجم اور بخارا اور چین وغیرہ کی بڑی تجارت گاہ ہے زمین وہاں کی اگرچہ سیر حاصل نہیں ہے لیکن گدہوں اور تنغ یعنی بڑی جوار اور شہتوت خوب پیدا ہوتے ہیں پھل وہاں کے نہایت مشہور ہوتے ہیں اور بہروں کے کنارے اور نہر ولگا کے ڈاھوں میں چراگاہیں بہت ہیں باشندے اس قطعہ کے روسی اور آرمین اور قازاق اور قزاق اور قزاق اور ہون اور گرج وغیرہ سب ایک لاکھ نوے ہزار کے قریب ہیں قزاق قلعوں میں رہتے ہیں اور قزاق اور قازاق ہمیشہ سفر میں کوئی دارالافتات اُن کی سفرد نہیں *

اس قطعہ کی نہروں میں سے ایک نہر ولگا ہے جو ارغانی ہزار میل طویل ہے دو ہزار میل تک اُس میں کشمیں اور چھار چلتے ہیں دوسری نہر اُزال جو ساڑھے چار سو میل لمبی ہے اور یہ نہر اس قطعہ اور قطعہ اور ندرگ میں فاصل ہے دوسری نہر کوما ہے لیکن یہ چھوٹی سی ہے *

قطعہ کوہ قاف کو مسکوب نے بہرا نہر اہل عجم اور ترکوں سے چھین لیا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۲۹ع میں مابین اُن تینوں دولتوں کے یہ نہر وہدوہیمان ہوا کہ مسکوب کی حد شہر اسنارا جو بحر خضر پر شہر اردبیل سے شمال شرقی کی طرف واقع ہے ہوئی اور وہاں سے شمال غربی کی طرف نہر رس تک اور پھر مجرے سے مندرج تک اور وہاں سے جانب شمال غربی پہاڑ کو قطع کرتی ہوئی اُس نہر تک جو نہر گور میں گرتی ہے پھر مجرے نہر سے ملتے النہر میں

تک اور وہاں سے مغرب کی طرف پھر کر نہروں کے مندرجہ تک جسکو دائرنابی کہتے ہیں پھر مصعب بصرہ اسود تک جو قلعہ ماری قولا کے قریب ہی ہوئی *

یہ قطعہ جماعت جبال کوہ قاف کے گرم سارے ہی لیکن ہوا اور حالات بہ سہج شدت سردی کے کہ پہاڑوں میں ہوتی ہی مختلف رہتے ہیں اور بعض پہاڑوں پر ہر سال برف پڑتا ہی جیسے کوہ البرز جو سولہ ہزار پاسو فٹ بلند ہی لیکن اطراف چوہدرہ اور جنگل اور میدانوں کی ہوا معتدل ہی اور وہاں اقلیم معتدلہ کے غلے سب پیدا ہوتے ہیں *

یہ قطعہ کئی بلات مختلف میں منقسم ہی اول بلدالرج کہی گرجستان جو جبال کوہ قاف سے جانب جنوب واقع ہی *

ہوا وہاں کی معتدل یابس اور حالات آس ملا کے گیہوں چاول روئی اور بھگ اور السی میں اور بادام زرد آلو شفتالو بھی انجیر انار انکور دھن کے میوے ہیں پہاڑوں پر شاہ بلوط اور چاول بہت پیدا ہوتے ہیں اور ان پہاڑوں میں تازہ رنگ اور لڑھے کی ٹاہیں بھی ہیں گور اور دس وہاں کی نہروں *

باشندے وہاں کے گرج ارمن ترک اور یہود سب قریب دو لاکھ بیس ہزار کے ہیں گرج بعض مسلمان اور بعض مسیحائی کلیسائے روم اور کلیسائے ارمن کے مذہب پر ہیں *

اس ملک کے بڑے شہروں میں سے شہر تفلیس ہی جو نہر گور پر واقع ہی اور یہ گرجستان کی دارالامارہ ہی *

باشندے اس کے قریب تیس ہزار کے اعلیٰ تفلیس اور ایرواں سمیت جمیع علائقات شاہ ایران کے تابع تھے اب سنہ ۱۸۲۹ ع سے مسکوپ یعنی شاہ روس نے اپنے قبضہ میں کرلیئے ابواسحق اصطخری نے کتاب الاقالیم میں لکھا ہی کہ شہر تفلیس نہایت آباد ہی اور گرد آسگے مٹی کی

شہر پناہ اور اُسکے تین دروازے ہیں اور طبریہ کے حمام کی مانند اُسہیں
گلی حمام ہیں کہ جنہیں بعیر آگ کے پانی گرم ہوتا ہی *

بلاد ارمن کا سب سے بڑا شہر اران ہی باشندے اُسکے دس ہزار ہیں
اُنہیں اکثر مسیحیائی ہیں شہر بردع اور باب اور بفلوس بھی اُسکے مشہور
شہروں میں سے ہیں *

دوسرا اُرمیہ سے ایمریٹیا ہی حدود اربعہ اِس بلاد کی یہہ ہیں
جانب شمال کوہ قاف اور بطرف مشرق بلادالکرج اور جانب جنوب
بلادالترک اور بطرف مغرب بحر اسود یہہ زمانہ قدیم میں بلاد خلیجیس
کا ایک ضلع تھا حاصلات اِس کے وہ ہیں جو گرجستان میں مذکور
ہوئے *

اکثر باشندے اِس کے جو قریب ایک لاکھ پینسٹھ ہزار کے ہیں
گرجیوں کی نسل سے ہیں اِس بلاد کے شمال کی طرف کے پہاڑوں کے
دامن میں ایک قبیلہ ہی عباسیہ جو نہایت مکار اور شہور ہیں ارمن
اور ترکوں سے نمدے کالی لومڑی کے پوستیں شہد موم بقیس کی لکڑی
کی تجارت کر کے گذر اوقات اپنی کرتے ہیں *

تیسرا بلاد چرکس ہی جو کوہ قاف سے شمال کی طرف واقع ہی
اور اِس میں کوبانی ایک بھر ہی جو بحر اسود میں گرتی ہی اور
نہر ترک اور کوما دو نہریں ہیں کہ یہہ بحر خضر میں جاسکتی ہیں
باشندے اِس کے چار لاکھ ستر ہزار کے قریب ہیں اور یہہ کئی فرقے ہیں
ظاہرا مسکوب کے ماتحت ہیں لیکن درحقیقت وہ خود مستقل ہیں
یعنی اپنی قوم کے سرداروں کی فرماں برداری کرتے ہیں اور بد ذاتی
و مکر و خیانت میں کامل ہیں چار ہائے اور گھوڑوں کے چرانے اور چوہی
و لوٹ مار کرنے پر اُنکا گذر ہی اور ڈاکوؤں کی طرح گرجستان کے مرد اور
ہورتوں کو کہ نہایت حسیت اور جمیلہ ہوتی ہیں پکڑ کر ترکوں کے ہاتھ
فروخت کردالتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی لڑکیوں کو بھی بیچ دالتے

ہیں اور انہیں مثل مشہور ہی کہ گھوڑا اچھا کتا اچھا ناؤ اچھا اگر یہہ نہیں تو حفظ زندگانی نہیں *

چوتھا بلاد داغستان بحر خضر پر واقع ہی باشندے اس کے فضیلتاً دو لاکھ ہیں قوم چرگسیہ اور ترکمان اور ارمن اور یہود وغیرہ ہے ۔
وہاں کی بڑی نہروں میں سے نہر سمور ہی اور مشہور شہروں میں سے شہر دربند جو بحر خضر کے کنارہ اور بلاد شروان کی سرحد پر واقع ہی حد شمالی اسکی داغستان اور حد شرقی بحر خضر اور حد جنوبی قطعہ گیلان اور آذر بایجان جو عجم کی سلطنت میں سے ہی اور حد غربی گرجستان ہی اور اُس میں بہر گور ہجہم سے یورپ طرف بہتی ہی باشندے وہاں کے معجوسی یعنی آتش پرست اور ارمن اور ترکمان اور یہود سب قریب ایک لاکھ بیس ہزار کے ہیں *

اشبای تجارت اس قطعہ کی شراب زعفران انہوں نعت مچھلی ہیں اور اُسکا شہر قدیم پاکو ہی جس میں اشیاء مذکورہ علی الخصوص نعت کی تجارت بہت ہوتی ہی ہند اور فارس کے معجوس آسکو شہر مقدس جانے ہیں اور اُسکی زیارت کو جاتے ہیں اس واسطے کہ وہاں نعت کے فوارے ہیں جو خود بخود بہ سبب دھنیت کے جلتے رہتے ہیں اس قدر کہ روے زمیں دور دور تک اُسکی روشنی سے روشن ہو جاتی ہی اصلی باشندے اس قطعہ کے حسن صورت میں مشہور ہیں یہاں تک کہ اور خوبصورت آدمیوں کو آنسو نسبت دیتے ہیں اکثر لوگ وہاں سے لوندی غلام لیکر بلاد عثمانیہ اور فارسہ میں لاکر بیچتے ہیں *

بلاد مسکوب کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں ہیں

بعض جزائر سمیریایہ جدید میں ہیں جو بحر شمالی میں واقع ہیں لیکن وہ سب دیوان ہیں اور بعض جزائر چھوٹے چھوٹے ہوازیہ ہیں اور سلسلہ جزائر وندیاں اور جزائر شمالیہ جو مایوں کمشتکا اور اُسکا کے کہ امریکہ میں ہی واقع ہیں یہہ سب گیارہ سو جزیرے ہیں اور انہیں

سے چالوئس آباد اور باقی ویران ہیں اور کمشنگا سے دکن طرف کو رہا دک
چھوٹے جزیرہ ہا آئیں سے ہوا جزیرہ جو جنوب کی جانب ہی سلکٹ
چالوئی کے تابع ہی اور باقی اور جزائر کے باشندے مسکوب کو ہوستیں اور
چھوٹے حامل میں دیتے ہیں *

وسط ایشیا کا بیان

اس قطعہ متوسطہ میزانیہ دار کی حد غریبی بھیرہ خضر اور شوقی
بھیرالکاهل ہی اور شمالاً کوہ الثانی اور جنوباً ممالک عجم وغیرہ یعنی
افغانستان اور ہندوستان اور برہما اور چین اور یہہ قطعہ در ہوتے ملکوں
پر مشتمل ہی *

بطرف مغرب ترکستان جو مملکت توران کے ماتحت ہی اور یہہ
تین سو سو میں منقسم ہی ایک گرجستان جو رود سیر یعنی سیحون
سے شمال کی طرف ہی اور دوسرا جانب جنوب خاص ترکستان جو
توران کے نام سے موسوم ہی تیسرا بخارا جو ترکستان سے ماہیں جنوب
اور مشرق واقع ہی *

دوسرا حصہ وسط ایشیا تاتار ہی جو شاہ چین کے زیر حکومت ہی
اور یہہ ہی کئی قطعوں میں منقسم ہی ایک مغلیہ جو توران سے
مشرق کی طرف ہی دوسرا منصورہ جو مغلیہ سے شرقاً بھیرالکاهل
تک چلا گیا ہی تیسرا جزیرہ نماکوریہ جو منصورہ سے گوشہ جنوب
اور مغرب میں واقع ہی چوتھا تبت جسکے سمت مغرب توران اور
بطرف شمال مغلیہ اور سمت مشرق ملک چین اور جانب جنوب برہما
اور ہندوستان ہی *

یہہ قطعہ مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل لنگا اور شمال سے
جنوب تک نصفیناً ایک ہزار میل چوڑا ہی لیکن اسکے بیچ کا قطعہ
جو ہندوستان سے شمال کی طرف واقع ہی اٹھارہ سو میل عریض ہی *

دوسری فصل مملکت توران کے بیانی میں

تورکستان کی حدود اربعہ یہ ہیں بطرف مغرب بھیرہ کہیں اور روہ آرال اور سمت شمال رود آرال اور کوہستان ایسم اور بطرف مشرق کوہستان بلور اور جانب جنوب فارس اور افغانستان جو ہماٹ ہندوکش کے اُس سے منفصل ہے ایسم سے دو بڑی رودیں ایک سیر یعنی سیتون اور دوسری عمو یعنی چیتون نکلتی ہیں رود سیر سترہ ہاسو میل بہ کر بھیرہ آرال کے شمال اور مشرق کے گوشہ میں جاتے گرتی ہے اور رود عمو آٹھ سو اسی میل بہ کر بھیرہ مذکور کے گوشہ جنوب اور مغرب میں گرتی ہے *

اس قطعہ کے بطرف مغرب بھیرہ خضر کے کنارے پر بنامہ ریگستان اور زمین شور ہے اور بھیرہ آرال کے شمال اور مغرب کی طرف بہت وسیع اور بلند میزبانہ دار کئی قطعے ہیں آسمیں چراگاہیں بہت ہیں اور اُنکے نشیب میں ریگستان لیکن جنوب اور مشرق کی طرف کی زمین زر خیر اور پر فضا نباتات آسمیں بہت پیدا ہوتے ہیں اس قطعہ تورکستان کی نصف زمین کھاری ہے اور سد حاصل نہیں بھیرہ آرال جو اس قطعہ میں واقع ہے شمال سے جنوب تک دو سو میل اُنبا اور اوسط عرض ایک سو بیس میل چوڑا ہائی اسکا مائل بہ شوریٹ صحیلیاں ایسم بہت ہیں اور بھیرہ آرال میں جنوب کی طرف بہت چیزیں ہیں آسمیں سے جو ہڑے ہیں وہ آباد ہیں اور اس قطعہ توران کے مشرق کی طرف ایک جھیل ہے بالکش اُسکو جھیل چنگیز بھی کہتے ہیں طول اسکا ایک سو ساٹھ میل عرض بہت کم ہے لیکن تحقیقاً معلوم نہیں باشندے یہاں کے ترکوں سے زیادہ تو مشابہ ہیں یہ ملک خاص دو ملکوں میں منقسم ہے قرغز اور توران یہ قوم سب خانہ بدوش ہیں کوئی دارالامانت انکی مقرر نہیں چروائی کر کے بسر اوقات کرتے ہیں *

قطعہ تورانی بہ نسبت اب کے زمانہ سابق میں بہت وسیع تھا اب ایک چھوٹا سا قطعہ رہ گیا ہی رقبہ اسکا آٹھ لاکھ میل مربع باشندے اسکے ساتھ لاکھ اسی قطعہ میں سے نہر قزوین نکل کر رود سندھو میں جا کر گرتی ہے مشہور شہر اس قطعہ کے بخارا سمرقند بلخ جسمیں متحوسبوں کا آتشکدہ ہے اور زردشت بھی اسی میں پیدا ہوا تھا اور آرکنج قوندقندشند فندور بدخشاں ہن این سب میں سے بعض بعض شہروں کا بیان کیا جاتا ہے اور اس قطعہ میں ترکستان ایک شہر ہے وہ تمام ضلع اس شہر کے نام سے موسوم ہے شہر مذکور میں ایک ہزار مکان اور پانچ ہزار باشندے ہیں اور شہر تاشقند میں چھ ہزار مکان اور تھویدا تیس ہزار باشندے ہیں اور یہ ترکمان کہلائے جاتے ہیں تاتاریوں کی نسبت سیاہ قام ہوتے ہیں ترکوں کی ابتداء اسی قوم سے ہے اس قطعہ متوسطہ کے باشندے باوجود خانہ بدوش ہونے اور چراویہ بن کرنے کے راہ و رسم میں اپنی قومیت اور خاندان کا لحاظ بہت رکھتے ہیں *

منقول ہے کہ ترک اور تاتار اور محل قیں بھائی تھے پس یہ تینوں قومیں انہیں کی اولاد میں سے ہیں اور بعض مغلوں کو افلاکی بھی کہتے ہیں یعنی نہایت عالی نسب اور تاتار کے معنی باج گزار کے ہیں چونکہ چنگیز خاں نے انکو اپنا باج گزار کیا تھا اس سبب سے اس نام سے موسوم ہوئے یہ تینوں قومیں باہم اگرچہ مختلفالوضع ہیں لیکن بہ نسبت آؤر لوگوں کے زیادہ تر مشابہ ہیں اسی سے قداس یہ چلوتا ہے کہ ابتدا میں یہ سب ایک قوم ہوں بعدہ بمباعت چراویہ بن کے ملحدہ علحدہ خاندان ہو گئے ہیں *

صوبہ بخارا کا بیان

یہ قطعہ بہ نسبت تمام مملکت تورانی کے بہت شاداب ہے خصوصاً مملکت سفدیانہ جو رود سفد کے سبب اس نام سے موسوم ہے نہایت

نہر خلیج اور سہراب چنانچہ کسی مصنف اہل عرب نے لکھا ہی کہ اگر آٹھ روز برابر سفدیافہ میں سفر کیجئے تو ہر چار طرف بہ سبب کثرتِ زراعت اور اشجار اور نہاتات کے ایک باغ دلکشا مرحمت افزا معلوم ہوتا ہی وسیع اور سر سبز میدان جس نہرں بہتی ہوئیں اور عمدہ عمدہ مٹلی جن کے ہر چار طرف خوش قطع و پر فضا کھڑیاں لگی ہوئیں ایک نمونہ فودوس بریں کا معلوم ہوتا ہی بلکہ اس کو بہشت دنیا کہتے ہیں شہر اور مورخوں کی زیادہ تر تعریف اور توصیف کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید اُس ملک کے اور قطعات کی بہ نسبت یہ زیادہ سرسبز و شاداب ہوگا اس صوبہ میں دو شہر بڑے نامور اور مشہور ہیں سمرقند اور بخارا شاہ تیمور یعنی نمر انجاء کے عہد میں بیامٹ قابض ہونے شاہ مذکور کے تمامی ممالک قطعہ ایشیا پر سمرقند دارالخلافہ تھا سب ملکوں سے بڑے بڑے رئیسوں نے آخر شاہ موصوف کی نذر کی یہ شہر بھی اُسوقت میں خوب آباد تھا چنانچہ لکھا ہی کہ خاص شہر کے باشندے ایک لاکھ پچاس ہزار تھے اب اُن سلاطین عظم الشان اور امراء جلیل القدر کا کہ جنسے یہ شہر آباد تھا بتجزئ نمل و حکایات کے نام و شان یہی باقی نرہا سنہ ۶۵۰ ع میں کانغ بذات کی ایجاد اسی شہر سے ہوئی ہی شاہ تیمور † کی قبر بھی اسی شہر میں ہی *

+ اُس مقام پر کچھ ذکر امیر تیمور کا واسطے ملاحظہ فائزین کے کیا جاتا ہی *

عہد چنگیز خان کے تھمینا سر دوس کے بعد تیمور بیگ معروف بہ تیمور لنگ نے جو تاتاری قوم سے تھا مگر اسنے اُس قرض سے کہ چنگیز خان کے مسد مقبوضہ سابقہ کا مدعی اور وارث بن جاوے اپنے آپکو قوم محل سے ظاہر کیا تھا صرف دو قروں تاتاری کی مدد سے اپنا لقب شاہی مقرر کر کے پہلے اُس ملک پر جو رود سیر اور رود ارش ہے درمیان واقع ہی سب بلاد ترکستان پر قبضہ کیا پھر ایران کے شمالی اطراف صوبہ خراسان پر اور بعد اُسکے صوبہ فارس اور عراق پر فتوحات ہو کر پھر جانب مغرب کردستان اور اوسن پر حملہ کر کے اُن دونوں کا دارالامارت یعنی تھیس اور کارز فتح کر لیا پھر ایران کے ترکوں کی سرکشی سنکر شہر اصفہان پر حملہ آور ہوا اور

فی زمانہ باشندے اس کے قریب تیس ہزار کے ہیں شہر بھڑا
 سمروند سے بطرف مغرب کچھ تھوڑے فاصلہ پر آباد ہی اب بھی
 دارالخلافت ہی اگرچہ ہموار میدان میں واقع ہی لیکن یہ سب کثرت
 انہجار اور نباتات کے دور سے نظر نہیں آتا یہہ شہر مربع چار کوس کے
 گرد میں آباد ہی ہر چار طرف اُس کے مٹی کی کچی شہر پناہ بنی
 ہوئی ہی شہر میں بارہ دروازہ ہیں جس میں گیارہ کھلے رہتے ہیں
 اور ایک ہمیشہ بند رہتا ہی لوگ کہتے ہیں کہ جب سے ایران کے بادشاہ
 اُس شہر کے باشندوں کا اسقدر نش و خوں کیا کہ ستر ہزار ستر و ہاں کے مقتولوں کے
 اپنی فوج سے گنوائے پھر وہاں سے شمال کی طرف ملک روس پر رجوع کر کے رود قس
 اور رائگا کے درمیان کے ملک پر عازم ہوا اور تو جس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں
 مصروف رہا آخر کار کاما ندی کے کنارے جو رائگا میں جا کر ملی ہی ایک جنگ عظیم
 ہو کر دشمن کی سب فوج کو قتل کر کے قلعیاں ہو گیا وہاں سے فارغ ہو کر سمروند
 میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کر کے پھر
 مغرب کی طرف متوجہ ہوا اور بغداد جاکر وہاں کے خلیفوں سے بغداد چھین لیا اور
 پھر شمال کی طرف پھر کر گرجستان اور کوہ قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور
 اُس کوہستان سے گذر کر شاہ طہقان پر چڑھائی کر کے اُس پر قلعیاں ہوا بلکہ تمام
 جنوبی ملک روس پر تا دارالخلافت مسکوب قابض ہو گیا ہمد اُسکے پھر سو قند کو
 آکر کچھ دنوں ہندوستان کی چڑھائی کا اسباب و سامان تیار کرتا رہا پھر ہندوستان
 کے کوہستان کی راہ سے فوج لاکر سندھ دریا سے اتر کر پنجاب میں آ داخل ہوا اور
 شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچہ اُس ملک میں کسی نے اُسکا مقابلہ نہیں
 کیا مگر تو بھی ایک لاکھ آدمی کو گرفتار کر کے سب کو ایک رات میں قتل کروا ڈالا
 پھر وہاں سے دہلی کی طرف متوجہ ہو کر اُسکو فتح کیا اور اپنی فوج کو شہر کے لوٹنے
 کی اجازت نام دی اس سبب سے بچنے دہلی کے باشندوں نے بیحد ہمتی خیال کر کے اپنے
 سب گوریبار و مال اسباب کو آگ دیدی اور اہل و عیال کو بھی اُس میں جلا دیا
 پھر اُسکو ایران کی سرکشی کی خبر پھر نچھی اس لیئے اُس طرف کو جا کر اُس ملک
 والوں کو زیر کیا بعدہ مغرب کی طرف فوج لیجا کر سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی کر کے
 ملک شام سے گذر کر کوچک ایشیا یعنی یوناناضول میں جا پہونچا اور ایک شہر سائی زاس
 نکر فتح کر لیا اور سوائے اہل اسلام کے اُس ملک کے نصرانیوں کو زندہ زمیں میں
 گزرا دیا شاہ عثمان یازید جو اُس وقت قسطنطنیہ میں نصرانیوں سے لڑ رہا تھا امیر
 تیمور کے آنے کی خبر سن کر بھر مار مروا کی راہ سے لوٹ آیا جب اُس نے بھر مذکور سے

کا لشکر اس دروازہ سے آیا تھا تب سے یہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانات اس شہر کے کھپے اینٹ کے بنے ہوئے ہیں سڑکیں بطور گلیوں کے نہایت تنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت ساتھ ساتھ سے زیادہ عریض نہیں اس شہر سے سات میل کے فاصلہ پر ایک ندی ہی جس میں سے نہر کاٹ کر شہر میں لائے ہیں اور شہر میں اس کی کئی شاخیں ہو گئی ہیں جن کے سب سے تمام شہر میں پانی پہنچتا ہی اور اس میں ایک تالاب بھی ہے وہ بھی اس نہر کے پانی سے ہمیشہ لبالب رہتا ہی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ ہمیشہ صاف اور چارہ پانی صرف میں لاتے ہیں یہ شہر قطعہ منوسطہ ایشیا کے اشیاء تجارت کی گویا منڈی ہی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

موجود تھا تو سنا کہ تیمور نے ملک شام کے حذب میں تمام قلعہ براناضل کو شکست دے کر قاتل بلکہ شہر حلب کے پاس مصرانی کوچ جو اس کے مقابل آئی تھی اسکو بھی نیست و نابود کر کے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں سے بغداد کو لوٹ کر نوے ہزار اس شہر کے باشندوں کو قتل کرائے سو ان کے ایک مصلحہ مغربی شکل کے طور پر تعمیر کروا دیئے اور وہاں سے پھر کر شہر انگوریا میں جسکو زمانہ سابق میں اینکیوا بھی کہتے تھے اور وہ صوبہ درجیہ کا ہی بایزید سے مقابلہ ہوا اس وقت سنہ ۱۳۰۲ء تھے تیمور اور بایزید سے ایسی لڑائی ہوئی کہ کچھ نہ ہوئی تھی عربین سے تین لاکھ چالیس ہزار آدمی مارے گئے آخر کار بایزید شکست کھا کر تیمور کے ہاتھ گرفتار ہوا اس بات میں اختلاف ہی کہ بعد اسکے تیمور نے بایزید کا کیا حال کیا بعض کہتے ہیں کہ تیمور نے رحم دلی سے بایزید کو قلعہ بخشی کر کے پھر اس ملک میں پھال رکھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو ایک آٹھنی پنجبرے میں بند کر کے چندے کوچ کے ساتھ رکھ کر پھر ہاتھ کے پاؤں سے کھسکا کر مراد والا اسکے بعد شہر انسوس اور ازمو کو لیکر پھر اذربائیجان کے خراب کرنے کے لیئے روانہ ہوا اور انکی تنبیہ سے نارغ ہو کر پھر سمرقند کو لوٹ آیا اور وہاں چندے متیم رکھ کر چین پر چڑھائی کر نیکا سامان تیار کیا اور اس طرف کو روانہ ہو کر شہر اطراں میں جو روسیہ پر واقع ہے ایگھتر برس کی عمر میں وفات پائی مگر اس کے امیروں نے مرنا اسکا اخفا کر کے اسکے مقصد کو پورا کیا یعنی چین پر چڑھائی کر کے فتح کر لیا اسی وقت سے چین میں مغلوں کی حکومت آج تک چلی آتی ہے اور ہندوستان میں بھی انکی اولاد دہلی کی تخت نشین رہی اس وقت تک کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قرار پائی ۔

فنی زمانہ باشندے اس کے قریب تیس ہزار کے ہیں شہر بطور
 سرحد سے بطرف مغرب کچھ تھوڑے فاصلہ پر آباد ہی اب بھی
 دارالخلافت ہی اگرچہ ہموار میدان میں واقع ہی لیکن یہ سبب کلرہ
 اشجار اور نباتات کے در سے نظر نہیں آتا یہ شہر مربع چار کوس کے
 گرد میں آباد ہی ہر چار طرف اُس کے مٹی کی کچی شہر پناہ بنی
 ہوئی ہی شہر میں بارہ دروازہ ہیں جس میں گیارہ کھلے رہتے ہیں
 اور ایک ہمیشہ بند رہتا ہی لوگ کہتے ہیں کہ جب سے ایرانی کے بادشاہ
 اُس شہر کے باشندوں کا اس قدر نش و خوں کیا کہ ستر ہزار سر وہاں کے مقتداوں کے
 اپنی فوج سے گنوائے پھر وہاں سے شمال کی طرف ملک درس پر رجوع کر کے روٹے
 اور والگا کے درمیان کے ملک پر عازم ہوا اور تو جوس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں
 مصروف رہا آخر کار کاما ندی کے کنارے پر جو والگا میں جا کر ملی ہی ایک جنگ عظیم
 کر کے دشمن کی سب فوج کو قتل کر کے تھکاب ہو گیا وہاں سے فارخ ہو کر سرحد
 میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کر کے پھر
 مغرب کی طرف متوجہ ہوا اور بغداد جا کر وہاں کے خلیفوں سے بغداد چھین لیا اور
 پھر شمال کی طرف پھر کر گرجستان اور کوا قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور
 اُس کوہستان سے گذر کر شاہ طہجاق پر چڑھائی کر کے اُس پر تھکاب ہوا بلکہ تمام
 بحرہی ملک روس پر تا دارالخلافت مسکوب قابض ہو گیا بعد اُسکے پھر سو قد کو
 آکر کچھ دنوں ہندوستان کی چڑھائی کا اسباب و سامان تیار کرتا رہا پھر ہندوکش
 کے کوہستان کی راہ سے فوج لاکر سندھ دریا سے اتر کر پنجاب میں داخل ہوا اور
 شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچہ اُس ملک میں کسی نے اُسکا مقابلہ نہیں
 کیا مگر تو بھی ایک لاکھ آدمی کو گرفتار کر کے سب کو ایک رات میں قتل کر دیا
 پھر وہاں سے دہلی کی طرف متوجہ ہو کر اُسکو فتح کیا اور اپنی فوج کو شہر کے لوت نے
 کی اجازت عام دی اس سبب سے بعضے دہلی کے باشندوں نے بیہوشی خیال کر کے اپنے
 سب گہریار و مال اسباب کو آگ دیدی اور اہل و عیال کو بھی اُس میں جلا دیا
 پھر اُسکو ایران کی سرکشی کی خبر پہونچی اس لئے اُس طرف کو جا کر اُس ملک
 والوں کو زیر کیا بعدہ مغرب کی طرف فوج لیجا کر سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی کر کے
 ملک شام سے گذر کر کوچک ایشیا یعنی برافاضل میں جا پہونچا اور ایک شہر سائی زاس
 لڑکر فتح کر لیا اور سولے اہل اسلام کے اُس ملک کے نصرائیوں کو زندہ زمین میں
 گزرا دیا شاہ عثمان بایزید جو اُس وقت سلطانیت میں نصرائیوں سے لڑ رہا تھا امیر
 تیمور کے آنیکی خبر سن کر بھر مار موردا کی راہ سے لوت آیا جب اُس نے بھر مذکور سے

کا ٹھکر اس دروازہ سے آیا تھا تب سے یہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانوں اس شہر کے کچی لہنت کے بنے ہوئے ہیں سوکھیں بطور گلیوں کے نہایت ٹنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت سائے فٹ سے زیادہ عریض نہیں اس شہر سے سائے میل کے فاصلہ پر ایک ندی ہی جس میں نہر کاٹ کر شہر میں لائے ہیں اور شہر میں اُس کی کئی شاخیں ہر گئی ہیں جن کے سبب سے تمام شہر میں پانی پہونچتا ہی اور اُس میں ایک تالاب بھی ہی وہ بھی اس نہر کے پانی سے ہمیشہ لبالب رہتا ہی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ ہمیشہ صاف اور جاری پانی صرف میں لاتے ہیں یہ شہر قطعہ متوسطہ ایشیا کے اشیاء تجارت کی گویا منڈی ہی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

ہیور کیا تو سنا کہ تیمور نے ساک شام کے جنوب میں تمام قطعہ پراناضول کو ہلاک کر ڈالا بلکہ شہر حلب کے پاس مصرائی فوج جو اُسکے مقابل آئی تھی اُسکو بھی نیست و نابود کر کے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں سے بغداد کو لوٹ کر تیرے ہزار اُس شہر کے باشندوں کو قتل کرائے سر اُنکے ایک مصلحہ مشروطی شکل کے طور پر تعمیر لگوا دیئے اور وہاں سے پھر کر شہر انگریزا میں جسکو زمانہ سابق میں اینکیرا بھی کہتے تھے اور وہ صریح فرجیہ کا ہی بایزید سے مقابلہ ہوا اُس وقت سنہ ۱۴۰۲ء تھے تیمور اور بایزید سے ایسی لڑائی ہوئی کہ کبھو نہروئی تھی عرفین سے تین لاکھ چالیس ہزار آدمی مارے گئے آخر کار بایزید شکست کھا کر تیمور کے ہاتھ گرفتار ہوا اسباب میں اختلاف ہی کہ بعد اُسکے تیمور نے بایزید کا کیا حال کیا بعض کہتے ہیں کہ تیمور نے رحم دلی سے بایزید کو تاج بخشی کر کے پھر اُس ملک میں بھال رکھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو ایک آہنی پنجیرے میں بند کر کے چندے فوج کے ساتھ رکھ کر پھر ہاتھ کے پانوں سے کھسٹوا کر مر ڈالا اسکے بعد شہر انسوس اور ازمیو کو لیکر پھر ایران کے خراب کرنے کے لیئے روانہ ہوا اور اُنکی تنبیہ سے نارغ ہو کر پھر سمرقند کو لوٹ آیا اور وہاں چندے متکیم رکھ کر چین پر چڑھائی کرنیکا سامان تیار کیا اور اُس طرف کو روانہ ہو کر شہر اطرار میں جو روسیہ پر واقع ہی ایگھتر برس کی عمر میں وفات پائی مگر اُس کے امیروں نے مرڈا اُسکا اخفا کر کے اسکے مفصد کو پورا کیا یعنی چین پر چڑھائی کر کے فتح کر لیا اُسی وقت سے چین میں صفوں کی حکومت آج تک چلی آتی ہی اور ہندوستان میں بھی اُنکی اولاد دہلی کی تخت نشین رہی اُس وقت تک کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قرار پائی -

شمالی اور جنوبی سے چہہ راستے جاتے ہیں دو جانب شمال روس کی طرف اور ایک طرف مشرق مغلیہ کی طرف اور تین جنوباً فارس اور افغانستان کی طرف *

محصول تجارت کے مال پر تین روپیہ سینکڑہ کے حساب سے لیا جاتا ہے اگر کوئی اس محصول کے دینے میں کچھ بھی قصور کرے تو حاکم کی طرف سے بڑی سخت سزا ہوتا ہے اور رعایا سے جنگی کا محصول ہر شے میں سے چرتھائی لیا جاتا ہے *

تمام آمدنی ملک بخارا کی سات لاکھ اشرفی دہاں کے سکے کی اور ہر اشرفی سات سات روپیہ کی مقرر ہے کل فوج شاہ بخارا کی چودہ ہزار سوار ہیں اور شہر کے بیچ میں ایک چھوٹا سا ٹیلہ مقدار دو سو فٹ کے بلند ہے اُس پر ایک قلعہ بنا ہوا ہے جس کو ارک کہتے ہیں امیر بخارا اُس میں رہتا ہے اور مکانات اور خزانہ اور دفتر شاہی بھی اُسی میں ہے اور ارک کے اندر اُسی توپیں اچھی تیار ہیں مگر سامان اُن کا کچھ درست نہیں شہر کے مقدمات کا فیصلہ قاضی اور محتسب کرنا ہے یعنی قاضی بطور جج کے اور محتسب بطور مجسٹریٹ کے مقرر ہیں وہ تحقیقات دعویٰ کی کر کے اور موافق شریعت مسلمانوں کے حکم اُس پر لکھ کے نقل اُس کی امیر بخارا کے حضور میں روانہ کرتے ہیں جمعہ کے دن نماز کے بعد امیر بخارا دربار کرتا ہے جس میں عالم اور مدرس لوگ حاضر ہوتے ہیں اور ہفتہ بھر کے فیصلوں کے کاغذ قاضی اور محتسب کے بھیجے ہوؤں کا معائنہ کرتے ہیں اور امیر بخارا اُن سے پوچھتا ہے کہ یہ سب فیصلے شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں اگر مطابق ہائے گئے تو اُن کی نسبت میں جاری کرنے کا حکم صادر ہوتا ہے اور جو وہ فیصلے مطابق شریعت کے نہوئے تو اُسی وقت اُن کی موتوفی کا حکم لکھا جاتا ہے اور اُس کی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جاتا ہے اور دوشنبہ کے دن امیر بخارا ایک دربار عام کرتا ہے جس میں

امیر و غویب سب پادشاہ کی جفاہ میں حاضر ہو کر اپنا عرض حاضر کر سکتے ہیں اس لیے بہ نسبت اور ملکوں وسط ایشیا کے وہاں ہر ظلم کم ہی *۔

تمام ملک کی خبروں کے کاغذ ہو روز پادشاہ کے ملاحظہ سے گذرتے ہیں اور جو شخص ہرانا نوکر کام سے معذور ہو جاتا اس کے دو تین روپیہ پنشن مقرر ہو جاتے ہیں شہر میں اٹھارہ مدرسہ ہیں اور ہر مدرسہ میں امیر کی طرف سے کتب خانہ مقرر ہی مقدور والا طالب علم اپنے پاس سے کھاتا ہی اور غویب محتاج طالب علم کو اس کے یہاں سے کھانے کو ملتا ہی فقہ کا علم جو مسلمانوں کی شریعت کا ایک قانون ہی زیادہ پڑھایا جاتا ہی اور کچھ صرف و نحو باقی اور علم مثلاً حدیث تفسیر تصوف منطق حکمت ریاضی جبرائیلہ اصطلاح تقویم کچھ نہیں پڑھ جاتے اس لیے کہ وہاں کے علما کی نظر شکم پروری پر ہی دو تین کتابیں فقہ کی ہوتی ہیں مدرس یا قاضی یا مفتی یا پیش امام یا خطیب بنتجاتے ہیں اور اپنا ہمت پالتے ہیں شہر میں چالیس مسجدیں ہیں جو کوئی ایک وقت کی نماز میں سستی کرتا ہی سزا دیا جاتا ہی اس لیے مسلمان لوگ وہاں کے حاکم کے خوف سے ہانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اذان کے سنتے ہی مسجد کو بھاگے ہیں شہر میں ہائیس خانقاہیں ہیں جن میں بڑے بڑے صوفی لوگ اپنے مریدوں کو علم باطن تعلیم کیا کرتے ہیں *۔

اہل روس مدت سے یہ بات چاہتے تھے کہ ایک وکیل ہمارا بخارا میں رہے مگر امیر بخارا نے یہ بات قبول نہ کی جب انہوں نے اپنے داخل پانے کی کوئی تدبیر نہ دیکھی تو حیلہ معقول اختیار کیا یعنی اپنے آپ کو غلام بنا کے امیر بخارا کی خدمت میں رہ کر وہاں کے حالات سے اپنی گورنمنٹ کو خبر دیتے رہتے تھے چنانچہ مولوی محمد صالح افندی نے اپنی کتاب سدر وسط ایشیا میں لکھا ہی

کہ جب میں بخارا میں پہنچا اور امیر بخارا نے مجھ کو ملاقات کیواسطے بلایا بعد ملاقات کے رخصت کے وقت کچھ تھوڑا سا مہوہ دو غلاموں کے ہاتھ بطریق ضیافت میوے ساتھ کر دیا میں نے جو ان دونوں شخصوں کی وضع کو غور کیا تو معلوم ہوا کہ اہل بخارا سے نہیں ہیں اس گناہ سے ان دونوں سے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت امیر کے غلاموں میں سے ہیں مگر میں نے ان کی بات کو سمجھ نہ جانکر اصرار کیا اور عہد و قسم درمیان میں لایا کہ میں مسافر تمہارا حال کسی سے نہ ہونگا تب انہوں نے بے تکلفی سے اپنا حال یوں بیان کیا کہ ہم دونوں روس کے باشندے ہیں جب کہ امیر بخارا نے ہمارے رزیدنت کا دھنا شہر بخارا میں نہ منظور کیا اُس وقت ہم دو شخصوں نے ایک سوداگر سے جا کر یہ کہہ دیا کہ تو ہم کو امیر بخارا کے ہاتھ بھیج کر اپنا فائدہ اُٹھا لیکن شرط یہ ہے کہ سوائے امیر بخارا یا اُس کے وزیر کے اور شخص کے ہاتھ نہ بھیجیو اُس شخص نے ہماری درخواست کو منظور کر کے سو اشرافی سکے بخارا کو چنکے سات سو روپیہ ہوتے ہیں امیر بخارا کے ہاتھ فروخت کیا تب سے ہم ہر روز کا حال اپنے بادشاہ کو لکھا کرتے ہیں *

سفر کا قانون بخارا قندورز قرقند یارقند وغیرہ میں یہ ہے کہ مسافر لوگ بغیر چٹھی حاکم کے شہر میں نہیں جاسکتے اور نہ بے چٹھی کے اُس ملک سے باہر نکل سکتے ہیں پہلے سے جو مسافر عملہ پادشاہی کو ظاہر کر دے کہ میں بال بچوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں تھوڑے دنوں کے بعد پھر چلا جاؤنگا تو بھی دقت کے ساتھ اُس ملک میں یا اُس سے باہر لیجا سکتا ہے اور خاص اس شہر کے رہنے والے اگر دوسرے ملک کو جانا چاہیں تو مرضی دیکر پروانہ راہ داری کا حاصل کرتے ہیں تب جاسکتے ہیں مگر زن و فرزند کو سانہ لیجانے کا حکم نہیں ملتا ہے باشندوں کا حال تحقیق معلوم نہیں لیکن تخمیناً ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہونگے *

تیسری فصل

مملکت شاہ چین کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام سلطنت شاہ چین بڑے بڑے خاص قیوں خصوصاً
میں منقسم ہے اولاً خاص چین دوم تبت سوم مغلیہ و منصوریہ
اور جزیرہ نماے کوریا بھی جو منصوریہ کے قریب ہی اسی میں شامل ہے
لیکن اولاً بذاتِ ترتیب وسط ایشیا کے قطعہ مغلیہ و منصوریہ کا بعدہ تبت
کا حال لکھ کر خاص مملکت چین کا بیان لکھا جائیگا *

قطعہ مغلیہ و منصوریہ وغیرہ کا بیان

پہلے اس سے ذکر ہو چکا کہ اس قطعہ کے لوگ اکثر خانہ بدوش
ہوتے ہیں اور کوئی دارالاقامت انکی مقرر نہیں لیکن بعض بعض مقام پر
مندروں کے قریب کچھ لوگوں کے سکونت اختیار کرنے سے چھوٹے چھوٹے
قصہ آباد ہو گئے ہیں اسی سبب سے ان قطعات میں بندوبست حکومت
بہت کم ہے باشندوں کے یہاں کے جو خاص اقاری ہیں منہ چوڑے
کال کی ہڈی اونچی ناک چپٹی ہونٹھ مڑے آنکھیں چھوٹی اور ذیل
ناٹے اور بیدول ہوتے ہیں *

انتہائے حد شرقی توران سے شرقاً کوہ ہائے کہتکان اور سیال کوئی تک
جو کہ چین کی حد شمالی سے شروع ہو کر شمال کی طرف چلا
گیا ہے قطعہ مغلیہ کے نام سے موسوم ہے اور دامن شرقی کوہ ہائے مذکور
سے شرقاً بحر الکاہل تک منصوریہ *

قطعہ مغلیہ کے پیچ میں صحرائے عرب کی مانند ابتدائے حد شرقی
سے انتہائے حد غربی تک بالو کا ایک وسیع دشت ہے جو تخصیناً
دوسو میل طویل ہے نام اُس کا شامو اور بعضے گوپی بھی اُس کو
کہتے ہیں اس دشت میں درخت بلکہ نباتات تک بھی مطلق نہیں
بعض بعض مقام پر بالو کے ٹیلے ہیں پانی اس میں بہت کم اور جہاں
کھود کر نکالتے ہیں تو کھاری ہوتا ہے *

اس قلعہ کے مابین جنوب اور مشرق کو عسنان میں روئیدگی ہی جسمیں اکثر چاریاؤں کو چراتے ہیں مگر کشتکاری اُس میں بھی نہیں ہونی البتہ رود ہونگ ہو جو اس قطعہ میں سے نکل کر جنوباً چین کی طرف کٹی ہی اُس کے قرب و جوار کی زمیں سیر حاصل اور لایق آبادی اور بود و باش کے ہی چنانچہ اکثر اہل چن سے اور مغلوں سے آباد ہی *

یہ تمام قطعہ متوسطہ ایشیا چونکہ بلند بہت ہی اور صحر شہالی کی طرف سے کچھ آڑ نہیں اس سبب سے نہ نسبت بعض جگہوں سمیریا کے زیادہ تر سرد سر ہی بلکہ سال بھر برابر برف اور بھج جما رہتا ہی اگر مغلوں کو سفر کا اِعتاق پڑتا ہی تو جس طرف برف کم ہوتا ہی اُس طرف سے جاتے ہیں اور موسم گرما وہاں اگرچہ کم ہوتا ہی لیکن نہایت شدت کی گرمی پڑتی ہی باشندے اس قطعہ کے اونٹ بیڑ بکری وغیرہ کو پال کر فروخت کرتے ہیں اور دودھ اُنکا پینے میں سرحد چین کے قرب و جوار میں گائے بیل جو کشتکاری کے کام میں آتے ہیں اور گدھے اور خچر دسنباب ہوتے ہیں اور لومڑی اور خرگوش اور ہرن بھی اکثر اُس اطراف میں ہیں *

طول قطعہ منصوریہ کا سوائے جزیرہ نماے کوریا کے شمال سے جنوب تک بارہ سو میل اور عرض ساڑھے سات سو میل ہی یہ قطعہ سوائے گوشہ جنوب اور مغرب کے اور سب طرف سے بلند بلد پہاڑوں سے محصور ہی چنانچہ بطرف مشرق وہ سلسلہ جو ساحل بحر الکاہل سے شروع ہوا ہی چار ہزار سے پانچ ہزار فٹ تک عموداً بلند ہی اور یہ قطعہ بڑی بڑی ندیوں کے باعث خوب سیراب اور شاداب ہی چنانچہ رود امور جسے سکالین بھی کہتے ہیں اس قطعہ کے جنوبی پہاڑوں کے دامن جنوبی سے نکل کر وادی مذکور کے بیچ میں سے گذر کر خارج سکھی لین میں گرتی ہی اور اطراف شمالی کے کوہستان کے

ہمچ میں سے جو قطعہ منصوریہ اور سمیریا میں فاصل ہی ایک ندی
 پیلوٹوئی کے پہاڑوں میں سے نکلی ہی اور ایک دوسری ندی بھی
 اس میں آکر ملتی ہی *

اس قطعہ کے جنوب کی طرف دشت گوبی کی مانند وسیع اور
 صبرانہ وار زمین ہی بلکہ دشت مذکور سے متصل بھی ہی دانی اور تمام
 قطعہ کے اتر طرف کی زمین سہر حاصل اور شاداب بلکہ پہاڑ بھی استجار
 اور نباتات سے سرسبز ہیں *

رود سگھالین کے جزب کی طرف کشنداری بھی ہونی ہی پر اس کے
 شمال کے اطراف میں جو کوہستان پیلوٹوئی سے متصل ہی نہ سبب
 شدت سرما کے غلہ کم پیدا ہوتا ہی باشندے اس کے اندر شکار اور
 چروائی سے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں اور اکثر قوم مغلیہ کی طرح
 خانہ بدوش ہوتے ہیں اسی سبب سے اس قطعہ میں بھی شہر
 اور قصبہ بہت کم ہیں اور طرز حکومت بھی کچھ نہیں دیکھنے
 یہاں کے قوم تنگوس میں سے ہیں جسکا دیر سمیریا کے حال میں
 مذکور ہوا *

وہ قطعہ جو بحیرہ نکال سے بحر الکاہل تک وسیع ہی تمامہ
 تنگوسیوں سے آباد ہی یہہ لوگ بنخلاف مغلوں کے مانند فداور و جدہ اور
 خوش وضع اور خوبصورت ہوتے ہیں چونکہ شاہ چین کا خاندان بھی
 اسی قوم میں سے ہی اسی باعث عرصہ تین سو برس سے یہہ قوم زیادہ
 نہ نامور ہو گئی ہی سلاطین چین میں سے پہلا بادشاہ شہر نیگوتا کا
 تھا جو اس قطعہ کے اطراف جنوبی میں واقع ہی اسی سبب سے وہ
 شہر بھی جمیع خاص و عام چین اور مغل کے نزدیک بہت بزرگ ہی
 حاکم اسکا شہر کرن اولہ میں جو نیگوتا سے مشرق کی طرف نووڑے
 فاصلہ سے ہی رہتا ہی رود سگھالین پر ایک شہر آباد ہی جو
 سگھالین کے نام موسوم ہی آج بھی اسکی اب ترقی پر ہی *

جزیرہ نما کوریا کا بیان

یہ ایک بڑا جزیرہ نما ہے جو قطعہ منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہے طول اسکا حد شمالی سے جنوبی تک چار سو بیس میل ہے اس کے مشرق کی طرف کنارہ بحر الکاہل پر ایک پہاڑ ہے جسکے سبب سے ہوائے شمالی اور مشرقی اسیں کم آتی ہے اسی باعث اس قطعہ میں زراعت خوب ہوتی ہے لیکن اطراف شمالی میں جو منصوریہ سے متصل ہیں سردی بہت ہوتی ہے یہاں تک کہ چار مہینے موسم سرما میں تمام ندیاں برف سے جم جاتی ہیں مگر اطراف جنوبی اور متوسطہ میں چانول روئی ریشم بہت پیدا ہوتا ہے اور کئی دھاتیں بھی ہوتی ہیں اس جزیرہ کے باشندوں کا مغلوں سے ربط و ارتباط بہت ہے یہ لوگ عقلمند ہوتے ہیں اور ہوشیاری اور محنت شعاری اور علم و ہنر میں اہل چین اور جاپان سے کم نہیں بعض قطعات اسکے حاکم جاپان کے ماتحت ہیں اور باقی سب شاہ چین کے *

دارالخلافہ اسکی شہر کنگ کی تاؤ ہے جو بہت بڑا اور خوب آباد ہے امراء وہاں کے ذی علم اور ہنر دوست ہیں چنانچہ اس شہر میں ان سب کی طرف سے ایک کتب خانہ ہے جسکا محافظ پادشاہ کوریا کا بھائی ہے *

ملک تبت کا بیان

یہ ملک ایک بڑی وسیع میزانہ دار زمین پر واقع ہے پر بعض جگہ کوہستان بھی ہے اس ملک کو بہ نسبت اور تمام ممالک قطعہ ایشیا کے مابقی پشت تصور کیا چاہئے مثل ملک سویت زربلاتق قطعہ یورپ میں یعنی جیسے یہ بڑے بڑے ممالک کے وسط میں اور بلند میزانہ دار زمین پر واقع ہے اور اسکے ہر چار طرف کے پہاڑوں سے بڑی بڑی نہریں نکلی ہیں دیسی ہی تبت بھی ہے *

اُن بڑی اور مشہور ندیوں میں سے جو اِس ملک کے پہاڑوں میں سے نکلی ہیں ایک ہوئنگ ہو ہی جو اُتر کے پہاڑوں سے نکل کر گوشہ شمال اور مشرق کی طرف قطعہ مغلیہ کی حد پر بہتی ہوئی اور چین میں گذر کر شرقاً بحر الکاہل میں جا کر گرتی ہی اور مشرق کے پہاڑوں میں سے رود ینگ سی کیانگ نکلی ہی یہہ بھی چین میں گذر کر بحر مذکور میں گرتی ہی اور انہیں پہاڑوں میں سے رود مئی کیانگ جسکو کمبودیا بھی کہتے ہیں نکل کر ملک آنام میں سے ہو کر بحر چین میں جا ملی ہی اور ناہن طرف کے پہاڑوں یعنی کواہاے ہمالہ میں سے رود برم پتر نکل کر اِسی پہاڑ کے قریب قریب سیدھی مشرق کی طرف ہزار میل انتہائے حد شرقی سلسلہ کواہاے تک بہہ کر گوشہ مشرق و جنوب کی طرف موڑ کر آسام اور برہما کے بیچ میں چار سو میل بہہ کر اور پھر جنوب کی طرف پھر کر کواہاے کے حد جنوبی پر خلیج بنگال میں گرتی ہی اور اِس ملک کے وسط میں سے رود ایراودی نکلی ہی جو مائل بجنوب بہتی ہوئی بحر ہند میں جا ملی ہی اور رود برم پتر کے چشموں کے قریب سے رود سندھ نکلی ہی جیسے وہ مشرق کی طرف بہتی ہی ویسی ہی یہہ مغرب کی طرف کواہاے ہمالہ سے متصل تا حد غربی سلسلہ مذکور بہہ کر اور پھر وہاں سے جنوب کی جانب پھر کر ملک پنجاب میں سے ہوتی ہوئی بحر عرب میں جا کر گرتی ہی اور ستلج اور گنگا بھی انہیں پہاڑوں میں سے سندھ کے چشموں کے قریب سے نکل کر اطراف شمالی ہندوستان میں سے گذر کر خلیج ہمالہ میں گرتی ہی *

اور اِس ملک نیت کے کورہستان میں بڑی بڑی چھدلیں یوں ہیں چنانچہ اُنہیں سے ایک جھیل ترکری ہی جو برم پتر اور ایراودی کے درمیان میں واقع ہی تھمبنا ستر میل لنبی اور پچیس میل چوڑی

دوسرے رود برم پتر کی جانب جنوب پالمی ایک عجیب جیل ہی کہ بیچ میں اسکے ایک بڑا جزیرہ جسکا قطر سو میل طویل ہی واقع ہی اور یہ جیل بطور نہر کے اسکے گرد محیط ہی بلکہ یہ جیل نہر ہی معلوم ہونی ہی تو اسکا ساڑھے پانچ میل ہی *

اس ملک میں چار موسم ہوتے ہیں مارچ سے مئی تک کبھی گرمی اور کبھی سردی ہوتی ہی اور دفعتاً ابر بھی محیط آسمان ہو کر بجلی چمکنے اور بادل گرجنے لگتا ہی اور پانی بھی کبھی بستا ہی اور جون سے ستمبر تک خوب بارش ہوتی ہی اور اکتوبر سے مارچ تک آسمان صاف رہتا ہی اور ہوا معتدل لیکن اُسمیں سے تین مہینے بہت سردی ہوتی ہی معدنیات میں سے سونا بہت ہوتا ہی اور پارہ اور سیسے کی کابین بہت ہیں اور چاندی کی بھی مگر کم شکاری جانور مثل مشک ہرن و عبرہ کے اور اونس اور ریچھ اور جنگلی گھوڑے اور شیر بہر وہاں بہت ہیں سوا انکے اور پالو جانور جیسے بکری اُس قسم کی جسکے بال ریشم کی مانند ملائم اور چمکدار ہوتے ہیں اور اُسکے دوشالے بنے جاتے ہیں اور بیل جسکے بال نہایت عمدہ ہوتے ہیں اور اُسکی دم کی مورچل بڑاتے ہیں اُسکو بق کہتے ہیں باشندے اس ملک کے مغلوں کے مشابہ ہوتے ہیں اور بداعت قرب ملک چین اور برہما اور ہندوستان کے ان لوگوں سے بھی ملتے ہیں *

اس ملک کی طرز حکومت کا حال بہت کم معلوم ہی دارالامارۃ اسکی شہر لاسہ اور لداخ اور لی وغیرہ جہاں کلائی لامہ بھی رہتا ہی جسکو سب اس ملک کے باشندے اور بودہ کی پرستش کرنے والے اپنے دین کا پدشوا سمجھ کر پوجتے ہیں *

اور لاسہ ایک چھوٹا سا شہر ہی جو رود برم پتر کے کنارہ پر آباد ہی عمارات اسکی خوش قطع اور بلند چین کے امیر اُسمیں بہت رہتے ہیں جنکو مزدورن کہتے ہیں یہ نام ملک شاہ چین کے ماتحت

ہی لیکن باشندے امورات دنوی میں شاہ چین کی فرماں برداری کرتے ہیں لیکن دین کے امر میں ڈلائی لامہ کا حکم بجالاتے ہیں اور یہہ ایک قلعہ میں رہتا ہی جو شہر سے مشرق کی طرف سات میل کے فاصلہ پر ہی یہہ قلعہ نہایت خوش قطع اور عمدہ بنا ہوا ہی سب سے اوپر بہت برا ایک سنہرا گنبد ہی جب کہ آفتاب کی شعاع اُسپر پڑتی ہیں تو اُسکی چمک اور نہک کے باعث نگاہ اُسپر نہیں پڑتی اسکے گرداگرد اور بہت سے گنبد اور مدارے سنہری اور زرہلی بنے ہوئے ہیں علاوہ اسکے اُس میں قریب دس ہزار کے مکان ہیں کہ اُن سب میں بودہ کی مورتیں سونے اور بعضی چاندی کی بنی ہوئی رکھی ہیں اور اِس ڈلائی لامہ کا زایب بھی ہی جو علیحدہ ایک قلعہ میں جسکا نام تشوامو ہی رہتا ہی اُس میں ایک مکان ہی جس میں مرد ہی مرد بطور پنہنوں کے رہتے ہیں وہ لوگ بظاہر اگرچہ فقیر ہیں لیکن نہایت ہی مال دار ہیں سوائے اِن مکانات کے اور بہت سے مندر بنے ہوئے ہیں *

ڈلائی لامہ کو سب لوگ اِس ملک کے اوتار سمجھتے ہیں یعنی خدا نے اِس صورت میں اپنے کو ظاہر کیا ہی بلکہ اُسکو خدا ہی تصور کرتے ہیں جسکو اہل چین تو کہتے ہیں اور اہل ہند بودہ اور جو لوگ اِس مذہب پر ہیں اُنکا یہہ اعتقاد ہی کہ جب ایک لامہ مرنا ہی تو وہی دوسرے جسم میں حلول کر آنا ہی اور اِس دنیا کے بندوبست کے واسطے ہمیشہ اِس جہان میں رہا ہی *

خاصی ممالک چین کا بیان

وہ تمام ممالک جو ماتحت شاہ چین کے ہیں یعنی حد غربی توران سے بحر الکاہل تک تمام قطعہ ایشیا کے ایک نلث ہیں اور وسعت میں سب ممالک فرنگستان سے بڑے مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل طویل اور شمال سے جنوب تک دو ہزار میل عریض اور چین خاص کا رقبہ نخمیناً پندرہ لاکھ میل مربع ہی اور باشندے خاص چین کے معہ

تمام آؤر ممالک ماتحت نغفور برابر ہیں ماتی اور قطعہ ایشیا کے باشندوں کے یعنی نصف قطعہ ایشیا کے باشندے ماتحت نغفور ہیں اور نصف دوسرے باقی ممالک ایشیا میں پس اس نہایت وسیع قطعہ یعنی ممالک چین کی آب و ہوا اکثر مختلف ہی چنانچہ بعض قطعہ کی مانند انگلستان کی معندل اور بعض کی مثل ہندوستان کے مائل بہ حرارت قدیم الایام سے یہ مملکت حسن انتظام مائی اور مالی میں مشہور ہی یہی باعث ہی کہ قدیم سے آبادی اسکی ترقی پذیر ہی چنانچہ باشندے اسکے تخمیناً تیس کروڑ کے قریب ہیں انہیں سے ایک کروڑ قطعہ منصوریہ اور باقی خاص ممالک چین میں ہیں نہریں اس ملک میں بہت ہیں جو بڑی بڑی ندیوں میں سے کہوں کر نکالی ہیں بیاعت کثرت انہار کے تمام ممالک کی زمین زر خیز اور سیر حاصل ہی تجارت بھی کثرت سے ہوتی ہی ہندوبست تجارت کا بہت خوب ہی مناعی اس ملک کی شہرہ آفاق *

حدود اربعہ اسکے یہ ہیں سمت مشرق بحر الکاہل جنوب بحیرہ چین اور اناطولیہ مغرب بڑھا اور تبت سمت شمال منصوریہ اور مغلیہ یہ تمام قطعہ بیس یا اکیس درجے عرض شمالی اور اٹھانوے سے لیکر ایکسو چوبیس درجے طول شرقی میں واقع ہی کئی جزیرے بھی اسکے قریب ہیں شکل اسکی قریب بہ مدور جسکا قطر بارہ سو میل طویل اور نصف دائرہ کا محیط جو بحر الکاہل سے ملا ہوا ہی دو ہزار پانسو میل ہی بطرف شمال اور مشرق مابین اسکے اور جزیرہ نماے کوریا کے بحیرہ زرد حائل ہی جسکو خلیج پیچیلی بھی کہتے ہیں کنارہ اسکے نہایت بلند ہیں جزیرہ نماے چانگٹونگ سے کہ خلیج پیچیلی کے حد جنوبی پر ہی جزائر چوسان تک تمام قطعہ نشیب میں ہی لیکن خوب سیراب اور شاداب اور ہوا مرطوب ہی اور جزائر چوسان سے حد جنوبی تک بلند اکثر کنارہ اسکے ناہموار ہیں اس طرف بندر چہاز

کے بہت ہیں اس ملک کے وسط میں سے ایک سلسلہ شروع ہو کر شرقاً جزائر چوسان تک چلا گیا ہے اور وہاں سے دکھن کی طرف بہر کر بحر الکاحل کے کنارے کے قریب شہر کانٹون تک جا کر پھر وہاں سے سوڑ کر مغرب کی طرف سیدھا چلا گیا ہے پس وسط ممالک چین اس سلسلہ کے باعث بلند اور میزبانہ دار ہے *

اس قطعہ متوسطہ سے اُن طرف یعنی حصہ شمالی اس ملک میں رود ہونگ ہو اور اُسکے دکھن یعنی حصہ جنوبی میں رود ینگ سی کیانگ جاری ہے جنکے باعث یہ دونوں قطعہ سدراپ اور شاداب ہیں یہ دونوں ندیاں اس نامی سو زمین میں بہت نامور ہیں بلکہ ہنجز مسیسپی اور آمیزن کے جو امریکہ شمالی اور جنوبی میں واقع ہیں اور کوئی ندی انکے برابر نہیں ہے چشمے ان دونوں کے قریب قریب ہیں بہت کے گروہ شمال و مشرق کے پہاڑوں میں سے یہ دونوں نکل کر رود ہونگ ہو نو شمال کی طرف قطعہ معلیہ میں گئی ہے اور اُسی قطعہ میں اولاً مشرق کی طرف بہ کر دو سو میل تک سیدھی چلی گئی ہے بعدہ سیدھی جنوب کی جانب پلٹ کر بہت دور تک بہ کر دوبارہ پھر مشرق کی طرف مرکز بحر الکاحل میں جا ملی ہے *

اور رود ینگ سی کیانگ جسے اور جتنی دور ہونگ ہو شمال کی طرف بھی ہے ویسے ہی اور وئی دور تک یہ جنوب کی طرف بھی ہے گو چشمے انکے قریب ہیں لیکن جریان مختلف کے باعث انکے بیچ میں ایک ہزار میل کا فاصلہ پڑ گیا ہے پس یہ یک سی کیانگ جنوب کی جانب بہ کر خاص ممالک چین میں سیدھی شمال اور مشرق کی طرف بہتی ہوئی ہونگ ہو کی مصب سے جنوب کی طرف بحر الکاحل میں اُس مقام پر جا ملی ہے کہ اُس میں اور ہونگ ہو میں ایک سو دس میل کا فاصلہ رہ گیا ہے گویا کہ تمام ملک چین کو گھیر لیا ہے سو اُنکے اس مملکت میں اور بہت سی چھوٹی بڑی

ندیاں ہیں خصوصاً ہونگ ہو سے اتر طرف پہ ہو ایک ندی ہی اسکے نام سے خلیج پہچیلے اور شہر پہ کن جو دارالخلافہ ہئی اس نام سے موسوم ہی اسی ندی میں سے ایک بہت بڑی نہر کھود کر نکالی ہی جو سیدھی جنوب کی طرف بہکر رون ہونگ ہو میں جا کر مل گئی ہی دوسری ندی ناسی کیانگ قطعہ جنوبیہ میں سے گذر کر خلیج کانٹون میں جو لنگر گاہ ہی جا کر ملی ہی اسمیں اور رون ینگ سی کیانگ میں ایک پہاڑ ہی جو مشرق کی طرف سے مغرب کی جانب چلا گیا ہی یہہ ناسی کیانگ اُسکی نلیتی میں بہتی ہی جس جس قطعہ میں سے یہہ ہوکر گذری ہی وہ خوب سوسبز اور سیراب ہی باقی نصف حصہ غربی مملکت چین کوہستان اور اکثر ویران ہی لیکن بباعث پنہر کے کوئیلوں کی کار کے کچھ آباد بھی ہی *

وہ قطعہ جسمیں سے رون ینگ سی کیانگ ہوکر گذری ہی اُسکا حصہ شرقی نشب میں ہی لیکن خوب زرخیز اور سیراب ہی وہ غلے جو ہندوستان میں ہوتے ہیں مثلاً چانول گیہوں تنباکو وغیرہ وہاں بھی پیدا ہوتے ہیں اور وہ قطعہ جو گوشہ شمال اور مشرق میں ہی نہ سبب پہاڑوں کے اکثر ناہموار ہی باوجودیکہ وہ پہاڑ بہت بلند نہیں ہں جو نباتات کہ اقالیم معدلہ میں پیدا ہوتی ہیں وہاں بھی ہوتی ہیں کشتکاری بہت ہوتی ہی آب و ہوا بھی وہاں کی اچھی ہی باقی اور تمام مالک چین خوب آباد اور زرخیز ہیں پس جو خط عرض کہ وسط اتالیہ میں ہوکر گذرا ہی وہی خط چین کے شمالی اطراف میں ہوکر جاتا ہی اور جیسے کہ وسط اتالیہ میں شہر نابلس کی آب و ہوا اعتدال میں مشہور ہی ویسے ہی اسمیں بھی بلکہ اسکی آب و ہوا وہاں سے بھی اچھی ہی گرمی میں نہ زیادہ گرمی اور سردی میں نہ زیادہ سردی لیکن جنوبی قطعہ میں خصوصاً کانٹون اور ماکاؤ

میں کہ اقبالیم حارہ کے قریب واقع ہی یعنی اسی خط عرض پر جو مصر کے شمال کی طرف ہو کر گذرتا ہی مصر کے اطراف شمالی کی مانند ماہ چوٹھی اگست ستمبر میں بہت گرمی مایل برطوبت ہوتی ہی اُن دنوں میں آندھی طوفان کی اسقدر چلتی ہی کہ آؤر کہیں نہیں چلتی چنانچہ جو لوگ کہ کنارہ پر رہے ہیں آؤر ناخدا ئی کرتے ہں وہ بھی ایسے طوفان کی اندھی سے دہرتے ہیں اور اُسکو وہ لوگ اپنے معاورہ میں طیفون کہتے ہیں حیوانات میں سے درندے جانور اس ملک میں بہت کم ہں شہر گنتوں جہاں اہل فرنگ اکثر تجارت کے واسطے جاتے ہں اگرچہ وہ بھی کلکنہ کے خط عرضی پر واقع ہی اور گرمی بھی ویسی ہی ہوتی ہی لیکن شہر سیر کا نام وہاں مثل عنقا کے ہی اور ریچھ کم پائے جاتے ہں اور باوجودیکہ بڑی بڑی ندیاں ہں لیکن مگر مچھہ مطلقاً نہیں ہی شاید بباعث کثرت آبادی کے دہندوں کے واسطے جگہ رہنے کی نہیں رہی اور چونکہ آدھی کالم کے واسطے کثرت سے ملتے ہیں اس سبب سے وہ لوگ گائے بیل اور نڈو جانور بھی کم رکھتے ہیں *

نہر کبیر اور سی چین کا بیان

جس نہر کا کہ ذکر سابقاً مذکور ہوا اُس کے دو نام ہیں نہر کبیر اور نہر سلطانیہ کبیر اس لحاظ سے کہ وہ اسقدر بڑی ہی کہ ایک بڑا دریا معلوم ہوتا ہی اور یہہ رود پیمہ کے شمال کی طرف سے کہودکر نکالی ہی اس ندی کی ایک شاخ شہر پے آن کے نیچے سے جو دارالسلطنت ہی نکلی ہی بلکہ شہر مذکور کا اس نام سے موسوم ہونے کا یہی سبب ہی کہ وہ رود پیمہ کے کنارہ پر واقع ہی اس شہر سے جو جو ملک کہ شمال اور جنوب کی طرف ہیں اُن کے باشندوں کی آمد و رفت اس شہر میں اسی نہر کی راہ بہت کثرت سے ہی نہر مذکور اولاً سیدیہ جانب جنوب بہنی ہوئی رود ہوننگ ہو اور ینگ سی کداک پر سے

گذر کر پورہ مایل بمشرق مڑ کر بحر الکاهل میں جزائر چوسان کے مقابل گرتی ہی اور چونکہ یہ نہر دکھن کی طرف بہتی ہی اور اور ندیاں پورب کی طرف پس اہل چین نے بعض ندیوں کو مخصوصاً رو دین ہو کو یہی گات کر اُسکا پانی اِس نہر میں لے آئے ہیں تاکہ اِس میں پانی ہمیشہ رہی اور جس مقام پر کہ نشیب آگیا ہی اُس جگہ اِس نہر کی تہ کو بھی پختہ کر دیا ہی اور پانی کی حفاظت کے واسطے درنوں کناروں پر دیواریں بنا دیں ہیں تاکہ پانی کسی آؤر طرف بہ کر نہ نکل جاوے اور نشیب کی جگہ کناروں پر کل کھڑی کی ہی کہ جب جہاز نشیب کی طرف سے آنا ہی اور باعث زور دھار کے بلندی پر چڑھ نہیں سکتا پس اُسکو کل سے کھینچ کر اوپر چڑھا لیتے ہیں اہل فرنگ مافرننگ ایسے مقام پر دانائی سے ایک اور تدبیر عمدہ عمل میں لائے ہیں اور وہ یہہ ہی کہ ابتدائے نشیب اور انتہائے نشیب میں دو دروازے نصب کئے ہیں اولاً نیچے کے دروازہ کو کھلا رکھتے ہیں کہ جہاز اُس میں آجائے بعدہ اُسکو بند کر کے اوپر کے دروازہ کو آہستہ آہستہ کھولنے میں تاکہ پانی اُس میں آکر برابر بھر جاوے پس جسقدر پانی بھرتا جانا ہی اسیقدر جہاز بھی اوپر ہوتا جاتا ہی جب کہ وہ پانی اوپر کے پانی کے برابر ہو جاتا ہی تب اوپر کے دروازہ سے جہاز بسپولیت تمام وہاں سے نکل جاتا ہی بعدہ اوپر کے دروازہ کو آہستہ سے بند کر کے نیچے کا دروازہ دوسرا جہاز آنے کے واسطے کھول دیتے ہیں ایسی جگہ میں کہ آمدورفت کشتیوں کی بہت کثرت سے ہوتی ہی ایک چوکی مقرر ہوتی ہی کہ جسوقت کشتی آئی ہی ملاح اُسکا باواز بلند پکار دیتا ہی تاکہ چوکیدار فی الفور پہونچ کر اُس تدبیر کو عمل میں لانا ہی دوسری ندییر ایک اور یہہ ہی کہ ندی یا نہر کے ایک طرف سڑک ہموار بنی ہی کہ گھوڑے کشتی کو بطور گات میل کے کھینچ کر لیجاتے ہیں اور جیسے کہ ریل خیزمانا ہندوستان میں واسطے امورات مالی اور انتظام ملکی کے بہت

موجود ہی ویسے ہی ممالک چین میں یہ نہر ہی علاوہ اسکے اور بہت
 ہوا فائدہ یہہ ہی کہ اسکے بلعٹ ملک خوب آباد ہی جیسے کہ زمانہ
 سابق میں شہر بھوپال کا نال بہت وسیع تھا حکام وقت نے یہہ تدبیر
 کی کہ اُسکے پانی کو کٹ کر کنچہ نکال دیا اور پھر بند کر دیا پس جس
 جگہ کہ پہلے پانی تھا اب وہاں تین سو گاتوں آباد ہیں علیٰ هذا القیاس
 اہل چین نے کہ ممالک چین میں جہلس بہت تھیں اور ملک و بران
 تھا پس اُنہوں نے اُن جہیلوں کا پانی کٹ کر اِس نہر میں لے آئے کہ اب
 اُن جہیلوں کے مقام پر آبادی ہو گئی ہی ملوں اِس نہر کا تخمیناً سات
 سو میل ہی اِس بیان مرقومہ بالا سے کمال دانائی اور محنت شعاری
 اہل چین کی ثابت ہوتی ہی کہ اُنہوں نے اتنی تریض اور طویل نہر
 واسطے آبادی اور سیرابی ملک اور فوائد رعایا اور حسن انتظامی مملکت
 کے بنائی علیٰ هذا القیاس یہاں ساطنت یعنی سد چین کا ایسا پختہ کام
 کیا کہ ایک مدت دراز سے ایتک قائم ہی چین کے مورخوں نے لکھا ہی
 کہ قبل از دوسو برس مسیحی کے اُس پادشاہ نے کہ جو سب سے
 پہلے تمام ممالک چین پر قابض اور منصور ہوا تھا بنوائی تھی یہہ
 دیوار خاص چین سے حد شمالی پر خلیج پیچے لے سے شروع ہو کر
 انتہائے حد مغرب تک کھچی ہوئی ہی اِس درمیان میں بڑے بڑے
 پہاڑ اور گہری گہری نشیبیں اور بیشمار ندیاں واقع ہیں جن پر سے
 محراب دار پل بنا کر اُس پر دیوار اُٹھائی ہی اور جس طرف کہ غنم کا
 دباؤ پایا اُس جانب دو دیواریں بنائی ہیں بیڑ، اِسکی پیچیس
 فٹ چوڑی اور دو فٹ گہری پتھر کی بنی ہوئی ہی پیچ میں دیوار
 کے مٹی اور دونوں طرف اُسکے پتھر اور پختہ اینٹ بلندی اِسکی اکثر
 بیس فٹ اور انتہائے بلندی پر پندرہ فٹ عریض ہی اور سو گز کے
 فاصلہ پر ایک ایک برج اور کہیں قلعہ مضبوط بنا ہوا ہی ہر ایک برج
 سینتیس فٹ بلند اور چالیس فٹ مربع اور انتہائے بلندی پر بیس فٹ

وسیع قلعہ اس سے بھی بلند پچاس فٹ کے قریب تک اور دو منزلہ بنے ہوئے ہیں اور وہ یہاں جن پر سے وہ ہو کر گذری ہی پانچ ہزار فٹ عموداً بلند ہیں اس دیوار کو ممالک چین کی سرحد سمجھنا چاہیئے طول اسکا پندرہ سو میل ہی اس دیوار کے دیکھنے بلکہ حال بالتفصیل سننے سے عقل انسان ضعیف البیان کی درجہ حیرت میں آجانی ہی کیونکہ ابتدائے زمانہ سے اب تک کبھی کسی نے ایسی محنت نہ کی ہوگی لیکن اس محنت سے انکی عقل اور دانائی ثابت نہیں ہوتی ہی کیونکہ فی زمانہ اگر کوئی غنیمت اُن ممالک کا ارادہ کرے تو ایک طرف سے دیوار توڑ کے اُس مملکت پر قلعہ پاسکتا ہی پس اس صورت میں باقی اور سب دیوار محض بے فائدہ اور لاحاصل ہی اور اسقدر انکی محنت برباد بلکہ ایسا ہی ہوا کہ سنہ ۱۳۰۰ ع میں † چنگیز خاں نے قطعہ منصوریہ

† اس مقام پر مناسب جانکر مختصر حال چنگیز خاں کا لکھا جاتا ہی چنگیز خاں ایک کورستانی ملک کی قوم پر جو سد چین کے شمال کیطرف واقع ہی سردار تھا پہلے اس نے اپنے سر اداغ خاں سے لڑ کر اُس کی دارالطائف شہر کاراکورم جو رود امور یعنی سگھی لین کے کنارہ پر آباد ہی فتح کر کے اُس شہر کو اپنی دارالسلطنت قرار دیا پانچ برس کا عرصہ نکدرا تھا کہ اس نے اپنی گردنواح کی قوموں پر غالب ہو کر تمامی مغلوں کا بادشاہ بن گیا ابتدائے اس کی یہ تھی بعدہ بعض اوقات اور آؤ، اطراف فوج بھیج کر فتحیاب ہوا چنانچہ ارگ دیوار چین کو توڑ کر تمامی شمالی ممالک چین پر قابض او، متصرف ہو گیا بعدہ مغلوں کو مغرب کیطرف سے لیجیا کو محمد قطب الدین جو کہ ایران اور جنوبی قطعات ایشیا میں ملک شام سے ملکہ سندھ تک کا پادشاہ تھا رود سیحون کے قریب اُس پر چڑھائی کر کے فتحیاب ہوا اور تمام وہ ملک جو رود جیحون سے شمال کی طرف واقع ہی اپنے قبضہ میں کر لیا تھوڑے عرصہ میں تمام ملک ایران اور پنجاب کو ایسے ہی لے لیا پھر وہاں سے پھر کر اور رود سیحون سے عبور کر کے ساتھ برس کی عمر کے بعد اپنی دارالطائف میں آیا اُس وقت اس کی سلطنت رود والکا سے بحر الکاحل تک اور حدرد سیبریا سے حدرد فارس تک تھی مگر یہ قریب تمام ایشیا پر قابض تھا بعدہ صرف ایک برس اپنی دارالسلطنت یعنی شہر کاراکورم میں آرام کر کے پھر ایک فوج آراستہ کر کے دھت کر دی میں سے گذر کر توران پر چڑھائی کی اور تنجوت پادشاہ توران پر فتحیاب ہوا پھر اپنی دارالسلطنت کی طرف مراجعت کر کے دوبارہ پھر ممالک چین کا ارادہ کیا اور اُسکے

کی طرف سے حملہ کر کے اور ایک مقام سے دیوار توڑ کر ملک چین پر قبضہ کر لیا تھا اب تک اُسی خاندان کا تسلط چلا آتا ہے *

ممالک چین کے صوبجات کا بیان

خاص مملکت چین اٹھارہ صوبوں میں منقسم ہے اولاً ہم بعض الفاظ زبان چین کے معنی بیان کرنے ہیں تاکہ اُس سے صوبوں وغیرہ کے نام کے معنی بخوبی سمجھ میں آویں پے شمال نان جنوب تنگ مشرق سی مغرب ہو اور کیانگ ندی اور رود شان پہاڑ ہو موڑ معروف جھیل فو اول درجہ کے صوبے کی دارالامارۃ کا شہر چو دوسرے درجہ کے صوبہ کی دارالامارۃ کا شہر نسی این اور ہی این تیسرے درجہ کے صوبہ کی دارالامارۃ کا شہر ان تن درجوں کے شہروں کی شہر بننا بھی ہوتی ہے ینگ اوقیانوس تسی کے معنی بننا پس رود ینگ تسی کیانگ کے معنی اوقیانوس کا بیٹا باعتبار اُسکی عظمت کے چنگ قصبہ ہوانگ زرد رود ہوئنگ ہو سے مراد رود زرد ثانی جزیرہ جیسے ثانی ہو یعنی جھیل فلانی جسمیں کوئی جزیرہ واقع ہے شا ریت مو دشت کن پادشاہ معہ اراکین سلطنت انگریزی میں بھی پادشاہ کو کنگ کہتے ہیں *

صوبوں کے نام اول صوبہ پیچیلے مملکت چین کے گوشہ شمال اور مشرق میں واقع ہے چونکہ یہ صوبہ خلیج پیچیلے کے کنارہ پر ہے اس سبب سے اس نام سے موسوم ہے *

ممالک جنوبی کو داخل ممالک معروضہ کرنا چاہا لیکن اُس کی سرحد پر پہنچ کر وفات پائی مگر اس نے تھوڑے عرصہ میں قطعہ ایشیا کے خوب آباد اور سرسبز اور شاداب ملکوں کو خراب کر دیا اور غزنی و قندھار اور ہرات اور بلخ اور بخارا اور سمروندہ کی مانند بھلا شہروں کو لوٹ اور مار کر دیوان اور تباہ کر ڈالا اہل فارس کے سرخروں کی تھوڑے سے معلوم ہوا کہ وہ اس عرصہ میں پچاس لاکھ آدمیوں کو قتل کیا پس اُس وقت سے کہ وہ سد چین توڑ کر ممالک چین پر قابض ہوا اسیلئے اہل چین نے دیوار چین کو ہیچ نہ ہونے پر محنت چھوڑ دیا کہ اب وہ جا بجا سے منہدم ہو گئی ہے *

صوبہ شان سی صوبہ پیچیلے سے بطرف مغرب اور رود ہونگ ہو

سے سمت مشرق یعنی یہ صوبہ ان دونوں کے بیچ میں واقع ہی *

صوبہ شی سی جو رود ہونگ سے بطرف مغرب واقع ہی *

صوبہ کان ہو مملکت چین کے گوشہ شمال اور مغرب میں واقع ہی

یہ چاروں صوبہ اس مملکت کی حد شمالی پر واقع ہیں اور انکی

حدود شمالی پر سد چین بنی ہوئی ہی صوبہ پیچیلے کی جانب

جنوب مائل بہ مشرق شان تان ہی ان دونوں صوبوں کے بیچ میں سے

نہر کبہ گذر کر رود ہونگ ہو میں جا ملی ہی اور رود ہونگ ہو سے

جنوب کی جانب صوبہ ہوتان ہی اور اس سے بطرف مشرق اور رود

مذکور سے جنوب کی طرف صوبہ نیگ ہوئی ہی اور مملکت چین

کے گوشہ مغرب اور جنوب میں صوبہ ہوپی ہی یہ تینوں صوبہ

رود ینگ تسی کیانگ اور ہونگ ہو کے درمیان یعنی وسط چین میں

واقع ہیں *

صوبہ چانگ ٹونگ اور اسکے گوشہ جنوب اور مشرق میں صوبہ

کانگ نان واقع ہی یہ صوبہ کنارہ بحر الکھل سے متصل ہی اور

اسمیں سے دونوں رود ہاے مذکور گذر کر بحر الکھل میں جا ملی ہیں

اور وسط چین کے مغرب طرف صوبہ سی چوان ہی باقی اور دو صوبے

حصے جنوبی مملکت چین میں واقع ہیں *

گوشہ جنوب اور مشرق میں بحر الکھل کے قریب تین صوبے

چی کڈانگ اور فوکینگ اور گوانگ ٹون ہیں اور خاص جانب جنوب

ملک آنام اور برہما کے متصل صوبے گوانگ سی اور ین نان ہیں اور باقی

صوبے کبانگ سی اور ہونان اور ہوکوانگ اور کوای چو رود ینگ تسی کیانگ

سے جانب جنوب واقع ہیں چونکہ ان تمام صوبجات میں غیر ملک کے

آدمیوں کی آمد و رفت کی مہمانت ہی اس سبب سے اُنکا حال

بخوبی معلوم نہیں بجز ان چند شہروں کے جنکا ذکر مذکور ہوتا ہی

کسی قدر معلوم ہی کیونکہ انہیں شاہ چین کی طرف سے تجارتوں کی آمد و رفت کی اجازت ہی اور اکثر تجارت اہل فرنگ وہاں گئے کہ اُنسے حال وہاں کا معلوم ہوا اور وہ یہہ ہیں پکن چو فی زمانہ تمام مملکت چین کی دارالسلطنت ہی یہہ شہر رود پدہو سے قریب ہی اگرچہ اس شہر اور رود میں چھ میل کا فاصلہ ہی لیکن نہر کبیر کی راہ بسواری کشتی رود مذکور میں لوگوں کی آمد و رفت بہت ہی * دوسرا شہر نانکن ہی کہ زمانہ سابق میں دارالسلطنت تھا یہہ شہر رود ینگ تسی کہ انگ کے کنارہ جنوبی پر مہانہ سے ایکسو بدس میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر اموئی کنارہ بحر الکامل پر جزیرہ فورموسا کے مقابل صوبہ فوکیں کی سرحد پر واقع ہی یہہ شہر بدر ہی شہر کوانگ ٹونگ جسکو اہل فرنگ کانٹون کہتے ہیں رود سی نانگ کے مہانہ پر آباد ہی اور اموئی سے بطرف مغرب مایل بہ جنوب تین سو میل دور ہی اس شہر کی لنگرگاہ بہت مشہور ہی شہر فوچو صوبہ فوکیں کی دارالامارہ ہی اس شہر کے باشندے فن ملاحی اور ناخدائی میں مشہور ہیں اس صوبہ میں چاء بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہی شہر ننگہو بحر کے کنارہ پر جزیرہ چوسان کے مقابل واقع ہی شنگ ٹی بھی جزیرہ مذکور سے اُنر طرف چین کے حد مشرق پر واقع ہی اور شہر چاہو ننگہو اور شنگہٹی کے بیچ میں اور شہر سوچوفو شنگہٹی سے سمت مغرب کنارہ نہر کبیر پر واقع ہی *

• ان شہر ہاے مذکور میں بیاعث منصل واقع ہونے کے بحر الکامل سے سوائے پکن کے کہ وہ زیادہ سو میل سے دور ہی اہل فرنگ کی انہیں آمد و رفت ہوئی علاوہ انکے اور صوبجات میں بیاعث کثرت خلاق کے بڑے بڑے شہر بہت ہیں لیکن بجز انکے نام کے اور کچھ حال معلوم نہیں پس صرف ناموں کا لکھنا لاحاصل سمجھ کر قلم انداز کیا ان چند شہروں کا خصوصاً صوبجات شمالی میں شہر پکن کا کہ فی زمانہ تمام مملکت کی دارالخفہت ہی

اور صوبجات عربی میں شہر چنگ توفو کا کہ صوبہ سی چوان کی دارالامانہ ہی جس قدر حال کہ معلوم ہی لکھا جاتا ہی اُور شہروں کو آسپہ ہو قدامت کر لیا جائے لیکن اولاً ہم اُن شہروں کا حال جو بحر الکاہل سے متصل ہیں دلائل لکھنے اُن دو شہروں کا بالتفصیل لکھینگے از انجملہ ایک شہر نانکن ہی جو سابق میں دارالسلطنت اِس مملکت کا تھا یہ رود بنگ تسی کیانگ کے جنوبی کنارے پر واقع ہی اور بحر الکاہل سے تھمباً ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر اور سنہ ۱۳۰۰ ع میں جب کہ مغلوں نے اِس سلطنت پر حملہ کر کے قاہن اور منصور ہونے اِس شہر دارالسلطنت قدیم کو ترک کر کے شہر پکن کو جو اپنے وطن اصلی سے قریب تھا دارالسلطنت مقرر کیا اُس وقت میر یہہ شہر تمام روے زمین کے شہروں سے ہوا اور خوب آباد تھا چنانچہ منقول ہی کہ اُس وقت میں باشندے اِسکے تھمباً چالیس لاکھ تھے در حقیقت جبکہ یہہ مملکت کسیکے تابع تھی تو یہہ شہر بہ نسبت اور سب شہروں کے ملحوظ اُسکے کہ وسط ممالک میں واقع ہی بطور انیسب لایق دارالخلافہ مملکت کے تھا فی زمانہ شہر ہناہ کا اِس کے محیط تھمباً بیس میل ہی لیکن شہر ہناہ کے اندر سب آباد نہیں ہی صرف وہ گوشہ جو رود بنگ تسی کیانگ سے چھہ میل کے فاصلہ سے ہی آباد ہی اِس اِس آباد گوشہ میں چوبیس سڑکیں ہوجی بنی ہوئی ہیں جنمیں دونوں طرف سے اُور کئی ایک چھوٹی چھوٹی سڑکیں اُملی ہیں اور اُن وسیع سڑکوں کے بیچ میں ایک نہر جاری ہی جسپر سے گذرنے کیواسطے ایک ایک محراب کے چھوٹے چھوٹے پل بنے ہوئے ہیں تمام سڑکیں سیدھی اور خوش قطع اور ہمیشہ صاف رہتی ہیں باقی اور تمام شہر جو اندر شہر ہناہ کے ہی رود مذکور کے کنارہ تک باغ اور باڑیاں ہیں لیکن اُن میں بھی اچھی خوشنما سڑکیں بنی ہوئی ہیں اِس شہر میں ایک عمارت عجیب قابل الذکر ہی اور وہ ایک ٹمن برج ہی

کہ ہتمامہ چینی مٹی کی اینٹوں کا جسکے درتے ہوتے ہیں مشہور یعنی ہشت پہلو بنا ہوا ہے تخصیماً دو سو چالیس فٹ بلند نو منزلہ ہی ہو کے قریب ہر ایک پہلو کا عرض پندرہ پندرہ فٹ ہی ہو جسقدر بلند ہوتا گیا ہی کم ہوتا گیا ہی اور ہر ایک منزل یہ نسبت دہچے کی منزل کے چھوٹی یعنی چورائی میں کم ہی پس جسقدر کہ دہچے کی منزل زیادہ ہی سلامی سائیاں بنا دیا ہی کہ وہ سائیاں دیوار سے بہت باہر نکلا ہوا ہی اس کی اولتی کی جگہ گھونگرو بہت سبک لگے ہوئے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہی تو وہ ہلکو ایک دوسرے سے ملکر بچتے ہیں اور منزل میں صرف ایک ہی ایک مکان ہی نقش و نگار طلائی اور نقوشی سے آراستہ اور پواسطہ تصویریں نہایت عمدہ قرینے سے لگی ہوئیں ہر ایک منزل پر چڑھنے کے واسطے زینے بطور مزارعہ کے مدور بنے ہوئے ہیں *

اشیائے تجارت اس کی ہرچہ سوئی خصوصاً ایک قسم کا کپڑا جسکو مانکون کہتے ہیں کہ وہ اسی شہر کے نام سے موسوم ہی باتاندے اسے اکثر بھی کپڑا پہنتے ہیں تعداد باشندوں کی تخصیماً نین لاکھ سے ہائیج لاکھ تک ہی *

دوسرا شہر شنگ ہئی ہی یہہ ایک بڑا مشہور بندر ہی ان ہائیج شہروں میں سے جو بحرالکاہل کے کنارہ سے متصل اور شاہ چین کے طرف سے اہل فرنگ نے تجارت کی آمدورفت کے واسطے ان میں اجازت ہی ان سب سے یہہ شمال کی طرف واقع ہی اور یہ نسبت جزیرہ چوسای کے جو اس سے جانب جنوب واقع ہی سو میل دور ہی اور یہہ شہر رود دوسنگ اور ینگ تسی کنارہ کے سنگم سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر ہڈا اس کی نہایت بلند اور مستحکم جسکا محیط ساڑھے تین میل ہی ہباعث کثرت تجارت کے بہت کثرت سے آباد ہی یہاں تک کہ کوئی جگہ باقی نہیں جہاں مکان نہیں کثرت مکانات سے راستے بھی قذک ہو گئے ہیں اکثر باشندے اس کے سوداگر ہیں شہر ہڈا سے

بہار بھی لبِ دریا تک بستے ہیں شہر کے اندر ہو روز بازار بہت گرم رہتا ہی ہر ایک قسم کی جنس تجارت خصوصاً اپنے وطن کے باشندوں کے لیئے منگے ہر چہ و اشیائے خوردنی اور زیور وغیرہ ہر دوکان میں موجود اور غیر ملک کے تجاروں کے حق میں بھی بہت اچھا ہی کیونکہ اہل چین کے تجاروں کے چہار چنکو چینی زبان میں چنک کہتے ہیں اطراف شمالی اور جنوبی سے یہیں آتے ہیں اور براہِ رود ہنگ سی کیانگ قصبات کی اشیائے تجارت بھی یہیں آکر فروخت ہوتی ہیں باشندے اس کے تخیماً تین لاکھ ہیں *

تیسرا شہر سنگ پو ہی کہ شہر سنگ ہئی سے جانب جنوب کنارہ بحر کے قریب جزائرِ چوسان کے مقابل واقع ہی یہہ بھی شاہ چین کی طرف سے تجارت اہل فرنگ کے واسطے مقرر ہی کنارہ بحر سے بارہ میل کے فاصلہ پر دو ندیوں کے سنگم کے قریب آباد ہی اور دے دونوں ندیاں اس شہر سے فاصلہ مذکور تک بہک کر بحر الکاہل میں جا ڈر گرتی ہیں ان دونوں کے اوپر ناؤں کے پل بنے ہوئے ہیں اور مال تجارت کی کشتیوں کی آمدورفت کے واسطے ایک وقت معدن پر آس پل کی ناؤں کو بھول دیتے ہیں اور کشتیاں نکل جاتی ہیں اس شہر کی شہر پناہ بھی بہت بلند اور مستحکم ہی منحصراً اس کا تخیماً پانچ میل شہر پناہ کے اندر مکانات بہت کثرت سے بنے ہوئے ہیں اور چند سڑکیں بھی اس میں بہت وسیع اور خوش قطع باشندے اس کے تخیماً تین لاکھ آسے ہزار ہیں *

چوتھا شہر سو چو فو ہی جو شہر سنگ ہئی سے بطرف مغرب کچھ تھوڑی دور پر نہرِ کبیر کے کنارہ پر آباد ہی اور جھیل ڈائی ہو سے بھی قریب ہی علاوہ اس کے اور تین جھیلیں اس کے گرد و نواح میں ہیں چونکہ یہہ شہر بلند زمین پر آباد ہی اور نہرِ کبیر اور جھیلیں نشیب میں ہیں اس سبب سے دے دور سے بہت خوش نما نظر آتی ہیں اگرچہ

یہہ شہر بھی اور شہر ہاے ممالک شمالی مملکت چین کی مانند ہی لیکن باشندے اس کے بظاہر بباعث خوش پوشاکی اور خوش خورانی کے متہول معلوم ہوتے ہیں اور خوش وضعی و تیز دہمی اور حسن اخلاقی میں اہل چین کے نزدیک ضرب المثل ہیں بلکہ عباسی میں شہرہ افاق میں نہر کبیر اُس کی شہر پداہ سے نہایت ہی قریب ہی بلکہ بعض جگہ سے شہر ہذا کے بیچ میں سے مستحارپ بناکر چہوٹی چہوٹی نہریں اُس میں سے کات کر شہر میں ادبی لائے ہیں کہ تمام شہر میں ہر جگہ نہر کا پانی موجود ہی اور شہر ہذا کی فصیل کے نیچے وہ نشنہاں چنکو چنک کہے ہیں ہمیشہ لگی رہتی ہیں اور اُن میں سوائے اُن کشتیوں کے جو لپائی و یا مال تجارت کے لئے آئے مقرر ہیں اکثر لوگ بطور گھر کے معہ عیال و اطفال تفریم طبع کے واسطے نہر ہی میں رہتے ہیں نصف شہر جو بطرف مشرق ہی اُس میں اندر غربا رہتے ہیں اور نصف غربی میں امراء و دولتمند جمے معاہد ہذا اور بلد اور اس نصف اور کی دوکانیں بہت خوش قطع دہی ہوتی ہیں باعث کثرت پانی کے اس شہر کے اطراف میں چارول کی پیداواری اس کثرت سے ہوتی ہے کہ جس طرف دیکھئے سبوز دھان کے کھیت کے اور کچھ دھان انا اٹھ باشندے بھی اس کے بہ نسبت اور غلہ کے چارول بہت کھاتے ہیں اس شہر کی ترقی اور کثرت آبادی اور باشندوں کے متہول ہونے کا یہہ باعث ہی کہ بہ نسبت اور تمامی بلاد صوبہ جات شمالی کے دہی تجارت کاہ ہی چنانچہ ننگ ہو ہوگ چو شگ ہئی چنگ کیاگ ہو مانکن اور آؤر بعض بعض اور شہروں سے بھی روٹ یگ تسی کیاگ اور آؤر نہروں کی راہ بلکہ دارالسلطنت پے کن سے بھی براہ نہر کبیر اکثر تجارت کا مال یہیں آکر فروخت ہوتا ہی اور اس مملکت کے ممالک شوقی میں نہیں اس کثرت سے ہیں کہ لوگوں کی آمدورفت اور مال تجارت کے پہنچنے کے واسطے گویہ یہی سڑکیں ہیں *

ہانچواں شہر چاہو ہی جو سوچو تو سے جانب جنوب خلیج بحر کے کنارہ پر جزائر چوساں کے مقابل بشکل مربع آباد ہی طول شہر ہناہ کا قریب تین میل کے گرد اس شہر ہناہ کی خندق اس قدر عمیق اور عریض ہی اور ہائی سے لدا اب ہی کہ اکثر اشیاء تجارت کشتی میں بہر کے اسی خندق کی راہ شہر میں آتی ہیں مکانات اور بازار کی قطع اور باشندے اس کے مانند اور شہر ہائے مذکورہ بالا کے ہیں بلکہ تمامی مملکت چین کے بلاد باقم طرز عمارات وغیرہ میں دسساں ہیں انہی چند شہروں پر جتنا ذکر مذکور ہوا اور شہروں کو یہی قیاس کر لیا چاہیئے بخلاف ہندوستان کے شہروں کے کہ ہر ایک شہر ایک دوسرے سے طرز عمارت اور حکومت وغیرہ میں علیحدہ ہی اس شہر میں کچھ فوج انتظام صوبہ جات شرقی کے واسطے بھی رہتی ہی چونکہ تمام اہل لشکر شاہی قوم مغل ہیں اور اصل چین والوں سے دین اور راہ و رسم میں خلاف ہیں اس سبب سے لشکر کے ساتھ اپنے قنایل کے شہریوں سے علیحدہ رہتے ہیں (چنانچہ ہندوستان میں گوروں کی پلٹن) *

چھٹا شہر فوچو فوہی یہ صوبہ فوکیں کی دارالامارت ہی جزائر چوزن اور شہر کانٹوں کے درمیان میں اور بحر سے بیس میل دور رودن کے اوپر آباد ہی چونکہ یہ صوبہ تمام مملکت چین میں بہتری تجارت مشہور ہی اور باشندے اسکے فن ملاحی اور جہاز رانی میں خوب ماہر ہوتے ہیں پس سرکاری جنگی جہازوں اور تجاروں کے جہازوں پر یہی لوگ کہ ان کا پیشہ یہی ہی مقرر ہوتے ہیں اس شہر کے ایک طرف بحر اور دوسری طرف بلاد پہاڑ محیط ہیں بیچ میں اس کے رودن بہتی ہی اور شہر اس کے دونوں طرف آباد ہی ایک طرف سے دوسری طرف جانے کی واسطے رودن مذکور پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہی جو تھمباً دو ہزار فٹ یعنی قریب نصف میل کے لنگا ہی بیچ میں اسکے سو در اس قطع کے بنے ہوئے ہیں کہ دیواریں ان دروں کی عموداً بلند اور اوپر آسکے بڑی بڑی

چٹانوں سے ہتے ہوئے اہام مارش میں روڈ مذکور بڑے زور شور سے بہتی
 ہے اور باوجودیکہ یہاں ہل ایک مدت دراز سے بھا ہوا ہے لیکن مطلقاً
 اُسکو کچھہ صدمہ نہیں پہنچنا اور جو سلسلہ پہاڑ کہ اِس شہر کے
 قریب آکر تمام ہوا ہے اُسکے شیب اور دامن میں اعلیٰ قسم کی چاد
 جو بونی کے نام سے موسوم ہے بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور اُسی
 مقام میں اُسکے بڑے بڑے کارخانے بنے ہوئے ہیں اِس شہر کے گرد و نواح
 کے پہاڑ کثرتِ نباتات اور اشجار سے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اِس
 کوہستان کے اوپر زراعت بھی دامن کوہ تک ہوتی ہے یہہ شہر بھی
 ممالک مغربی کے باشندوں کی تجارت کے واسطے ایک بندر ہے چونکہ
 تجارت بھی اِس میں بہت کثرت سے ہوتی ہے اور تجارتِ پیشہ انگریز
 اِس میں رہتے ہیں اِس لیے ایک صاحب کونسل بھی سرکارِ ملکہ
 ہند و انگلینڈ کی طرف سے وہاں رہتا ہے *

ساتواں شہر آروٹی ہے یہہ بھی کثارتِ بکھر پر جزیرہ فورموسا کے
 مقابل فوجوفو سے جنوب مایل بمغرب آباد ہے یہی صوبہ فوکیں کا
 ایک خاص بندر ہے تمام باشندے اُسکے پیشہ ملاحی سے اپنی بسر اوقات
 کرتے ہیں کیونکہ اُسکے گرد و نواح کی زمین خراب ہے قابلِ زراعت نہیں
 بلکہ غلہ وغیرہ جزیرہ فورموسا سے یہاں کے باشندوں کے واسطے آتا ہے اور
 یہہ شہر بڑی تجارت گاہ ہے کہ بڑا بڑا مال تجارت یہاں بہت آتا ہے
 اور چہاڑ ہمیشہ اُسکے قریب لگے رہتے ہیں تجارت یہاں کے نہایت مالدار
 اور تجربہ کار یہاں سے چہاڑ اور بندروں کو جو بکھر الکھل میں ہیں
 بلکہ تمام ممالک اُنام و سیام اور تونکین اور جزائرِ مَلا کے بکھر میں
 بہت فاصلہ سے ہیں سب میں سے چہاڑ اکثر آتے جاتے ہیں اور کثرتِ
 آبادی کے باعث مقابل کا جزیرہ بھی اُسی کے باشندوں سے آباد ہے اُسی
 سبب سے اُس جزیرہ کے لوگوں سے دان و سند و راہ و رسم بہت ہی
 شاہ انگلستان کی طرف سے دو صاحب کونسل اِس میں رہتے ہیں یہہ

شہر تیسرے درجہ کا ہی جسکو اہل چین سی آئن کہتے ہیں محیط
اسکا سات آٹھ میل کا ہی پر شہر پناہ کے اندر کے مکان بدقطع اور سڑک
بہت تنگ اور غلیظ ہی سایہ کے واسطے اکثر شہر کی سڑکیں خس ہوش
ہیں البتہ شہر پناہ سے باہر کی بستی میں کچھ مکانات خوش قطع
اور سڑکیں صاف ہیں لیکن تنگ کہ گھوڑے کی چھوٹی بگی بھی چلنے
کے لائق نہیں باشندے اسکے تخمیناً در لاکھ پچاس ہزار ہیں *

آٹھواں شہر کوآن چو فر جو کانٹون کے نام سے مشہور ہے اب کچھ
تھوڑے عرصہ سے اس شہر میں غیر ملک والوں کے واسطے آمد و رفت
کی اجازت ہوئی ہے اور یہ شہر صوبہ کوئنگ ٹونگ کی دارالامارت ہے
پس اہل فرنگ کے نزدیک شہر اور صوبہ دونوں ایک ہی نام سے موسوم
ہیں پر حتمت میں اہل چین کی زبان میں اس شہر کا نام کوئنگ چو
ہی اور یہ شہر روڈ چو کوئنگ یعنی روڈ کانٹون کے کنارہ پر کہ خلیج
کانٹون میں آکر گرتی ہے آباد ہے اور شہر امونئی سے سمت جنوب
مایل مغرب تین سو میل دور ہے اس شہر کو مملکت چین کی حد
جنوبی تصور کرنا چاہئے (جیسے شہر پکن حد شمالی پر واقع ہے)
اور اس صوبہ کی وسط میں شہر نان کن اسکی دار الخلافت ہے (خلیج
کانٹون کا طول چالیس میل ہے) اور جس جگہ کہ روڈ چوکیانگ
اس خلیج میں آکر ملتی ہے اسی مقام پر کئی قلعے مستحکم بنے ہوئے
ہیں اور وہاں سے آبادی شہر بتیس میل ہے چنانچہ کانٹون کے کنارہ
بندر سے شہر تک بہر میل کا فاصلہ ہے اس خلیج کی حد غربی پر
جہاں وہ بندر سے آکر ملتا ہے شہر ماؤ آباد ہے اور یہ شہر ہارچوگیز
یعنی پرتگیزیوں کے ماتحت ایک جزیرہ پر واقع ہے اس خلیج کے مہانہ
کو شیو کا مہانہ کہتے ہیں دوسرا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہوئنگ ٹونگ ہے
اور یہ سنہ ۱۸۴۲ء سے انگریزوں کے ماتحت ہو گیا ہے اور شہر کانٹون
اس بہار کے دامن پر آباد ہے جو اس جزیرہ سے بطرف شمال واقع ہے

اور اسکے جانب جنوب زمین نشیب ہی اُس میں مثل اطراف جنوبی
 بنکالہ کے وہاں کی کشتکاری بہت ہوتی ہی اور باغ اور باڑیاں وغیرہ بھی
 اُس میں بہت ہیں اُسکی شہر پناہ کا محیط چھ سات میل ہی جنوب کے
 جانب کی فصیل ندی سے متصل ہی کہیں اُسی اور کہیں سو گز کے
 فاصلہ پر اور اُتر طرف کے پہاڑ نے اوپر چلی گئی ہی نیوں سو فٹ کی
 بلندی تک اور یہ شہر بباعث فاصل ہونے ایک دیوار کے جو شہر پناہ
 کی فصیل سے شروع ہو کر غرباً شہر پناہ کے محیط تک کھچی
 ہوئی ہی دو حصوں پر تقسیم ہو گیا ہی حصہ شمالی اُسکا حصہ جنوبی
 سے بڑا ہی بویچ میں اُس دیوار کے ایک دروازہ ہی سڑکوں اُس میں نہایت
 تنگ اور بد قطع و ناہموار چنکا عرض آٹھ فٹ سے زیادہ نہیں ہی بقی
 اور گاڑی کا اُس پر سے چلنے کا حکم نہیں ہی صرف پہادوں کے چلنے کے
 واسطے پہلو کی صاف چٹانوں سے بہہ سڑک دی ہوئی ہی اکثر مکانات
 اُسکے پختہ اینٹوں کے ہیں اور بنات میں کثرت پائندوں کے اکثر سربا شہر پناہ
 سے باہر بھی بستہ ہیں اور وہ محلہ حسینی اہل رنگ کی اُشایے
 تجارت کی داد و سند ہوتی ہی یعنی فروکی بازار بھی شہر پناہ سے باہر
 ہی سڑک کے دونوں طرف کی دوکانیں ہر وقت کھلی رہتی ہیں اور
 خریداروں کا ہمیشہ ہجوم اور شور و غل رہتا ہی بازار ہر ایک پیشہ ویزا
 علاحدہ علاحدہ ہی چنانچہ دوا فروشوں کا علاحدہ کہ اُس میں دواؤں ہی
 کی خرید و فروخت ہوتی ہی علیٰ ہذا الفاس بڑھتی پیشہ والوں کا اور
 تصنیفات وغیرہ کا اور سب کا اکثر مکانات کے گوداگرد بدوار احاطہ کے
 دیواریں کھچی ہوئی ہیں چونکہ اہل چین کے مکانات اکثر بویچے ایک
 منزل کے ہوتے ہیں اور احاطہ کی دیواروں بارہ چودہ فٹ بلند اُس
 سبب سے مکانات معلوم نہیں ہوتے اور شہر میں ہر طرف دیواریں
 بد نما نظر آتی ہیں اور جو لوگ کہ شہر پناہ سے باہر رہتے ہیں
 اُن میں سے ملاح لوگ کشتیوں ہی میں معہ اپنے اہل و عیال کے رہتے ہیں

یہہ شہر یا محلہات چاروں طرف سے زونیاں یا القلاعات سے
محکم ہیں۔ اس کے سوائے ہر دیوار قطار سے پانچ سو سی میل
چندوب کی مافق واقع ہیں۔ یہہ اردن کے تحت وسمت میدان میں
آباد ہیں۔ اس کے اندر اور قلعہ میں سے پانچ سو سی میل آبی
چندوب ہیں۔ اس کے آس پاس اسی طرح کے قلعہ شہر۔ پناہ کی دیوار کا مضبوط
سموہ میل اور دیوار میں سے ہر سو سی میل اور پانچ سو میل
پارہ تحت عورتوں ہی ساتھ ساتھ کرے۔ صلیب اور بوج بنے ہوئے ہیں اور
اندر سے یہہ دیوار میں سے ایک سو سی میل۔ چنگہ اسقدر کہ سوار آسیر
وآسانی چڑھ جائے۔ اس کے آس پاس اور آس پاس کے شہر پناہ اسلامی رنگ
کی امتوں کی دیوار میں سے ایک سو سی میل اور پانچ سو سی میل
رنگ و سخت ہیں۔ اس کے آس پاس اور پانچ سو سی میل اور پانچ سو سی میل
اور ہر ایک دیوار کے ساتھ گھونٹا ہے۔ دیوار میں سے ایک سو سی میل
آئے کا راجہ دیوار کی طرف سے ہے اور اس کے آس پاس اور پانچ سو سی میل
میدان اور پانچ سو سی میل کے آس پاس اور پانچ سو سی میل کے آس پاس
وسط میں سے ایک سو سی میل اور پانچ سو سی میل کے آس پاس اور پانچ سو سی میل
ہیں۔ یہہ تینوں دروازے اور پانچ سو سی میل کے آس پاس اور پانچ سو سی میل
گرن اسکے ارد گرد کے شہر پناہ ہیں اور یہہ رنگ شاعی مقرر ہیں
محیط اس کے آس پاس اور پانچ سو سی میل کے آس پاس اور پانچ سو سی میل
رہنے ہیں اور اس کے آس پاس اور پانچ سو سی میل کے آس پاس اور پانچ سو سی میل
ایک اور شہر پناہ ہیں۔ اس کا محیط سترہ سو سی میل ہیں اور

کی آمد و رفت اور تجارت کی زیادہ تر غرتی ہو مگر اب مغل اور منصور اہل چین اور فرنگ میں ربط و ارتباط ہونے نہیں دیتے اس خیال سے کہ میدان یہہ آنسے منفی ہو کر اور قواعد رزم سیکھ کر ہم پر غالب ہو جاویں *

شہر چنگ توفو کا بیان

یہہ شہر صوبہ سی چوان کی جو تبت کی حد سے متصل ہے دارالامارہ ہے اس کے کوئی نواح ہی زمینیں بھامٹ کثرت نہروں کے خوب سیر حاصل و سوسبز و شاداب ہے یہاں اس قطعہ کے کثرت اشجار و نباتات سے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور انتہائے بلندی سے نشیب تک سلامتی ہیں شہر کے اندر کی سڑکیں خوش قطع اور سنگین کہ پورے پورے پتھر کی چٹانوں سے بنی ہوئی ہیں ہمیشہ صاف رہتی ہیں اور بدبو مطلقاً کہیں نہیں آتی ان وسیع سڑکوں کے دونوں طرف دوکانیں بنی ہوئی ہر ایک قسم کی جنس تجارت پر چینی ہوئی ہر ایک دروازے کے سامنے ایک چھتھی گڑی ہوئی عمارت اس شہر کی بہت خوش قطع خصوصاً دیوان خانہ سوکاری نہایت بلند اور عالی شان اور وہ عمارت کہ حو خاص انتظام و رفقا خلائی کے واسطہ بنے ہوئے ہیں انہیں جمیع خاص و عام کے آنے کی اجازت ہے کتب خانہ و دیگر اشیائے آرائش سے آراستہ و ہموار مندر بھی بہت بلند اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں *

یہہ شہر ممالک مغربی چین میں بہ سبب تمدنی عمارت کے بہ نسبت اور شہروں کے ممتاز ہے اہل شہر بھی اپنے شہر کی رونق و فخر کرتے ہیں باشندے اسکے کثرت مال و دولت و حسن اخلاقی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی میں مشہور ہیں بلکہ تمام اس صوبہ کے از کہہ تمامہ دی علم اور شائق علم و ہنر ہیں چنانچہ تمامہ دولتمند اور بادشاہ در خود بھی قیامت و خوارند میں ہوشیار ہوتے ہیں اور اپنی اولاد پر بھی سنی سے حق باورغ ایک قدریس علوم و تعلیم دین میں

نہایت کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ ملاح لوگ بھی کشتی میں قلمدان اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر مطالعہ کتاب اور تصنیف و مکتوبات اور حساب سے فارغ ہوتے ہیں تو مصروفی ہی کرتے رہتے ہیں العرض نہایت علم دوست اور محنت شعار ہوتے ہیں اور تفریح اوقات کو محبوب جانتے ہیں بلکہ ہر ایک گانوں میں بھی لوگ ایک استاد مقرر کر کے اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاتے ہیں خواہ ادنیٰ ہوں خواہ اعلیٰ زمانہ قدیم سے یہ تعلیم انکے حکماء کا طریقہ ہی بلکہ خاص کر ایک حکیم مسمری کان فیوشہ و اس کے چنکو پادشاہ سے گدا تک سب بطور نبی کے تصور کرتے ہیں اور اب تک انکی اولاد کی تعظیم و توقیر بطور شاہزادوں کے کرتے ہیں انکا یہ مفولہ تھا کہ ادب نشان ہی سعادت کا کہ سعادت اس سے حاصل ہوتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی پس ایسی ایسی باتیں استاد اپنے شاگردوں کے سب سے پہلے ذہن نشین کر دیتے ہیں یہی باعث ہی کہ مزدور لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ادب سے پیش آتے ہیں ایسا حال کسی اور شہر میں نہیں دیکھنے میں آیا اور چونکہ بعضے شخص صریح ظاہر ہی میں ادب اور نواضع سے پیش آتے ہیں پس حکیم موصوف نے لکھا ہی کہ بختل اب کا مہتر ہی سخاوت ادب سے یعنی ادب اگر تہہ دل سے کرے تو بہتر ہی *

طرز حکومت کا بیان

اول ایک قاعدہ یہہ ہی کہ جیسے اولاد اپنے ماں باپ کو عزیز اور بزرگ سمجھتی ہی اور ادب و تعظیم کرتی ہی علیٰ هذا القیاس رعایا پادشاہ کو والدین مسلکت اور ظل الہی تصور کرتی ہی اور اولاد جس طرح ماں باپ کی فرماں برداری کرے ویسے ہی چاہئے کہ رعایا پادشاہ کا حکم بجا لائے پادشاہ اگرچہ ہر ایک کام اور اجراء احکام میں اختیار کلی رکھتا ہی لیکن جمیع امور ات کے لئے قانون پادشاہ کی طرف سے مقرر ہیں *

دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جو شخص امتحان علم و یا ہنر میں پورا شروع خواہ امیر ہی یا غریب وہ عہدہ ممتاز پر سرفراز کیا جاتا ہی اور

ادب کا اس قدر اعتنا ہی کہ اگر کتاب سے بے ادبی سے بدش آئے تو
اسکی سزا قتل ہی *

جزائر کا بیان

وہ سمیت مسائل تو بدلتا ہے اگرچہ مملکت چین میں حکم
مابلی اور ہمدونہ رستہ کے درمیان میں اس جزیرے کے باعث
علم و ہدایتی زوہا ہوتی اور اس زمانہ کے آدمی نے صرف اسے
ہی پر ادب کی کہ جس قدر آئے حکماء کی کتابوں میں لکھا ہی
ماتہ معارف ام عربی کے اگرچہ بعضی دوسرے چھاپہ سلسلہ پر اور
حقیرانی کے واسطے قطب الارشاد کا تذکرہ آئی حکماء کی کتابوں
میں لکھا ہی ایمین این مابلی کی دوسری مرتبہ میں اب چھاپہ دہاں نکڑی
پر ہوتا ہی اور دنیا کا سفر معاشرت دہوئے آئیے اسدائے کے نہیں کوسلہ *

دوسرے زمانہ میں کہ تہذیب و ادب کے لوگوں نے آئے کی مابلی اجدات
میں ہی اس وقت آئے حالات اور حکماء کے مفروضی معلوم ہیں
چھاپہ حسب کتاب کہ اعلیٰ درجہ سے آندا مابلی دہاں ہوا تھا تب تک
آلات حرب میں سے بدلتا ہوا اور مچھپ کے اور شیشہ کے دہاں اور چودیکہ
آس مابلی کے ہر صورت میں وہ ہوا کے ہر صورت میں ہوتی ہوتی
جانبی میں لیکن اب تک وہ جزیرہ مابلی اور اسدائے کے ہر
دروازہ نصب کرنے کا جو مابلی میں اس وقت میں ہی لکھا
بعضے دیوں میں مابلی چھپنے کے مابلی اور مابلی کے مابلی اور سورن کا
دام کوئے اور نکات و مابلی ہر مابلی اور مابلی کے اور ایک مابلی اور مابلی
میں اور مابلی مابلی ایسے ایسے مابلی میں ہر مابلی مابلی کے
جزائر کا بیان

جزائر جاپان کا بیان

جاپان کے مابلی کے مابلی اور جزیرہ اور جزیرہ کو دیا کے
مابلی مابلی جزائر جاپان واقع ہی اور وہ جزیرہ کہ قلعہ منصورہ

دارالسلطنت جزائر جاہان کی شہر یدو ہی کہ کرنا بھی اس ہی میں رہنا ہی اور یہہ شہر جزیرہ نیوفارنڈ میں واقع ہی اور میکائو شہر سناؤ میں جو اسی جزیرہ میں شہر یدو سے دو سو تیس میل دور ہی اور اسی لیمے اس جزیرہ کا دارالخلافہ تھا رہتا ہی *

اب ہم اس مملکت کے مشہور شہروں کا حال بالاختصار لکھتے ہیں ارانچملہ ایک یدو ہی یہہ شہر جزیرہ نیوفارنڈ کے وسط میں بحر الکاغل کے کنارہ پر آباد ہی بداعت کثرت آبادی کے تعداد پاشندوں میں اس کے اختلاف ہی مگر قول متفق علیہ یہہ ہی کہ ہندو لاکھ سے بیس لاکھ کے درمیان میں ہیں وسعت اس کی دس میل طویل اور سات میل عریض اور بیس میل اس کا محیط ہی سڑکیں اس شہر کی نہایت عریض خوب قطع اور صاف ہیں اور میل ممالک چہر کے اکثر شہروں کی مانند ہر ایک پینہ دروں کے بازار علیحدہ علیحدہ ہیں مکانات بھی ایک منزل نہایت دو منزل سے زیادہ بلند نہیں اور اکثر لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اگرچہ محلات شاہی وسع اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں لیکن وہ بھی بہت بلند نہیں اور کوہا جسکا دوسرا لقب تائی کون ہی بیچ شہر میں رہتا ہی اور محل اس کا بطور قلعہ کے بنا ہوا ہی چنانچہ اس کے چاروں طرف گہری کھائی کھدی ہوئی پانی سے بھری ہوئی ہی اور اس قلعہ کے گرد پانچ برج مضبوط بنے ہوئے اور بیچ میں اس کے بہت عمدہ محل اور باغ اور باغچے لگے ہوئے محیط اس قلعہ کا آٹھ میل ہی اور اس شہر میں کئی نہریں جاری ہیں جنکے دونوں کناروں پر درخت لگے ہوئے ہیں *

دوسرا شہر سناؤ ہی جو میکائو کی دارالحکومت ہی جسکو دائرے بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں تمام مملکت جزائر جاہان کا بھی دارالخلافہ تھا پاشندے اس کے تختمینا پانچ لاکھ آن میں سے پچاس ہزار بوجاری ہیں اس شہر کے بڑے معدروں کی مورتوں میں سے سب

سے بڑی صورت آبی فٹ بلند ہی طول اس شہر کا چار میل اور عرض تین میل سڑکیں اس میں اگرچہ تنگ ہیں لیکن خوش قطع اور ہمیشہ صاف رہتی ہیں اور یہ شہر جزیرہ نیو فائونڈ کے حصہ جنوبی میں واقع ہے ہر چار طرف اس کے وسیع میدان جو کثرت کشتکاری اور باغ و باڑی سے خوب سرسبز ہیں اور گرد ان کے چاروں طرف پہاڑ محصور بہاغت زیادتی علامہ اور فضلوں کے صدر دیوانی تمام مملکت کی اسی شہر میں ہے اور اہل ہنر بھی اس میں بہت ہیں اور عمدہ صندوق اور ریشمی کپڑے اور بہت چیزیں لایق تحفہ غبر ملک کے بھی اس شہر میں ہوتی ہیں اور تجارت اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ہر ایک مکان دوکان معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک دوکان ہر ایک قسم کی جنس تجارت سے مالا مال اور کوچہ و بازار میں ہر وقت لوگوں کی کثرت ہوتی ہے *

جزیرہ جسو کی دارالاسارۃ شہر مچھہ سالتی ہی لیکن بہاغت صانعت آمدورفت اہل فرنگ کے بجز نام کے حال اُسکا معلوم نہیں *
شہر اوسا کا جزیرہ نیو فائونڈ میں شہر مباکو سے جانب جنوب بیس میل کے فاصلہ سے رود یدو گارا پر واقع ہے تجارت اس میں بہت ہوتی ہے اور رود مذکور میں سے بہت نہریں نکلتی ہیں اور یہاں سے بہت نہریں اس قدر وسیع ہیں کہ کشتی بلکہ چھوٹے جہاز جنس تجارت سے بھرے ہوئے پیچ شہر میں جاسکتے ہیں اور ان سب نہروں بلکہ ندی کے بھی دونوں طرف سڑکیں پختہ پتھر کی چٹانوں کی بنی ہوئی ہیں اور سڑکوں سے ہاتھی کے اندر تک سیڑھیاں بطور گھات کے بنی ہیں کہ جہاز ہر سے لوگ اوپر کر باسانی کنارے پر چڑھ جاتے ہیں اور سب ندیوں اور نہروں پر لکڑی کے پل نہایت منقش اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں باشندے اسکے تخیلاً ایک لاکھ پچاس ہزار *

شہر نکوسا کی جزیرہ کیوسو کے مغرب طرف خلیج امورا پر واقع ہے یہ شہر بہت مشہور بندر ہے بندر خاص چار میل طویل اور تخیلاً

ایک میل عربی اور شہر خاص ایک میل لٹیا اور ایک ہی میل جزیرا
 ہی تہوں طرف عموداً بلند بلند پہاڑ محیط ہیں بیچ شہر میں ایک
 بڑی نہر جاری ہے جس پر پینتیس پل بنے ہوئے ہیں جن میں سے ہندو
 سنگین ہیں عمارت اس شہر کی خصوصاً مندر جو تمام شہر میں قریب
 ساٹھ مندروں کے ہیں اکثر بلند اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں باشندے
 اس کے پچاس ہزار علاوہ اس مندر کے اور دو ہندو ہاکو ڈائی اور کاکاگارا
 میں اور اہل فرنگ کی آمدورفت سنہ ۱۸۵۸ع سے اس میں
 جاری ہے *

ماسوائے ان کے شہر اور قصبے بھی بہت ہیں اور جس مقام کی زمین
 سو حاصل ہے وہاں استقدر آبادی ہے کہ دور سے دو قصبے جو نزدیک
 نزدیک واقع ہوں ایک ہی معلوم ہوتے ہیں اور دوے تسمیۃ کے باشندے
 اس کے دو کروڑ پچاس لاکھ سے تین کروڑ تک ہیں زمین اس جزیرہ
 کی ہر فضا اور سو حاصل آب و ہوا بھی معتدل اور جزیرہ جاہاں
 میں پہاڑ بہت ہیں جن میں گاہیں سونے چاندی اور تانبے کی ہیں
 بعضے پہاڑ آگ میں سے شعلہ دار یعنی آتش نشان ہیں جسے ہندی میں
 جوالا کہتے ہیں زلزلہ اسم میں بہت آتا ہے غذا یہاں کے باشندوں کی
 چانول اور وہ عجیلی جو دریائے شور میں پیدا ہوتی ہے اور جزیرہ
 جسو کے اطراف شمالی میں پوسمین بہت عمدہ ہوتے ہیں اہل فرنگ
 اشیائے فرنگستانی وہاں لبتجا کر پوسمین وہاں سے لاتے ہیں ان جزیروں
 مرقوم الصدر کے سوا اور کوئی جزیرہ زیادہ نامور اور قابل الذکر قطع ایشیا
 کی حد شرقی پر نہیں ہے مگر جو چین سے متصل ہے تانکن پر
 جزائر ہائے نی اور صوبہ فوکی کے مقابل میں تاؤوان یعنی فورموسا اور
 شہر ننگ پو کے مقابل میں مجموعۃ الجزائر چوسان ہے جو شاہ چین
 کے ماتحت ہے اور جاپان سے جنوباً مجموعۃ الجزائر لوچو چوٹے چھوٹے
 جزیرے ہیں باشندے اس کے حسن اخلاقی میں معروف ہیں *

جزیرہ ہائی نان صوبہ کانگ چو سے جو ایک جزیرہ نما کے جنوبی سمت پر واقع ہے بواسطہ ایک آبنائے کے جو پندرہ میل چوڑی ہے اس جزیرہ نما سے منفصل ہے اور شہر کان ٹونگ سے دو سو بیس میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب واقع ہے اور یہ جزیرہ قریب دو سو میل کے لمبا اور سو میل کے چوڑا ہے وسعت میں اسکے بڑے اونچے پہاڑ چار ہمیشہ برف پڑتا ہے اور وہ برف سے چپے رہتے ہیں واقع ہیں دامن میں اسکے درخت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں کہ باشندے اس جزیرہ کے انکو کاٹ کر جہاز کشی وغیرہ کے بنائے میں صرف کرنے میں اور اسکی تجارت سے بہت مالدار ہیں بلکہ آسودگی کے سبب کشمکاری بھی وہاں بہت ہوتی ہے دارالامارۃ اس جزیرہ کی کانگ چو ہے ایک نائب شاہ چین کی طرف سے اُس میں رہتا ہے یہ شہر اس جزیرہ میں جنوب شمال واقع ہے مرمم شماری اسکی تخمیناً دو لاکھ اور کل جزیرہ کی قریب دس لاکھ کے ہے *

اووان جسکو اہل فرنک خوشمائی کے سبب نور موسا کہتے ہیں اور صوبہ فرکین سے (جو حد اس کے قریب ہے) اسی میل کے فاصلہ پر اور شہر امونی سے ایک سو تیس میل پر واقع ہے یہ جزیرہ دو سو پچاس میل لمبا اور اسی میل چوڑا مگر کم و بیشی عرض سے اوسط عرض چالیس میل چوڑا ہے حد غربی میں اسکے خوب سیر حاصل ہے اور فضا بہت خوشنما اگرچہ پہلے اہل یونان اور ہائی لینڈرز کے قبضہ میں تھا مگر اہل چین نے پھر اسکو لے لیا اسکے مشرق پر زیادہ کورستان اور ویران ہے کہ وہاں صرف وحشی لوگ مثل دھڑا کھل کے جزائر کے ہون و ناش رکھتے ہیں اور وہ لوگ بڑھتے رہتے ہیں اور اپنے جسموں کو زیبائش کے طور پر تیل سے گوندتے ہیں خلیج کان ٹون میں انگریز اور ہنگریز نے دو جہازوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے چنانچہ ہنگریز نے مکاو کو جسکا بیان پہلے گذرا اور انگریزوں نے ہون کون جو خلیج مذکور کے

مہانہ کے مقابل پر واقع ہی اور بندرگاہ ہونے کے سبب سے آباد ہو گیا ہے۔ لنوائی اس جزیرہ کی شرقاً غرباً آٹھ میل اور چوڑائی دو میل سے لیکر چھ میل تک ہی اسکی شمالی حد پر پہاڑ سو فٹ سے لیکر ہزار فٹ تک اونچا ہی جہاں سے سنگ گورانت جو عمارت کے کام میں بہت مضبوط ہی کہوں کر لاتے ہیں سمت جنوب اسکے زیادہ نشیب ہی مگر کشتکاری اور زراعت بسبب پہاڑ اور پتھر کے یہاں نہیں ہو سکتی ہی *

مجموعۃ الجزائر چوسان یہ جزیرے ملک چین کے قریب ایک بڑے خلیج کے مقابل میں واقع ہیں اور روڈینگ سی کیوانگ کے سمت جنوب میں تھمبنا ستر میل کے فاصلہ پر تعداد انکی بلا شمار ہی چنانچہ جہاز کے ذریعہ سے ساتھ میل کا سفر طی کر کے تین سو جزیرے دیکھنے میں آئے پر انہیں سب سے بڑا جزیرہ جو خاص چوسان موسوم ہی تھمینا چالیس میل لنبا اور بیس میل چوڑا اور خوب سیر حاصل ہی دارالامارۃ اسکا تک ہائی بہت خوش قلمع شہر ہی اسکے بیچ میں بجائے راستہ کے نہریں جاری ہیں جسبیں کشتی کے ذریعہ سے آمد و رفت اور سیر کرتے ہیں باقی اکثر جزائر چوٹے ہیں پر سب سرسبز اور سیر حاصل چنانچہ انہیں سے ایک یوٹو نام جزیرہ کو چین والے بسبب خوشنمائی کے اور خوش گواری آب و ہوا سے مثل فردوس سمجھنے میں *

جزائر فوجو تھمینا چار میل کے فاصلہ پر ملک چین کی مشرق طرف پر اور جزیرہ فورموسا کے مابین شمال اور مشرق واقع ہی ان جزایروں کی تعداد چھتیس ہی اور انہیں سب سے بڑا ستر میل لنبا اور دس بارہ میل چوڑا سب کے وسط میں واقع ہی اہل فرنگ وہاں کم گئے ہیں کہتے ہیں کہ آب و ہوا وہاں کی خوش اور زمیں سیر حاصل اور ہر طرح کا میوہ وہاں پیدا ہوتا ہی بلکہ پہاڑوں میں تانبہ اور رانکے کی کانوں وہاں بہت مفید ہیں اور باشندے وہاں کے

ماتحت حکومت چین اور خلیق ہیں مگر مثل جاپان والوں کے
غیر ملک کے آدمی سے پرہیز رکھتے ہیں *

چوتھی فصل

بلاد ترک یعنی مملکت آل عثمان کے بیان میں جو

قطعه ایشیا میں واقع ہیں

قطعه ایشیا میں سلطان روم کے ماتحت جو ممالک ہیں حدود اربعہ
ان ممالک کے یہ ہیں حد شمالی پر بحر مرمرہ اور بحر اسود اور
کچھ حصہ گرجستان اور حد شرقی پر ایک حصہ گرجستان اور
مملکت عجم اور حد جنوبی پر خلیج عجم اور وادی شام اور مملکت
عرب اور بحر روم اور حد غربی پر بحر روم اور بحر مرمرہ اور بغاز
تلبولی یعنی ڈارڈنیلز جو بحر روم کو بحر مرمرہ سے ملاتا ہے اور
بغاز قسطنطنیہ جو بحیرہ مرمرہ اور بحیرہ اسود کے درمیان میں ہے واقع
ہیں *

طول اعظم ان ممالک کا راس بابائیہ سے دامن غربی جبل اراراط
تک ایک ہزار مہل جغرافیہ ہی اور وہ بابائیہ ۳۵ درجے ۵۱ دقیقے
۳۰ ثانیے طول شرقی سے اور ۳۹ درجے ۲۰ دقیقے عرض شمالی سے
دامن کوہ اراراط تک جو ۳۵ درجے طول شرقی پر ہی قیاس
کیا جاتا ہے اور عرض اعظم اسکا راس خلیج عجم سے مصب نہر باتونابی
تک نوسو بیس میل ہے اور رقبہ اسکا پانچ لاکھ میل مربع اور باشندے
ان ممالک کے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہیں اور یہ مملکت چھ بڑے بڑے
ملکوں میں منقسم ہے ایک کوچک ایشیا جسکو پر اناضول بھی کہتے
ہیں دوسرا ارمینیا یعنی بلاد ارمن تیسرا گرجستان جسکو عرب لوگ
بلاد اکراد کہتے ہیں چوتھا الجزیرہ یعنی دوآبہ جو درمیان دجلہ اور
فرات کے واقع ہے پانچواں عراق عرب چھٹا سوریہ اور فلسطین جسکو

بوشام بھی کہتے ہیں اب ہم ہر ایک ملک کا حال بالتفصیل بیان کرتے
ہیں *

ایشیائے کوچک کا بیان اور جو جزیرے کہ اسکے متعلق تھے

اس ملک کا نام ترکوں کے نزدیک براناضول ہی اور در حقیقت
براناضول اسکا ایک صوبہ ہی چنانچہ ہم بیان کریں گے *

حدود اربعہ اسکے یہ ہیں سمت شمال بحر مرمر اور بحر اسود
اور بطرف مغرب بغاڑ قسطنطنیہ اور بحر مرمر اور بحر روم اور
بغار لیبولی اور جانب جنوب بحر روم اور بطرف مشرق وہ خط مغروضہ جو
خلیج اسکندرون سے شمال شرقی تک یعنی جہاں کوفہ لکام اور کوفہ کورین
جسکو زمانہ سابق میں طوروس اور کوفہ طور کہتے تھے ملے ہیں اور
وہاں سے اُن پہاڑوں پر گذرتا ہوا ثغراء نوشیرواں تک جو نہر فرات سے
قریب ہی اور وہاں اُن پہاڑوں پر سے جو حد عربی فرات سے متصل
اور ۴۰ درجے عرض شمالی اور ۴۲ درجے طول شرقی سے قریب
ہیں ہوتا ہوا اور حد بلاد ارمینیا تک مغروضہ ہی الغرض حد شرقی
بحیرہ اسود پر تمام ہوئی ہی عربوں نے اسکا نام ارض روم رکھا ہی
اسواطے کہ زمانہ قدیم میں قیصر روم اور قسطنطنیہ کے ماتحت تھا
اور اسی سبب سے ارمینیا میں بھی اسکا نام ارض روم ہی اور شمالی شرقی
کے قطعہ کا نام ترکوں کے نزدیک رومیلی ہی اور اسی زمانہ میں اُن
شہروں کا نام جو مسلمانوں اور رومیوں کے ملکوں کے قریب ہیں ثغور شام
اور جزیرہ رکھا اُن شہروں میں سے بعضے یہ ہیں ملطیہ حدث مرعش
ہارونیہ جو خلیفہ ہارون رشید کی طرف منسوب ہی اور عین زربہ اذنے
طرسوس ابو اسحاق اصطخری نے کتاب الاقالیم میں لکھا ہی کہ مینے شام کو
ثغور کے نام سے جمع کیا یعنی ثغور شام رکھا کیونکہ بعضے قطعہ اُنہیں سے
ثغور شام اور بعض ثغور جزیرہ کے نام سے پہچانا جاتا ہی حالانکہ شام میں

یہ دونوں داخل ہیں اِس واسطے کہ جو فرات سے اِس پار ہی شام میں داخل ہی اور ملطیہ سے مرعش تک ثغور جزیرہ کا اِس سبب سے نام رکھا گیا کہ جزیرہ کے باشندے وہاں کے لوگوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں نہ اِس لیئے کہ وہ جزیرہ ہی انتہی کلامہ “ اور یہہ بلاد زمانہ قدیم سے کئی ایک چھوٹی چھوٹی مستقل ریاستوں پر منقسم ہیں ممالک جنوبیہ میں سے ملیسیا جو جانب جنوب بحرِ مرمر کے ہی اور لودیا جو ملیسیا سے جنوب کی طرف ہی اور اِس سے دکھن کی طرف کاریا ہی اور لیسیا اور بیسیدیا اور کلکیا جو بحرِ روم پر ہیں اور جہات شرقیہ میں سے بیسینیا اور فنطوس بحرِ اسود پر اور کیدونیا ارمینیا اور سوریا کی سرحد پر مشرق کی طرف اور مابین فنطوس کے جو شمال کی طرف ہی اور کلکیا کے جو جنوب کی جانب ہی اور جہات متوسطہ میں سے غلطہ اور فروغیہ ہیں بیشتر مملکت فروغیہ کی شوکت زیادہ ہوئی اور اِن ممالکوں میں سے اُسکے تابع ہوئے بعد اُسکے مملکت بودبا کی سلطنت قوی ہوئی اور نہرِ ہالیس کے جسکو فی زمانہ قزل ارمن کہتے ہیں جو ملک کہ بطرف مغرب واقع ہیں سب پر ملک کریسوس پادشاہ اور باقی پر مادیا اور فارس کے پادشاہ غالب ہوئے پھر ملک قورش یعنی خسرو نے جو مادیا اور فارس کا پادشاہ تھا کریسوس پادشاہ کے ملک پر سنہ ۵۴۸ برس قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل پاکر اور سب ملکوں کو اپنے ممالک محروسہ میں داخل کیا اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ کے عہد تک جس نے کہ ملوک فارس پر فتح پا کے اکثر ممالک اُنکے جو ایشیا میں تھے لے لیئے تھے ملک قورش کے قبضہ میں رہے بعد وفات سکندر کے یہہ ممالک مملکت سوریا میں داخل ہوکر ماتحت سلاطین سلوقیدیہ کے ہوئے بعد اُسکے رومیوں نے سب ایشیا کے حصہ جو نہرِ فرات کے پچھم طرف تھے لے لیئے اور سنہ ۱۱۰۰ ع تک بعد مسیح علیہ السلام کے یہہ بلاد رومیہ اور قسطنطنیہ کے قیصروں کے ماتحت رہے

جب کہ ممالک جنوب اور شرقی میں سلاطین سلجوقیہ غالب ہوئے اور وقت خرابی سلطنت سلجوقیہ کے یعنی بعد وفات سلطان علاءالدین ثانی سلجوقی کے سنہ ۱۳۰۰ ع میں سلطان عثمان غازی کے امراء جنگو ترک عثمانیہ کہتے ہیں انکے بڑے حصے پر غالب ہوئے اور سنہ ۱۳۸۶ ع میں یہ سب ممالک سلاطین عثمانیہ کے ممالک معروسہ میں داخل ہو گئے عثمانیہ ترکوں کی اصل تاتار سے ہی وہاں سے اطراف بھر خضر میں آئے ترکوں کے نزدیک یہہ بلاد تین بڑی بڑی قسموں میں منقسم ہیں اول اناضولی شمال غربی میں دوسوی قرمان جنوب شرقی میں تیسری قسم ارض روم یعنی ارض رومیلی شمال شرقی میں اور ان بلاد کو کئی ایالتوں یعنی ریاستوں میں بھی تقسیم کیا ہی چنانچہ ایالہ ناضول اور ایالہ قرمان اور ایالہ سیواس اور طرایزوں اور قونیا اور مروعض اور اذنہ یہہ قسم ثانی یعنی ریاست ایک حال پر قائم نہیں رہتی اسی واسطے ہم اُسکی طرف ملتفت نہیں ہوتے *

کوچک ایشیا کے بلاد اُونچے اُونچے پہاڑوں کے سلسلوں کے سبب سے جنکے درمیان وسیع دشت اور اچھے پر قضا میدان ہیں ناہم متفرق ہیں ان سلسلوں میں سے ایک سلسلہ کوہ ایدا ہی شمال غربی کی طرف ترک اُسکو قرہ طاغ کہتے ہیں بلندی اُسکے سب سے بلند ٹبلے کی جو خلیج اور میت کے قریب ہی پانچ ہزار دو سو بانوے فٹ ہی اس تبلہ کا نام چیل غرغار ہی پھر یہہ سلسلہ جانب مشرق ایک سو چار میل جغرافیوی تک چلا گیا ہی اور ان نہروں کے مغرجوں کے بیچ میں جو بحیرہ سرسور اور بحر روم کی طرف بہتی ہیں فاصل ہو کر پھر وہاں سے جنوب شرقی کی طرف پھر کر دو سو بیس میل دشت قونیا کے کنارہ تک چلا گیا ہی اس حصہ کا نام ترکوں کے نزدیک مراد طاغ ہی جنوب غربی کی طرف اُسکی بہت شاخیں ہوتی ہیں اور اُسکے کنارہ غربی پر کوہ طوروس کا سلسلہ آ ملا ہی جو جہات جنوبیہ میں شرقاً پھیلا ہوا ہی

اُسکے آؤر پتھر روم کے بیچ میں ایک ہشت تنگ واقع ہی اور جبل لگام سے کہ جو جانب جنوب سورہ تک لنگا ہی ملا ہوا ہی جبال طوروس مذکور میں ایک قبلہ ہی جسکی بلندی دس ہزار فٹ تھی اور اس سلسلہ کے اتر طرف ایک اور سلسلہ ہی جسکا حسنہ طاغ نام ہی اور ان دو سلسلوں کے درمیان میں ایک دشت پر فضا ہی جس میں سب طرح کے درخت و نباتات پیدا ہوتی ہیں اس کا نام بستان ہی اور اُسی دشت میں بستان ایک شہر ہی جو نہر قزل ارمن کے مندرج کے نزدیک آباد ہی سلسلہ حسنہ طاغ شہر بستان سے شمال شرقی کی طرف شہر سیواس کے پورب والے حصے تک اور وہاں سے پورب طرف نہر فراٹ تک لنگا چلا گیا ہی لیکن اُرکی طاغ جو جانب جنوب شہر قیساریہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہی کورچک ایشیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ بلند ہی اس واسطے کہ تیرہ ہزار ایک سو فٹ مودا بلند ہی اور ڈیڑھ سو بلکہ ایک سو اسی میل سے نظر آنا ہی اور ان شہروں کے پہاڑوں میں سے ایک سلسلہ ہی کہ جو فراٹ کے مندرج سے لیکر پچھم طرف سیواس اور طوقات کے بیچ میں قزل ارمن تک لنگا چلا گیا ہی اس کے شمالاً اور جنوباً بہت سی شاخیں پھرتی ہیں جبل اولمپوس جو قدما کی کتابوں میں مشہور ہی جس پر شہر برسا کے قریب ہی آئے فی زمانہ اناضولی طاغ کہتے ہیں بلندی اس کی ۹۱۰۰ فٹ ہی اور نہر سکاریا اور قزل ارمن کے درمیان جو قطعہ زمین کہ واقع ہی اس میں پہاڑ اور گھاٹیاں بہت ہیں اور اُسے الکس طاغ کہتے ہیں اور ان پہاڑوں کے پتھر سیاہ مائل بہ سفیدی ہوتے ہیں مگر نہر سکاریا اور قزل ارمن کے بیچ میں نیرادی بہت ہیں اور وہ ایک قسم کا سخت پتھر ہوتا ہی منار ہائے قدیم کی شکل پر جو بلاد مصر سے اور شہروں کی طرف لہجارتے ہیں اور ان بلاد کا سنگ رخام اور سنگ مرمر زمانہ سابق میں بہت مشہور تھا اس اطراف میں زلزلے بہت آتے ہیں چنانچہ مقول ہی کہ طیڈارموس قیصر کے

زمانہ میں تیرہ شہر کوچک ایشیا کے ایک دن میں اولت گئے کوہ اولمپوس پر زمانہ قدیم میں ایک ہرقانہ تھا مراد طاع میں بھی پرانے ہرقانون کی نشانیاں بہت ہیں لیکن کوچک ایشیا میں اب کوئی ہرقانہ بلند نہیں پایا جاتا اور اُس کے درمیان میں وسیع میدان بہت ہیں کہ جن میں درخت نہیں ہیں بعضے میدانوں میں سبز نباتات ہیں اور بعضوں کی زمینیں شور اور اُس کی سر زمین میں شورہ اور کھانے کا نمک بھی پیدا ہوتا ہے *

نہروں کا بیان

ان شہروں کے پہاڑوں سے بہت نہریں بڑی اور چھوٹی نکلے ان دریاؤں میں جو ان بلاد کو محیط ہیں گرتی ہیں لیکن اکثر نہریں اسکی بسبب قریب ہونے جہاں طوروس کے بحرِ روم سے چھوٹی ہیں اور بڑی نہریں اس کی شمال کیطرف بہتی ہیں اِس سبب سے کہ اُس پانی کے واسطے جو وسط بلاد میں سے نکلتا ہے جانب جنوب کوئی راستہ نہیں ہے ان سب نہروں میں سے بڑی نہر ہالیس ہے جسکو اب قزل ارمق کہتے ہیں اور یہ نہر دو نہروں سے کہ ایک مشرق کی طرف سے آئی ہے اور دوسری جنوب کی طرف سے مجتمع ہے اور یہہ حسنہ طاع شہر بستان سے نکلے اولاً بطرف مغرب وادی بستان کے بہتی ہوئی نہر ایزملی سے ملتی ہے یہ شمال کی طرف بہر گئی ہے اور نہر ہالیس شرقی سیواس کے شمال مشرق کی طرف سے نکلے مغرب کیطرف بہتی ہوئی نہر ہالیس جنوبی سے جا ملتی ہے اور وہاں سے پہاڑوں کے بیچ میں سے بہتی ہوئی اُس نہایت بلندی سے کہ جو عرض شمالی سے (۵۲° ۳۲' ۳۱) درجے اور طول شرقی سے (۳۵° ۱۱' ۳۶) درجے پر ہے بحرِ اسود میں گرتی ہے طول اس کا قطع نظر کنجی کے چار سو میل کے قریب ہے *

دوسری نہر ابریسّا ہی جسکو اب لنتہل ارمق کہتے ہیں یہ نہر
 ہالیس سے بہت چھوٹی ہی اور یہ تین نہروں سے مجتمع ہی دو نہریں
 جنوب کیطرف سے جو شہر اساسیہ کے قریب ملی ہیں اور تیسری یورپ
 کیطرف سے بہتی ہوئی شہر مشکمہ کے قریب اُن دونوں سے ملی ہی بعدہ
 یہ نہر ابریسّا شمال کیطرف مائل بمشرق بہتی ہوئی شہر سمسون کے
 قریب بکھر اسود میں گرتی ہی طول اس کا مصب سے نہر شرقی کے
 منخرج تک قرۃ حصار کے قریب دوسو میل ہی *

تیسری نہر قنسا ہی یہ نہر اُن پہاڑوں سے نکلی ہی کہ جو اُن نہروں
 میں کہ فرات اور بکھر اسود کیطرف بہتی ہیں فاصل ہیں یہ شمال
 عربی کیطرف ایکسو ساٹھ میل بہہ کر بکھر اسود میں گرتی ہی *

چوتھی نہر سکاریا ہی جو وسط بلاد میں سے نکلے اولاً بطرف شمال
 غریب پھر بتجانب شمال شرقی بہہ کر بکھر اسود میں گرتی ہی طول اسکا
 دو سو پچاس میل ہی اس میں اور بہت چھوٹی چھوٹی نہریں بھی
 آکر ملی ہیں اُن میں سے جو مغرب کی طرف سے آئی ہیں اُنکا منخرج
 جبل مراد طاغ میں ہی اور جو مشرق کی طرف سے آئی ہیں اُنکا منخرج
 الکس طاغ میں اور جبل مراد طاغ کے دامن غریب سے بہت نہریں نکلے
 بکھر روم میں بھی گرتی ہیں اور قرۃ طاغ کے شمال مغرب کی طرف سے
 کئی نہریں نکلے بکھر مرمرا میں جاملی ہیں اُن نہروں میں سے
 کہ جو بکھر روم میں گرتی ہیں بڑی نہر میاندر ہی جسکو اب غریملی
 اور بیوک مندر کہتے ہیں یہ مراد طاغ سے نکلے جنوب عربی کیجانب
 بہتی ہوئی ۲۰۳۷ درجے عرض شمالی سے قریب بکھر روم میں گرتی ہی
 اس میں بھی ارتو اور دکن کی طرف سے بہت نہریں آکر ملی ہیں مگر
 اُن نہروں میں سے کہ جو دکن طرف بہتی ہیں بڑی نہر سیحور ہی یہہ
 جبل طوروس کے ارتو طرف سے نکلے اولاً جنوب غریب کی طرف
 بہتی ہی پھر کوہ نگر طاغ میں سے بہت تنگی سے گذر کر کہ اس مقام کا

نام ترکوں نے کوئٹہ رکھا ہے اور دکن طرف سے کر شہر اذنتہ پر ہے۔
 گذشتہ ہونے پر مصر روم میں گرتی ہے اور وہ بغاز جبال طوروس میں ایک
 متنگ راستہ ہے جو کلیکیائے قدیم اور کنڈوکیائے قدیم میں فاصلہ ہے
 کلیکیا بطرف جنوب ہے اور کنڈوکیا بجانب شمال چونکہ یہ دونوں اسی
 آبائے سے متمیز ہوتی ہیں اسی سبب اس مضیق کا نام باب کلیکیا رکھا
 ہے جب کہ ابراہیم پاشا والی مصر نے شہر اذنتہ کی حکومت پر غلبہ پایا
 اس باب کلیکیا پر ایک قلعہ نہایت بلند بنایا اور ان بلاد کے وسط میں
 ایک میدان ہے کہ طول اُس کا اڑھائی سو میل اور عرض تیرہ سو میل
 ہے اس کے پانی کے لیے دریا کیطرف کوئی راہ نہیں ہے اس واسطے کہ ہر
 چار طرف سے پہاڑ اُس کو محیط ہیں اور ان پہاڑوں میں نہریں نکلا کر
 کئی بحروں میں گرتی ہیں اُن میں سے ایک بحیرہ مالحہ ہے جو
 وادی قریب میں واقع ہے اس دشت کے اکثر بحیرے موسم سرما میں جم
 جاتے ہیں اور اس وادی کے اوتار طرف اور کئی وادی ہیں کہ اُن میں
 بحیرے بھی بہت ہیں اُن میں سے اکثر کھاری ہیں سب میں سے بڑا
 بحیرہ بصلہ ہے جو نہر سکاریا کے متخرج کے قریب ہی طول اُسکا تیس
 میل کے قریب اُس میں سے نمک نکلا کر اُن اطراف کے ہر ایک مقام
 میں لیتا ہے ہوا ان شہروں کی بہت اچھی ہے اور بہ نسبت اُن
 بلاد یورپ کے جو ان بلاد سے خط عرضی میں برابر ہیں ہوا یہاں کی اعتدال
 پر زیادہ تر ہے اِس واسطے کہ پہاڑ موسم گرما میں حرارت کو اور دریائے
 محیط ایام سرما میں برودت کو لطیف کر دیتے ہیں بخلاف بلاد جنوبیہ
 کے جو بحر روم سے متصل ہیں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بحیرہ اسود کے
 اطراف میں سردی زیادہ ہوتی ہے *

کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان

طوائف قونیا کمش خانہ کے قریب سے اطراف جنوبی شہر طرابزون
 تک تانبے کی کانیں ہیں اور چاندی کی بھی ہیں لیکن بہ نسبت زمانہ

سابق کے تیسرے حصہ سے زیادہ اب نہیں نکلتی نہر فرات اور بھر اسود کے قریب کے کل پہاڑوں میں تانچے کی کان ہونے کی علامات ہیں اور شہر عرب کھر کے قریب جو فرات پر واقع ہی چاندی اور سونے کی کانیں ہیں حضرت حزقیال نبی نے ص ۲۷ — ۱۲ میں فرمایا ہی کہ قوم بابل اور مساح تانبے کے ہوتوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور اُسی سر زمین میں رہتے تھے اور وہیں لوہے کی بھی کان ہی وہاں کے لوگ اُس سے فولاد بناتے ہیں اور زمانہ قدیم میں زنجفر یعنی شکرکف کی کان اناضولی میں اور سونے کی لودیا میں اور ہلور کی فنتوس میں اور سنگ مرمر کی جہات متوسطہ میں تھی لیکن فی زمانہ اُن کانوں میں سے بعضی تمام ہو چکیں اور بعضی جو اب تک باقی ہیں اُنہیں سے بباعث عدم احتیاج کے کوئی نہیں نکالتا زمانہ قدیم میں سنگ مقناطیس لودیا میں ملا تھا اِسکا نام مغنیط سے مشتق ہی اور مغنیط ایکہ قوم ہی کہ شہر مغیسیا کے اطراف میں جو نہر میاندر پر واقع ہی رہتی ہی اور وہیں حجر لودیا یعنی کسوٹی کا پتھر بھی ملتا ہی *

حاصلات کا بیان

جميع اقسام کے غلے اور مصطکی اور اُمی نہر میاندر کے کناروں پر اور انگور سیاہ و سفید اور آلوبخارے اور کئی قسم کے چانول کپاس سرو جھاڑ چیزہ اہل یعنی ہویبر کے درخت اور بلوط کے جسکا پھل مازو ہی بڑے بڑے جنگل اور بن ہیں اور ایسی ہی حرر یعنی پھیل اور آس چنبیلی زرد آلو شفناو سیب آلو بالو جوز لیموں انار خربزہ کئی قسم کے اور آلے کے درخت اور وہ نباتات جو زمین پر پھلتی ہیں پیدا ہوتی ہیں بعضہ کہتے ہیں کہ جنگلی انگوروں کا تنہ درخت آدمی کے جسم کی مانند موتا ہوتا ہی لوگ جنگلی درختوں پر اُسکے واسطے منڈوا باندھتے ہیں زمین یہاں کی باوجود عمدہ اور سپر حاصل ہونے کے

اکثر خراب پڑی ہی اور بہ نسبت وسعت اُس ملک کے باشندے بھی اُسکے بہت تھوڑے ہیں اور حیوانات یہاں کے ترکی گھوڑے بدل گئے مکاری اور sheep ہیں اور شہر انکورا کے اطراف میں جو علاقہ قدیم کے شہروں میں سے ہی ایک قسم کی بھیڑ ہوتی ہی کہ اُسکے بال لنبہ اور باریک اور چمک میں حریر کی مانند ہوتے ہیں اُس سے کشمیر کی شالوں کی مانند شالیں بنی جاتی ہیں اور ایک قسم کی مکاری ہوتی ہی کہ اُسکے بال نہایت عمدہ ہوتے ہیں ایک سال میں دو بار کترے جاتے ہیں اور ایک قسم کی بلی ہوتی ہی کہ جسم اُسکا بہت بڑا اور بال بھی اُسکے بہت اچھے ہوتے ہیں پہاڑوں میں اکثر کئی قسم کے چرند اور پرند جنگلی ہوتے ہیں *

اشیائے تجارت کا بیان

تجارت یہاں کی دو قسم ہی بحرِی یعنی دریائی اور بری یعنی خشکی دریائی تجارت اہل فرنگ اور رومیوں کے ہاتھ میں ہی اور بری اکثر ارمن والوں کے ہاتھ میں اکثر تجارت کی تجارت گاہ شہر ازمیر ہی اشیائے تجارت یہاں کی حریر انجیر بہوڑ کے بال بکری اُونٹ کا اُون روئی بکری کے مدبوغ چمڑے مازو گھوہا لاجورد اور بعض دوائیں جیسے افیون مشک ریوند اور بعضے اقسام کے کپڑے جیسے طاماس اور بسط وغیرہ اور شہر ہوسا میں حریر اور اماسیا میں کتاں بنی جاتی ہیں اور افیون قرہ حصار میں اور سیاہ نمدوں کے بننے کے کارخانے اور طوقات میں قانبے کے برتن خصوصاً دھوہ حوری کے پیالے بنانے کے کارخانے ہیں اور وہیں سے بکری کے مدبوغ نیلے چمڑے لے جاتے ہیں اور شہر ترسیس سے گیہوں روئی السی جو مازو اور قانبہ لے جا کر بعض انکے قطعہ یورپ اور امریکہ سے چانول قہوہ اور شکر لاتے ہیں *

کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان

ہاشندے یہاں کے ترک - ارمن روم ترکمان اور اکراد ہیں اور جنکو ہم ارمنی کہتے ہیں انہیں سے تین خمس ۶ ارمن اور روم ہیں ارمن روم سے زیادہ ہیں اور وہ اکثر تجارت کرتے ہیں اور مال پیدا کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور روم بعضے کشتکاری کرتے ہیں اور بعضے ارمن کی مانند تجارت لیکن اپنے ہمجنسوں کی طرح سب کے سب جھوٹے اور مکار اور کینہور ہوتے ہیں اور ترک بھی بعضے کاشنکار اور پیشہور ہیں قانہ اور فولاد کی صنایع میں انکو بہت دخل ہی اور ترکمان کی کٹی قومیں ہیں ہر قوم میں ایک شیخ یا امیر ہوتا ہی جو اپنی قوم پر حاکم ہوتا ہی اور ان لوگوں کی گذر اوقات گھوڑوں اور چارپاہوں کے پالنے پر ہی اور یہہ در اصل ترک ہیں جب بلاد تاتار سے آتے ہیں اپنی حالت اصلی پر ہوتے ہیں مگر چور اس قوم میں بہت کم ہیں بخلاف اکرا دیوں کے کہ جو اطراف موعش اور حدود جزیرہ میں ہیں لوٹ مار اور چوری میں مشہور اور معروف ہیں *

کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان

ایشیائے کوچک کے شہر بہ نسبت زمانہ قدیم کے چنداں مشہور نہیں رہے بلکہ اکثر ویران ہو گئے اور بجز در و دیوار شکستہ کے اور کچھ باقی نہیں زمانہ سابق میں شہر افسس اور لادقیہ اور سردیس جو پادشاہ کرسس کی دارالخلافہ تھا اور ملیطوس تمام رومے زمین کے شہروں میں زیادہ تر مشہور تھے اور جو شہر کہ فی زمانہ مشہور ہیں انہیں سے ایک شہر از میو ہی جو خلیج ازمیر پر واقع ہی اور یہہ شہر ہومیروس نامی ایک شاعر یونانی کا مولد ہی زمانہ قدیم میں یہاں ہومیروس کے نام کی ایک تصویر سنگ مرمر کی بھی بنی ہوئی تھی اور قریب آسکے اسکلاپیوس طبیب کے نام کی بھی تھی اور اسی شہر میں ایک کلیسا بھی تھا ان سات کلیسوں میں سے کہ جو اینجیل میں بمقام سفر روبا مذکور ہیں اور اگرچہ

یہہ شہر زلزلوں اور لڑائیوں سے دس بار تباہ اور خراب ہوا لیکن اب بھی وہاں کے باشندے ایک لاکھ کے قریب ہیں انہیں سے ساٹھ ہزار ترک اور تیس ہزار روم اور آٹھ ہزار ارمن اور تین ہزار اہل فرنگ ہیں اور متواتر خرابیوں کے بعد اس شہر کے پھر آباد ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہہ کہ یہہ شہر ایک ایسے خلیج پر واقع ہے کہ جو تجارت کے لیے ایک ہندو کی طرح پر واقع ہے اس سبب سے جہازوں کا لنگر یہیں ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ آسکے اطراف اور قرب و جوار کی زمینیں سیر حاصل ہے کیونکہ بباعث نہروں کے وہ تمام سر زمین خوب سیراب رہتی ہے انہیں دو سیبوں سے تجارت خشکی اور تری کے وہاں آکر جمع ہوتے ہیں اشیائے تجارت اس شہر کی حریر روئی آون بہو کے ہال طنائس جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے جسمیں مشک لپیٹ کر رکھتے ہیں اور بسط یعنی سیٹل ہاتی اور انجیر اور انور اور ادویہ اور بعض جواہرات وغیرہ ہیں از میر سے دکن طرف ہنیتیس میل کے فاصلہ سے کہ بحر کے کنارہ پر شہر افسس ہے اس شہر میں بجز کچھ آثار قدیمہ اور بعض ہل کے کہ جنہر ایک عظیم ہیکل آرطیس بنی ہوئی تھی اب اور کچھ باقی نہیں اور شہر غزل حصار نہو میاندر پر واقع ہے یہہ وہی شہر مغنیسیاے قدیم ہے اب فی زمانہ چار کوس کے گرد میں آباد ہے روئی اور سوت کی تجارت بہت ہوتی ہے ہیکل آرطیس کی جو اس میں تھی اب کچھ آثار باقی ہیں باغات یہاں کے نہایت وسیع جنمیں سرو اور تیز پادن کے درخت بہت ہیں اور شہر ملیطیس قدیم جو نہو میاندر کے مصب سے دکن طرف آباد تھا اب اس میں بجز بعض آثار کے اور کچھ باقی نہیں اور شہر از میر سے پورب طرف پچاس میل کے فاصلہ پر شہر سوت ہے جسے زمانہ قدیم میں سروس کہتے تھے یہہ مملکت لودیا کا ایک حصہ ہے باشندے اس کے گاٹے بیل چراتے ہیں اور مٹی کے گھروں میں رہتے ہیں لیکن زمانہ سابق کے مکانات کے گھنڈر اب تک باقی ہیں جو اس شہر کی

عظیمہ قدیمہ ہر دلالۃ کرتے ہیں شہر سرورس کے اوتو طرف قریہ آتی حصار
 ہی اس کا نام زمانہ قدیم میں ثباتیہ تھا اور یہہ ایک نہر ہر اہلہ
 ہی جو نہر ہوسوس میں گرتی ہی اور اس قطعہ زمین کا عرض جسبیں
 یہہ شہر آباد ہی اور اس نہر و نہر ہوسوس سے محدود ہی اتہارہ میل
 ہی سر زمین اس کی نہایت سیو حاصل اور عادات طول شرقی اس
 شہر کا (۱۵۰۳۸۴۲۷) اور عرض شمالی اس کا (۱۰۰۴۳۹) اس بستی میں
 ایک ہزار گھر ہیں ان میں سے ۳۵۰ روم اور پچیس یا تیس گھر ارمن کے
 ہیں اور باقی سب ترکوں کے *

سرورس قدیمہ سے بطرف مشرق مائل بتجنوب چالیس میل کے
 فاصلہ ہر اللہ شہر ایک قریہ ہی جسکو زمانہ قدیم میں فیلا دلیا کہتے تھے
 باشندے اس کے فی زمانہ صنعت رنگریزی میں مشہور ہیں اشیائے تجارت
 یہاں کی بہت ہیں کیونکہ یہہ ان قافلوں کے جو شہر ازسیر میں آکر جمع
 ہوتے ہیں سر راہ واقع ہی اور قریہ اللہ شہر سے جنوب شرقی کی طرف
 شہر لافہ ہی جسکا نام اب اس کی حصار ہی اور یہہ نہر میاندر کے
 وادی میں ایک نہر ہر واقع ہی جو نہر میاندر میں ہی گرتی ہی اب
 ایسا خراب اور ویران ہو گیا ہی کہ اس میں ایک گھر اور ایک کلیسا
 اور ایک مسجد تک باقی نہیں رہی اسکے قریب شہر دنزکو ہی جسبیں
 مانند غوطہ دمشق شام کے ایک غوطہ ہی سنہ ۱۷۱۵ع میں ایک
 ایسا بڑا زلزلہ آیا کہ جس سے بارہ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے اس میدان
 میں حوضوں کے نشان بہت ہیں اور چونکہ وہاں زلزلے بہت آتے ہیں
 اسبواسطے اسکو یونانی بلاد متحرکہ کہتے ہیں اور اسکی حصار سے پورب
 طرف چند میل کے فاصلہ ہر شہر کوسایس قدیم ہی اور ازسیر سے شمال
 کیطرف نہر گاہکوس ہر شہر یوغا ہی کہ زمانہ قدیم میں یوغاموس کے
 قلم نے منوسوم تھا باشندے اس شہر کے ترک روم ارمن اور یہود سب
 قریب ہندہ ہزار کے ہیں طول شرقی اسکا (۵۷) اور عرض شمالی

(۱۱۴۰ء) ہی اسمیں ایک جامع مسجد بہت بڑی ہی اور زمانہ سابق میں وہاں ایک کتب خانہ تھا جس میں بیس لاکھ جلدیں تھیں موقس انطونیوس اور ملکہ تلیو-انورہ ان کتابوں کو مصر کو لے گئی اور یہہ شہر اس سبب سے بھی مشہور تھا کہ جالینوس طبیب جو مشہور اور معروف ہی یہیں پیدا ہوا تھا اور شہر تروادہ قدیم بالتحقیق معلوم نہیں کہ کہاں تھا لیکن اسقدر معلوم ہی کہ کنارہ بحر پر جزیرہ تینہدوس کے قریب جو ہغازدرہیل کے مدخل کے نزدیک آباد تھا *

شہر یوسا (۲۵۸، ۲۷۰) طویل شرقی اور (۲، ۲۷) عرضی شمالی ہو اُس بیابان اور بقعہ سے جنوب شرقی کی طرف آباد ہی جو نہایت عمدہ اور سرسبز و سیراب اور بیس میل طویل اور چوندہ میل عریض ہی مکانات اس شہر کے لکڑی کے ہیں اسی باعث اسمیں آگ اکثر لگا کرتی ہی بازار تنگ باشندے چار ہزار اور بعضوں کے نزدیک ساٹھ ہزار ہیں زمانہ سابق میں سلاطین عثمانیہ کی دارالسلطنت تھا اب ریشمیں کپڑا بٹلے کے بہت کار خانے ہیں جنمیں حریر بہت عمدہ بُنا جاتا ہی *

شہر یوما قدیم ہی جسکو اب ازبیک کہتے ہیں اور یہہ اُس بحیرہ کے یورپ طرف ہی کُج جو بحر مرمرا کے خلیج جنوبی سے متصل ہی اور یہہ شہر قدیم کے پتھروں سے بنا ہی مگر ہمنے اسکو قابل الذکر نہ جانکر فقط اٹنہ ہی پر اکتفا کی اور وہ خلیج جو بحر مرمرا سے نکلی ہی اُسکے یورپ طرف شہر نیخومیڈیا قدیم ہی جسکو اب ازنکمیڈ کہتے ہیں اسی شہر میں سلطان قسطنطین نے وفات پائی تھی اب اسمیں سات سو گھر کے قریب ہیں اور اس سے شمال غربی کی طرف شہر خلکیدون قدیم ہی فی زمانہ وہاں بجز باغات اور انگور کے درختوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا شہر اسکوراز قسطنطنیہ کے قریب ہی باشندے اُسکے بیس ہزار کے قریب ہیں اور جتنے قافلے کہ باہر سے قسطنطنیہ میں آتے ہیں سب اسی شہر کے بیچ میں سے ہو کر گذرتے ہیں *

بیان اُن شہروں کا جو بحر اسود کے گزاریہ پر واقع ہیں
 انمیں سے ایک شہر سسوس ہی جو طول شرقی سے (۴۸) درجہ اور
 عرض شمالی سے (۴۴) درجے پر واقع ہی باشندے اسکے ۳۸۰۰ کے قریب ہیں *
 دوسرا شہر طرازویں ہی باشندے اسکے ۲۵۰۰ اس شہر کو
 بادشاہ ادریانوس نے آباد کیا تھا اور سلطان سلیم اول اسمیں مدت تک رہا
 اشیائے تجارت اسکے پهل یعنی فواکھات اور شراب اور ریشمی اور سونی
 کولے ہیں اور اُن شہروں میں سے جو بحر روم کے کنارہ پر یا اسکے قریب
 بلاد جنوبیہ میں واقع ہیں ایک شہر اذنه ہی جو نہر سیحوں پر آباد ہی
 گرداگرد اسکے باغات اور وسیع مہداریں بہت ہیں جنمیں شہوت و راقص یعنی
 سفیدشتالو زردآلو انجیر اور زیتون کے درخت ہیں اور یہہ شہر بہت
 یرفضا اور سرسبز و شاداب زمین پر آباد ہی نہر سیحوں پر بادشاہ
 یوستیفیانوس کے عہد کا بنا ہوا ایک پکا پل اب تک موجود ہی باشندے
 اسکے تیس ہزار کے قریب ہیں ابوالفدا نے احمد کاتب سے نقل کی ہی
 کہ شہر اذنه ہارون رشید نے آباد کیا تھا اور شہر طرسوس کو بھی اُسی نے
 شاید مراد اس سے یہہ ہی کہ ان دونوں شہروں کو اُس نے رونق دی ہو
 کھولکہ یہہ دونوں شہر ہارون رشید سے پہلے بھی تھے اور یاقوت نے کتاب
 مشترک میں لکھا ہی کہ اذنه ایک مشہور شہر ہی جو ثغور میں واقع
 ہی اور ابن حوقل نے کہا ہی کہ شہر اذنه جو نہر سیحوں پر واقع ہی
 شہر مصیصہ کی مانند ہی جو نہر مذکور سے بطرف مغرب اذنه سے بارہ
 میل کے فاصلہ سے آباد اور اذنه اور طرسوس میں اٹھارہ میل کا فاصلہ ہی
 اور طرسوس زمانہ سابق میں کلیکیا کا ایک قصبہ تھا جسکو اچلی لی بھی
 کہتے ہیں حضرت یونس پیغمبر یہیں پیدا ہوئے تھے باشندے اسکے اب
 تیس ہزار کے قریب ہیں اشیائے تجارت یہاں کی گاہوں جو تل
 رونہ اور قانبا وغیرہ ہیں ابوالفدا نے لکھا ہی کہ طرسوس مشہور شہر
 ہی کنارہ بحر شامی پر اور ابن حوقل نے لکھا ہی کہ طرسوس بہت

بڑا شہر ہی اسی میں دو شہر پناہیں سنکھیں بنی ہوئی ہیں اور نہایت آباد
ہیں اسکے اور سر حد روم میں پہاڑ حائل ہیں *

بلاد جنوبیہ میں ہے ایک شہر ادالیہ ہی طول شرقی سے (۴۵° ۵۰')
اور عرض شمالی سے (۵۰° ۵۰') پر باشندے اسکے آٹھ ہزار پہے شہر خلیج
ادلیہ پر بہت کثرت سے آباد ہی اور اسکے قریب خلیج مغربی پر شہر
مغربی آباد ہی اسکے قریب و چوار میں ایک بڑا بن ہی جہاں سے لکڑی
لابق تعمیر کے مصر کی طرف جاتی ہی اور قطاروں یعنی ڈاکروں اور نمک
اور چاربانے اور لکڑی اس شہر سے جزیرہ رودس کی طرف جاتی ہی
اور جزیرہ رودس کے مقابل خلیج سرمریس ہی جو جہازوں کی لنگر گاہ
ہی محیط اس خلیج کا بیس میل کے قریب ہی اور وسط بلاد کے شہروں
میں سے شہر کوناہیہ ہی باشندے اسکے پچاس ہزار کے قریب ہیں یہ
شہر ریاست اناطولی کی دارالحکومت ہی وہ نہر جو شمال مشرق بہتی
ہوئی نہر سکاریا میں گرتی ہی اس سے یہ مغرب کی طرف واقع ہی
اس شہر سے شمال مشرق طرف نہر مذکور پر شہر اسکی شہر ہی اور
اس سے شمال مغرب طرف نہر سکاریا کے کنارے کے قریب شہر شغوت ہی
اور شہر کوناہیہ کے جانب جنوب مایل بمشرق شہر انیوں قہر حصار ہی
ببعض کثرت تجارت انیوں کے اس شہر کا یہ نام رکھا ہر سال قریب
دس ہزار آٹے کے اس شہر میں انیوں فروخت ہوتی ہی اور سیاح اندے
بھی اسی میں بہت بنتے ہیں اس شہر میں بارہ ہزار گہر ہیں طول شرقی
اسکا (۴۵° ۲۱') اور عرض شمالی (۳۸° ۳۰') یہ شہر ازمیر سے ایکسو
چالیس میل اور شہر انکوره سے ایکسو چار میل کے فاصلہ پر ہی اکثر فرہیں
جو ازمیر میں فروخت ہوتا ہی انیوں قہر حصار اور ازمیر کے بیچ
میں کے شہروں میں بننا جاتا ہی شہر قونیا وسط بلاد کے قریب ہی
وفاقیہ سابق میں سلاطین سلجوقیہ کا دارالسلطنت تھا اور سلجوقیہ
مغرب میں سلجوق کی طرف جو قاتار کے سرداروں میں سے کسی کے وزیر کا

بیٹا تھا سنہ ۱۰۹۰ مسیحی میں سلجوق مذکور لشکر عظیم کے
 ساتھ آکر سمرقند اور بخارا پر قابض اور متصرف ہو کر یہیں سے
 اپنی قوم کے مسلمان ہو گیا سلطنت اس کی شرقاً حدود چین سے غرباً
 اناتولی تک پہنچی بلکہ سوریہ اور مصر تک بھی نوبت آئی اور
 سلطنت غزنیہ اسی بادشاہ کے سبب مصر و مال میں آئی بعد وفات
 سلطان ملک شاہ کے اس کا ملک ایران و قرمان و سوزیا اور قونیا چار
 مملکتوں میں تقسیم ہوا قونیا سب سے بڑی ہی فرات سے قسطنطنیہ کے
 قریب تک اور بحر اسود سے بحر روم اور تھوم سوزیا تک بعد زوال
 سلطنت قونیا کے آل عثمانیہ یہاں تک غالب ہوئی کہ تمام کوچک ایشیا
 پر قابض اور متصرف ہو گئی اب شہر قونیا کے گرداگرد شہر ہذا ہی کے طول
 آسکا قریب تین میل کے ہی اور قریب شہر کے باغات ہیں کہ آسپین کئی
 اقسام کے میوے اور پھل ہوتے ہیں ان نہروں کے باعث جو مغرب طرف
 کے پہاڑوں سے نکل کر شمال شرقی کی طرف سے بحیرہ میں گرتی ہیں وہ
 باغات سوسیز اور سیراب رہتے ہیں بحیرہ مذکور موسم سرما میں استدر
 ہوا جاتا ہی کہ در در دور تک آسکے قریب و جوار کے میدان پانی سے چھپ
 جاتے ہیں یہی سبب ہی کہ وہاں کی زمین سیر حاصل ہی گئیہوں روئی
 اور اسی خوب پیدا ہوتی ہی اور اس شہر میں بسط اور طنائس بہت
 بناجاتا ہی اور یہاں سے پکی ہوئی کھالیں نیلے اور زرد رنگ کی اکثر
 لوگ لیجاتے ہیں باشندے اسکے قریب ہزار کے قریب ہیں اس سے جنوب
 شرقی کی جانب پچاس میل کی مسافت پر شہر قرمان ہی جو
 سلاموں قرمان کی دارالسلطنت تھا اور شہر انقرہ جسکو انکوریہ بھی
 کہتے ہیں عرض شمالی آسکا (۳۱° ۴۵') اور طول شرقی (۳۱° ۴۲') ہی
 اور یہہ بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند زمین پر واقع ہی اور اسی
 ایک بہت بڑا قلعہ ہی کہ شہر نصف سے زیادہ آسکے اندر آباد ہی پرانے
 شہر کے نشانوں میں سے ہیکل جو پیٹر اور ہیکل افسطس قیصر کے

کھنڈر اب تک موجود ہیں باشندے اسکے دس ہزار مسلمان ہالچ ہزار
نصارا اور دو ہزار یہودی ہیں اور اسیوں یہودی کے بالوں سے جنگا ذکر پہلے
مذکور ہوا بہت چیزیں بنی جاتی ہیں اور ہر برس تقصیفاً پچاس ہزار
آٹھ آون روقاس مصطکی قتادہ گوند سوم شہد اور بکری کے چمڑے
وہاں سے لوگ بہت لے جاتے ہیں اور کوچک ایشیا کے شہروں میں سے
ایک شہر اماسیا ہی (۱۲۰۵۶) طول شرقی اور (۴۰۰۳۵) عرض شمالی میں
نہر ابریسہ کے کنارہ پر آباد ہی باغ اسیوں بہت ہیں جو بیاض چشموں
کے خوب سرسبز و شاداب رہتے ہیں باشندے اسکے پینتیس ہزار انمیں
سے اکثر نصاریٰ ہیں استرابون جو بسبب تالیف کرنے کئی کتابوں کے علم
جغرافیہ میں مشہور ہی یہیں پیدا ہوا تھا *

دوسرا شہر قوقات ہی جو عرض شمالی سے (۵۵۰۵۶) طول اور شرقی
سے (۳۰۳۵۶) پر واقع ہی یہہ شہر اماسیا سے جانب جنوب شرقی اٹھارہ گھنٹہ
کی راہ پر نہر ابریسہ پر آباد ہی اشیاء تجارت یہاں کی تانبے کے ہوتے اور
آلات اور حریر اور بکری کے نبلے چمڑے وغیرہ ہیں اور اس سے جنوب کی
طرف چالیس میل کی مسافت پر نہر قزل اوسق کے قریب شہر سیواس
ہی فی زمانہ خراب ہو گیا ہی وہاں کے باشندوں کی گذر گھوڑوں کے ہالنے
سے ہوتی ہی اور اس سے جنوب غربی کی طرف ۳۶ گھنٹے کی راہ پر نہر
قرصہ پر جو نہر فرات میں ملطیہ کے قریب گرتی ہی شہر قیساریہ نام
کوہ ارکی طاغ پر آباد ہی بلندی اس پہاڑ کی دس ہزار فٹ اور ہمیشہ
اس پر برف جما رہتا ہی کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں اس شہر کا نام
مساحہ تھا مساح بن یافت بن نوح علیہ السلام کے نام پر یہ طیار یوس قیصر
کی طرف منسوب ہوا باشندے اسکے پچیس ہزار انمیں سے ہندو ہزار
اوس میں سو روم اور قیزہ سو یہود ہیں اور باقی سب ترک اور کہتے ہیں
وہ کلیسائے روم جو وہاں ہی اسیوں قدیس باسیلیدوس کی قبر ہی اور یہہ
شہر بڑی تجارت گاہ ہی خصوصاً روٹی اور سوتی کھڑے وغیرہ کی بہت
تجارت ہوتی ہی *

شہر ملطیہ یہ شہر نہر فرات اور نہر قرہ صو کے مصب کے قریب ہی باشندے اسکے گیارہ ہزار انیسویں سے آٹھ ہزار اہل اسلام اور باقی تین ہزار ارمن ہیں زمانہ سابق میں یہ بہت بڑا اور مشہور شہر تھا لیکن اب بہت ویران ہو گیا ہے درخت اور میوے اور نہریں اسیں بہت ہیں اور یہ کثقتاً اور کثرت کے قریب چھوٹی دو منزل کی مسافت سے اور شہر زبطہ سے شمال کی طرف ایک ہری منزل کے فاصلہ سے آباد ہے اور اس ملطیہ میں ایک نہر لائے ہیں جو کل کے ذریعہ سے تمام شہر میں اور گرد بھی اسکے چار طرف جاری ہے اور اس شہر سے کچھ تھوڑی مسافت سے بہار محیط ہیں جنہیں اخروک اور میوے کے درخت بہت ہیں لیکن بطور مال وقف کے کوئی انکا مالک نہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر ملطیہ قدیم کی جگہ پر آباد نہیں ہے اور اس سے جنوب کی جانب فرات کے قریب شہر سمیسط ہے اور اس سے مغرب کی طرف شہر مرعش اور اس سے جنوب غربی کی طرف عدن زبہ ہے اور یہ سب ثغور میں داخل ہیں اور بعضے شام میں اور بعض کوچک ایشیا میں شمار کرتے ہیں مگر حدود مذکورہ کے موافق جو اس فصل کی ابتدا میں مرقوم ہیں کوچک ایشیا ہی میں معلوم ہوتے ہیں اسی باعث ہمنے بھی یہیں ذکر کیئے *

کوچک ایشیا کے جزوں کا بیان جو قطعہ ایشیا میں ہیں
جزیرہ مرمرا اور جزیرہ ارتا کوئی وغیرہ بحر مرمرا میں اور جزیرہ
تیندوس بغاز درتن ایل کے مدخل کے قریب ہے اور یہ ہومیروس
شاعر یونانی اور مرگیلیوس شاعر رومانی کے شعروں میں جنہوں نے
اسکو نہایت سوسبز اور زر خیز لکھا ہے بہت مشہور ہے فی زمانہ اس
جزیرہ تیندوس میں ایک تصبہ ہے جسکے کنارہ شرقی پر ایک قلعہ
بنا ہوا ہے اور جہازوں کا لنگر بھی وہیں ہوتا ہے شراب یہاں کی
نہایت عمدہ ہوتی ہے *

جزیرہ متلینی جسکو لسیوس بھی کہتے ہیں بغاز آندرا بہت مکہ
 مہاتہ کے قریب ہی زمانہ سابق میں شراب کی عمدگی اور عورتوں
 کی خوبصورتی میں اور گائیوالوں کی خوش آوازی میں مشہور تھا
 پختانچہ اب تک بھی ویسا ہی ہوا یہاں کی بہت اچھی ہی
 گویا سال ہمیشہ فصل ربیع ہی معلوم ہوتی ہی انگور زیتون مصطکی
 اور سب قسم کے میوے اور فواکہ کے درخت بہت ہیں اور اس جزیرہ کے
 چھاڑوں سے نہریں کئی ایک نکلکر اسمیں جاری ہیں جنکے باعث اسکی
 زمین خوب سیلاب اور شاداب رہتی ہی اور کئی ایک جگہ مقرر
 ہیں کہ جہاں چھاڑوں کا لنگر ہوتا ہی طول اس جزیرہ کا ۳۶
 میل اور عرض ۲۵ میل ہی اور محیط سو میل کے قریب اور باشندے
 چالیس ہزار ہیں اور اسکے شہروں میں سے ایک شہر کسنر ہی
 جو یورپ کی طرف ہی اور دوسرا جولیفو جو اسکے اتر طرف ہی
 اور تیسرا کالونی جو خلیج کے سرے پر جزیرے کے وسط تقریبی میں
 واقع ہی کہتے ہیں کہ اس جزیرہ میں عورتوں کو مردوں پر فوقیت
 ہی والیہ ملک اور نائبہ رئیسہ بھی یہی ہوتی ہیں مرد اپنی عورتوں
 کے نام سے کنیت پاتے ہیں اور کنواری لڑکیاں میراث پاتی ہیں الغرض
 سب کاموں میں عورتیں قائم مقام مردوں کے ہیں حالانکہ یہہ بات
 نہایت بُری ہی *

جزیرہ سکوکو جسکو جزیرہ مصطکی بھی کہتے ہیں اسواسطے مکہ
 مصطکی وہاں بکثرت ہوتی سب قسم کے میوے اور فواکہ اسمیں دستیاب
 ہوتے ہیں باشندے اس جزیرے کے اکثر رومی ہیں جو قریب ایک
 لاکھ دس ہزار کے ہیں انمیں سے تیس ہزار شہر سافس میں (جو اس
 جزیرہ کا دارالحکومت ہی) رہتے ہیں اسمیں اہل روم کے واسطے بہت
 بڑا مدرسہ بنا ہوا ہی اسی سنہ میں ترکوں نے وہاں جا کر پچیس ہزار

انصہوں کے قریب قتل کیئے اور قریب تیس ہزار مرد و عورت کے قتل کر کے شہر ازموہ اور قسطنطنیہ کے بازاروں میں بھجتلے *

جزیرہ ساموس حکیم نوسافورس کا مولد ہی اور یہہ جزیرہ سکیو سے مشرق کی طرف بیالیس میل کے فاصلہ سے واقع ہی — طول اسکا چوبیس میل اور عرض بارہ میل اور محیط ستر میل ہی — یہیں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں جنمیں سے بعض پہاڑ کی بلندی ۳۷۵۲ فٹ ہی غلہ انگور بخربوزہ اور انار وغیرہ اسیں بہت پیدا ہوتا ہی باشندے اسکے ساتھ ہزار کے قریب ہیں اور اسیں ایک آبنائے ہی جسکا عرصہ ایک میل ہی اور اس سے مغرب کی طرف جزیرہ تھکریا ہی زمیں۔ اس جزیرہ کی سبھ حاصل نہیوں امکن لکڑی قابل تعمیر کے بہت پیدا ہوتی ہی — باشندے اسکے جو قریب تین ہزار کے ہیں حالانکہ فقیر ہیں لیکن نہایت متکبر اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ملک قسطنطین کی اولاد میں سے ہیں اور جزیرہ اسٹانکو میں طیب بقراط پیدا ہوا تھا اور اسیں طیب اسکولاب کے نام کی ایک شکل بھی تھی *

جزیرہ پٹاموس جہاں یوحنا حواری نے کتاب رویا لکھی تھی *

جزیرہ کرید جسکو افریطس بھی کہتے ہیں طول اسکا ایکسو بہتر میل اور عرض پچیس میل اور محیط پانسو میل ہی اسکے بیچمیں بلند بلند پہاڑ حائل ہیں فواکھات اور لکڑی اور سب پیدا واری کی چیزیں خصوصاً زیتون بہت ہوتا ہی — اس جزیرہ کے شہروں میں سے ایک شہر کانیا ہی جو شمال غربی کی طرف واقع ہی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اور شمال کی طرف شہر کنڈیا ہی اسکے بھی باشندے تعداد میں کانیا کے برابر ہیں — زمانہ سابق میں اس جزیرہ میں روم کی ایک قوم آئی تھی اب تک اسی قوم میں سے اطراف جبل ایدہ یعنی وسط جزیرہ میں کچھ لوگ باقی رکھئے ہیں

یہ زبانی عربی میں گفتگو کرتے ہیں اکثر باشندے اس جزیرہ کے توحید اور روم ہیں لیکن سب جاہل *

جزیرہ رومس طول اسکا چالیس میل اور عرض پندرہ میل اور محیط اسکا ایک سو بیس میل ہی اسمیں اور جنگل میں آٹھ میل گہر مسافت ہی ہوا یہاں کی نہایت معتدل اور زمین خوب آباد زمانہ قدیم میں پیداواری خوب ہوتی تھی فی زمانہ آڑ جزیروں وغیرہ سے وہاں اکثر اشیا ایچنائیکی حاجت پڑتی ہی لیکن اب بھی شراب اور بعض قسم کے فواکھات اور نیشکر وہاں سے اور جگہ لیجاتے ہیں گل باشندے اس جزیرے کے بیس ہزار کے قریب ہیں — دارالامارۃ اسکے شہر رومس ہی جو شمال شرقی کی طرف واقع ہی باشندے شہر کے تھمیناً چھ ہزار ہس جنمیں سے پانچ ہزار ترک ہس اور ایک ہزار یہود مگر عیسائیوں کے واسطے اسمیں رہنے کی ممانعت ہی اور عجائبات روزگار میں سے وہاں ایک پیتل کی پتلی ہی جو اسکے مدخل پر بنی ہوئی ہی قد اسکا ستر گز بلند اور دونوں پیدوں کے بیچمیں بچاس فٹ کا فاصلہ ہی کہ کشتیان انہیں کے پیچ سے آتی جاتی ہیں — اس جزیرہ کو مسلمانوں نے معاویہ بن ابی سفیان کے وقت میں فتح کیا تھا *

بحر متوسط کے وسیع جزیروں میں سے تیسرا جزیرہ قبرس ہی طول اسکا ایک سو چالیس میل اور عرض اعظم ساٹھ میل ہی اور اسمیں ایک خاکدانہ ہی جو بطور دم کے شمال شرقی کی طرف دور تک چلی گئی ہی اور اسکے وسط میں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں جو مشرق سے سیدھے مغرب کی طرف چلے گئے ہیں سردی کے موسم میں ان پر برف بہت گرتا ہی اور گرمی کے موسم میں اتر طرف کی ہوا ان سلسلوں کے باعث رک جاتی ہی اور دکن طرف کی گرم ہوا جو دشت افریقہ سے آتی ہی اس جزیرہ میں غالب ہو جاتی ہی اسی لئے یہ جزیرہ بہت گرم اور ہوا اسکے دسی ہی — زمانہ قدیم میں اس جزیرہ میں نو صوبہ اور

جارہ شہر اور آٹھ سو پانچ گاؤں تھے اور باشندے اُسوقت میں دس لاکھ سے زیادہ تھے سنہ ۱۵۷۰ مسیحی میں ترک اسکے مالک ہوئے اب ستر ہزار کے قریب اسکے باشندے ہیں اور اسکے شہروں میں سے ایک شہر لہتوسیا ہی جسکو نیکو سیا بڑی کہتے ہیں — یہ شہر جزیرہ کے وسط میں ایسے میدان پر واقع ہے جسکے ہر چار طرف پہاڑ محیط ہیں سابق میں یہ شاہان قبرس کا دارالسلطنت تھا اور شہر لارنیکہ جو بصر کے کنارہ جنوب شرقی پر آباد ہے جہازوں کا لنگر بھی یہیں ہوتا ہے تانبا اور حجرالعتیلہ بشب سرخ کدرا معدنیات میں سے اور شہتوت زیتون — صوبہ — سرو — آس — بوقیصہ — لالہ — نرگس — خشخاش — اور کئی قسم کے پھل اور روئی اور غلہ وغیرہ اقسام نباتات میں قبرس میں بہت پیدا ہوتا ہے اور حریر بڑی بہت عمدہ ہوتا ہے خصوصاً شرب یہاں کی نہایت مشہور ہے اور بالو چاند اور پوند بھی وہاں ہوتے ہیں اور جنگلی پوند بھی کئی طرح کے ہیں لیکن جنگلی چار پادوں میں سے بجز لوسری اور خرگوش کے اور کوئی نہیں البتہ سانپ بہت ہوتے ہیں بلکہ بعضوں کی پھسکار بڑی اور قاتل ہوتی ہے روئی کے کبڑے اور طنائس اس میں بہت بڑا جاتا ہے اور اکثر ہنرمند بڑھتی بھی یہاں ہوتے ہیں لوگ اُنکو ایذاً کام بنوانے کے لبتے یہاں سے لیتے ہیں *
یہاں تک دوسرا حصہ جغرافیہ مسمیٰ بمرآت عرب کا تمام ہوا اب آگے تیسرے حصہ میں ممالک جنوبی اور وسط ایشیا کا مفصل بیان مذکور ہوگا *

غلطنامہ

جغرافیہ کے دوسرے حصہ کا

| صفحہ | سطر | غلط | درست |
|------|-----|---------------------------------------|--|
| ۶ | ۷ | عرض شمالی (۶۶) درجہ | (۷۸) درجہ عرض شمالی |
| ۸ | ۸ | (۳۳) عرض جنوب | (۲۲) عرض جنوب |
| ۹ | ۹ | (۳۲۱۷) ... | (۳۲) (۹۷) |
| ۱۰ | ۱۰ | اتقہاے مشرق، اس کے بہرنگ (۱۰۰، ۸۹) | اتقہاے مشرق، اس کے بہرنگ تک (۹۷) عرض شمالی اوز (۹۷) طول غربی |
| ۸ | ۸ | کیویا | کیویا |
| ۱۰ | ۲۰ | راہوں | راہوں |
| ۱۲ | ۲۳ | ہو ٹنگ ہو | ہو ٹنگ ہو |
| ۱۵ | ۷ | اُنکے نوکروں کی | اُن لوگوں کی |
| ۵ | ۲۱ | وٹفہ | وٹفہ |
| ۱۹ | ۸ | منصب | منصب |
| ۵ | ۲۰ | بہکر | بہکر |
| ۳۲ | ۲۰ | جہال | جہال اور اُل میں |
| ۲۳ | ۱۲ | تھرٹوم اور ارتش کے سنگم پر | نہر توم اور اوبی کے سنگم پر |
| ۲۹ | ۲ | مصیب | مصیب |
| ۳۵ | ۸ | نسب | نسبت |
| ۳۶ | ۶ | پوتیہ | پوتیہ |

| صفحہ | سطر | قلم | صحیح |
|------|-----|-------------|----------------|
| ۳۷ | ۱۶ | مو | مو |
| ۵۳ | ۵ | ضعیف البیان | ضعیف البیان |
| ۵۵ | ۱۳ | ریتا | ریتا یعنی ہالو |
| ۵۶ | ۳ | کلن ہو | کلن ہو |
| " | ۹ | ہوتان | ہوتان |
| " | ۱۰ | ننگ ہوئی | ننگ ہوئی |
| ۶۳ | ۱۳ | بھی | بھی |
| ۷۲ | ۳ | سیاکو | سیاکو |
| " | ۳ | اسی لیتے | بہلے |
| ۷۵ | ۱۳ | لوان | تاوان |
| ۷۶ | ۱۹ | فوچو | لوچو |
| " | " | چار سول | چار سو سول |
| ۷۹ | ۶ | میسیا | میسیا |
| " | ۱۳ | قزل ارمن | قزل ارمن |
| ۸۰ | ۱۱ | طرائزون | طرائزون |
| ۸۱ | ۷ | قزل ارمن | قزل ارمن |
| " | ۱۶ | اولمبوس | اولمبوس |
| " | ۱۹ | قزل ارمن | قزل ارمن |
| ۸۳ | ۳ | یورپ | یورپ |
| ۸۵ | ۳ | ص ۲۷ — ۱۲ | ص ۲۷ — ۱۲ |

NO. 14.
GEOGRAPHY
PART III.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEMORE.

Contributed to and published by the Allypore
Scientific Society.

1870.

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمیٰ بمقام غریب

حصہ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر ہائری سہور جس کو انہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرما کر حق طبع اسکا
سین ٹیفک سوسائٹی علیحدہ کو مرحمت فرمایا
اور

سین ٹیفک سوسائٹی نے بنظر افادہ عام اسی کو
چھاپ کر مشہور کیا

علیحدہ

مطبعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

Price 11 annas,
per Copy.

قیمت فی جلد ۱۱

NO. 14.
GEOGRAPHY
PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SCHOOLS.

Contributed to and published by the Allypore
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allypore.



رسالہ علم جغرافیہ

مسمیٰ بمرات غریب

حصہ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پانڈی سہوڑ جس کو انہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرما کر حق طبع اُسکا
سین ٹیفک سوسائٹی علیگندہ کو مرحست فرمایا
اور

سین ٹیفک سوسائٹی نے بنظر افادہ عام اسی کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگندہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY



اس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہزگریس دیوک آف آرگائل

کے

سین ٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

جغرافیہ

حصہ سوم

اس حصہ میں ممالک مغربی ایشیا کا بیان مفصل کیا جاتا ہے *
 ملک آرمینیہ کا بیان جسکو بلان آرمی بھی کہتے ہیں
 یہ ملک اُتر کی طرف بحر اسود اور گرجستان سے اور یورپ کی
 طرف گرجستان اور کچھ بلاد عجم سے اور دن کی طرف کوردستان اور
 الجزیرہ سے اور پچھم کی طرف کوچک ایشیا سے محدود ہے *

مملکت آرمینیہ زمانہ قدیم میں بہ نسبت اب کے بہت وسیع تھی
 لیکن تاریخ مسیحی سے کچھ مدت پہلے ایک حصہ اس مملکت رومانیہ
 میں شامل ہو گیا اور بجائے خود مستقل ہو کر اُس طرح قائم رہا یہاں تک
 کہ ترک اس مملکت پر فایض ہوئے بعد اُنکے اس میں سے ایک
 حصہ بلاد عجم میں بھی مل گیا غرض کہ اُس مملکت کی وسعت بطور مذکورہ
 نسبت پہلے کے کم ہو گئی — اس میں پہاڑ بہت سے ہیں چنانچہ شہر
 ارض روم اور طرابزون کے بیچ میں پانچ سلسلے ہائر ایک دوسرے کے
 مقابل ہیں اور اُسکے چہات شرقیہ میں آراطا کا پہاڑ ہے جسپر
 حضرت نوح کی کشتی ڈھری تھی اور یہہ حقیقت میں دو پہاڑ ہیں
 ایک بڑا ہے اور دوسرا چھوٹا منجملہ اُنکے بڑا پہاڑ ایک لاکھ تہتر ہزار قدم
 بلند ہے اور چوٹی اُسکی (۳۳۰۵۰) عرض شمالی اور (۵۵۰۰) طول
 شرقی میں واقع ہے اور چھوٹا بقدر ۱۳۵۰۰۰ فٹ کے بلند اور (۳۹۰۵۰)
 عرض شمالی اور (۲۰۰۰) طول شرقی میں واقع ہے چھوٹا بڑے سے
 جنوب شرقی کی طرف ہے جس پر بعضے سیاح مشکل سے چڑھے ہیں
 اور ان دونوں کے بیچ میں ایک بڑا وسیع میدان ہے اور زمین اُسکی
 سہر حاصل ہے *

ابو اسحاق اصطخری نے ان دونوں پہاڑوں کو آذربيجان کے تابع کیا ہے اور آری کا نام حارث اور چھوٹے کا حویرث رکھا ہے چنانچہ آسنے لکھا ہے کہ آذربيجان میں ایک بڑا پہاڑ ہے جسکا نام حارث ہے اور اس پر بسبب مسختی اور دشواری راہ اور برفِ دوام کے کوئی چڑھ نہیں سکتا بعضے سیاح نہایت مشقت سے چڑھے ہیں اور اس سے چھوٹا ایک اور پہاڑ ہے جسکا نام حویرث ہے بڑا بہت دور سے نظر آتا ہے چنانچہ ایک سیاح سے منقول ہے کہ اُس نے شہر در بند سے اُسکو دیکھا تھا جو بحیرہ خضر میں واقع ہے اور وہاں سے دوسو چالیس میل دور ہے اور اس کے دامن شمالی پر میدان وسیع بہت ہیں جن میں جنگلی سڑ اور پرند اور غار اور کھوئیں بہت سی ہیں جن میں آری دی چور اور داکو چنچے رہتے ہیں *

اس شہر کی نہریں میں سے نہر فرات ہے اور یہ دو نہروں سے بنی ہے ایک کا مندرجہ شہر ارض روم کے قریب ہے جسکا نام قراصو ہے اور دوسری اُن پہاڑوں میں سے نکلی ہے جو جبل اراراط سے جنوب غربی کی طرف کو واقع ہے اسکو مراد چئی کہتے ہیں اور یہ نہر جنوب غربی کی طرف کو بھکر شہر کیان کے نزدیک دوسری نہر سے مل گئی ہے پھر یہ دونوں نہریں مایل بہ جنوب شہر در بند تک بھکر وہاں سے جنوب کی طرف پھر گر شہر ملطیہ کے قریب تک بہتی ہوئی چلی گئی ہیں یہ نہر الجزیرہ یعنی دوانہ اور کوچک ایشیا کے بیچ میں فاصل ہے *

دوسری نہر ارکسس ہے اور یہ اُن پہاڑوں میں سے نکلی ہے جو ارض روم سے شمال کی طرف واقع ہیں اور یہ بلاد گرجستان میں سے گذر کر مشرق کی طرف بہتی ہے اسکا ذکر پہلے بھی مذکور ہو چکا ہے *

ارمن میں کئی بحیرے بہتے ہیں منجملہ اُن کے ایک بحیرہ دان ہے جو ارمنیہ اور کردستان کی حدود پر واقع ہے اسکو بحیرہ ارجیش بھی کہتے ہیں طویل اسکا تیس میل کے قریب اور عرض ۱۹ اور ۱۲ میل کے درمیان میں ہے *

دوسرا بحیرہ تروک ہی جو بحیرہ وان سے شمال کی طرف واقع ہے اور ان دونوں کے بیچ میں بلند بلند پہاڑ واقع ہیں ہوا اس زمین کی سرد ہے کیونکہ اسکے بعض بعض پہاڑوں پر برف ہمیشہ رہتا ہے اور اسارہ اور سارن میں بھی برف پڑا کرتا ہے لیکن اس شہر کی اطراف جنوبیہ سوحد جزیرہ پر ہے ہوا معتدل ہے ان اطراف میں چراگاہیں بہت اچھی ہیں اور مویشی بہت کثرت سے اور غلہ - جوز - سیب - پھل - خوب پیدا ہوتا ہے اور نہر فرات کے کناروں پر انگور اور زیتون بہت ہوتا ہے اور معدنیات میں وہاں کی لوہا اور تانبا ہی باشندے اسکے ارمن ترک اکرانی ہیں ارمن وہاں کے اعلیٰ باشندے ہیں انہوں نے سنہ ۳۰۰ ع میں دین مسیحی کو قبول کیا تھا *

ارمینیا کے شہروں میں سے ایک شہر ارض روم ہے جسکو ارزن روم بھی کہتے ہیں اور یہ ایسے میدان پر واقع ہے جو سطح سمندر سے پانچ ہزار سات سو فٹ بلند ہے باشندے اسکے پینتیس ہزار کے قریب ہیں اہل عرب کی بعضی قباہات میں نام اسکا قالی قلا لکھا ہے *

دوسرا شہر ہزید ہے جو جبل اراراط کی قریب اور حدود بلق عجم سے شمال غربی کی طرف کو دس میل کے فاصلہ پر ہے باشندے اسکے تیس ہزار کے قریب ہیں اور شہر موش نہر مرادچئی سے جانب جنوب اور شہر وان بحیرہ وان کے کنارہ شرقی پر واقع ہے *

بلاد کردستان کا بیان

حد شمالی پر اسکے ارمینیا اور حد شرقی پر ان پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو بلاد کردستان اور بلاد عجم میں فاصلہ ہیں اور حد جنوبی پر نہر زاب اسفل اور غرباً نہر دجلہ واقع ہے باشندے اسکے اکران اور نساطرة ہیں اکثر نساطرة ان پہاڑوں میں رہتے ہیں جو موصل سے شمال شرقی کی طرف حد بحیرہ ارمینیا تک جو بلاد عجم میں ہے واقع ہیں کئی برس گذرے کہ اکرانیوں نے غالب ہو کر بہتوں کو قتل کیا تھا اکرانیوں

کی کئی قومیں ہیں ہر ایک قوم میں ایک حاکم علیحدہ ہوتا ہے
یس جبکہ قوم اکراں نے نساطرہ کو قتل کیا تو سلطان روم نے نساطرہ کی
اعانت فرمائی اور اکراہیوں کو نساطرہ کا مطیع اور تابع بنایا *

یہاں کی نہروں میں سے ایک نہر خابور ہی یہہ اُن پہاڑوں سے
کہ جو شہر تبلیس اور بھیرہ دان کے بیچ میں واقع ہیں نکلی ہے اور
جنوب غربی کو بہتی ہوئی شہر تدایس اور سمرت پر سے گذر کر
نہر دجلہ میں جو شہر زآخو سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے گرتی ہے *
دوسری نہر زاب اعلیٰ یہہ اُن پہاڑوں سے نکلی ہے جو آذربائیجان
کی سرحد پر ہیں اور جانب جنوب بہکر اُس دجلہ میں گرتی ہے
جو موضع اتسن سے قریب ہی اِس نہر کو تیز روانی کے باعث سے
زاب مجنون بھی کہتے ہیں *

تیسری نہر زاب اسفل ہی یہہ اُن پہاڑوں سے نکلی ہے جو بلادعجم
کی سرحد پر واقع ہیں اور جانب جنوب غربی بہکر دجلہ میں گرتی ہے *
سر زمین اِس کی خوب سیر حاصل ہے کئی قسم کے غلے اور میوے
کثرت سے پیدا ہوتے ہیں یہاں کے اکثر پہاڑوں پر بلوط کے درخت جس
سے مازو پیدا ہوتا ہے بہت ہیں اکراہی فقیر اِسکی روٹی پکا کر کھاتے
ہیں *

کردستان کے شہروں میں سے تبلیس ایک شہر ہے جسکو بدلیس
بھی کہتے ہیں یہہ شہر بھیرہ دان سے پچھم طرف بیس میل کے فاصلہ
پر ملتی النہرین کے قریب جہاں نہر خابور ملی ہے آباد ہے *
یہہ شہر بہت پرانا ہے سابق میں اکراہی امیروں کی دارالامارہ
تھا باشندے اِسکے بارہ ہزار کے قریب ہیں آدھے اُنمیں سے ارمن ہیں *
اِس شہر میں چھوٹی چھوٹی نہریں کئی ہیں اُن پر ہل بنے ہوئے
ہیں اور یہہ طول شرقی سے (۵۰ ' ۳۰) اور عرض شمالی سے (۳۰ ' ۳۸)
پر واقع ہے اور اِس میں اور بھیرہ دان میں ۲۰ میل کا فاصلہ ہے *

اس شہر سے جنوب غربی کی جانب ۵۴ میل پر شہر سمرت ہے۔ اور یہہ ایسی زمین پر آباد ہے جو ہماچل نہر خابور کے خوب سہراب اور شاداب ہے اس شہر اور نہر خابور میں دومیل کا فاصلہ ہے باشندے اسکے قوم اکران اور ارمن اور یعقوبیہ اور نساطرہ سب قریب تین ہزار کے ہیں عرض شمالی اسکا (۵۸) اور طول شرقی (۲۰۰ ۲۲) پر ہے اس شہر کے قریب ازار انجیر اور انکور کے درخت بہت سے ہیں جو صرف بادش کے ہانی سے سرسبز رہتے ہیں *

جزیرہ خابور میں ایک شہر زاکو ہے یہہ جزیرہ نہر خابور کے مصب الماء سے جو دجلہ میں گرتی ہے ہندہ میل پر واقع ہے اسکے اطراف کی زمین سیر حاصل ہے میوے کثرت سے ہوتے ہیں *

موصل سے شمال شرقی کی طرف تین منزل کے فاصلہ سے شہر عادیہ ہے اور اس میں ایک قلعہ ہے جس کے نیچے باغات اور نہریں جاری ہیں فی زمانہ باشندے اسکے یہود اور نساطرہ ہیں اور یہہ عرض شمالی (۳۷ " ۲۹) میں واقع ہے زمین اس کی سطح سمندر سے ۴۲۹۵ فٹ بلند ہے اکثر مکانات اس شہر کے خستہ شکستہ اور بازار اسکے منہدم ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں *

اس شہر سے شمال شرقی کی طرف زاب اکبر کے وادیوں میں سے ایک وادی میں شہر جمار آہک ہے جس کو جولامرگ بھی کہتے ہیں یہہ شہر بطریق نساطرہ کی دارالامارہ ہے *

الجزیرہ کا بیان

وہ دوآبہ جو فرات اور دجلہ کے بیچ میں واقع ہے الجزیرہ کہلاتا ہے اور دو قطعوں پر منقسم ہے ایک قطعہ جنوبی جس کو عراق عرب کہتے ہیں دوسرا قطعہ شمالی جس کا نام الجزیرہ ہے *

یہہ شمالاً آرمینیہ اور شرقاً کردستان اور جنوباً عراق عرب اور غرباً
ایشیائے کوچک اور سوریا اور بادیعہ شام سے محدود ہی اور نام اسکا
تورہیت مقدس میں مابین النہرین لکھا ہی *

ایک سال ایسی بارش ہوئی کہ اُسکے مارے بلادِ یمن سے ربیعہ
اور بکر اور مضر تین قبیلہ اوجڑے اور حصہ شمالی مابین النہرین
میں آکر سکونت اختیار کی اور جب سے وہ دیار بکر اور دیار ربیعہ اور
دیار مضر کے نام سے موسوم ہوئے *

اگرچہ بہار کی زمین نرم اور دشت ہموار ہیں مگر شمال شرقی کی
طرف جبل سنجاہ ایک پہاڑ ہی جسکا طول شمال غربی سے جنوب شرقی
تک پچاس میل اور باغی اسکی بہ نسبت اُس دشت کے جو اُسکے
چاروں طرف محیط ہی دو ہزار فٹ ہی باشندے اُسکے فرقہ یزیدہ
ہیں اور یہہ ایک قوم ہی جو روح مشارک کی عبادت کرتے ہیں اور ایسی
ہی قوم مہمودیہ اور خفان ہیں ان سب کا اعتقاد یہہ ہی کہ روح ایک
جسم سے نکلکر دوسرے جسم میں آجاتی ہی اور جسوقت آفتاب نکلنا
ہی اُسوقت تین رکعت نماز پڑھتے ہیں اور آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں *

اس قطعہ کی نہروں میں سے فرات اور دجلہ اور خابور ہیں اور یہہ
خابور اُس خابور کے علاوہ ہی جو بالا مذکور ہوئی اور یہہ راس العین
کے قریب سے نکلی ہی جسکو عینِ دودہ بھی کہتے ہیں ابنِ حوقل نے
لکھا ہی کہ شہر راس العین جو دشت ہموار پر شہر حران سے دو منزل
کے فاصلہ سے واقع ہی دیار ربیعہ کے شہروں میں سے ہی اور بعضے کہتے
ہیں کہ دیار بکر میں سے ہی یہاں سے تین سو سے زیادہ چشمے نکلے ہیں
ابن سب چشموں کا پانی صاف ہی اور ان سب کے مجتمع ہونے سے
نہر خابور بنی ہی اور یہہ جنوب شرقی کی جانب بہتی ہی پھر
جنوب مغرب کی طرف پھر کر شہر قرقسیا کے قریب نہر فرات میں
گرتی ہی اسکے دونوں کناروں پر بہت سے درخت ہیں زمین

اسکی سیر حاصل ہی خصوصاً نہروں کے قرب و جوار کی یہاں تک کہ اگر تھوڑا سا بھی تردد اُس میں کیا جاوے تو خوب آباد ہو جاتی ہی لیکن ہوا اسکی نہایت خراب ہی کیونکہ یہاں بادِ سموم یعنی لو بہت چلتی رہتی ہی اور جنگل میں یہاں کے شیر اور اُور درندے اور گورخر ہون شتر مرغ بھی ہوتے ہیں اور نباتات میں سے سرو اور بید سفید اور البالو کے درخت اور لیموں پر تنگالی اور شہقوت اور املی کے درخت بھی بہت ہیں اور افستین اِس کثرت سے ہوتی ہی کہ دور دور تک روے زمین اُس سے چھپ جاتی ہی *

یہاں قلت پانی اور بڑی بڑی منزلوں کے باعث سے سفر بہت دشواری سے کیا جاتا ہی چنانچہ جو قافلے بصرہ سے حلب کو جاتے ہیں وہ اِس مسافت دور و دراز کو جو آٹھ سو میل کی مسافت ہی حنی الامکان فرات کے کنارے کنارے قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں ماشدے یہاں کے قوم اکراہ نساطرہ ارمن ترک یزیدیہ اور عرب ہیں اِن عربوں میں سے بعضے ددوی ہیں یعنی جیسے ہندوستان میں پہل کی قوم ہی یہہ لوگ گھوڑے بھیڑ اور اونٹ سے اوقات اپنی بسر کرتے ہیں اور بعضے حاضره ہیں یہہ لوگ گانوں میں رہتے ہیں اگرچہ یہہ بھی گھوڑے بھیڑ اونٹ پالتے ہیں لیکن انکے پاس اونٹ بدویوں کی نسبت کم ہوتے ہیں اور عرب کے کئی قبیلے ہیں از انجملہ رجا اور مار دین میں بنی ملکی ایک قبیلہ بستا ہی جسمیں بیس ہزار سوار ڈاکو دھتے ہوں اور دوسرا بنی ایوب ہی اِن لوگوں کے اُسی ہزار گھر ہیں *

موصل سے جانب جنوب طی ایک قبیلہ ہی جسمیں سے حاتم بن عبداللہ طائی نہا جو سخارت میں مشہور و معروف ہی اور عوس بن حبیب معروف بہ ابی تمام طائی کے شعر گوئی میں مشہور تھا یہہ قبیلہ قبیلہ بنی مضر میں سے ہی چنانچہ بنی ملان اور بنی ایوب قبیلہ بکر اور ربیعہ میں سے ہیں *

جزیرہ کے شہروں میں سے سروج ایک شہر ہی بیرہ سے شمال اور مشرق کی طرف ایک منزل کے فاصلہ سے بستا ہے ابوزیدسروجی اُسی کی طرف منسوب ہے سابق میں باغات اور فراکہ اس شہر میں بہت تھے اور آب و ہوا یہاں کی بہت اچھی تھی لیکن اب تباہ اور خراب ہو گیا اور قابل ذکر کے نہیں رہا *

دوسرا شہر رحا ہے جسکو عرفاً بھی کہتے ہیں اور یہہ بھی انکلدایتین ہے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا مسکن تھا بعدہ حکم خدا تعالیٰ کا ہوا کہ اس سر زمین اور اس قبیلے سے نکل جاؤ یہہ حال سفر تکوین کے ص ۱۱۷ — ۲۸ میں بخوبی لکھا ہے یہہ بہت بڑا شہر ہے پانی یہاں کا بہت میٹھا ہے اور یہہ پانی اُس چشمہ کا ہے جو اس شہر سے جنوب غربی کی طرف ہے اور پانی اسکا بہتر اُس بکیرہ میں جسکا نام برکہ ابراہیم ہے گرتا ہے کنارہ پر اس بکیرہ کے ایک مسجد ہے جسکا نام جامع ابراہیم ہے نہایت عمدہ اور مستحکم بنی ہے اس پر تین گنبد برابر برابر ہیں اور چاروں طرف اس جامع کے سرو کے درخت ہیں بلکہ شہر کے گرد بھی تین چار میل تک سرو کے درخت بہت ہیں مکانات اس شہر کے بہت مستحکم اور بازار اس کے تنگ جنمیں ہر قسم کی چیزیں اور میوے وغیرہ کثرت سے دستیاب ہوتے ہیں باشندے اس کے پچاس ہزار کے قریب ہیں انمیں سے دو ہزار ارمن اور یعقوبی ہیں اور باقی سب مسلمان *

یہہ شہر یعقوب برادیوس کی دارالسلطنت تھا جس نے عیسائیوں کو بچایا اور حضرت مسیح پر یہہ اعتقاد رکھتا تھا کہ انکے واسطے طبیعت واحدہ ہے فرقہ یعقوبیہ اُسی یعقوب برادیوس کی طرف منسوب ہے اور جوے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت یعقوب پھمیر کی اولاد میں سے ہیں لیکن یہہ دعویٰ انکا صحیح معلوم نہیں ہوتا *

رحا سے آٹھ گھنٹہ کی راہ پر شہر حران ہی جس میں حضرت ابراہیم
عے انکلا دایتیں سے ہجرت کر کے یونوباش اختیار کی تھی چنانچہ
سفر تکوین کے ص ۱۱ میں لکھا ہے کہ فی زمانہ یہ شہر بھی خراب اور
تباہ ہو گیا ہے *

یہ شہر اعمال دیار مصر میں سے ہے باشندے اسکے فرقہ صائبیہ ہے
جنکے سترہ سدنہ یعنی آنکے ہنگاموں کے خادم اس شہر میں رہتے
ہیں *

اس میں ایک بلند تیلہ ہے میراۃ وار اسیر صائبیوں کا مصلیٰ یعنی
عبادت خانہ بنا ہوا ہے وہ لوگ اُنکو بہت بزرگ جانتے ہیں اور اسکو
حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور انہی صائبیوں کی اسمیں
ایک شکل بھی بنی ہوئی ہے جسکا نام ہرمس ہے یہاں کی ساری
شکلیں اب تک قائم ہیں ان میں سے ایک بھی خراب نہیں ہوئی *

شہر حران سے قریب رقبہ ایک شہر ہے جسکو بیضا بھی کہتے
ہیں یہ شہر دیار مصر کی دارالامارۃ تھا قاضی ناصر الدین بیضاوی
جنہوں نے تفسیر بیضاوی لکھی ہے اسی شہر کی طرف منسوب ہیں
اور کبھی اس شہر کو رانقہ بھی کہتے ہیں شہر رحا سے پورب کی طرف
جبل ماردین پر دو میل کی بلندی پر شہر ماردین آباد ہے اس پر
چڑھنے کے واسطے پتھروں کو کات کر ایک سوک بنائی ہے باشندے
اسکے گیارہ ہزار کے قریب ہیں ان میں سے بعض مسیحائی ہیں اور بعض
مسلمان اور بعض متجوسی جو آگ اور سورج کو پوجتے ہیں اور دامن
کوہ ماردین پر مارایلیا ایک گانو ہے اور لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت
ایلیا نبی یہیں سے آسمان پر گئے تھے اور مقبرہ مالک بن طوق کے قریب
جو قوادرشید عباسی کا بیٹا تھا نہر فرات سے پیچھ طرف کو شہر رحبہ
واقع ہے اور جہاں رحبہ قدیم آباد تھا وہاں بلند مکانوں کے نشان اب تک
موجود ہیں اور فرات سے ایک فرسخ پر حدیبہ ہے یہ مقام عراق اور

شلم کے قافلوں کے مسافروں کا فرونگاہ ہی اور یہہ دیار بکر کے اعمال
میں سے ہی *

فرات اور خابور پر شہر قرقیسیا آباد ہی جسکا ذکر سابق ہوچکا
ہی یہہ شہر ہندبنتریان کا آباد کردہ ہی جسنے جدیمتہ الابروش کو قتل
کیا تھا اور یہہ دیار مصر کے تابع میں سے ہی اور جبل ماردین کی تلیٹی
میں شہر دارۃ واقع ہی اسکے اور جبل ماردین کے بیچ میں ایک بڑا
قبوستان ہی جسیں اکثر قبروں پر یونانی میں کچھ لکھا ہوا ہی لیکن
بباعث محو ہو جانے کے کسی سے پڑھا نہیں جاتا اور بلاد بنی عامر میں
دارۃ ایک وادی کا نام بھی ہی اور بلاد عرب میں بہت سے دارے ہیں
چنانچہ یاقوت نے مشترک میں لکھا ہی کہ چالیس سے زیادہ ہوں اور
مسجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے ایک سو دس سے زیادہ
لکھے ہیں اور دارۃ ایک کتاب کا بھی نام ہی جو شیخ ابوالحسن احمد
بن فارس نے اس نام سے مشہور مقامات کے بیان میں تالیف کی ہی *
دیار بکر کے مکانات سب سیاہ پتھر کے بنے ہوئے ہیں اور اسی سبب سے
ترکوں نے نام اسکا قرۃ آمید رکھا ہی یہہ شہر تین میل کے گرد میں آباد
ہی اسکا ایک قلعہ دجلہ پر بنا ہوا ہی باشندے اس شہر کے ترک اور
یعقوبیہ اور نساطرہ ہیں سوتی اور ریشمی کپڑے یہاں بنے جاتے ہیں اور
دجلہ ایک ایسی چھوٹی نہر ہی کہ جب تک بارش کا پانی اسیں
جمع نہیں ہوتا تو بے یل کے لوگ اسہر سے گذر جاتے ہیں طول شرقی
اس شہر کا (۵۲ ، ۵۰) اور عرض شمالی (۵۵ ، ۵۲) جبل ماردین سے
اٹھارہ گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی *

دارۃ سے جنوب شرقی طرف اٹھارہ میل کے فاصلہ پر شہر نصیبین
ہی جو دیار ربیعہ میں سے بہت بڑا اور وسیع اور نہایت آباد ہی اسیں
زہریلے بچھو بہت پڑے ہوتے ہیں اور وبا اور آذر بیماریاں اکثر بہت
آتی جانی ہں سفید پھول کا گلاب اس کثرت سے ہوتا ہی کہ لوگ دور
دور تک لیت جاتے ہیں اور سرخ پھول کا گلاب مطلقاً یہاں نہیں ہوتا *

اس سے اوپر چوہی ایک پہاڑ ہی کہتے ہیں کہ کشنی حضرت نوح کی اسی پر تھری تھی اور اسکے ایک جانب نعمانین ایک گانو ہی چوہی سے ایک نہر نکلی ہی جو نصیبین کی شہر پناہ کے نیچے سے گذر کر ایک دوسری نہر میں جاملتی ہی اور نہر خابور میں جا کر گرتی ہی نام اُس نہر کا ہرماس ہی *

دجلہ سے مغرب کی طرف شہر موصل آباد ہی جو بلاد الجزیرہ کی دارالامارۃ ہی باشندے اسکے پچاس ہزار کے قریب ہیں اور اسکے مقابل دجلہ سے مشرق کی طرف شہر نینوی واقع ہی جسمیں حضرت یونس پیغمبر سکونت رکھتے تھے اور جب اسکے قُرب و جوار کے ٹپلے کھوئے جاتے ہیں تو آثار قدیمہ مثل بناء مکان اور تصویریں اور نقش و نگار نکلتے ہیں اور موصل سے شمال غربی کی طرف اور دجلہ سے مغرب کی جانب جزیرہ ابن عمر ایک قصبہ ہی گرد اُسکے نہر محیط ہی اکثر اہل علم اس جزیرہ کی طرف منسوب ہیں چنانچہ بن ابیہ مبارک جس نے کتاب جامع الاصول فی احادیث الرسول تصنیف کی ہی اور نصر اللہ مصنف کتاب انشاء البلاغۃ اور علی مورخ اُسی جزیرہ سے منسوب ہیں پس یہ سب لوگ جزوے کے نام سے معروف ہیں اور جو جزیرہ مذکورہ سے منسوب ہی *

وسط فرات میں جزیرہ پر بابل قدیم کے قریب قصبہ عائہ واقع ہی شراب یہاں کی نہایت عمدہ ہوتی ہی اور شہر ہوازیم زبیل اور تکریت کے درمیان میں ہی بعض علماء اس شہر کی طرف بھی منسوب ہیں *

شہر السین دجلہ پر زاب اسفل کے مصب کے قریب واقع ہی اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہی *

شہر تکریت دجلہ سے مغرب کی طرف موصل سے چھ روز کی راہ پر اور جزیرہ کی انتہا پر عراق عرب سے قریب واقع ہی اس سے جنوب کی جانب ایک نہر ہی جسکا نام نہر استعاقی ہی یہ نہر سواد عراق کی حد ہی *

شہر تکریت کو معضے کہتے ہیں کہ تکریت ہنت وائل بکربن وائل
کی بہن کے نام سے موسوم ہی شاپور بن آردشیر بن بابک نے اسی
ایک قلعہ بنایا تھا فی زمانہ وہ خراب ہو گیا ہی *

عراق عرب کا بیابان

وجہ تسمیہ عراق کی یہہ ہی کہ لفظ عراق کے معنی کنارہ دریا کے
ہیں اور چونکہ یہہ ملک دجلہ کے دونوں کناروں پر واقع ہی جیسے
بالمصر رود نیل کے کناروں پر ہوتا ہی اس سبب سے عراق کے نام سے
موسوم ہی *

ابوالغدا نے لکھا ہی کہ عراق کے معنی نزدیک کے ہیں اس
ملک کو بیاعت نزدیک واقع ہونے کے نجد اور بصرہ خضر سے عراق کہتے
ہیں *

حدوں اربعہ اس ملک کی یہہ ہیں کہ شمال کو الجزیرہ اور
کردستان اور شرق کو بلاد عجم اور جنوب کو خلیج عجم جسکو بصرہ
فارس بھی کہتے ہیں اور غرب کو باد یہ عرب واقع ہی اور اُس خط سے
شمالاً شہر فاوجہ سے جو انبار کے قریب فرات پر واقع ہی بغداد تک اور
وہاں سے شرقاً مصب زاب اسفل تک مغروض ہی یہہ ملک شروع ہوا
ہی اسی میں اور بلاد فارس میں سلسلہ جبال خوزستان فاصل ہی جو
جبال کردستان سے شروع ہو کر جنوباً لٹا چلا گیا ہی وہ قطعہ زمین کہ
جو فرات کے جنوب غربی واقع ہی اور زمانہ قدیم میں اُسکا نام
ارض انکلداپتین تھا اور نیز وہ قطعہ جو دجلہ اور فرات کے درمیان میں
واقع ہی یہہ سب اسی ملک میں شامل ہی سرزمین عراقی اور
چھوٹا فرات اور دجلہ کے درمیان میں نہریں وغیرہ بہت سی ہیں
چنگے باعث اُسکی سر زمین سوہ حاصل اور شاداب ہی اور فالیزین یہی
مخرب ہوتی ہیں اُن نہروں میں سے ایک نہر عیسیٰ ہی جو
عیسیٰ بن عبداللہ عباسی کی طرف منسوب ہی یہہ نہر فرات میں سے

اتبار کے قریب جو کوفہ کے مقابل ہی نکل کر وسط بغداد میں دجلہ کے اندر گرتی ہے دوسری نہر مرمر ہی جو نہر عیسیٰ کی جانب جنوب واقع ہے تیسری مالکہ جو نہر مرمر سے جنوب کی طرف ہے یہ سب نہریں فرات اور دجلہ میں جا کر ملی ہیں بعضی انہیں سے ہمیشہ جاری رہتی ہیں اور نہر شط العرب بھی جو قریہ عمارۃ واقع ساحل دجلہ کے نزدیک سے نکل کر فرات میں شہر عوکہ کے قریب جاملی ہے اور نہر شط الواسط شط العرب کے مشرق طرف واقع ہے اسکو شط ابراہیم بھی کہتے ہیں یہ نہر ایک مدت سے بند پڑی ہے *

عراق کے شہروں میں سے ایک شہر بغداد ہے جو اسکا دارالامارۃ ہے * وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ زمانہ سابق میں بلاد شرتی میں ایک بت تھا جسکو بغ کہتے تھے اور باشندے وہاں کے اُسکی پرستش کیا کرتے تھے جبکہ نوشہرواں نے اپنے عہد میں ایک خصی یعنی خواجہ سرا کو وہاں سے بلا کے یہ شہر اُسکو مرحمت کیا اُسنے یہ لفظ کہا کہ بغداد یعنی بغ نے مجھے عطا فرمایا تب سے یہ شہر اِس نام سے موسوم ہوا ابن مبارک نے کہا ہے کہ اُسکو بغداد بڈال معجمہ نہ لکھا چاہیئے بلکہ بڈال مہملہ کیونکہ دان کے معنی نکشش کے ہیں بعضے اِس نام کو اِسی سبب سے کہ اُسکے معنی (بت کا دیا ہوا) ہوں مکرورہ جانتے ہیں منصور عباسی نے اسکا نام مدینۃ السلام رکھا ہے کیونکہ دجلہ کو نہر السلام کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ بغ زبان عجمی میں مخفف باغ کا ہے اور دان نام تھا ایک شخص کا یعنی باغ دان کا *

یہ شہر دجلہ کے دونوں کناروں پر (۳۳° ۱۹' ۴۰") عرض شمالی اور (۳۳° ۴۵' ۴۵") طول شرتی میں واقع ہے اسکے نصف حصہ غربی کو گرخ کہتے ہیں ابو جعفر منصور اِسی میں رہتے تھے *

جب شہر بغداد بسا تو اُسکے اندر کے دروازوں کو باہر کے دروازوں سے مقوس یعنی گول بنایا چونکہ زوراء کے معنی مقوس کے ہیں تو اِس باعث

سے اِس شہر کا لقب زوراء بھی ہی — یاقوت نے کتاب مشرق و مغرب میں لکھا ہے کہ دجلہ کو بغداد میں زوراء کہتے ہیں اِس سے سبب قریب واقع ہونے کے اِس شہر کو بھی اِس نام سے نامی گرامی کیا اور نصف حصہ شرقی کا نام رضافہ ہی یہ نام ہارون رشید نے رکھا تھا اور اِسمیں ایک قصر بھی بنایا تھا اُس زمانہ میں یہ حصہ بڑی عزت کا تھا خلفائے عباسیہ کے عہد خلافت میں وہ ویسے ہی رہا جبکہ اُنکی سلطنت کو زوال آیا تو یہ بھی اپنی شان و شوکت پر نہ رہا قریب + ایک قسم کی اہمیت وہاں ہوتی ہی اُس سے اِس شہر کی شہر ہنا بنی ہوئی ہی باشندے اِس شہر کے دنکو گرمی کے مارے تپہ خانوں میں رہنے ہیں اور راتکو بالاخانوں پر سوتے ہیں خلفائے عباسیہ کے عہد کے محل انتک موجود ہیں اُن محلوں میں سے ایک بی بی زبیدہ کا محل ہی جو متوکل عباسی کی بیٹی اور ہارون رشید کی بی بی تھی اور وہاں مسجدیں اور مکانات اور حمام وغیرہ بھی بہت بنے ہیں باشندے اِس شہر کے ساتھ ہزار کے قریب ہیں یہ شہر علماء اور شعراء اور فقہاء کا مولد اور مسکن ہی اور ہر ایک علم و فن کے اہل کمال اِس شہر میں پیدا ہوئے ہیں *

اشیائے تجارت بغداد کی وہ اشیاء ہیں جو اکثر ہندوستان اور بنگالہ سے اُس طرف کو جاتی ہیں اور نجد اور کردستان اور سوریا اور الجزیرہ میں فروخت ہوتی ہیں باشندے اِس شہر کے عرب عجمی ترک اور ہند ہیں *

فرات سے مغرب کی طرف شہر انبار سے اوپر شہر نیت اور شہر حلہ بستے ہیں منجملہ اُنکے شیخ صفی الدین حلّی جنکا دیوان عربی اور کتاب محبوبات ارتقیہ مشہور ہی حلہ سے منسوب ہیں کہتے ہیں کہ یہ میرانے شہر بابل کے پتھروں سے جو داراشاہ ایران کا دارالخلافت تھا بنایا گیا ہے جو یہاں سے مشرق طرف پر قریب اُسکے واقع ہے *

+ اصل یہ ہے کہ وہ ایک قسم کا پتھر ہے — فیض الحسن

حلقہ بغداد سے جنوب اور غرب کی سمت پر انہوں میل کے حاملہ سے آباد ہی اِسْموں بھی بہت سے نشان ٹپے اور کھنڈر وغیرہ کے موجود ہیں جو شہر قدیم یعنی بابل کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں اگرچہ علما اور سیاحوں کو اسباب میں شک شبہ اور گونہ اختلاف ہی کہ وہ خاص کس جگہ میں واقع تھا مگر اِسمیں سب کو یقین ہی کہ وہ محلہ کی شرقتی طرف پر بستا تھا *

بادیہ اور سوان عراق کے کنارہ پر شہر قادیسیہ جو اب کھادیہ کے نام سے مشہور ہے اور شہر حیرہ جو نقشہ میں بہت لکھا جاتا ہے واقع ہیں * حیرہ بڑا شہر ہے نہریں اور باغیچے اِسمیں بہت ہیں یہہ شہر ملوک لخم یعنی آل نعمان بن منذر کی دارالسلطنت ہے اور یہیں سے منذر بن امرء القیس کو مدد ملی تھی اُس نے اِسمیں بڑے بڑے کلیسے بنائے ہیں خصوصاً ایک قصر بنایا ہے اُسکا نام زوزاء رکھا ہے وجہ تسمیہ اِس شہر کی بعضوں نے یوں بیان کی ہے کہ منذر بن امرء القیس یمن سے خراسان کی طرف چلا جب اِس مقام حیرت ناک پر پہونچا تو متحیر ہوئے وہیں مقام کیا اور حکم دیا کہ یہاں شہر آباد کیا جاوے بعد آباد ہونے کے نام اسکا حیرہ ہی مشہور ہوا اور اب یہہ بھی ویران ہو گیا ہے *

کوفہ اِس شہر کو سعد بن ابی وقاص صحابی نے عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں آباد کیا اور حیرہ کے باشندوں کو یہاں لا کر بسلیا یہہ شہر فرات کے قریب واقع ہے اور خورنق کوفہ میں ایک نہر ہے اور ایک قصر کا نام بھی ہے جو نعمان بن منذر بادشاہ نے بنایا تھا اور وہ قصر ہورام گور مشہور تھا سعد بن ابی وقاص افسوس کرتے تھے کہ کوفہ کا نام بھی خورنق رکھا جاتا *

کوفہ اور قادیسیہ کے بیچ میں ملک عرب اور فارس کے درمیان واقعہ ایک موضع ہے اور واقعہ اور واسط کے درمیان ذوقار ہے جہاں اہل فارس اور عرب میں بڑی لڑائی واقع ہوئی تھی *

نصرتوں کی ایک جماعت کوفہ کی طرف منسوب ہی یہاں کے باشندوں کی عربی کو معتبر اور مستند جانتے ہیں احمد بن حسین منہبی جو شاعر معروف ہی سنہ ۳۰۳ ہجری میں یہیں پیدا ہوا تھا *

کوفہ کے قریب مسجد علی ہی جس میں حضرت علی بن ابی طالب والد ماجد امام حسین کے مدفون ہیں جہاں اکثر شیعہ نازس وغیرہ کے زیارت کے واسطے جاتے ہیں *

اس سر زمیں میں مذہب باطنیہ اور قرامطہ کے لوگ بستے تھے جن میں سے فرقہ نصیریہ نکلا ہی اور طائفہ باطنیہ میں سے ایک طائفہ نکلا ہی جس کو دروز کہتے ہیں *

انباء ایک شہر ہی جو فرات سے مشرق کی طرف نہر عباسی کے مندرج کے قریب واقع ہی ہر ایک فن کے اہل حرفہ اس شہر سے منسوب ہیں اور سفاح جو خلفاء عباسیہ کا اول خلیفہ تھا رہ بھی یہیں رہتا تھا اور عکوی ایک چھوٹا سا قصبہ دجلہ پر بغداد سے اوپر واقع ہی اور اُسکے قریب قطربل بغداد کی جانب ہی یہہ جگہ بھی خلیفوں کا مجمع تھی شراب یہاں کی بہت مشہور ہی *

بغداد کے قریب جانب شمال سر من راہ ایک موضع ہی مگر لوگ اُسکو متخفف کر کے سامری کہے لگے معنصم عباسی نے اُسکو آباد کیا تھا اب یہہ بھی ویران ہو گیا ہی کچھ کھنڈر باقی رہ گئے ہیں *

دجلہ کے کنارہ مشرقی پر ہروان ایک قصبہ ہی اور اس کے قریب بغداد اور مکہ کی راہ میں سر سر ایک قصبہ ہی اور بغداد سے جانب جنوب ایک منزل کے فاصلہ پر دجلہ کے اوپر مدائن ہی جو پہلے زمانہ میں طیسفون کے نام سے مشہور تھا بعضہ قدما نے یہہ لکھا ہی کہ کسروں نے اس میں ایک محل بنایا تھا جو ایک کوتہ سے دوسرے کوتہ تک پہچانوہ گز وسیع اور اسی گز بلند تھا *

واسطہ بھی ایک شہر دجلہ قدیم پر یعنی جہاں پہلے دجلہ بہتا تھا اور اب بالکل خشک ہو گیا ہے واقع ہے *

فرات اور دجلہ کے سنگم کے قریب ایک قلعہ بنا ہوا ہے جسکو قرنہ کہتے ہیں اور اس سنگم سے ایک نہر جسکو شط العرب کہتے ہیں نکل کر بہتی ہوئی خلیج عجم میں جا کر ملی ہے اس نہر کے غربی کنارہ پر اس کے مصب سے ستر میل کے فاصلہ پر شہر بصرہ آباد ہے کہ یہ شہر عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں کوفہ کے آباد ہونے سے ایک برس پہلے آباد ہوا تھا کوفہ اور بصرہ کو عراقین کہتے تھے باشندے اس شہر کے پچاس ہزار ہیں اس میں کھجور کے درخت بہت ہیں لوگ عرب کی طرف سے یہاں گھوڑے لایا کرتے ہیں یہ شہر بھی صحت عربیت میں کوفہ کی مانند مستند ہے مگر دونوں میں لغات و مسائل کی بابت اختلاف ہے بعض علما نے لکھا ہے کہ جس مقام پر اہل بصرہ اور کوفہ میں خلف پایا جاوے پس بصرہ والے لفظ میں اور کوفی والے معنی میں اعتبار کیئے جاویں گے یعنی ان دونوں کے خلاف لفظ میں بصرہ والوں کو ترجیح دی جاوے گی اور خلاف معنی میں کوفی والوں کو غالب رکھا جاوے گا اکثر صرفی نحوی مثل کتاب صاحب مقامات حریری وغیرہ کے اس شہر کی طرف منسوب ہیں *

جانب اُس کے جنوب سنم ایک پہاڑ ہے اور اُس کے جنوب غربی کی طرف وادی النسا ایک مہدان ہے جس میں مستورات آکر سیر کبا کرتی ہیں اور وہاں ایک بہت بڑا مکان بنا ہوا ہے جنگل کی طرف اُس کو مرید البصرہ کہتے ہیں عرب لوگ وہاں چاروں طرف سے آکر جمع ہوتے ہیں اور مشاعرہ اور بیع اور شرا کرتے ہیں جیسیکہ بازار عکاظ میں دستور تھا *

بصرہ کے قریب مغرب کی طرف اُبلہ ایک قصبہ ہے اس میں باغات اور نہریں بہت ہیں اور فرات میں سے ایک نہر نکل کر اس

میں آتی ہی جس کے پانی سے تمامی باغات سیراب و شاداب رہتے ہیں پانی اس لا سیلاب کی فراوانی سے اسقدر ہڑے جاتا ہی کہ کل باغ اور درخت چھپ جاتے ہیں پھر بعد اُس کے تھوڑا تھوڑا کم ہو جاتا ہی *

بصرہ کے نیچے مقام محصرہ کے قریب اس نہر کی دو بڑی بڑی شاخیں ہو گئی ہیں اور وہ دونوں خلیج عجم میں جا کر گرتی ہیں اور بغداد اور واسطہ کے بیچ میں جیل ایک شہر ہی جس کے بعض شاعر مشہور ہیں *

بر شام کا بیانی

اس کی حد شمالی پر کوچک ایشیا اور شرقی پر نہر فرات اور بادیہ اور حد جنوبی پر کچھ بلاد عرب کا حصہ جس کو تیہ بنی اسرائیل کہتے ہیں اور حد غربی پر بصرہ روم واقع ہی *

زمانہ قدیم میں یہ ملک دو حصوں میں منقسم تھا سوریا اور فلسطین لیکن جب کہ تھوڑی مدت پہلے حضرت مسیح علیہ السلام سے جبکہ یہ ملک مملکت رومانیہ میں داخل ہوا ان دونوں کو سوریا کہنے لگے بعد اُس کے جب سنہ ۶۲۱ ع میں مسلمان عربوں نے اس کو فتح کیا تب سے نام اس کا شام ہوا وجہ تسمیہ اس کی کیٹی ہیں ازانجملہ ایک یہ ہی کہ یہ ملک منسوب ہی شلم بن نوح علیہ السلام کی طرف اور اُنکا نام زبان سریانی اور عبرانی میں شلم بہ شین منقولہ ہی یہ ملک حلب اور دمشق اور بیروت اور اورشلیم یعنی بیت المقدس چار ضلعوں پر منقسم ہی ابہم قبل از تفصیل ان اضلاع کے بیان اُس سلسلہ کوہستان کا جو اس ملک میں شمال سے جنوب تک واقع ہی لکھتے ہیں *

اُن میں سے ایک جبل لکام ہی جو جبل طابروس سے جو کوچک ایشیا میں واقع ہی شروع ہو کر بر شام میں چلا آیا ہی غرض کہ

اس کو جبل طوروس سے لافقیہ تک جبل لکام کہتے ہیں اور لافقیہ سے حصن تک جبل بھراء اور تنوخ اور حص سے انتہا تک جبل لبنان بولتے ہیں اور حق یہہ ہی کہ جبل لکام مصب نہر عاصی کے نزدیک بطرف شمال سویدیہ کے قریب تمام ہوا ہی *

مصب نہر عاصی کے جانب جنوب جبل شامخ واقع ہی جس کو جبل افرنج بھی کہتے ہیں اور یہہ وہاں سے شروع ہو کر جنوباً وادی فلة الحسن اور دیر الحمیراء تک چلا گیا ہی یہاں تک تو جبال نصیریہ ہی باقی یہاں سے جبل لبنان شروع ہوا ہی جسکی سب چوٹیوں سے بلند چوٹی جو طرابلس سے اوپر ہی اور اُس کو قم المیزاب کہتے ہیں گیارہ ہزار فٹ بلند ہی اور اس صہیں اِس سے کچھہ نیچے ہی اور وادی لیطانی میں قلعہ شقیف کے اطراف کے نزدیک سلسلہ مذکور تمام ہوا ہی ملک صلاح الدین ایوبی نے سنہ ۱۱۹۰ع میں قلعہ مذکورہ افرنج سے لیا تھا پھر افرنج نے باتفاق ملک اسمعیل کے ان کے قبضہ و تسلط سے نکالا بعد اس کے سنہ ۱۲۶۸ع میں ملک ظاہر برس نے اہل افرنج میں فساد قاتل کے اپنے قبضے میں کر لیا اس سر زمین کو جبل عاملہ کہتے ہیں یہاں سے سلسلہ مذکور جنوباً اطراف صفد اور ناصرہ تک جا کر شرقاً اطراف نابلس کی طرف موڑ گیا ہی *

ناصرہ سے جانب جنوب دشت مرج ابن عامر ہی جو جبال مذکورہ اور جبل کرمل کے بیچ میں فاصل ہی اِس دشت کا ایک قطعہ طہریہ اور اردن کی طرف بھی ہی اور ایش میں ایک پہاڑ ہی جسکا نام جبل طور ہی کہتے ہیں کہ اِسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلی ہوئی تھی اور جبل کرمل دریا کے نزدیک حیف سے شروع ہو کر جنوب شرقی کی طرف سیدھا جا کے جبال نابلس سے جا ملے ہی اور وہاں سے جنوب کی طرف بھیریہ لوط سے جانب جنوب جبل بھراء تک جا کر تمام ہو گیا ہی *

وہ پہاڑ جو جبل شرقی کے نام سے معروف ہے شہر حمص کے ایک منزل جانب جنوب سے حساب اور شمسین کے بیچ میں شروع ہوئے انتہائے جبال نصیریہ تک جا کر جنوب غربی کی طرف پھر گیا ہے *

اس جبل اور جبل لبنان کے بیچ میں ایک دشت وسیع واقع ہے جسکا نام نقاع ہے اور سب سے بلند ٹیلہ اس سلسلہ کا حاصبیا کے اوپر جبل شیع ہے جو دس ہزار فٹ بلند ہے اور وہاں سے ایک شاخ نکال کر اولاً جنوب شرقی کی طرف اور بعد اُس کے سیدھی جنوب کی طرف جا کر مقام تل الفرس میں تمام ہوئی ہے اس کے اور جبل شیع کے بیچ میں ایک وادی ہے جس کو نہم اسفل کہتے ہیں اور اُس شاخ مذکور کا نام جبل حسن ہے اس شعبہ کی جانب جنوب اردن سے مشرق کی طرف جبل عجلون ہے اور اُس سے جنوب کی طرف جبل جلعاد ہے جسکو جبل صلت بھی کہتے ہیں اور اس سے جنوباً جبل بلقاء اور اُس سے سمت جنوب جبال مواب اور جبال قوم لوط ہے جو بھیرہ لوط سے مشرق کی طرف ہیں اور بحیرے کے کنارہ جنوبی پر غور ایک وادی ہے جو دو پہاڑوں کے بیچ میں واقع ہے اگر کوئی اس وادی میں جنوباً سفر کرے تو ابلہ کو جو بحر احمر کے خلیج کابا کی انتہا پر ہے پہنچ جائے *

ملک شام کی نہروں کا بیان

یہاں کی نہروں میں سے ایک نہر حلب ہے اسکا مخرج اُن پہاڑوں میں ہے جو عین تاب کے قریب ہیں یہ نہر جنوب کی طرف بہتی ہوئی شہر حلب پر سے گذر کر اجمہ میں جو حلب سے جانب جنوب ہے بیس میل کے فاصلہ سے گرتی ہے اسکو نہر فوق کہتے ہیں اور یہ منسوب ہے فوق آغا کی طرف جو اسکا مہتمم تھا اور جس نے اپنی جگہ سے اس نہر تک سنگین سڑک بنوائی تھی *

دوسری نہر عاصی جسکو ارنط بھی کہتے ہیں یہ نہر موضع منبع اللبنة سے جو شہر بعلبک سے شمال کی طرف چھ گھنٹہ کی راہ پر ہی نکلی ہے اور یہ نہر انطاکیہ کے قریب تک شمال کی طرف بھکر غروب و جنوب کی جانب کو پھر جاتی ہے اور جبل لکام اور جبل افرع میں سے گذر کر سویدیہ کے قریب بھکر روم میں گرتی ہے اس نہر پر کھیت اور باغ اور پنی چکی اور زہت وغیرہ بہت ہیں *

نہر عفرین اور نہر لغیرا اور نہر اسود جبل لکام کے مشرق کی طرف سے نکل کر جنوب کی جانب مایل بمغرب بہتی ہوئیں بحیرہ انطاکیہ میں گرتی ہیں ان تینوں نہروں میں سے نہر عفرین بڑی نہر ہے جو بطرف مشرق ہے اور نہر اسود بطرف مغرب *

نہر کبیر یہ نہر جبال نصیریہ سے نکل کر جانب جنوب غربی بہتی ہوئی لذقیہ کے قریب بھکر روم میں گرتی ہے اسکے جانب جنوب نہر صنوبر ہے اور اس سے جنوباً نہر ملک بھی ہے اور اس سے جانب جنوب نہر حسین پھر نہر کبیر سوائے نہر کبیر مذاور کے پھر نہر عکار پھر نہر بارد ہے یہ سب نہریں جبال نصیریہ سے نکل کر بھکر روم میں جا کر گرتی ہیں *

نہر ابی علی نشرہ سے اوپر جبل لبنان سے نکلی ہے اور شمال غربی کی طرف بھکر شہر طرابلس کے قریب بھکر روم میں گرتی ہے *

نہر ابراہیم عاقورہ کے قریب جبل لبنان سے نکل کر جانب جنوب غربی بہتی ہوئی شہر جبیل سے جنوب کی طرف بھکر روم میں گرتی ہے اس پر ایک ہی در کا ایک پل بنا ہوا ہے اور یہ پل استدر بلند ہے کہ اس ملک شام کے پلوں میں بے نظیر ہے کہتے ہیں کہ امیر ابراہیم نے جو مردہ لبنان یعنی قوم لبنان کے امیروں سے میں تھا یہ پل بنایا تھا اسی سبب سے یہ نہر اس کی طرف منسوب ہوئی *

نہر کلاب جہینا سے جو جبل لبنان کی ایک کوچہرہ نکل کر جانب جنوب غربی بہتی ہوئی جونہ کسروان سے جنوب کی طرف کو بھر روم میں گرتی ہے زمانہ قدیم میں اس پر ایک پل تھا جو ملک انطیوخوس قہصر نے کنارہ بھر کے قریب بنایا تھا لیکن یہ سبب کثرت اشجار اور سیلاب کے قوت گیا پھر اس مقام سے الگ امیر بشیر شہابی نے صومرا پل سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں بنایا یہ اب تک ثابت ہے *

نہر بیروت یہ نہر دونہروں سے مجتمع ہے ایک کا مندرجہ جبل لبنان میں ترشیش اور کفر سلوان کے قریب ہے اور دوسرے کا فالوغا اور حمانا کے قریب یہ دونوں قلعہ کے نیچے ایک وادی میں ملی ہیں بعدہ غرب کی طرف بھکر شمال کی طرف مڑ کر شہر بیروت کے نزدیک خلیج مار جرجس میں جاملی ہے *

نہر وامور یہ نہر بھی مجتمع ہے ایک نہر غابون ہے جو بعد مدون کے قریب ایک مقام سے نکلی ہے دوسری نہر صفا جو عین زحلنا کے قریب ایک جگہ سے خارج ہوئی ہے اور بیع الغاعہ جو یہاں ایک غار ہے اسمیں سے بھی پانی نکل کر اس نہر میں آملتا ہے تیسری ایک چھوٹی سی نہر ہے جو وادی عین دارہ سے نکلی ہے پس یہ سب نہریں قاضی کے پل کے قریب باہم ملکر جانب جنوب مائل ہے جنوب بہتی ہوئی معلقہ نامور کے قریب بھر روم میں جاملی ہوں اس نہر پر ایک مضبوط پل امیر بشیر شہابی نے ۱۲۳۰ ہجری میں بنایا تھا اب قوت گیا ہے مگر اب تک اُسکی موزیوں میں بڑی بڑی چٹانوں جالہدار لگی ہوئی ہیں *

نہر اولیٰ قلعہ باروک کے قریب جو قطعات عرقوب میں سے ایکہ قطعہ ہے جبل لبنان سے نکل کر جنوب غربی کی طرف بہتی ہے پھر پیچہم کی طرف مڑ کر شہر صیدا کے قریب بھر روم میں گرتی ہے اس شہر کے باغات اس نہر کے پانی سے تروتازہ اور سیراب ہوتے ہوں اور اہل شہر بھی اسی کا پانی پیتے ہیں *

نہر لیطانی شہر بعلبک کے قریب سے نکلی ہے زمین و دشت
ہموار میں بہتی ہوئی قلعہ شہب کے نیچے سے گذر کر جبل لبنان اور
جبل شمع کی گھاٹیوں میں سے ہو کر شہر صور کے قریب بھر روم میں
جاملی ہے اس نہر کا نام اُس جگہ نہر قاسمیہ ہے *

نہر مقطع مرج ابن عامر کے مشرق کی طرف کے پہاڑوں سے نکلی
ہی اور شمال غربي کی طرف بہ کر حما کے قریب بھر روم میں گرتی
ہی اور یہ وہ نہر ہے جس پر حضرت ایلیا نبی انبیاء اعلیٰ میں سے
قتل کیے گئے تھے چنانچہ سفر مالوک ثالث کے (ص ۱۸ ع ۲۰) میں
لکھا ہے *

نہر اہوج اسکا مندرجہ اد کے قریب ہے اور شمال کی طرف بہ کر
جانب جنوب غربي پھر کر یافا سے شمال کی طرف نہایت بلندی سے
بھر روم میں گرتی ہے *

نہر بردہ زبدانی کے قریب اسکا مندرجہ ہے اور جنوب شرقی کی
طرف بہتی ہے عین قیصر کا پانی بھی اس میں آتا ہے اور پھر غرطہ
دمشق اور دمشق کے بیچ میں اُس پاس ہوتی ہوئی بحیرہ مرج میں
جاملی ہے اور دوسری نہر اہوج جو اول کے سوا دوسری نہر ہے مہنج
کے قریب عین دویہ سے جو جبل شمع کے دامن شرقی میں ہی نکل کر
شمال شرقی میں بہ کر بحیرہ مرج میں گرتی ہے *

نہر اردن وہ نہر اور کئی نہروں سے مجتمع ہے اور انجملہ ایک نہر
حاصباتی ہے جسکا مندرجہ حاصیبا کے قریب ہے اور جانب جنوب
بہتی ہوئی بحیرہ حولہ میں گرتی ہے *

بانیاس اور تل القاضی کا پانی بھی بحیرہ حولہ کی طرف بہتا ہے
اور یہ سب پانی بحیرہ حولہ سے بحیرہ طبریہ میں گرتا ہے اور اس
بحیرہ سے نہر اردن نکل کر ایچ بیج سے جانب جنوب بہتی ہوئی
بحیرہ لوما میں گرتی ہے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی نہریں جانب

مشرق اور سمت مغرب سے آکر بحیرہ لوط میں ملتی ہیں انہیں سے
یروشلم اور زرقا بڑی نہریں ہیں اور نہر معصب بھی اُس پہاڑ سے جو
اسکے مشرق کی طرف ہے نکل کر بحیرہ لوط میں گرتی ہے *

ہر شام کے بحیروں کا بیان

ازانجملہ ایک بحیرہ انطاکیہ ہے جو شہر انطاکیہ سے جانب شمال
شرقی ہے اور یہ وہ بحیرہ ہے جس میں نہر اسود اور نہر لغیرا اور نہر
عفرین گرتی ہیں اسکا ذکر پہلے بھی مذکور ہو چکا ہے اور اسکے جنوب
کی طرف نہر براک ملی ہے جو جبل اعلیٰ کی طرف سے بہکر آتی
ہے *

بحیرہ انطاکیہ زمین ہزار پر واقع ہے لیکن گہرا بہت ہے اس میں
سے ایک نہر بھی نہر عامی کے نزدیک اور اُس پل کے قریب سے جسکا
نام جسرا الحديد ہے نکلی ہے *

بحیرہ اقامیا حماۃ سے شمال غربی کی طرف ہے اس میں بہت
بحیرے آکر ملے ہیں زمانہ قدیم میں بہ نسبت زمانہ حال کے یہ بہت
بڑا تھا گردا گرد اسکے بانس لے اور جھاڑ کے درخت ہیں اور بیج میں
بھی اسکے لے اور برسی کے درخت جو ایک قسم کا خرما ہوتا
ہے نہایت عمدہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور اس میں انواع و اقسام کے دریائی
پرندے جیسے بطخ مرغابی وغیرہ بھی ہیں فصل ربیع میں اِس بحیرہ
میں زرد نیلوفر اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ گویا اُس سب بحیرے پر
چھایا ہوا ہوتا ہے *

بحیرہ حمص شہر حمص سے جنوب غربی کی طرف واقع ہے اُسکو
بحیرہ قدس بھی کہتے ہیں یہ شہر حمص سے چند ساعت کی راہ پر
ہے گرد اسکے نہر عامی ہے طول اِس بحیرہ کا دس میل اور عرض
چھ میل کے قریب ہے بعضے کہتے ہیں کہ نہر عامی پر دیوار بنائے
یہ بحیرہ بنا ہے یعنی نہر کے پانی کے رکنے سے اِس بحیرہ میں

یاتی جمع ہوا ہی اس دیوار پر کئی برج تھے اب بجز ایک برج کے جسکا نام برج بلقیس ہی اور کوئی باقی نہیں رہا اس بحیرہ میں مچھلیاں اور خصوصاً اقلس ایک قسم کی مچھلی اور جونکوں بہت ہیں *

بحیرہ مرجع شہر دمشق سے جنوب شرقی کی طرف غوما کے اطراف میں ہی نہر بردی اسی بحیرہ میں گرتی ہے *

ہانیاس سے شمال شرقی کی طرف ایک بحیرہ ہے جسکو برکنزان کہتے ہیں لوگ اسمیں سے اکثر جونکوں پکڑتے ہیں *

بحیرہ حوله بہ وہ بحیرہ ہے جسمیں نہر حاصباتی اور ہانیاس کا پانی آکر ملا ہے اور اسمیں سے نہر شریعت نکل کر بحیرہ طبریہ میں گرتی ہے *

برشام کے سب بحیروں میں سے بحیرہ طبریہ بڑا بحیرہ ہے اسکا نام کتب مقدسہ میں بحر الجلیل اور بحیرہ جناشر اور کنزٹ مندرج ہے اچکے جنوب کی طرف سے نہر اردن نکلی ہے *

بحیرہ توطا جسکو بحرالمیت اور بحیرہ منتنہ اور بحیرہ زغر بھی کہتے ہیں اسمیں نہر اردن گرتی ہے نہریں وغیرہ اسمیں آکر ملی ہیں مگر اسمیں سے کوئی نہر نہیں نکلی بلکہ یہہ ہر چاروں طرف کے پانی کے واسطے جو بہت کثرت سے آتا ہے بمنزلہ قول کے ہی پانی اسکا تلخ اور ثقیل بھی ہے اور جو شی اور جگہہ توبتی ہے وہ اسمیں اوجھل آتی ہے طاول اسکا پچاس میل اور عرض دس میل ہے بعضے گمان کرتے ہیں کہ اس بحیرہ میں شہر سائوم اور عاصورہ اور سیوانیہ کی بھی زمیں چھپ گئی ہے وہ شہر ہیں جو بہ سبب آگ اور گندک کے اوجھل گئے ہیں جیسا کہ سفر تکوین کے (ص ۱۹) میں یہہ ذکر مذکور ہے *

برشام کی ہوا کا بیان

اس ملک کی ہوا حسب اختلاف مقام کے مختلف ہی چلتی ہے
 کنارہ بحر کی ہوا گرم و تر ہی اُس میں سے بعض جگہ کی ہوا دبا آمیز
 ہے جیسے اسکندریہ کی نواح میں کثرت نیستان اور جہازی کے جب ہوا
 خراب ہو جاتی ہے اور دہائی بھار پھیل جاتا ہے گرتی ہے اور جس قدر
 فصل صیف میں بارش بکثرت ہوتی ہے جیسے شہر طرابلس اور
 میداء میں اُس قدر وہاں بیماریاں کثرت سے ہوتی ہیں مگر کوہستان کی
 ہوا اچھی ہے جس سے بدن کو قوت حاصل ہوتی ہے ایام سرما میں
 سردی بہت ہوتی ہے *

جبل لبنان اور جبل شیع کے اوپر کے بعضہ وادوں میں برف ایک
 سال سے دوسرے سال تک پڑتی رہتی ہے اور اسی لئے ایام گرما میں
 گرمی زیادہ نہیں ہوتی مگر ان بلاد کے جنگلوں کی ہوا فصل ربیع اور
 خریف میں نہایت خوب ہوتی ہے البتہ موسم زمستان میں سردی
 اور موسم تابستان میں گرمی بہت ہوتی ہے اور کبھی دوائے گرم بھی
 جنگل کی طرف سے آنے لگتی ہے لیکن پھر بھی ہوا اس ملک کی
 اچھی کہی جاتی ہے *

برشام کے حیوانات کا بیان

حیوانات اس ملک کے اونٹ بھوس ہرن لومڑی بچر اور
 ایک قسم کے چیتے اور ریچھ بعضہ پہاڑوں میں جیسے جبل صنیم
 اور جبل شیع اور جنگلی سوئر جبل ریدان اور اُسکی تلیٹی میں ہیں
 اور انواع و اقسام کے پرندے اہلی اور صحرائی بھی اکثر ہوتے ہیں اور
 کسی سال میں تیز بھی آجاتی ہے اور کہیں ایک قسم کے چوہے
 پرندے سرمو نام بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو تیز بھی کو ہلاک کرتا ہے
 ہیں *

ملک شام کے باشندوں کا بیان

باشندے اسکے مختلف الاصول ہیں انہیں سے ایک قوم اصلی باشندوں سے ملکتی ہی زمانہ قدیم میں یہ ملک کنعانیوں وغیرہ کا ملک بن نوح کی نسل سے تھا پہلے اسکی اطراف میں اولاد سام بن نوح رہتی تھی بعدہ بنی اسرائیل نے یہاں آکے کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکال دیا اور خود قابض ہو گئے بعدہ ملک آنور انپر غالب آیا پھر ملوک بابل بعدہ ملوک مدی اور فارس پھر ملوک مصر پھر چند مدت وہ سلطنت بالاستقلال رہی پھر وہ مملکت مقدونیہ میں پھر مملکت رومانیہ میں داخل ہوئی مگر سنہ ۶۲۲ ع میں عربوں نے اُسکو فتح کیا بعد اُسکے تاتاری اور اتراک عثمانیہ مالک ہوئے *

باشندے یہاں کے بپاعت انقلاب سلطنتوں کے باہم ملکر نئی فرقے ہو گئے لیکن باعتبار اصول مذہب کے وہاں گیارہ فرقے ہیں مسلمان اور مناولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور مواریثہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ *

مسلمان دو قسم کے ہیں عرب اور ترک عرب نے بعد فتح کرنے کے ہون و باش اپنی وہیں اختیار کی اور جمیع اطراف میں مالک اور قابض رہے قبل اسکے زبان اس ملک کے باشندوں کی سریانی تھی بعد فتح اور سکونت اہل عرب کے عربی بولنے لگے ترک بھی دو قسم کے ہیں عثمانیہ اور ترکمان بہ دونوں فرقے اعلیٰ میں تاتاری ہیں بلاد تاتار اور اطراف شمالی بحر اخصر سے یہاں آئے تھے اور تاتاری دو فریق ہیں بعضے مقیم ہیں اور بعضے مسافر چنکو رحل بھی کہتے ہیں *

منقول ہی کہ رحل یعنی مسافر تاتاری خراسان میں آکر عورتیں وہاں کی لیکٹے اُنسے جو اولاد پیدا ہوئی اُنکا نام اہل فارس نے بہ سبب مشابہت ترکوں کے ترکمان رکھا باقیہ توک کا نام ماخوذ ہی ترک بن یافث بن نوح سے جنسے تاتاری پیدا ہوئے اتراک عثمانیہ کا ذکر کوچک ایشیا کے بیان میں مذکور ہو چکا ہی *

متاولہ جنکو شیعہ بھی کہتے ہیں انکی ہیبت اور اعتقاد سے ظاہر ہوتا ہی کہ اصل انکی فارس تھی اور فرقہ نصیریہ قواسطہ کی ایک شاخ ہی پہلے پہل سر زمین کوفہ میں یہہ طائفہ ظاہر ہوا اور اُسکا موجد حمدان بن قرمط تھا جسکو صاحب الخصال اور مُدثر مطارق کہتے تھے اور سنہ ۲۶۳ ہجری میں یہہ شخص ظاہر ہوا اور نام اپنی تعلیم کا علم باطن رکھا اسی سبب اِس طائفہ کو طائفہ باطنیہ بھی کہتے ہیں اکثر شہروں کے باشندوں کو اپنے مذہب میں داخل ہونے کی دعوت کی اور بڑی سعی اور کوشش برتی چنانچہ کثر لوگوں نے اُسکا مذہب اختیار کیا اُس طائفہ میں ایک شخص پیدا ہوا کہ اُسکو نصیر نوری کہتے تھے نماز اور روزہ بہت ادا کیا کرتا تھا اُس طائفہ کے نزدیک وہ شخص اولیا سے تھا اُس شخص نے اپنے یاروں میں سے بارہ شخصوں کو انتخاب کرکے دعوتِ خلیق کے واسطے مقرر کیا چنانچہ انہوں نے مطابق اُسکی تعلیم کے لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کیا جبکہ اُسکا مذہب بہت شائع ذائع ہوا تو حاکم وقت نے نصیر مذکور کو پکڑ کے قید کیا اتفاقاً محافظ جیلخانہ کی ایک لونڈی کو شیخ پر شفقت آئی ایک روز محافظ کو کوئی نشہ کی شی کھلائے سلا یا اور دروازہ بند دیکھتے کہ پھر لکر شیخ کو نکل دیا اور پھر دروازہ بند کرکے کنجیاں جہاں سے لی تھیں وہیں رکھ دیں جبکہ محافظ بیدار ہوا اور شیخ کو قید خانہ میں نہ پایا اور کوئی علامت بھی جیلخانہ کے کھلنے کی نہ معلوم ہوئی گمان کیا کہ فرشتوں نے شیخ کو قید سے چھڑا دیا اور اِسی طرح پر سب میں خبر کرئی تاکہ حاکم کے غصہ سے نجات پاوے بعد اِسکے جب شیخ نے اپنی کرامت کی خبر مشہور پائی تو لوگوں کو اپنے مطیع کرنے میں زیادہ تو کوشش کرنے لگا اور ایک کتاب ایسی لکھی جسمیں یہہ لکھا ہی کہ میں وہ ہوں (جو لوگ گمان کرتے ہیں مجھے پر کہ یہہ عثمان کا بیٹا ہی) میں نے مسیم کلمتہ اللہ احمد بن محمد بن حنفیہ

کو (جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں) پایا اور وہی جبرئیل ہیں انہوں نے مجھ کو کہا کہ انت القاری انت الصالح انت العجل العجاف العصب علی کانفین انت البقر العامل خطایا المؤمنین انت البروج انت یوحنا بن ذکریا پس اب تو لوگوں کو تعلیم کر کہ ہر روز اور شلیم یعنی بیت المقدس کی طرف مونہ کر کے چار رکعت نماز پڑھا کریں اور دو رکعت قبل طلوع آفتاب اور دو رکعت بعد غروب کے *

کہتے ہیں کہ یہ شخص کوفہ سے ہر شام تک گیا اور وہاں کے سادہ لوح لوگوں میں اپنی تعلیم کو شایع کیا آخر کو پوشودہ ہو گیا پھر کسیکو اسکا حال معلوم نہوا اور ابوالفدا لکھتا ہی کہ نصیریہ منسوب ہیں نصیر مولیٰ علی بن ابی طالب سے اور گمان کرتے ہیں کہ سورج علی کے واسطے تھر گیا تھا جیسے حضرت یسوع بن نون کی خاطر ٹھہرا تھا † اور انسان کی کوہ پری نے اُنسے کلام کیا جیسے حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم سے کلام کیا تھا اور اُنمیں الوہیت نے حائل کیا تھا انتہا کلامہ *

غرضکہ فرقہ نصیریہ فرع ہی طائفہ قرامطہ کی یعنی طائفہ باطنیہ کی اور فرقہ اسماعیلیہ بھی طائفہ باطنیہ میں سے ہی عراق عجم میں فرقہ اسماعیلیہ کی اکثر برس بادشاہی رہی اور انمیں سے آٹھ بادشاہوں نے اُسں ملک میں بادشاہی کی اہل فارس انکو اشباح الجبل کہتے ہیں اور مسلمان انکو بہ سبب فساد تعلیم کے ملاحدہ بولتے ہیں اب بھی ایک قوم اس طائفہ میں سے ہر شام میں باہی ہی اور اتفاق سے مصر میں دوبارہ بھی وہ بادشاہ ہو گئی تھی اُسکا فرقہ دولت فاطمیہ فاطمہ زہرا سے منسوب ہی غرض کہ طائفہ باطنیہ قرامطہ اور اسماعیلیہ فاطمیہ اور رافضیہ در حقیقت ایک ہی طائفہ ہیں یا فرع ہیں ایک طائفہ کی جنکا اعتقاد یہہ ہی کہ قدرے الوہیت علی بن ابی طالب میں بھی ہی اور ائمہ اُنکی اولاد میں سے ہیں اور وہ بارہ تن ہیں جنکے نام و القاب مشہور و معروف ہیں *

† یعنی بھی علیہ السلام — فیض الحسن

‡ یعنی اساقفہ کی لڑائی میں — منہ -

چھٹا خلوفاہ دولت فاطمیہ میں سے مصر میں حاکم باسر اللہ ابوعلی منصور بن عزیز باللہ تھا اور یہہ اول بادشاہ ہوا جو سنہ ۳۸۶ ہجری میں گیارہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا کبھی دین اسلام کی نہایت طرفداری کرتا اور کبھی مسلمانوں کو قتل کرتا اور حج سے باز رکھتا اور لوگوں پر نہایت ظلم کرتا علیٰ ہذا القیاس ایسی ہی اور بہت سی باتیں اُسکی تھیں جنکا بیان تطویل کتاب کا باعث ہی اور وہ دعویٰ علم غیب کا بھی کرتا تھا اُسنے جاسوس مقرر کیئے تھے کہ وہ لوگوں کے گھر کے حالات معلوم کر کے اُس سے کہتے اور وہ اُس گھر کے آدمیوں کو بلا کے جو کچھ کہ اُنکے گھروں میں گذرتا اُن سے اِس طور پر بیان کرتا گویا یہہ وہیں موجود تھا *

سنہ ۳۹۵ ہجری میں ایک شخص معروف بہ ابی رکوۃ ظاہر ہوا لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف دعوت کرتا اور یہہ دعویٰ کرتا تھا کہ میں بنی امیہ میں سے ہوں اِس اُن لوگوں نے جو حکومت حاکم باسر اللہ سے ناخوش تھے دعوت اُسکی قبول کی حاکم نے فضل بن عبداللہ کو لڑائی کے واسطے بھیجا اول ابی رکوۃ غائب ہوا بعدہ فضل بن عبداللہ نے فتح پائی اور ابی رکوۃ کو قید کر کے قاہرہ میں لایا حاکم نے اُسکے واسطے حکم قتل کا دیا اِس بات کو بھی لوگ حاکم کا معجزہ سمجھتے ہیں کہ اُسنے اپنی قدرت الوہیت سے کیا اور فضل بن عبداللہ کو انعام دیکر مقرب ایفا بنایا *

فعل ہی کہ ایک روز فضل مذکور حاکم کے حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت اُسکے پاس بیٹھا ہی اور ایک پیش قبض اُسکے ہاتھ میں ہی جوں ہی کہ فضل داخل ہوا تو حاکم نے وہ چھری اُس لڑکے کے پیٹ میں مار کر آنتیں اور اوجھڑی نکال کر تکرے تکرے کر کے الیں جب کہ فضل نے یہہ ماجرا دیکھا علامت غضب کی آپ میں ہانک کر گھر کو واپس آیا اور اولاد کو وصیت کر کے ملتظر موت کا رہا ایک

ساعت نگہری ہوگی کہ بموجب حکم حاکم کے جلا دے آکر سر اُسکا تن سے جدا کیا *

جعفری نے لکھا ہے کہ آخر سنہ ۴۰۷ ہجری میں ایک شخص مصر میں آیا اُسکو لوگ محمد بن اسماعیل درزی کہتے تھے قبل اُسکے وہ عجمی تھا اور لوگوں کو دعوت طرف طائفہ باطنیہ کے کیا کرتا تھا اور نام اسکا دروز کی کتابوں میں نشتکین درزی لکھا ہے یہ شخص حاکم کی خدمت میں آیا اور حاکم کے ساتھ موافق ہو کر عظیم لوگوں کو الوہیت حاکم کی تعلیم کرنے لگا اور ایک کتاب ایسی تصنیف کی جس میں لکھا کہ نفس آدم کا علی بن ابی طالب میں آیا اور اُن سے ایک دوسرے میں ہوتا ہوا حاکم بامر اللہ میں آکر منقہ ہوا پس خالق تمامی موجودات کا یہی ہے پھر اُس کتاب کو ایک مجمع میں پڑھا لوگ اُسکے قتل کرنے کے واسطے جمع ہوئے اور قاہرہ میں بلوائے عظیم واقع ہوا اگرچہ وہ تو جان اپنی لیکر بھاگ گیا لیکن لوگوں نے اُسکے گھر کو نوبت لیا اور اُسکے دوستوں کو قتل کر ڈالا حاکم نے یہ حال دیکھ کر اُسکو پوشیدہ ہر شام کی طرف بھیج دیا وہ شخص وہاں وادی تیم میں جبل شیف کے قریب پہونچ کر پھر حاکم کے خدا ہونے کا دعویٰ کرتا رہا *

فلوچ نے امیروں نے جو عراق سے آکر ہر شام میں بسے تھے اور مذہب باطنیہ رکھتے تھے اُسکی دعوت کو قبول کر کے اُسکی اطاعت کو اختیار کیا جب سے اُس طائفہ کا نام دروز ہوا سنہ ۴۱۰ ہجری میں یہ شخص ایک لڑائی میں تاتاریوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور کتب دروز کی ایک کتاب کے حاشیہ پر لکھا دیکھا کہ وہ سنہ ۴۱۱ ہجری میں مارا گیا حاکم کے نزدیک ایک آؤر شخص عجمی حمزہ بن علی بن احمد مصاحب تھا اور وہ اسماعیل درزی سے مخالفت رکھتا تھا جبکہ اسماعیل درزی مارا گیا حاکم نے اُسکو دیار شام کی طرف بجائے اسماعیل کے بھیجا وہ بھی وہیں جا کر سنہ ۴۰۸ ہجری میں حاکم کی الوہیت یعنی خدا

ہونے کی تعلیم کرنے لگا اور اپنے آپ کو اُسکا نفس بانی یعنی غائب قرار دیا قوم مذکور نے اُسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور اسماعیل جوزی سے پھر گئے بلکہ اُس پر لعنت کرنے لگے یہاں تک کہ دروز کے نام کو انہوں نے برا جانکر چھوڑ دیا اور بجائے اُسکے موجودین بتوحید الحاکم اپنے آپ کو کہلانے لگے سنہ ۴۱۱ ہجری میں اُسکی بہن نے جو سیدۃ الملک مشہور تھی کچھ حیلہ اڑھا کر حاکم کو ایک شخص کے ہاتھ سے جسکا نام ابن دواس تھا اور یہہ اُسکو نہایت چاہتی تھی مروا ڈالا اور آپ اپنے بھائی کے اِس خوف سے کہ مبادا ہم دونوں کو قتل کردالے اُس شخص کے ہمراہ کسی طرف کو چلی گئی یہہ واقعہ سنہ مذکور کے اخیر میں شوال کے مہینے میں واقع ہوا بعد وفات حاکم کے حمزہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور اُسکا نام سجل معلق رکھا اور جامع مسجد کے دروازہ پر لٹکا یا اُس میں لکھا تھا کہ حاکم بامر اللہ بغرض امتحان ایمان مومنوں کے پوشیدہ ہو گیا ہی غرض کہ طائفہ دروز کی اصل و حقیقت یہہ تھی کہ جو مذکور ہوئی اِس لیئے برشام میں وہ قوم زیادہ ہی اُنکے خاص عقائد کے ذکر کرنے کی یہاں کچھ ضرورت نہیں کیونکہ فی زمانہ اُنکے مذہب کی کتابیں اکثر لوگوں میں منتشر ہو گئی ہیں اور جس شخص کو اُنکے عقائد پر تفصیل وار آگاہی منظور ہو کتاب کشف الباتہ الدروز جو مقام بارس میں مطبوع ہوئی ہی اور کذاب مختصر البیان فی مجری الزمان کو مطالعہ کرے رسائل حاکم اور رسائل حمزہ اور تعلیقات آخر شیخ بہاء الدین صابری اور تعلیقات شیخ زین الدین معضاد قلیلی اور تعلیقات شیخ یوسف کفر فرقی متوطن وادی قیم طائفہ مذکور الصدر کی کتابیں ہیں اِن رسالوں پر امیر عبداللہ تنوخی نے جو جبل شوف سے مغربی جانب کو قریہ عبیدہ کارہنے والا ہی چوزی چکلی شرحیں لکھی ہیں طائفہ دروز کے نزدیک یہہ شخص سید مشہور ہی بلکہ منجملہ اولیاء تیار کے مسلم ہی چنانچہ قریہ مذکور میں جس جگہ وہ مدفون ہی رہاں اکثر

لوگ زبانت کو جاتے ہیں اور کچھ بطور نظر و نیاز کے لیتایا کرتے ہیں *

ہر روز کے بلکہ جبل لبنان سے جانب! جنوب کی واقع ہیں اور اکثر وہ لوگ جبل شیعہ اور حوران اور جبل اعلیٰ میں بھی جو نہر عاصی کے قریب عملداری حلب الشہداء کے ہیں رہتے ہیں *

یہ لوگ بعضے عالم ہیں اور بعضے جاہل ہیں منجملہ ان کے عالم لوگ اپنے دین و مذہب سے خوب بخوبی واقف ہیں اور جاہل و حقیقت پر دہن اور لامذہب ہیں یہ بیان تاریخ جعفری اور کتاب ابی الحسن جمال الدین کی ہے اور تاریخ مصر اسطاتی اور کتاب السکوان تلمسانی اور زبدۃ الصلح فی تاریخ حلب اور کتاب وفيات الاعیان ابن خلکان اور کتاب البیان فی معجری الزمان اور علاوہ انکے اور کئی تاریخوں اور طائفہ دروز کی چند کتابوں سے لکھا گیا ہے *

یہود اس ملک یعنی برشام کے قدیم باشندے تھے بیان انکی اصل و حقیقت کا تحریر سے اس لیئے مستغنی ہے کہ وہ اکثروں کو معلوم ہے * سامریہ کی اصل کا بیان بھی سفر الملوک رابع کے (ص ۱۷) میں لکھا ہے کہ آئور کے پادشاہ شلمنا صر سامری نے اسباط بنی اسرائیل میں سے سترہ فرقے آئور میں لاکر بسائے اور اپنی مملکت کے باشندوں کو بھی یہاں آباد کیا جبکہ عرب نے ان میں سے بعضوں کو ماردالا اور یہہ خبر بادشاہ کو پہونچتی تو بادشاہ نے فرقہ لادیہ میں سے ایک کھن کو بھیجا کہ اُنکو الہ البلان یعنی حاکم کی عبادت کرنے کا طریقہ سکھادے چنانچہ انہوں نے خدا کو بھی ایک معبود اُن کے معبودوں میں سے مقرر کیا اور ایک مدت تک بموجب اُس کی تعلیم کے عبادت کرتے رہے بعد ایک مدت کے اِس عبادت باطلہ سے نچھٹا پائی *

جب کہ یہود بعد چلے وطن کے بابل میں پور آئے تو سامری والوں نے چاہا کہ یہودیوں کے ساتھ متفق ہوکر اورشلیم یعنی بیت المقدس

میں ہیکل بناویں مگر یہود اسباب پر راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ سامریوں نے شہر نابلس کے قریب جبل غزیم پر ایک ہیکل بنائی اسی وقت سے درمیان ان دونوں فرقوں کے ایسی بڑی عداوت پڑی کہ وہ اب تک چلی جاتی ہی سامری لوگ انقلابات زمانہ کے بعد بھی جو ان میں حادث ہوئے اطراف نابلس میں کچھ باقی رہ گئے ہیں *

انہوں نے بہت سے فتنہ و فساد ملوک رومانیوں پر برپا کیئے تھے یہاں تک کہ سنہ ۵۲۹ ع میں ملک یوستینیانوس کے مقابل پر اپنی قوم میں سے ایک شخص بولیانوس نام کو اپنا بادشاہ بنایا اور فلسطین میں بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا اور انکے مال و اسباب کو لوٹ کر گھروں اور گرجاؤں کو جلا دیا بعد اُس کے ملک یوستینیانوس نے عیسائیوں کی مدد کو لشکر بھیج کر ملک بولیانوس کو قتل کرایا چنانچہ اکثر سامریوں نے بھاگ کر کسریٰ یعنی خسرو بادشاہ فارس کے ملک میں جا کر پناہ لی یہ حال کتب تواریخ میں بالتفصیل لکھا ہی ان میں سے کچھ لوگ مصر اور غزہ اور دمشق شام میں بھی بستے تھے مگر اب بجز نابلس کے کہ کل قریب قیرہ سو آدمیوں کے ہیں اور کہیں نہیں رہے اور نہ ان کی ہیکل کا کہیں نشان باقی رہا یہ لوگ اسفار موسیٰ کی صرف پانچ باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں ایک یہ کہ حضرت مسیح کے آنکے منتظر ہیں دوسرے ہر برس میں جبل غزیم پر تین مرتبہ ایک عید الفصح دوسرے عید التخمین تیسرے عید المضال کے روز عبادت کے واسطے جایا کرتے ہوں اور عید الفصح کے روز وہاں پر سات بکری کے بچے ذبح کرتے ہیں وہاں کے آثار قدیمہ میں سے صرف ایک قلعہ باقی رہا ہی جو ملک یوستینیا نوس نے بنایا تھا *

ارمن اصل انکی آرمینیہ میں سے ہی انہوں نے سنہ ۳۰۰ ع میں دین مسیحائی کو اختیار کیا اور بعد انقضائے کچھ مدت کے انہوں نے یہ تعلیم تھروں کی کہ حضرت مسیح کی واسطے طبیعت واحدہ ہی جسکا ذکر آگے آویگا *

سریان انکو یعاتبہ بھی کہتے ہیں اصل انکی یہہ ہی کہ سنہ ۳۳۸ ع میں ایک شخص مسمیٰ اقیٹیکس پیدا ہوا اور لوگوں کو یہہ تعلیم کی کہ حضرت مسیح کے واسطے طبیعت واحدہ ہی شہر آفسس میں ملک نازدوسیسوس نے اس امر کی تحقیق کے واسطے کونسل کی چنانچہ سنہ ۳۳۹ میں اہالیان کونسل کے نزدیک یہہ بات ثابت ہوئی بعد ازاں شہر خلکیدون میں ملک مرسیانوس نے سنہ ۳۵۱ میں مجلس کونسل منعقد کی جو مشرق والوں کے نزدیک چوتھی کونسل ہی پس اور اس کونسل کے اہالوں نے تعلیم مذکور حرام ٹھہرائی چنانچہ ملک مرسیانوس نے اس تعلیم کے معلموں کو سخت سزائیں دیں اور اس مذہب کے سرداروںکو اُن کے مرتبوں سے گرایا یہہ لوگ اس مذہب کے پیشوا کے متلاشی ہی تھے کہ ایک شخص مسمیٰ یعقوب ہرا دیوس جس کا ذکر شہر رجا کے ذکر میں مذکور ہوا ہی ظاہر ہوا اس نے کل ملک مشرق میں پھر کر تعلیم اقیٹیکس کو زندہ کیا یہاں تک کہ عیسائی سرداروں اور تمام ارمن نے بھی تعلیم مذکور کو تسلیم کیا وہ لوگ بھی اس سے ملگئے یہاں تک کہ اس طائفہ کے لوگ ہر شام اور بلاد ارمن اور مصر اور بلاد الصعید اور حبش میں بہت سے ہو گئے *

اس وقت میں جبل لبنان میں ایک قوم بستی تھی جسکو مردہ لبنان کہتے تھے اور وجہ تسمیہ اس کی یہہ ہی کہ تمرد کے معنی سرکشی کے ہیں چونکہ یہہ قیصرہ روم سے باغی تھے اور سرکشی کیا کرتے تھے اور اپنی ہی قوم میں سے اکثروں کو لقب ملک کا دیا کرتے تھے اس سبب سے یہہ قوم بنام مردہ لبنان مشہور ہوئے *

یہہ قوم انطاکیہ سے جبل کرمل تک اور بعضے کہتے ہیں اور شلم تک پھیل گئی *

فہم سمعانی نے کتاب مکتسبہ شرقیہ میں ایک تاریخ کی کتاب سے جسکا مولف نامعلوم ہی لکھا ہی کہ ابتداء سلطنت اہل اسلام میں

یوسف جبیل کا بادشاہ اور کسروی کمروان کا بادشاہ تھا اور عہد خلافت
 خلیفہ عمر بن خطاب میں ایوب قیساریہ کا اور فیلیس بیت المقدس کا
 حاکم تھا بعد ایوب کے قائم مقام اُس کا والہاس ہوا *
 ملک ہر قل نے جبکہ بلاد شام کی طرف موج کشی کی یوسف کو
 جبیل اور جبل لبنان دونوں کا حاکم کر دیا *

بعد وفات ملک ہر قل کے امیر یوحنا قائم مقام اُس کا ہوا
 بعضے سریانی مورخوں نے لکھا ہے کہ ملک یوسف نے اُن لوگوں سے
 جو بیت المقدس کی زیارت کرنیوالوں سے متعرض ہوتے تھے لڑائی
 باندھی چنانچہ فتح یابی کے بعد بہت سی غنیمت کے ساتھ لوٹ کر
 قریہ بسکتا میں آکر سکونت اختیار کی اور وہیں بوزھا ہو کر مر گیا
 طائفہ رومانیہ نے جو قس یوحنا رومان کی طرف منسوب ہے سلاطین
 آل عثمان سے بغاوت اختیار کر کے جبل لبنان میں سکونت اختیار کی
 اور بار اول سنہ ۹۸۱ ہجری میں سلطان سلیم کے لشکر کو شکست دی
 لیکن سنہ ۹۹۲ میں سلطان مراد ثالث نے ابراہیم بادشاہ والی قاہرہ کے ہاتھ
 سے اُنکو مغلوب کرایا جب کہ مسلمانوں اور افرنج میں لڑائیاں ہوئیں
 تب یہ طائفہ پھر سنہ ۱۱۸۰ میں رومانیہ والوں کے ساتھ ملکر چنتاچہ
 جب سے اب تک امین رہی اتحاد چلا جاتا ہے *

شہر حلب اور سوریا کے اکثر شہروں میں بھی اِس قوم کے لوگ
 قریب دو لاکھ بیس ہزار کے ہیں اِن میں سے ایک لاکھ اسی ہزار
 جبیل لبنان میں بستے ہیں *

طائفہ روم کی اصل سریانیوں کی اصل کی مانند ہے مگر دین و ملت
 کی بلیمت کل کونسلوں میں سے سات کونسلوں کے حکم و احکام کو جس کا
 نام مجامع مسکونیہ رکھا ہے پسند کر کے اُن پر چلنے لگے باقی اور کونسلوں
 کو نہیں ملتا تاریخ امیر حیدر شاہی میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۱۷۵ ہجری
 میں شہر حلب میں منجملہ اِس طائفہ کے ایک اُوڑ طائفہ جسکا نام

طائفہ روم ملکہ ہی نکل کر کنیسہ رومانیہ والوں سے مل گیا جبکہ بطرانہ روم اس طائفہ سے مزاحم ہوئے تو انکے واسطے مسامتہ کی گئی کہ ان سے کوئی اور کسی صورت سے مزاحم نہوں *

طائفہ انجیلیہ کے لوگ جسکو ہرونسمانت بھی کہتے ہیں برشام کے عین ناب اور ہروت اور حاصیہ میں پائے جاتے ہیں اور کچھ لوگ حلب طرابلس دمشق اور شلیم اور جبل لبنان میں بھی بسے ہیں سب باشندے مختلف مذاہب برشام میں بالاجمال سولہ لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب ہیں ان میں سے ایک لاکھ کے قریب بدری یعنی جنگلی ہیں اور باقی شہری *

تفصیل اہل مذاہب برشام

مسلمان آٹھ لاکھ پندرہ ہزار — روم دو لاکھ چالیس ہزار — موارنہ دو لاکھ بیس ہزار — روم ملکہ وغیرہ اور طوائف رومانیہ چالیس ہزار دروز ایک لاکھ — متاولہ پچیس ہزار — نصیریہ اور اسماعیلیہ دو لاکھ اور باقی طوائف بیس ہزار *

حاصلات برشام

برشام کی لکڑی قابل تعمیر مکانات اور جلانے کے خصوصاً اطراف شمالیہ میں بڑے بڑے وسیع جنگل صنوبر اور شاہ بلوط کے ہیں جسکا پھل مازو ہی اور اس کے سب اطراف میں صنوبر حور آرا درخت جسکو آزاد درخت بھی کہتے ہیں زیتون خرما یعنی کھجور گولر انکور اخروت شہوت بادام جھاڑ چاتول اور سرو کے درخت بہت ہوتے ہیں * مواکبات میں سے انجیر سیب زرد آلو سفدالو ناشپاتی آرز ترنج انار لیموں وغیرہ *

اقسام غلہ میں سے گہوں جو مسور ماش مٹر چنا جوار چاتول اور تل اور بہت اشیائے غیر معدودہ پیدا ہوتی ہیں اور درخت ارنڈ مہنگی گلزار عناب نیشکر مہندی اور انواع و اقسام کے گلاب کے پھول

اور چنبیلی زنبق لونگ گلابی سرچ اور نرگس وغیرہ اور کئی قسم کی ترکاریاں اور بقولات کھانے کی بھی پیدا ہوتی ہیں اور چونکہ وہاں کدوا بٹا جاتا ہے اسی سبب وہاں کے باشندے روٹی کی کشتکاری میں زیادہ تر مشغول رہتے ہیں چنانچہ ہر سال سارے سات ہزار من روٹی پیدا ہوتی ہے اُس میں سے پانچ ہزار من ملک فرانس اور اطالیہ کی طرف بھیجی جاتی ہے *

حریر برشام میں بہت اچھا اور مضبوط ہوتا ہے لیکن تصور کم صفائی اور موٹے باریک ہونے کے باعث سے بلاد فرنگ کے حریر کو نہیں پہنچتا اسی سبب سے اہل فرنگ نے بلاد شام کے بعض مقامات میں حریر کے کارخانے مقرر کیئے ہیں کہ ان میں بلاد فرنگ کے کارخانوں کی مانند حریر بنتا ہے اور برشام میں بکری کے بال بہت عمدہ بکثرت ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی رغبت اُس کی طرف نہیں بعض لوگ کمل وغیرہ بٹتے ہیں ہر سال لوگ بلاد ارمن اور اکواد کی طرف سے قریب اسی ہزار بکریوں کے اس ملک میں لاکھ فروخت کرتے ہیں اور اکثر اسکے اطراف و جوارب میں زیتون اور تل کا تیل اور بعضے مقامات میں ارندہ اور زردآلو کے بیجوں کا بھی تیل نکالتے ہیں *

شراب برشام کی اچھی کم ہوتی ہے لیکن احود مریمی جو ایک قسم کی شراب ہے اور اُس میں عفو صفت کم ہوتی ہے اور زرد رنگ کی شراب اور کسروان کے قریب و جوار کی اور طرابلس خصوصاً سبع کی بہت عمدہ ہوتی ہے چنانچہ بعض شاعروں نے شراب سبع کی تعریف میں یہ شعر لکھا ہے — کل النبیذ محرم * الا النبیذ السبعی * حلب اور حماہ اور حصص اور دمشق کے اطراف کے میدانوں میں زعفران اور مجبٹھ کے درخت بہت ہوتے ہیں اور بعضی جگہوں میں عشبہ بھی پرتے ہیں *

ابراہیم باشا والی مصر نے ابرہیم کے کیدے اس ملک میں بھیجے تھے چنانچہ وہ اطراف طرابلس میں پھیل گئے عین تاب اور انطاکیہ کے اطراف میں یوز کے بالوں کے کمل وغیرہ بہت بچے جاتے ہیں اور اس ملک میں تھن بلاد جبل اور تیرون اور جبل ریضانی سے بہت عمدہ ہوتا ہے لوگ اکثر وہاں سے تسطنتیہ اور مصر اور دمشق کی طرف تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اور بعض قطعہ زمین میں قنس ایک قسم کی گھانس ہوتی ہے جسکی دسی بٹا کرتے ہیں اور لوگ جبل عین تاب اور انطاکیہ سے ہر سال دس سو سو لاکھ اکثر بلاد یورپ کی طرف بھیجتے ہیں *

سر زمین حلب اور جمال تیرون میں سقمونیا جو اُس ملک میں محصورہ کے نام سے مشہور ہے بہت ہوتی ہے مگر نشامتے اور مَر سے ملا کر بناتے ہیں اور خالص کم ہاتھ آتی ہے *

نہر فرات کے اطراف سے سجی لاکر یہاں فروخت کرتے ہیں کیونکہ یہاں کے شہروں میں خصوصاً بلاد نابلس میں صابون بنانے کے واسطے بہت کام آتی ہے چنانچہ پہلے نابلس میں سجی کے آٹھ سو کارخانے تھے اور جس سال زیتون ہوتے ہیں تو اُس سال میں صابون گرید اور مصر اور الجزیرہ کی طرف بہت بھیجا جاتا ہے اور کنارہ بحر کے باشندے سمندر میں جمع کر کے ازبیر کی طرف بھیجتے ہیں *

برشام کے معدنیات میں سے اُن پہاڑوں میں جو اسکندرونہ سے شمال کی طرف ہیں چاندی اور رانگ کی کانیں ہیں اور جبل آفرع اور جبل لبنان میں لوہے کی کان ہے اور جبل لبنان میں قرناہل کے قریب جو بیروت کے متعلقات میں سے ہے پتھر کے کوٹیلوں کی کان بھی ہے اور بعض مقامات میں نمک بھی نکلتا ہے لوگ اکثر نمک اور شورہ تدمر اور فرات کے اطراف سے یہاں لاتے ہیں *

اشیائے تجارت یہاں کی بیول کا گوند ہے جو لوگ بغداد اور مصر کو طرف سے لاتے ہیں مگر اُس میں پستے اور زرد آلو کا گوند بہت ملاتے ہیں *

برائے نامول اور موعش اور العزیرہ کے اطراف سے کنیرا اور ہندوستان اور مسقط سے ہینگ بغداد کی راہ سے وہاں جاتی ہی اور سناء مکی اور لودان مصر سے اور افہون کوچک ایشیا سے اور اِس ملک کے اطراف شمالی سے لومڑی اور خرگوش کی دوستیں بلاد فرانس کی طرف لیجاتے ہیں موصل اور کردستان کے اطراف سے مازو لاکر دور دور کے شہروں کو بھیجتے ہیں *

اشیاء مصنوعہ بوشام کے سوتی اور ریشمی کپڑے اور اونی اور چاندی سونے کے برتن ہوں اور اطراف اور شلم اور بیت المقدس میں سنکھ اور موتی کی سیپ کی تسمیہیں بناتے ہیں جو عرق اللولو کہلاتی ہی ہتھو احمد سے آتی ہی اور اکثر لوگ زیور و عبرہ جڑ کر بلاد اطالیہ اور فرانس کی طرف کو بھیجتے ہیں *

بر شام کے شہروں کا بیان

اِس ملک کے شہروں میں سے ایک شہر حلب الشہداء ہی جسکی وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ایک گائے تھی شہداء یعنی کبری اُس تیلہ پر جہاں اب حلب کا قلعہ بنا ہوا ہی دودہ اُسکا دوتے اور ایک آدمی اُس پر سے فقیروں کو اِس طرح آواز دینا کہ ابراہیم حلب الشہداء یعنی حضرت ابراہیم نے گائے دوہی ہی پس فقیر یہہ سنکر وہاں آکر جمع ہوتے اور وہ دودہ اُنکو خیرات دیا جاتا مگر صحیح یہہ ہی کہ وجہ تسمیہ اسکی معلوم نہیں لیکن لقب شہداء اِس سبب سے ہی کہ مکانات اِس شہر کے سنگ سفید اور سیاہ کے بنے ہوئے ہیں یا یہہ شہر زمون سفید پر آباد ہی یہہ شہر قدیم ہی اور ایک کف دست مودان پر جسمیں جھاری نہیں ہی واقع ہی اِسکے قریب نہر قویق ایک نہر ہی جسکے پانی کے باعث یہاں کے باغات خوب سیراب رھتے ہیں مگر باشندے اِسکے وہ پانی پیتے ہیں جو

اس شہر کی جانب شمال آتہ میل کے فاصلہ پر دوجکھ سے نکلا ہی اور نلوں کی راہ شہر سے تمام مکانات اور بازار اور کارخانوں اور حماموں میں جاری ہی *

یہاں کے باغوں میں پستے کے درخت بہت ہیں اور شہوت کے عجب طرح کے موتے درخت ہوتے ہیں کہ بعضے درختوں کے تنہ کا محیط چار ہاتھ مونا ہوتا ہی پل اسکا چھوڑے کے برابر اور نہایت ہی مہٹھا *

بازار اس شہر کے تنگ اور مکانات بہت خرد قطعی ہیں لیکن جو کہ وہاں کا پتھر کچا ہی اور چھوٹا اور پتلا ہی اس لیے اکثر مکان قائم نہیں رہتے *

شہر ہنہ اسکی نہایت مستحکم تھی مگر بیاعت زلزلوں کے گر ہوئی ہی محیط اسکا سات میل کے قریب ہی *

زمین میں گڑھے بہت پائے جاتے ہیں اور یہ زلزلوں کی علامت ہی کہ بہ سب متوقع آنے زلزلوں کے یہ شہر کئی بار خراب ہوا سنہ ۱۸۲۲ ع میں ایک ایسا زلزلہ عظیم آیا تھا جس سے حلب اور انطاکیہ نصف شہر سے زیادہ اور اُن دونوں شہروں کے قرب و جوار کے گانوں علاوہ انکے تبرہ شہر آؤر خراب اور دیوان ہو گئے تھے جن میں قریب بیس ہزار آدمیوں کے ہلاک ہوئے تھے اور سنہ ۱۸۵۰ ع میں بعضے اہل حلب نے فساد برپا کیا تھا پس حاکم نے اُنکے عاجز کرنے کے واسطے تاکہ وہ اس شرارت سے باز آئیں اُنکے اور جو اُنکے شریک تھے سب کے مکان توڑا ڈالے *

قلعہ اس شہر سے شمال شرقی کی طرف ایک مدور تیلے پر بنا ہوا ہی اور گرد اسکے ایک خلیج محیط ہی *

حلب کی مشہور عمارات میں سے ایک پرانا برج ہی جسکا نام سرابہ ہی حنبلط نے اُن مشائخ سلف کے واسطے بنایا تھا جو

جبل لبنان میں باہی حنبلاط کے نام سے مشہور ہیں اور جبل شوف کے مشایطوں سے زیادہ معزز و ممتاز ہیں *

ہوا حلب کی نہایت اچھی ہی جس سے بدن کو صحت حاصل ہوتی ہی لیکن اہل حلب اور جو لوگ اس سے مغرب کی طرف رہتے ہیں اُس کے واسطے یہہ ہوا ہمیشہ چاہیئے کیونکہ وہاں ایک پھوہ نکلتی ہی جسکو وہ لوگ حبة السہ کہتے ہیں اسی سبب سے کہ جب وہ نکلتی ہی تو قبل ایک برس کے اچھی نہیں ہوتی اور اس عرصہ میں کوئی علاج بھی موثر نہیں ہوتا اور اُڑ ملک کے لوگ اسکو حبة الحلب کہتے ہیں اِس واسطے کہ یہہ اسی شہر سے مخصوص ہی حالانکہ عین تاب اور قرات کے کناروں پر بغداد تک یہہ پھوہا ہوتی ہی لیکن یہہ حلب ہی کے نام سے مشہور ہی اور ایک شخص جو طائفہ دروز میں سے قریہ بشاہون کا رہنے والا تھا اور ابراہیم پاشا والی حلب کے لشکر میں نوکر تھا اِس پھوہا کو حلب سے جبل لبنان تک لیکھا اب اس قریہ کے قرب و جوار میں بھی کبھی نکل آتی ہی وہ لوگ اسکو حب بشاہون کہتے ہیں *

اہل حلب حسن و صورت اور خوش آوازی اور خوشنویسی میں مشہور اور ان اوصاف میں برہام کے لوگوں سے ممتاز ہیں *

تجارت یہاں بہ نسبت زمانہ قدیم کے فی زمانہ بہت کم ہوتی ہی اب بھی بغداد دمشق موصل دیاربکر اور کوچک ایشیا کے بعض شہروں سے قافلے تجاروں کے اِس میں آکر جمع ہوتے ہیں باشندے وسط جبل کے سنہ ۱۸۰۰ ع میں دواکہ تیس ہزار کے قریب تھے مگر اب نصف سے بھی کم ہیں یہہ شہر (۲۶ ' ۱۱ " ۲۵) عرض شمالی اور (۲۷ ') طول شرقی میں واقع ہی اِس سے جانب جنوب مایل بغروب چھوٹی منزل کے فاصلہ سے شہر قنسرین ہی جو ابتدائے ظہور اسلام میں شہر حلب سے بھی بڑا تھا لیکن اب ویران اور خراب ہوگیا ہی *

اسی حوقل نے لکھا ہے کہ اولاً ملک باسیلوس نے اسکو خراب کیا
 پھر بنی جسیس تنوخیمہ کے آدمیوں نے اسکو آباد کیا دوبارہ پھر سنہ ۱۱۰۰ ع
 کے آخر میں تاج الدولہ نے ویران کر ڈالا اور اُسکے قریب ایک گائوں ہی
 جسکو حاضر قنسرین کہتے ہیں اور اسکے قریب قریہ فرامس ہی اور
 حلب سے جنوب شرقی کی طرف بیس میل کے فاصلہ پر قریہ صوفہ ہی
 جسمیں کل تیس پینتیس گھر ہیں اس سے مشرق کی طرف چھ میل
 دور دشت نمکین ہی مضبوط اسکا چار دن کی راہ ہی زمین اسکی
 تمامہ نمک سے چھپ گئی ہے چنانچہ دیکھنے والوں کو دور سے صاف
 پانی کا ایک بھیرہ معلوم ہوتا ہے ہرن کے سینگوں پر لڑھے کی نوکیں
 لٹا کر اُس نمک کو کھودتے ہیں اور ایام بارش میں قرب و جوار کے پانی
 سے جو بہکر آتا ہے یہ سب چھپ جاتا ہے عمق اُس نمک کا ایک
 بالشت سے زیادہ نہیں ہے *

اس نمک کو حلب اور اسکے آس پاس کے موضعوں میں لے جاتے
 ہیں اور وہاں کے لوگ نمک معدنی سے کہ جو بہ سبب سیلاب کے
 یہاں کے وادیوں میں آکر بعد پانی کے خشک ہونے کے جم کر
 رہ جاتا ہے ملتے ہیں جسقدر کہ بارش ایام زمستان میں زیادہ
 ہوتی ہے اسیقدر اس نمک کا گہراؤ زیادہ ہو جاتا ہے *

اس دشت سے جنوب شرقی کی طرف زوبا ایک جنگل ہی سفر
 ملوک نانی کے (ص ۸) میں اسی زوبا کی طرف اشارہ ہے اور قدیم
 مورخوں میں سے ایک مورخ نے لکھا ہے کہ فرات پر کعب ایک شہر تھا
 بنی اسرائیل اُسی میں رہتے تھے نو مرتبہ اُسہیں سے وہ نکالے گئے لیکن
 اُنہوں نے پھر اُس ہی میں آکر بود و باش اختیار کی اور اُسکو
 نہ چھوڑا *

دشت مذکور سے فرات مشرق کی طرف بہت قریب ہی اور بعضہ
 کہتے ہیں کہ اس طرف شہر قنسرین ہی اور قنسرین کے قریب شہر

خَنَاصِرَہ ہی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جو خلفائے بنی امیہ میں سے تھا
اسی شہر میں رہتا تھا اس نے اُس وادی کے کنارے پر ایک قلعہ بھی
بنایا تھا *

اس اطراف میں فی زمانہ ایک عرب کی قوم ہی جسکا لقب
سَلَبَہ ہی کہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ سے جاہل ہیں اور انکا کچھہ دین
و مذہب بھی معلوم نہیں ہی چارپاؤں اور کشتکاری کی پروا نہیں
دکھتے اور نہ روٹی کھاتے ہیں نہ بجز اپنی قوم کے اُور لوگوں سے اخلاط
کرتے ہیں چارپایوں میں سے گدھے کے سوا کوئی جانور نہیں پالتے کھانا
اُنکا ہرن کا گوشت اور پھنا اُنکا ہرن کا پوست ہی *

حلب سے شمال کی طرف تین منزل کے فاصلہ پر شہر عین تاب ہی
جسمیں نہریں اور باغات بہت سے ہیں باشندے اسکے ارمن اور ترک اور
پروٹستانٹ یعنی عیسائی سب باشندے قریب بیس ہزار کے ہیں *

اِس سے جنوب شرقی کی طرف تَرْب ایک گانوں ہی اُس لڑائی کے
سبب سے جو مابین لشکر سلطان روم کے بسرکردگی حافظ باشا اور فوج
والی مصر کے بسپہ سالاری ابراہیم باشا اِس گانوں کے قریب جون
مہینے کی ۲۳ تاریخ سنہ ۱۸۳۹ ع میں واقع ہوئی تھی مشہور ہو گیا
ہی *

عین تاب سے جنوب غربی کی طرف شہر کلس ہی حلب اور
نہر اسود کے درمیان اور حلب کے گرد و نواح میں گانوں بہت بستے ہیں
باشندے اسکے عرب اکراں ترکمان یزیدیہ نصیریہ اور نصاریں ہیں نصاریں
اکثر طائفہ ارمن میں سے ہیں اور عین تاب اور کلس کے گرد بھی املاک
اور گانوں بہت سے ہیں *

شہر انطاکیہ زمانہ سابق میں تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تو
مشہور تھا اور سلاطین سلوکیہ کے عہد سلطنت میں مملکت سوریہ کا
دارالمملکت تھا مملکت سلوکس نے جسکا لقب شالِب تھا اِس شہر کو

آہاں کیا تھا اُس زمانہ میں باشندے اسکے سات لاکھ تھے اور ابتدا میں دین مسیحی کو قوت اسی شہر میں ہوئی سنہ ۶۳۷ ع میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا پھر سنہ ۱۰۹۸ ع میں فرنگ نے لیا بعد اسکے سنہ ۱۲۶۸ ع میں سلطان مصر نے افرنج کو برشام سے نکال کر اس شہر کے بہت سے باشندوں کو قتل کیا اور اُنکے کنیسوں کو تھادیا اور پھر ناوصف اسکے متواتر زلزلوں کے باعث بے باقی باشندے ہلاک ہو گئے چنانچہ فی زمانہ بہت ویران اور خراب ہی بڑی عمارتوں میں سے بجز شہر پٹلہ کے کوئی عمارت باقی نہیں رہی یہ شہر پٹاہ تین طرف ہی اور چوتھی طرف جائپ شمال پر نہر عاصی جاری ہی اس شہر کے غرب میں ایک پہاڑ ہی یہہ شہر پٹاہ مغرب سے اُس پہاڑ کی انتہاے بلندی تک جا کر پھر بطرف مشرق پھر کر نہر مذکور کے کنارے پر تمام ہو گئی ہی ابراہیم باشاے مصر نے اسکو ایک طرف سے توڑ کر اُسکے پتھروں سے اپنے لشکر کے واسطے بارگیں بنائیں اب باشندے اسکے ترک روم ارمن نصیریہ اور یہود سب نوہزار کے قریب قریب ہیں اس شہر کے اُس پاس بھی گانوں وغیرہ بہت سے ہیں *

اس سے مغرب طرف پانچ گھنٹہ کی راہ پر شہر دفتہ ہی جسکو اب بیت الماء کہتے ہیں یہہ شہر نہر عاصی سے دکن کی طرف واقع ہی اور قریب اسکے کئی پہاڑ ہیں جنمیں سے چشمیں بہت نکلے ہیں اور ہیکلیں بھی بتوں کی پرستش کے واسطے اُسمیں بہت سی پنی ہوئی ہیں موسم بہار میں یہہ مقام آؤر مقاموں کی نسبت نہایت پر فضا اور سرسبز اور شاداب ہوتا ہی اور بعد اسکے جاری پانی کے سوا جو سدا بہا کرتا ہی آؤر کچھہ باقی نہیں رہتا *

نہر عاصی کے مصب کے قریب شہر سویدیہ ہی جسکے تمام باشندے نصیریہ اور ارمن اور روم سب قریب نوہزار کے ہیں *

اس سے شمال غربی کی طرف چہہ میل کے فاصلہ پر شہر سلوقہ واقع ہے جسکو ملک سلوقس نے جسکا ذکر پہلے مذکور ہو چکا آباد کیا تھا یہ شہر دامن کوہ موسیٰ میں آباد ہے اس میں نہر عاصی کے کنارے پر کشتیوں کے واسطہ گھاٹ بنا ہوا ہے *

انطاکیہ سے شمال کی طرف کنارہ بحر پر شہر اسکندرونہ ہے اور حلب سے جو چہاز آتے جاتے ہیں اُنکا لنگر یہیں ہوتا ہے انطاکیہ اور اسکندرونہ کے بیچ میں بیلان ایک گانو ہے اسکندرونہ سے شمال کی طرف ہایس اور ہایس سے شمال کی جانب کنیسہ سوداء اور کنیسہ ہارونیہ ہے جو ہارون رشید کی طرف منسوب ہے اور یہہ دونوں جبل لکام کی طرف نغور سے متعلق تھے *

انطاکیہ سے مشرق کی طرف ایک منزل پر جبل اعلیٰ کے ایک شعبہ پر حارم ایک گانو ہے جو کثرت کشتکاری اور باغات اور پانی سے خوب خوب و ساداب ہے چونکہ یہاں فرنگیوں اور مسلمانوں میں بہت سی لڑائیاں واقع ہوئی تھیں اس سبب سے یہہ زیادہ مشہور ہو گیا ہے اُسکی پرانی عمارتوں میں سے اب قلعہ کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا *

اس سے بطرف مشرق منزل نہ شمال فریموانا ہے جسکے قرب و جوار میں آثار قدیمہ مثل ہیکلوں وغیرہ کے بہت سے پائے جاتے ہیں مگر اب باعث ویرانی کے ذکر کے قابل نہیں رہا *

اس سے جانب شمال جبل سمعان ہے جس میں پرانے کھنڈرات بہت سے ہیں بعض لوگ اسکو قلعہ بھی کہتے ہیں یہاں زمانہ قدیم میں ہیکلوں تھیں اب لوگوں نے بعضی ہیکلوں کے کنوسے بنائے ہیں اکثر باشندے اس اطراف کے چروائے ہیں اور مذہب اُنکا یزیدیہ ہے *

قریہ حارم سے ایک پہاڑ شروع ہو کے جنوب کی جانب نہر عاصی کے مشرق تک چلا گیا ہے اس پہاڑ میں بھی بہت سے گانوں آباد ہیں

از انجملہ ایک سفاد ہی جسمیں کل پچاس گھر ہیں اور نصیری لوگ
 اُس میں بستے ہیں دوسرا سلقیس جسمیں چار سو گھر کے قریب آباد ہیں
 تیسرا علانی جسمیں سو گھر بستے ہیں چوتھا حموی جسمیں تیس گھر
 پانچواں تل عمار جسمیں اسبقدر گھر آباد ہیں چھٹے سولہ جسمیں
 کل بیس گھر اور ایک قلعہ عظیم الشان ہی ساتواں قریہ دیگر کوش
 جسمیں سو گھر کی بسنی ہی مگر ان سارے دیہات میں نصیری رہتے
 ہیں *

اس پہاڑ سے مشرق کی طرف دوچ ایک خطہ ہی جسمیں کئی
 گانوں آباد ہیں مگر سب میں بارہ سو گھر کے قریب آباد ہیں باشندے
 اسکے بھی نصیری ہیں *

دوچ سے مشرق کی طرف جبل اعلیٰ ہی جسمیں اور اسکے تمام ضلع
 میں پچاس گانوں ہیں جنکے باشندے دروز ہیں پہلے آبادی خوب تھی
 لیکن اب تو روزا عرصہ ہوا کہ کچھ لوگ یہاں سے جبل لبنان کی طرف
 چلے گئے *

ان دیہات میں سے کنتین ایک گانوں ہی جو قنسرین سے بطرف
 مغرب ایک دشت میں واقع ہی اس میں پالتو کبوتر بہت سے ہیں
 وہاں کے لوگ ان کو پالنے ہیں اور ان کے جو بچے نکلیے ہیں ان کو
 حلب میں لیجا کر فروخت کرتے ہیں دشت مذکور میں زیتون کے
 درخت بہت ہیں اور وہ دشت قنسرین کی مغرب کی طرف سے شروع
 ہو کے حماۃ تک جنوباً چلا گیا ہی کنتین سے جانب جنوب چھ میل
 کے فاصلہ پر معرہ مصرین ہی جس کو معرہ نسیرین بھی کہتے ہیں زمانہ
 قدیم میں اس میں ایک قلعہ اور گرد اُس کے ایک شہر چھا تھی اب
 کہندروں کے سواے اور کچھ باقی نہیں باشندے اس کے تین ہزار ہیں
 اور اس میں ایک بازار ہی ہر جمعہ کے روز اس میں بازار لگا کرتا ہی
 جبل اعلیٰ میں مقامات مذکورہ سے مشرق کی طرف کو بڑے وسیع وسیع

جنگل ہیں اور ان سے جانب جنوب قریہ بشندلایہ ہی اس میں بعد اُس لڑائی کے جو سنہ ۱۸۳۰ ع میں مابین ابراہیم باشاے والی مصر اور لشکر عثمانیہ کے ہوئی تھی مشایخ بنی حنبلط اور نکد نے ہود و ہاش اختیار کی تھی اس پہاڑ میں جنگلی سوئر اور ریچھ اور چیتے بہت پائے جاتے ہیں *

گفتیں سے جانب جنوب اٹھارہ میل کے فاصلہ پر قریہ ادلپ ہی جو بہت بڑا قریہ ہی صابون یہاں اچھا بنتا ہی باشندے اس کے آٹھ ہزار ہیں جس میں سے سو گھر روم کے ہیں کہتے ہیں کہ سو برس کا عرصہ منقضي ہوا کہ اس اطراف میں برف اس کثرت سے پڑا تھا کہ نہر عاصی جم گئی تھی اور ایک مدت جمی رہی اور جتنے درخت زیتون کے وہاں تھے سب خشک ہو گئے تھے اب جو اُن اطراف میں زیتون کے درخت ہیں سب نئے جمے ہوئے ہیں *

ادلپ سے تین گھنٹہ کی راہ پر ریحا ہی کل حلب میں یہہ قصبہ نہایت صاف و پاکیزہ اور با رونق ہی جس میں باغات بہت سے ہیں یہہ قصبہ جبل اربعین کے دامن شمالی پر واقع ہی جس میں جا بجا شیریں پانی بہتا ہی اور سیر و تماشے کے لئیے کئی خوش مقام اُس میں بنے ہوئے ہیں اور اس میں بڑے وسیع گھوڑے اور پتھروں میں کھدی ہوئیں قبریں بہت سی ہیں اور باشندے اس کے سب مسلمان اور قریب تین ہزار کے ہیں اس کے قریب ایک بڑا غار ہی جس کی نسبت یہہ گمان کرتے ہیں کہ رات کو چالیس ولی اس میں آکر جمع ہوا کرتے ہیں اور اس لئیے یہہ پہاڑ جبل اربعین کہلاتا ہی *

اس سے آدھی منزل کے فاصلہ پر البارہ ہی جو ویرانہ کے سبب سے قابل ذکر نہیں ہی آثار قدیمہ میں سے کنیسے اور ہیکلیوں اور برج اور ایسے مکانات اُس میں موجود ہیں جن کی صرف چار دیواریں قائم رہ گئی ہیں زمین یہاں کی نہایت اچھی ہی *

اس سے جنوب شرقي کي طرف معرة نعمان هی جو نعمان بن بشير انصاري کي طرف منسوب هی کہتے ہیں کہ یہہ نعمان یہاں سے ہو کر گذرا تھا اور لڑکا اُس کا وہاں مر گیا تھا اور جب کہ نعمان اُس میں تھر گیا تو اس ليئے یہہ قصبہ اُس کے نام سے مشہور ہوا یہہ نعمان یہی سنہ ۶۵ ہجری میں اہل حمص کے ہاتھوں سے مارا گیا *

اکثر فاضل اس معرة کي طرف منسوب ہیں ازاں جملہ ابو علا احمد بن عبداللہ بن سلیمان تنوخي اور معری شاعر جو شاعر اعمی کے نام سے اُوروں کي نسبت زیادہ تر مشہور هی اس شخص نے ماہ ربیع الاول سنہ ۳۹۳ ہجری میں وفات پائی *

اس معرة سے جنوب غربی کي طرف کفر طاب ایک بستی هی اور اس کے قریب معرة حرمہ هی یا قوت نے لکھا ہی کہ اس کے اطراف میں کئی مقام معرة کے نام سے نامی گرامی ہیں جیسے معرة بيطر اور معرة علیا اور معرة بجلین *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ کفر طاب زمانہ قدیم میں اس ولایت کي دارالامارت تھا گمان کرتے ہیں کہ وہ عرض طوب یہی ہی جس کا اشارہ سفرالفضاة کے (ص ۱۱ — ۳) میں پایا جاتا ہی *

بحیرہ اقامیہ کے قریب جسکا ذکر پہلے ہو چکا بطرف مغرب شہر اقامیہ ہی جسمیں ستونوں اور مکانات اور ہیکلوں کے کہنتر بہت سے ہیں اور اُسکي شہر پناہ یہی بالکل منہدم ہو گئی اُس میں ایک قلعہ ہی جسکو قلعہ مضیق کہتے ہیں اندر اُسکے ایک گانو آباد ہی جو بلند ٹیکرے پر بنا ہوا ہی اور اُسکے قریب سے کئی چشمے نکلے ہیں پانی اُنکا نہر عامی مںں جاملتا ہی ایک قسم کي مچھالی جسکو سلور کہتے ہیں اسمیں بہت ہیں اِس سے جنوب کي جانب نہر عامی سے لچھم کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر قلعہ شیزر ہی جسکے اندر یہی آبادی ہی *

قلعہ شہز سے جنوب شرقي کي طرف ہانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر حماة ہی جو نہر عاصي کے کنارے پر واقع ہی اور نہریں اور باغات اسمیں بہت ہیں باشندے اسکے تیس ہزار ہیں ابوالفدا حموي نے لکھا ہی کہ شہر حماة اور شہز بہ سبب کثرت نہروں اور باغات اور آبادي کے تمامی بلاد ملک شام سے ممتاز ہیں شہر حماة بہت پرانا ہی چنانچہ یوسفوس موخ یہودی نے لکھا ہی کہ اس شہر کو حمات بن کنعان بن حام بن نوح نے آباد کیا تھا چنانچہ اسی سبب سے اسکا نام توریت میں سفر تکوین کے (ص ۱۰ — ۱۸) اور ملوک ثانی کے (ص ۸ — ۱۰) اور ایام ثانی کے (ص ۸ — ۳ و ۴) میں یہی حمات لکھا ہی گرد اسکے شہر پناہ بہت بڑی اور عمدہ بنی ہوئی ہی اکثر فضلا مثل یاقوت اور ابوالفدا موزخ اور شیخ تقي الدين اور شہنشاہ الشیوخ وغیرہ اسی شہر کي طرف منسوب ہیں *

حمص اور حماة کے بیچ میں شہر رستان واقع ہی جو اب ویران اور خراب ہو گیا ہی اس شہر سے مشرق کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر شہر زفرون ہی جسکا اشارہ سفرالعدو کے (ص ۳۳) میں لکھا ہی حماة سے مشرق کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر شہر سلمیہ ہی جو یونانیوں میں اور نیز ابتدائے ظہور اسلام میں نہایت مشہور و معروف تھا اگرچہ نہریں اور باغ اسمیں بہت سے ہیں لیکن اب یہاں بھی ویران ہی *

حمص کا شہر حماة سے جنوب شرقي کي طرف پچیس میل کے فاصلہ پر نہر عاصي کے قریب آباد ہی وہاں کے لوگ اسکو منقلب و مغلب کہتے ہیں سنہ ۶۳۶ ع میں خالد بن ولید اور ابو عبیدہ بن جراح نے اس شہر کو فتح کیا آبادي اسکی کثرت سے ہی اور آب و ہوا وہاں کي آئر بلاد شام کي نسبت نہایت عمدہ باشندے اسکے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور سانپ بچھو اسمیں کہیں پائے نہیں جاتے اور اسمیں ایک قلعہ ہی جو بے غوری کي مار مار سے خراب ہونے والا ہی باشندے اسکے

بیس ہزار ہیں جنہیں سے چھ ہزار رومی ہیں حص سے حاذب جنوب
 غربی ۲۵ میل کے فاصلہ پر نہر عاصی سے مشرق کی طرف ایک دشت
 وسیع اور سوسبز اور شاداب میں قریہ ریلہ واقع ہے جسکی نسبت یہہ
 کہتے ہیں کہ یہہ وہ قریہ ہے جسکا اشارہ سفر ملوک رابع کے (ص ۱۳
 ع — ۲۵) میں لکھا ہے *

اس قریہ کے جنوب عربی کی طرف قریہ قرمل خوب سیراب و
 تازہ ہے جسکے قریب ایک تیلے پر ایک مکان عظیم الشان زمانہ قدیم سے
 بنا ہوا ہے جسکو قاموع الہرقل کہتے ہیں اسکے پتھروں پر تصویریں کھودی
 ہوئی ہن اور یہی مکان حماة اور نقاع کے درمیان میں فاصل ہے
 اسکے اطراف میں ایک چشمہ ہے جسے ابن اللبنہ کہتے ہیں نہر عاصی
 اسی سے نکلی ہے *

دیبر مار مارون جسکا نام ابوالعدا نے مغارہ الراہب رکھا ہے اسکے
 قریب ایک چشمہ ہے اُسکا پانی بھی اُس نہر میں آتا ہے یہہ
 دیبر زمانہ قدیم سے دیوان ہے اور اُس دیبر مار مارون سے علاوہ ہے جو
 حص کے قریب واقع ہے *

اس ضلع کے مشہور مقامات میں سے ایک بستی ندمر ہے جو
 شہر حص سے یورب طرف نوے میل دور اور حلب سے جنوب شرقی کی
 طرف ایکسو نوے میل پر اور دمشق سے شمال شرقی کی جانب قریہ سو
 میل کی مسافت پر ایک بیابان میں واقع ہے کہتے ہیں کہ اسکو
 حضرت سلیمان بن داؤد نے بسایا تھا چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۹
 ع — ۱۸) میں لکھا ہے مگر یہہ خیال اُسکی خوبی عمارت پر کہا گیا
 ہے اور عرب گمان کرنے ہیں کہ یہہ شہر جنوں نے بنایا ہے اسکے
 زیادہ تر مشہور ہونے کا باعث یہہ ہے کہ جو قافلے کہ مابین راس خلیج
 عجم اور اُن شہروں کے جو بحر متوسط پر واقع ہیں جاتے آتے ہیں یہہ
 مقام اُسکی راہ میں پڑتا ہے عہد ملکہ زینوبیہ سنہ ۳۰۰ ع کے آخر میں

یہ نہایت آباد تھا مگر جب کہ ملک اور یلیانوس رومانی نے ملکہ زہنو بیہ
 پر فتح پائی اور اُسکو قید کر کے رومیہ کی طرف لے گیا تو وہ ویران ہوتا گیا
 یہاں تک کہ اب ہیکلوں اور عمارتوں قدیمہ کے کھنڈروں کے سوا کچھ
 باقی نہیں رہا *

دمشق کے شہروں کا بیان

دمشق کے مشہور شہروں میں سے اصل شہر جو نہایت مشہور و
 معروف ہے دمشق شام ہی جو (۳۰° ۲۶') طول شرقی اور (۳۳° ۲۰')
 عرض شمالی میں واقع ہے سفر تکوین کے (ص ۱۳ — ۱۵) میں
 لکھا ہے کہ یہ شہر تمام عالم کے شہروں سے قدیم ہے سنہ ۱۲ ہجری
 عہد خلافت عمر بن خطاب میں مسلمانوں نے بسپہ سالاری خالد بن ولید
 اسکو فتح کیا بعد اُسکے خلفائے بنی اُمیہ نے اپنا دارالخلافت اسکو
 مقرر کیا یہ شہر ایک نیچے زمین کے قطعہ میں جو نہر بردی سے
 نہایت سرسبز اور شاداب اور غوطہ کے نام سے مشہور ہے بسا ہے اور
 اُس نہر کا پانی گرد شہر کے چاروں طرف اور مسجدوں اور راستوں
 میں جاری رہتا ہے اور بباعث ہوائے خوش آواز اور فضاے دلکش کے
 غوطہ مذکور کو بہشت دنیا بھی کہتے ہیں ایسی ہی دوے زمینوں پر تین
 بہشتیں آذر ہیں شعب ہوان اور نہر ابلہ اور سغد سمرقند لیکن یہ مقام
 ان تینوں سے افضل ہے *

اس سے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہے جسے جبل قلسیون کہتے
 ہیں منجملہ آنکھ شعب ہوان سر زمین فارس میں ارجاس اور نوہند جان
 کے بیچ میں واقع ہے اور نہر ابلہ دجلہ کی ایک شاخ ہے جو سرزمین
 بصرہ میں بہت کر نکلی ہے اس سے بصرہ کی طرف ابلہ ایک شہر ہے
 جسکی طرف یہ نہر منسوب ہے اور سغد سمرقند کا بیان پہلے مذکور
 ہو چکا ہے کہ صوبہ سفدیانہ یعنی سرزمین سمرقند کی تمامی مملکت توران
 کی نسبت خوب سیراب و شاداب ہے اور اہل عجم میں ضرب المثل ہے *

یہو دمشق میں کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں ہی اکثر مکانات اسکے کچی اینٹوں کے ہیں جنہیں دیکھنے والے تالہاں وغیرہ نہیں لیکن اندر سے نقص و نگار سے خوب آراستہ ہواستہ ہیں بازار اس شہر کے اور شہروں کی نسبت اچھے ہیں لباس ریشمی وغیرہ اور گھوڑے کا اسباب اور ملمع کا کام اسمیں خوب نیا ہوتا ہی زمانہ قدیم میں تلوار یہاں بہت عمدہ بنائی تھی لیکن اب وہ بات معدوم و مفقود ہو گئی باشندے اسکے ذریعہ لاکھ کے قریب اور امانتداری اور نیک نیتی میں معروف ہیں زمین یہاں کی سبز حاصل ہی لیکن ہوا بہ سبب کثرت نہروں اور درختوں کے خراب ہی کہتے ہیں کہ وہاں کے پانی میں یہہ نائزہ ہی کہ آس سے جذام اچھا ہو جاتا ہی اور یہہ کبھی نہیں عود کرتا اور اگر کوئی جذامی مسافر یہاں آکر رہے تو اس پانی کی تاثیر سے اسکا مرضی تھر جاتا ہی زیادہ نہیں ہونے پاتا اکثر علماء صرفی و نحوی جیسے شیخ محمد بن مالک اندلسی مولف الفیہ اور شیخ محمد حریری محشی شرح فاکہی اور شیخ حسن بوری شارح دیوان ابن قارض اور شیخ عبدالغنی نابلسی اور عائشہ باعونہ مصنفہ بدیعہ اور علاؤ انکے بہت سے عالم و شاعر وہاں پیدا ہوئے ہیں یہہ شہر قبل ظہور اسلام کے اولاد جفہ ملوک غسان کے تحت حکومت تھا *

دمشق کے آس پاس بہت سے شہر و دیہات آباد ہیں منجملہ انکے ایک قریہ صالحیہ بہت اچھا قریہ ہی جسکی تعریف میں شیخ عبدالغنی نابلسی نے لکھا ہی (الصالحیۃ جنة والصالحون بها اقاموا) یعنی صالحیہ جنت ہی اور صالحین اُس میں رہتے ہیں دمشق سے اُتر کی طرف ایک قطعہ ہی جسے جبہ عسال کہتے ہیں اور یہہ منسوب ہی مقام عسال کی طرف جو بباعث کثرت گلاب کے پھولوں کے عسال الورد کے نام سے مشہور ہی اور اسکے مشہور قریوں میں سے صیدنا اب ایک قریہ ہی جس میں رومی راہبوں کا دیر بنا ہوا ہی اور شمال شرقی کی طرف

ایک قطعہ معلولا ہی جو قریہ معلولا کی طرف منسوب ہی جسمیں ایک قلعہ نہایت بلندی پر بنا ہوا ہی اُسپر بہ سبب تنگی راہ اور شدت حرارت کے کوئی چڑہ نہیں سکتا اسمیں بھی رومیوں کا ایک برا دیو بنا ہوا ہی سنہ ۱۸۵۰ ع میں بادشاہی لشکر دمشق سے آیا تھا کہ انمیں اور بہی الکرفوش اہل بعلبک کے امیروں میں لڑائی واقع ہوئی چنانچہ وہ بادشاہی لشکر کی تکر نہ اوتھا سکے اور قلعہ معلولا میں پناہ گزیں ہوئے بادشاہی لشکر نے تعاقب کر کے بوسیلہ معلولا کے چند باشندوں کے قلعہ کو لبا اور مخالفوں میں سے بعضوں کو قتل کیا اور بعضوں کو قید کر لائے اور قریہ معلولا اور دیو کو خوب لوٹا آس پاس معلولا کے کئی گانوں میں جیسے عن التینہ اور نجعہ وغیرہ باشندے اس اطراف کے انک سرینانی زبان بولتے ہیں لیکن اصل زبان میں بہت سا فرق اور تغیر آگیا ہی جیسے فی زمانہ عرب کے عوام الناس کی عربی میں تبدل پیدا ہوا ہی *

معلولا سے شمال شرقی کی طرف قطعہ یمروہ ہی یہہ قریہ یمروہ کی طرف منسوب ہی جو اس قطعہ میں ایک قصبہ ہی اور اسمیں چند آثار قدیمہ تاحال موجود ہیں اسکے قریب راس العین اور معورہ باش کردی اور فلیط اور سحل اور قسطل دیہات ہیں اور قسطل سے شمال شرقی کی طرف نبک ہی اور مابین نبک اور غوط دمشق کے جو زمین ہی اُسکا نام ارض تحیہ ہی اسمیں ایک سڑک جاری ہی جو دمشق سے بغداد کو گئی ہی اور نبک کے قریب قارہ ہی اور یہہ دونوں مکان آب و ہوا کی خوبی میں مرب المثل ہیں اور نبک سے شمال شرقی کی طرف دیر عطیہ ہی اور دیر عطیہ اور تدمر کے بیچمیں حمورہ اور خصر اور مدر ہیں جنکا ذکر سفر العدد کے (ص ۳۳ — ۸) میں مذکور ہی اور ایک مقام ہی جو قرینین کے نام سے مشہور ہی اور تدمر اور دیو کے بیچمیں فرائس پر حبر اور طایبہ اور سحنتہ اور ارک ہی اور وادی فرائس کا نام ذور ہی *

نہر فرات کے مغرب طرف مسکاحمام اور رصافہ ہشام اور رجبہ وغیرہ ہیں اور نہر بردی کے وادی میں اور اُسکے شمال و جنوب کی جانب گانو اور آبادیاں بہت ہیں انہیں سے ایک فیصہ ہی اسیں سے نہر بردی کی ایک بڑی شاخ نکلی ہے اور بلودان اور زبدابی ہیں اس اطراف میں سیب بہت ہوتا ہے یہاں سے دمشق تک باغات قریب قریب ہیں اور بہ نسبت آؤر شہروں کے آب و ہوا اور مہوے اور سبزہ و نباتات شہر صالحیہ اور قارہ اور نیک اور نبراب اور ربوہ منشار اور بیت الراس کی بہت اچھے ہیں بیت الراس میں حبابہ یزید بن ملک اموی کی حرم مرگئی تھی جسکے غم و اندوہ میں یزید بن ملک بھی وہیں مرگیا تفصیل اُسکی یہ ہے کہ یزید مذکور تعریض ملہم کے لہئے حبابہ کے ساتھ بیت الراس میں آیا تھا اُسنے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں کے ایک دن کے عیش و عشرت کا وصف احاطہ بیان سے باہر ہے اب میں اسکا تجربہ کرتا ہوں غرض کہ جب صبح ہوئی تو اُسنے حکم کیا کہ آج صبح سے شام تک کوئی کام مہمات ملکی میں سے پیش نہ کیا جاوے اور خود حبابہ کے ساتھ خلوت میں گنا سننے اور عیش عشرت کرنے میں مشغول ہوا یہاں تک کہ دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا یزید اپنی معشوقہ کو ساتھ لیکر خاصہ تناول کرنے کو بیٹھا اور جب وہ کھانا کھا چکی تو اُسے بیت الراس کا ایک انار جو دسترخوان پر موجود تھا اور اُسکا دانہ نہایت بڑا تھا یزید کی خواہش سے توڑا اور توڑتے ہی اچانک مرگئی یزید کو یہاں تک الم ہوا کہ اسی رنج و غم میں وہ بھی بیمار ہو کے اُسی مہینے میں مرگنا *

شہر بعلبک فی زماننا قابل الذکر نہیں مگر بباعت چند عمارات قدیمہ کے مشہور ہے البتہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا بعد غلبہ مسلمانوں کے بھی سنہ ۷۰۰ ہجری تک کچھ حصہ اُسکا اُسی شان و شوکت پر قائم رہا بازار اور جامع مسجد اور دوکانیں اسیں بہت تھیں اور گرد

اسکے بڑی شہر پناہ تھی ایک بار جانب جنوب سے پانی کا سلاب آیا اور شہر پناہ کو توڑ کر شہر میں آگیا اس کے صدمہ سے پندرہ سو مکان تہ گئے اور بہت سی مخلوق ہلاک ہو گئی اب وہاں کی پرانی عمارتوں میں سے ایک قلعہ باقی رہا ہی فصیل اور ستون بڑے بڑے پتھروں کے عجیب طرح کے بنے ہوئے ہیں اور چھتیں انکی پتھر کی چٹانوں سے پٹی ہوئیں نقش و نگار مختلف الاشکال سے آراستہ ہیں اور اوپر چڑھنے کے واسطے انہیں گول سبزہیاں مناروں کے اندر بنی ہوئی ہیں اُس میں ایک متصل قصر الملک کے نام سے مشہور ہی سنگین مکانات بہ سبب شدت وصل کے ایک ہی پتھر کے معلوم ہوتے ہیں جن لوگوں نے اسکو بارہا دیکھا ہی وہ بیان کرتے ہیں کہ ہر بار کے جانے میں بباعث کثرت صنعی اور نقش و نگار کے ایک سی ٹی دیکھنے میں آئی جو قبل اسکے کبھی نہیں دیکھی تھی باوجود اسکے کہ بباعث انقضاء مدت دراز اکثر مکانات منہدم ہو گئے ہیں لیکن اب بھی کئی مکان عجیب و غریب موجود ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ قلعہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا بنایا ہوا ہی رومانہوں نے سنہ ۱۰۰۰ عہد ملک انطونیوس بیوس میں جو مکان ان کے زمانہ سے پوشتہ کے بنے ہوئے شکستہ ریختہ ہو گئے تھے انہر اور نئے مکانات بنائے *

شہر بعلبک وادی بقاع سے شمال شرقی کی طرف واقع ہی اور قریب اسکے نہر لیطانی کا بھی متخرج ہی جسکا پانی نہر ہرزولی سے جو جبل لبنان سے نکلی ہی اس نہر میں آکر ملتا ہی اور یہہ رحلہ اور معلقہ کے بیچ میں بہتی ہی اور جبل شرقی کی طرف سے نہر تحفوفہ اور نہر عنجر کا پانی بھی جبل شرقی کی طرف سے لیطانی میں آتا ہی اور عنجر ایک شہر بھی ہی جسکا نام ابوالقدا نے عین الحجر رکھا ہی اور قریب اسکے مجدل ایک گائو ہی جو بہت سے مسجدوں کے باعث سے بغرض امتیاز مجدل عنجر کے نام سے نامی گرامی ہی *

بعلبک کے اکثر باشندے متاولہ ہیں زمانہ قدیم سے حکام اس کے
بنی الحنفوش تھے جنہوں سے معلوم میں بادشاہی لشکر سے لڑائی
ہوئی تھی اور انہیں سے نو امیر گرفتار ہو کر قسطنطنیہ کی طرف بھیجے
گئے تھے *

جبل شرقی عنجر کی طرف سے شروع ہو کے کئی وادیوں میں سے
ہوتا ہوا گذرا ہی انہیں سے ایک وادی حریز ہی جو سر زمین عنجر
سے شروع ہوا ہی اور نشیب اس وادی کا مغرب کی طرف چلا گیا ہی
بعد اسکے ایک کم وسیع وادی قرن ہی جسمیں چور اور ریزن چہرے بیتھے
رہتے ہیں اس سے جنوب کی طرف وادی بکہ ہی اور نشیب ان دونوں
وادیوں کا مشرق کی طرف ہی وادی بکہ میں مابین ابراہیم باشا والی
مصر اور طائفہ دروز کے جنگ عظیم واقع ہوئی تھی مگر ابراہیم باشا نے
فتح پائی اس وادی کے جنوب کی طرف جبل شرقی کے دوشعی ہو گئے
ہیں جنہیں سے شعبہ غربی نہر لیطانی کے کنارہ شرقی پر اور شعبہ شرقی
جبل شیخ کے قریب تمام ہوا ہی اور ان دونوں کے بیچ میں ایک وادی
ہی جسکو وادی تیم اعلیٰ کہتے ہیں دیرالعا بنطلہ کفر فوق بکیفا راشیا
یہہ سارے تیم اعلیٰ کے گانوں میں مگر دارالامارة انکا راشیا ہی اس وادی
کے قریب نوسرا وادی تیم اسفل ہی دیہات متعلقہ اُسکے میس کفر اور
حاصییا ہیں اور حاصییا اس ولایت کا دارالحکومت ہی اور عین جرفا
سبعہ راشیا الفخار اور ہباریہ ہیں ہباریہ میں ہیکل قدیم کے دو احاطے
ہیں طول اُنکے ستون کا ساتھ فٹ اور عرض تیس فٹ ہی حاصییا کے
قریب طائفہ دروز کی خلوتیں بنی ہوئی ہیں جو بیاضہ کے نام سے
معروف ہیں بعد قنحیابی کے ابراہیم باتا والی مصر نے کتابیں وہاں کی
خوب لوتیں اسمیں سے مذہب دروز کی کچھ کتابیں ملک فرانس کی
طرف بھیجیں جنکی استمانت سے معلم نسائی نے ایک کتاب مذہب
دروز کے بیان میں تالیف کی اور کچھ کتابیں لوگوں میں منتشر ہو گئیں

جسے مذہب دروز کا حال و اسرار پوشیدہ کھل گیا ان سب بلاد کے حاکم بلکہ بلاد شوف کے بھی شہاب کے امیر ہیں باشندے ان بلاد کے مسلمانوں اور عیسائیوں اور دروز سے ملے ہوئے ہیں حاصیاء کے قریب لعل کی کن ہی اس سے جنوب کی طرف پانچ گھنٹہ کی راہ پر ایک تیلہ ہی جسکو تل قاضی کہتے ہیں بنی اسرائیل کا شہر ورن جسکا ذکر سفر القضاۃ کے (ص ۱۸ ع ۷ سے ع ۲۹) تک مذکور ہی اسی تیلہ پر آباد ہی اس سے مشرق کی طرف شہر بائیناس ہی جسکا نام انجیل میں قساریہ فیلس ہی چنانچہ انجیل کے (ص ۱۶ ع ۱۲) میں لکھا ہی اور وہاں ایک غار سے بہر نکل کر بحیرہ حولہ کی طرف بہتی ہی وجہ تسمیہ شہر بائیناس کی یہہ ہی کہ رومانوں کے معبودوں میں سے ایک معبود کا مندر بنا ہوا تھا جو بانیا کے غام سے نامی تھا چنانچہ وہ شہر اسی کے نام پر بائیناس کے نام سے مشہور ہوا اسمیں ملک ہیروکس نے ایک ہیکل قیصر اغسطس کے نام پر بنائی تھی اُسکے کھنڈر اب تک باقی ہیں اس شہر میں اہل اسلام کا مذایا ہوا ایک قلعہ ہی جسکا نام صبیہ ہی جبل شہج کا نام کتب مقدسہ میں جل حرمون ہی اور ابوالفدا نے اُسکا نام جبل سنیر اور تلج رکھا ہی *

اس جبل کے جانب شرقی میں اقلیم ہولان ہی عرفہ بیت جن دربل اور قلعہ جندل وغیرہ اس اقلیم کے قریے ہیں دمشق سے جنوب کی طرف وادی عجم ہی اسکے گاروں جدیدہ قطناً عرطور داریا دیو علی عادلہ اور صحنایا ہیں *

وادی عجم سے جنوب کی طرف قطعہ جیدور ہی بوارہت دیوالبخت اور دیوالعدس صنمیں کفر شمس وغیرہ اسکے گاروں ہیں بحیرہ حولہ اور بحیرہ طبریہ سے مشرق کی طرف اور قطعہ جیدور سے جنوب غربی کی طرف ارض چولان ہی *

دمشقی سے جنوب شرقی کی طرف ارض حوران ہی اور یہاں تین
 ضلعوں پر منقسم ہے نقرہ لجة اور جبل حوران یعنی کوہستان یس
 ضلع نقرہ ایک بیابان نہایت وسیع ہے وادی عجم سے بادیہ تک طول
 حد غربی پر اسکے جیدور حوران اور جبل عجلون ہی اور حد شرقی پر
لجة اور جبل حوران یہ ضلع بیاعث ثروت کشتکاری کے خوب آباد اور
 سرسبز و شاداب ہے لیکن اشجار اور درخت اسمیں نہیں ہیں گانوں اور
 آبادیاں اسمیں بہت ہیں ازاجملہ شمسکین ہی یہہ شہر ارض حوران
 کی دارالامارۃ ہے دوسرا غسان بادشاہ اسکے قیصر دوم کی طرف سے عرب
 شام کے عامل تھے باشندے اسکے اردن غوث بن نبت بن مالک بن ابو
 بن زید بن کہلان بن سبا کی اولاد میں سے ہیں یمن سے متفرق ہو کر
 دون غسان پر آکر بود و باش اختیار کی اور اُس دون کے نام سے اس قریہ
 کو موصوم کیا تیسرا قریہ بضری ہی ابو الفدا نے لکھا ہے کہ یہہ قریہ دیار
 بئی فزارہ اور بنی ممرہ وغیرہ میں سے ہے *

ضلع لجة کی زمین ہموار ہے لیکن بسبب کثرت پتھروں وغیرہ کے
 دشوار گزار اور اسکے گرد کو لحف اللجة کہتے ہیں اسکے حصہ شرقی
 وادی لوا میں قریہ ام الزیون براق اور صورہ آباد ہیں اور اطراف
 شمالیہ میں شعارہ کریم اور خیب اور غریبہ میں جین اور افرع ہی
 جسکا ذکر ہشوع کے (ص ۱۲ — ۱۲) میں مذکور ہے اور عرب
 اسکو اذرعات کہتے ہیں اور جہات جنوبیہ میں بصرہ الحریری نجران
دیر الاسمر اور ام العلق آباد ہیں داما اسکے دارالامارۃ ہی جدل سور
حوران جدیا سلاخ خرساء صمید اور دور بنی اسرائیل اسکے گانوں میں *
 جبل حوران کے سب سے بلند تیلے کا نام جبل کلب ہی بعض
 گمان کرتے ہیں کہ برکات وہی ہے چنینہ عمرہ ثمرہ شہباء غلیل اور
قنوات جو کتاب عدد کے (ص ۳۲ — ۳۲) میں مرقوم ہے اور
 سویداء جسمیں نعمان بن عمر بن منذر نے جو غسان کے بادشاہوں میں

تھے ہی ایک قصر بنایا ہی یہ سب جبل خردان کے قریب ہیں اور
اسے جبل سے مشرق کی طرف ارض بٹنیہ ہی جسکا نام کتبہ نقشہ
میں ارض بلسان ہی اور ابو الفدا نے اسکا نام بٹنیہ رکھا ہی اور لکھا ہی
کہ یہ زمیں حضرت ابوبہدیق کی ملک تھی بٹنیہ دومہ عیون
مجدل صلیحہ جسکو سرحد بھی کہتے ہیں ارض بٹنیہ کے گزروں ہیں *

شہر سرحد جبل بنی ہلال کی دار الحکومت ہی اور اسمیں ایک
قلعہ ہی بلند اور مستحکم مگر اسکے حوضوں اور تالاب وغیرہ میں بجز
بارش کے پانی کے آؤر جگہ سے پانی نہیں آتا ہی اور اہلے جانب
جنوب اور مشرق میں سوائے جنگل کے آؤر آبادی نہیں ہی اور مشرق
کی طرف سے ایک راستہ عراق کی طرف جاتا ہی اور یہ راستہ رصف
کے نام سے مشہور ہی اس راستہ کی راہ سرحد اور بغداد میں دس منزل
کا فاصلہ ہی سرحد کا قلعہ بہت دور سے نظر آتا ہی اُن مقامات میں
سے چنکا ہمنے ذکر کیا بعضے ایسے ویران ہو گئے ہیں کہ صرف نام اُنکا
باقی ہی مکان اُن شہروں کے سنگ سیاہ سے خوب مستحکم بنے ہوئے
ہیں یہ سیاہ پتھر مقام ارحیہ طواحین سے لوگ اکثر شہروں کے طرف
لیجاتے ہیں اور چہتیں اُن مکانوں کی بجائے تختوں کے جسور کے
عمدہ پتھروں کی چٹانوں سے پٹی ہوئی ہیں کہتے ہیں کہ شہر بصرہ
میں ایک مکان ہی جو سرکیس راہب کی طرف منسوب ہی جسکو
بہتیرا کہتے ہیں صرف پانچ پتھروں سے بنا ہوا ہی چار پتھروں کی
چار دیواریں اور ایک پتھر کی چہت اور دروازہ بھی اُسکا پتھر کا ہی
لیکن کھلنے اور بند ہونے میں لکڑی کے دروازہ کی مانند سہولت ہے
کھلتا اور بند ہوتا ہی اکثر مکانوں میں وہاں کے تہ خانے بنے ہوئے
ہیں *

ان بلاد کے قلب مقاموں میں سے ارض وغیرہ ہی جہاں طائفہ در

کے ارگ ابراہیم باشا حاکم مصر سے بھاگ کر جا چکے تھے اور ہوجرہ

بہت سے لوگ ابواہیم ہاشا کے ہلاک ہوئے لیکن بسبب تنگی راہ کے ارض مذکور میں داخل نہوسکے ارض وعرہ ایک وسیع میدان ہے بلند پہاڑوں کے بیچ میں ایک منزل طویل اور اُچھی جانے کا راستہ نہایت تنگ اور دونوں طرف اس راستہ کے غار بہت ہیں باشندے ان شہروں کے عرب نصاریٰ اور دروز ہیں خور و پوش اور نازک بدنی میں سب ایک نوع سے ملتے ہوئے ہیں *

عرب کی بہت سی قومیں ہیں منجملہ انکے چار قومیں یعنی سرویہ قحلیہ عسیہ اور بنو صخر یہ سب اعلیٰ شمال کہلاتے ہیں انکے ماتحت اور بہت سی قومیں ہیں لیکن انکے حال بیان کرنے کی یہاں کچھ حاجت نہیں ہے اور اکبر الدروز وہاں ایک قوم ہے جسکو بنی حمدان کہتے ہیں وطن اصلی ان کا غرب اعلیٰ میں ہے قریہ کمرہ ہے جو جبل شوف میں عیناب سے اوپر واقع ہے آیس کے قلعہ و فساد کے باعث جلے وطن اختیار کر کے جبل حوران میں آکر بوند و باش اختیار کی اب قریہ مذکورہ بدست و نابود ہو گیا بجز دام کے اور کچھ باقی نہیں رہا *

قطعہ جبل عجیلوں کا بیان

یہ قطعہ نہر یرموک اور نہر زرقا کے بیچ میں واقع ہے منجملہ انکے نہر یرموک بطرف شمال اور زرقا بجنائب جنوب جاری ہے اور اسی سبب سے خوب آباد اور کثرت کشتکاری سے نہایت سرسبز و شاداب ہے اور ایک طرف کو اسمیں سندجان کے درخت بہت سے ہیں یہ آٹھ ضلعوں میں منقسم ہے کفارات سرو جہامنه جسکو بطین بھی کہتے ہیں اور واسطیہ بنوعیید کورہ جبل عجیلوں اور معراض ان ضلعوں میں قصبے اور گائوں بہت تھ مگر اب اکثر ویران ہو گئے ہیں اور بعضے آباد ہیں از انجملہ ایک کدارہ ہے جسکو اب ام قیس کہتے ہیں اور ابیہ جسکا نام اب بیلا ہے اور از بیلا جو اربد کے نام سے معروف ہے اور بیلا

کو کفریہل اور معنائیم کو مَحَلّہ اور اَرعوب کو راعب اور کراسا کو جروش کہتے ہیں جروش میں تدمر کی طرح کے آثار قدیمہ بنے ہوئے ہیں *
قریہ عجیلوں کے قریب پچھم کی طرف ریض ایک قلعہ ہی جسکو باعوثہ بھی کہتے ہیں *

نہر زرقا کی جانب جنوب نہر موجب کی طرف ہلّاء اور اس کے شمال کی طرف جبل صلت واقع ہی اور ان دونوں مقاموں کے بیچ میں بجز قریہ صلت کے اور کوئی موضع آباد نہیں ہی اور اُس کے قدیم موضعوں میں سے جلعان اور عمون جیسے اب عمان کہتے ہیں اور حشبن جیسے اب حسان کہتے ہیں اور عال بنا ماعین عراعر اور ذبیان ہیں اور اس قلعہ کی جانب جنوب زمانہ قدیم میں ارض بنی عمون تھی *

نہر موجب کی جانب جنوب جیسے نہر ارنون بھی کہتے ہیں احساء کیطرف ارض کرک ہی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بھی کہتے ہیں کوک جیسے اب کبرمواب اور ربہ جیسے رابہ مواب اور زعراء جیسے صاعر کہتے ہیں ارض قوم لوط کے دیہات ہیں منجملہ اُن کے صاعر وہ گانو ہی جسمیں حضرت لوط پیغمبر نے اکر اُس عذاب سے جو اُنکی قوم پر نازل ہوا تھا نجات پائی تھی اور مابین جبال نصیریہ اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کی طرف واقع ہیں اور مابین بصر کے جو مغرب کی طرف ہی ایک دشت مختلف العرض واقع ہی اس دشت کے پہاڑ لاذقیہ اور مصب نہر عامی کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نہر کلب کے قریب اور مصب نہر دلمور اور نہر اولی کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کی طرف نہر جیفاء کے قریب کنارہ بصر سے مل گئے ہیں *

وہ قلعہ زمین کا جو مابین طنطورہ کے جنوبی راس کرمل تک اور درمیان نہر کبیر کے شمالی طرابلس تک واقع ہی نام اُسکا جغرافہ بطلمیوس مصری کے مطابق قیہقیہ ہی *

بہلن اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر ہیں۔

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالب بادشاہ نے آباد کر کے نام اسکا اپنی ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس واس سے جو بحر میں داخل ہی شمال غربی کی طرف واقع ہی اِس شہر اور جہازوں کے لنگر گاہ میں آدہ گھنٹہ کی راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور دیور اور کنبسوں کے کہنتہ جو سنہ ۶۰۰ ع میں بنائے گئے تھے اب تک موجود ہیں *

ابوالعدا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تھا اور شراب کی تجارت وہاں بہت ہوتی تھی امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارۃ تھا امیر محمد بن اسحق تنوخی نے بھی اسی شہر میں وفات پائی اِس شہر کو بنا پر تمیز لاذقیۃ العرب کہا کرتے ہیں فی زمانہ تنوخ جو اسکے قرب و جوار کے بہازوں سے آتا ہی اور حریر — روئی — تل — گیہوں جو — جوار — زیت — شہد — گہی — موم اور اُون وغیرہ کی تجارت وہاں ہوتی ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ ساعث زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہو گیا باشندے اسکے مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم النفس ہیں کہ مسافروں اور غریبوں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبیلہ ہی اسمس کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراہیم نے بنائی تھی اور ایک مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ کے بنا ہوا ہی اُسکے درونی میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف درستی صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا قیرہ سو فٹ کا ہی

کو کفریہیل اور معنائیم کو معتنہ اور اربعوب کو راعب اور کراسا کو جروش کہتے ہیں جروش میں تدمر کی طرح کے آثار قدیمہ بنے ہوئے ہیں *
قریہ عجولوں کے قریب یحجہم کی طرف ریض ایک قلعہ ہی جسکو باعوثہ بھی کہتے ہیں *

نہر زرقا کی جانب جنوب نہر موجب کی طرف ہلقاء اور اسکے شمال کی طرف جبل صلت واقع ہی اور ان دونوں مقاموں کے بیچ میں بحر قریہ صلت کے آؤر کوئی موضع آباد نہیں ہی اور اُسکے قدیم موضعوں میں سے جلعاد اور عمون جسے اب عمان کہتے ہیں اور حشبون جسے اب حسان کہتے ہیں اور عال بنا ماعین عراعر اور ذبیان ہیں اور اس قطعہ کی جانب جنوب زمانہ قدیم میں ارض بنی عمون تھی *

نہر موجب کی جانب جنوب جسے نہر ارنون بھی کہتے ہیں احساء کیطرف ارض کرک ہی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بھی کہتے ہیں کوک جسے اب کبر مواب اور رہہ جسے رابہ مواب اور زعراء جسے صاعر کہتے ہیں ارض قوم لوط کے دیہات ہیں منجملہ اُنکے صاعر وہ گانو ہی جسمیں حضرت لوط یوسف نے اگر اُس عذاب سے جو اُنکی قوم پر نازل ہوا تھا نجات پائی تھی اور مابین جبال نصیریہ اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کی طرف واقع ہیں اور مابین بحر کے جو مغرب کی طرف ہی ایک دشت مختلف العرض واقع ہی اس دشت کے پہاڑ لاذقیہ اور مصب نہر عاصی کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نہر کلب کے قریب اور مصب نہر سامور اور نہر اولی کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کی طرف نہر جیفاء کے قریب کنارہ بحر سے مل گئے ہیں *

وہ قطعہ زمین کا جو مابین طنطوره کے جنوبی راس کرمل تک اور درمیان نہر کبیر کے شمالی طرابلس تک واقع ہی نام اُسکا جغرافیہ یطلمیوس مصری کے مطابق تہتمقیہ ہی *

ہیلان اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر تھے

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالباً
بادشاہ نے آباد کر کے نام اسکا اپنی ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس داس سے
جو بحر میں داخل ہی شمال غربی کی طرف واقع ہی اِس شہر اور
جہازوں کے لنگرگاہ میں آدہ گھنٹہ کی راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور
دیور اور کنیسوں کے کھنڈ جو سنہ ۶۰۰ ع میں بنائے گئے تھے اب تک
موجود ہیں *

ابوالندا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں
یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تھا اور شراب کی تجارت وہاں بہت
ہوتی تھی امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارۃ
تھا امیر محمد بن اسحق تنوخی نے بھی اسی شہر میں وفات پائی
اِس شہر کو بنابر نمیز لاذقیۃ العرب کہا کرتے ہیں فی زماننا تبغ جو اسکے
قرب د جوار کے پہاڑوں سے آتا ہی اور حریر — روئی — تل — گیہوں
جو — جوار — زیت — شہد — گھی — موم اور اُون وغیرہ کی
تجارت وہاں ہوتی ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ بیاعث
زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہو گیا باشندے اسکے
مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم النفس
ہیں کہ مسافروں اور غرباؤں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز
اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبّہ ہی اسمس کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں
مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراہیم نے بنائی تھی اور ایک
مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ
کے بنا ہوا ہی اُسکے درونی میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول
چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف دوستوی
صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا قیصر سو فٹ کا ہی

اُور محیط خارجی اُسکا ساڑھے چار سو فٹ کا اور اُن نشستگاہوں کے نیچے ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں وہ جانور جو کھیل کے واسطے لاتے ہیں کھڑے کرتے ہیں فی زمانہ باشندے جبلہ کے آٹھ سو کے قریب ہیں مابین جبلہ اور طرطوس کے ایک دشت ہے خوب سوسبز و شاداب اُسمیں آثار قدیمہ بھی بہت ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ یہ شہر زمانہ سابق میں خوب آباد تھا اور باشندے یہاں کے نہایت مالدار تھے *

تیسرا شہر طرطوس ہے زمانہ قدیم میں اسکا نام بہ سذب قوب ارانوس ہے جسکو جزیرہ روان کہتے ہیں انترانوس تھا اور ابوالفدا نے نام اُسکا انطرطوس لکھا ہے مگر اب اُسکا نام بجز طرطوس کے اُور کچھ مشہور نہیں ہے یہ شہر بھی اب ویران ہوئے کے قریب ہے باشندے اسکے کل چھ سو ہیں یہ لوگ قلعہ کے درونی مکانوں میں رہتے ہیں یہ قلعہ قینقیہ قدیم کی عمارتوں میں سے باقی رہ گیا ہے اور اُسکے قریب سنہ ۱۲۰۰ ع کا نہایت عمدہ بنا ہوا ایک کنیسہ ہے مگر فی زمانہ لوگ اُسمیں چار پائے باندھتے ہیں طرطوس سے شمال شرقی کی طرف چوہ گھنٹہ کی راہ پر مرقب ایک قلعہ ہے ابن منذر نے تاریخ القلاع و الحصون میں لکھا ہے کہ یہ قلعہ مسلمانوں نے سنہ ۳۵۴ ہجری میں پہاڑ کی چوٹی پر بنایا تھا اور وہ پہاڑ سطح سمندر سے ہزار قدم کے قدر بلند ہے اِس قلعہ میں چشمے اور حوض بہت سے ہیں پہلے انگریزوں نے مسلمانوں سے لیا تھا لیکن پھر سلطان مصر نے سنہ ۱۲۸۲ ہجری میں انہوں سے مانگ لیا *

مرقب کے قریب کنارہ بھر پر شہر باہناس واقع ہے مگر اب اُسمیں بجز پرانے کھنڈروں کے اُور کچھ باقی نہیں *

جزیرہ روان شہر طرطوس سے بعینہ مغرب تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے محیط اسکا ۱۵۰۰ خطا ہے اور اُسمیں قینقیہ کی عمارات میں سے مثیل قلعہ اور شہر پناہ کے بہت

بنی ہوئی ہیں اور اُسکے دونوں طرف بھر کے کفار پر نو نہواریں بہت بلند بنی ہوئی ہیں اسی سبب سے یہہ جزیرہ جہازوں کی لنگوٹا ہی بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہی جس سے کام اُنکا چلتا ہی باشندے اُسکے بہت تھوڑے ہیں اثر ملاحی اور چروائی کرتے ہیں اور چارپایوں کی لید اور گوبر کشنیوں میں بھر کر باغوں میں ڈالنے کے واسطے دور دور لیجاتے ہیں قدیم باشندے اُسکے علم ملاحی میں مشہور نہہ چنانچہ ذکر اُسکا کتب مقدسہ میں ملوک رابع کے (ص ۱۸ و ص ۱۹) میں اور اشعرا کے (ص ۱۰ و ۳۶ و ۳۷) اور ارمینیا کے (ص ۳۹) میں حز قیال کے (ص ۲۷) میں مذکور ہی *

جبال نصیریہ کا بیان

جبال نصیریہ مقامات مذکورہ کے بجانب مشرق واقع ہیں اور یہہ کئی قلعے ہیں جنہیں سے ایک قطعہ خوانی ہی حکام اِس قطعہ ے مسلمان بنی عذراہ میں سے ہیں اور یہہ سب لوگ خوانی کے قلعہ میں رہنے ہیں لقب اُنکا اغادات ہی یہہ قطعہ مرقب اور قریہ زمیری سے جنوب شرقی کی طرف واقع ہی اِس قطعہ میں نوے گانوں ہیں باشندے اِسکے نصیریہ اور مسلمان اور نصاری طائفہ موارنہ اور روم ہیں *

دوسرا قطعہ قدموس ہی حاکم یہاں کے اسماعیلیہ مذہب کے ہیں اور منجملہ ان دونوں فرقوں حجاجیہ اور سویدانیہ کے اکثر تو قریہ قدموس میں اور بعضے قدموس کے قلعہ میں رہتے ہیں اور لقب اُنکا اسراء اور صاحب الاولیت ہی اِس قطعہ میں ایک سو ستر گانوں ہیں باشندے اُنکے سب اسماعیلیہ اور نصیریہ ہیں یہہ قطعہ قلعہ مرقب سے مشرق کی طرف واقع ہی اور اِس سے شمال کی طرف قطعہ قبلہ ہی اور یہہ تین جگہوں پر منقسم ہی جنہیں سے ایک حلقہ بنی بلشورہ ہی اور حاکم یہاں کے کئی فرقہ ہیں بنی قطرد اور بنی عطلین جو قریہ حصان میں رہتے ہیں اور بنی اسی قریہ عین قیطلو میں بستہ ہیں *

دوسرا حلقۃ الصمام ہی جسکے حاکم بنی حجاج ہیں اور وہ قریہ حمام میں رہتے ہیں *

تیسرا حلقۃ السرامطہ ہی جسکے حاکم دو فرقے ہیں ایک بھالندہ جو قریہ بعیدہ اور دوسرے بعیدہ میں رہتے ہیں اور دوسرے بنی غریب جو قریہ والیہ میں بسے ہیں یہ سب فرقے نصیری ہیں اور لقب انکا مقدم ہی اس قطعہ میں ستر گانوں ہیں اور باشندے اس سب گانوں کے نصیری ہیں *

چوتھا قطعہ بنی علی ہی جسکے حاکم بنو ابی شلخہ ہیں اور یہ عین الشقاق میں رہتے ہیں انکا بھی لقب مقدم ہی اس قطعہ میں چھتیس گانوں ہیں اور باشندے انکے بھی نصیری ہیں *

پانچواں قطعہ قرداحہ ہی جسکے حاکم کئی فرقے ہیں بنو احمد جو قریہ بقنبون میں رہتے ہیں اور بنو خرکس جو قریہ مرج معریات میں اور بنو علی اور بنو العیلہ اور بنو شہاب العین جو قرداحہ میں اور بنو حصون جو قریہ بھالندہ اور براج میں اور بنو علوہ جو قریہ کلماخو میں رہتے ہیں اور یہ سب نصیری ہیں اور لقب انکا مقدمین ہی اس قطعہ میں اسی گانوں ہیں اور باشندے انکے نصیری ہیں *

چھٹا قطعہ جبل المہالبہ ہی جسکے حاکم بنو عصن ہیں جو قریہ لدینہ میں اور بنو خیدر جو نہک مرسلوہ کے قلعہ میں رہتے ہیں اور انکا بھی لقب مقدمین ہی اس قطعہ میں سینتالیس گانوں ہیں اور باشندے اور حاکم یہاں کے سب نصیری ہیں *

ساتواں قطعہ مزروعہ ہی جسکے حاکم بنو احمد اور بنو محمد اور بنو علی ہیں جو مذہب کے نصیری اور لقب کے مقدمین ہیں یہ قطعہ مذہبہ ملعوی ہو مستقسم ہی مزروعہ اور عمارہ اور ساحلہ مزروعہ ان تینوں ملعون میں ایک سو دس گانوں ہیں *

آٹھواں قطعہ صہبون ہی جسکے حاکم بنوجندی مصطفیٰ ہیں یہ لربک قریہ لَحَفَہ میں رہتے ہیں اور طائفہ ارشویہ قریہ شیرالغاق میں اور بنوجندی ابراہیم قریہ منجیلہ میں اور طائفہ زَنَاقَہ قریہ زَنَقَہ میں رہے ہیں یہ سب مسلمان ہیں اور لقب انکا اَجَنَاد ہی اِس قطعہ میں ۴۷ گانوں میں *

ابوالغدا نے لکھا ہے کہ شہر صہبون میں ایک ایسا قلعہ مستحکم ہے کہ ملک شام کے مشہور قلعوں میں سے کوئی قلعہ اُسکے برابر مستحکم نہیں اس قلعہ میں بارش کا پانی چشموں میں بہت جمع ہوتا رہتا ہے اور یہ قلعہ پتھر کے تیلے پر بنا ہوا ہے اور اُسکے قریب ایک وادی ہے جسمیں ایسا نیوڑہ بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسکی مانند اُس ملک میں کہیں پیدا نہیں ہوتا اور بلند اسقدر ہوتا ہے کہ لاذقیہ سے نظر آتا ہے اُس وادی میں مصریوں کے عہد میں مابین ان بلاد کے باشندوں اور جبل لبنان کے باشندوں کے بڑی لڑائی واقع ہوئی تھی ساحل لاذقیہ میں ساٹھ گانوں میں جنکے باشندے سب نصیری ہیں *

نواں قطعہ بھلویہ ہے جو لاذقیہ سے شمال شرقی کی طرف واقع ہے اور بنوعلی اور بنوشمین اور بدو منصور اُسکے حاکم ہیں اور وہ سب نصیری ہیں اور اُس میں سینتالیس گانوں ہیں اِس سے شمال شرقی کی طرف دسواں قطعہ جبل الاکراہ ہے جسکے حاکم کئی فرقہ ہیں لیکن وہ سب مسلمان اِس قطعہ میں ایک سو بیس ملکیں اور اراضی مزروعہ اور گانوں ہیں اور باشندے انکے نصیری اکراہ اور ارمن ہیں اِس سے مشرق کی طرف جبل افرع ہے جسمیں ملکیں اور گانوں وغیرہ بہت سے ہیں اور باشندے اُسکے ترکمان اکراہ اور ارمن اور نصیری ہیں لیکن اِس اطراف کے سب باشندے دیہاتیوں کی مانند جاہل اور بدوقوف اور کذب ذہن ہیں *

طرفوں سے مشرق کی طرف مائل پوجنوب چہ گھنٹہ کی راہ پر مضبوطی ہی باشندے اسکے پانسو روم اور تین سو مسلمان ہیں اور باشندے ان سب قطعوں کے پینیس ہزار کے قریب ہیں انہیں سے پانچہزار آٹھ سو نصیری اور آٹھ سو روم اور اسی موارنہ ہیں اور باقی سب مسلمان ہیں مضبوطی میں ایک ٹیلہ پر رومانیوں کے وقت کا ایک برج بنا ہوا

ہی اس سے جنوب شرقی کی طرف دیرالحمیراء ہی جو مارچاورچیوس کی طرف منسوب ہی اور اسکے قریب دوریہ ایک چشمہ ہی جسکا پانی چند روز تک جاری رہتا ہی اور پھر بند ہو جاتا ہی اور یہہ بہنا اور بند ہو جانا بحسب اختلاف فصلوں کے مختلف رہتا ہی اور یہہ وہ نہر سبئی ہی جسکی طرف یوسفوس مورخ یہودی نے اشارہ کیا ہی جس صاحب کو حال اسکا مفصل معلوم کرنا منظور ہو تاریخ اعمال الجمعۃ السوریہ جو بیروت میں چھپی ہی مطالعہ کرے *

اس دیر سے جنوب شرقی کی طرف چہ گھنٹہ کی راہ پر قلعہ حصن ہی جو زمانہ قدیم میں حصن الاکوان کے نام سے مشہور تھا اور قبل فسخ طرابلس کے یہہ دارالسلطنت تھا اور اسکو حصن عکار بھی کہتے ہیں اور وہاں عکا ایک حصار کا نام بھی ہی جس زمانہ میں کہ ملک صلاح الدین یوسف بن ابی ایوب نے حصن عکار کا محاصرہ کیا تھا حصار عکا پر بھی کچھ فوج بھیجی تھی چنانچہ حصن عکار تو چند روز میں فتح ہو گیا لیکن حصار عکا منہوج نہوا قلعہ اور دیر کے قریب ایک وادی ہی جسمیں نہر کبیر بہتی ہی وہاں جبل نصیریہ تمام ہوا ہی اور جبل لبنان شروع *

بلاد عکار کا بیان

بلاد عکار اس حصن سے جانب جنوب اور جبل لبنان سے بطرف شمال واقع ہی اور یہہ جبل لبنان سے بحر نک لنبا جدا گیا ہی اور گرد

اس بلاد کے اور خصوصاً جون عکار کے حوالی میں وادی سرسبز اور شاداب بہت ہیں *

جبل لبنان میں ایک مقام ہی جسے شعرہ کہتے ہیں اور اسی میں ایک بہت وسیع خندق ہی جسمیں اکثر چور چھپے رہتے ہیں *

اس قطعہ عکار میں ایک سو چالیس گاؤں ہیں جنکے باشندے سات ہزار کے قریب متاولہ اور تین ہزار پانسو نصیری اور آٹھ ہزار چھ سو روم اور چار ہزار پانسو موارنہ ہیں انکے مشہور قریوں میں سے قریہ عکار ہی زمانہ قدیم میں امراء بنی سیفہ جو مسلمان اور ان بلاد کے حاکم تھے انکا یہی دارالحکومت تھا اور بعضے ان امراء میں سے قطعہ کسروان کے بھی حاکم تھے جو جبل شوف کے اعمال میں سے ہی بلکہ یہود تک انکی حکومت تھی ان امیروں کے کچھہ آثار مثل کاروان سوائے وغیرہ کے اب تک موجود ہیں چنانچہ جامع السرایا امیر عساف سبعا کے نام سے مشہور ہی اور شہر سے باہر بھی ایک مکان اُسکے نام کا فقیروں کے ٹہرنے کے واسطے بنا ہوا ہی پس جب کہ ان امیروں نے سلاطین آل عثمان سے مخالفت کی تو طرابلس اور بعلبک کی طرف سے لشکر سلطانی آیا اور قریہ مذکورہ پر قابض ہوکر چلایا پھونکا اور امراء بنی سبفا کو جو اُس میں مجتمع تھے قتل کیا اور جب سے حکومت ان امیروں کی منقطع ہوگئی لوگ اب تک اُسکی تمثال دیا کرتے ہیں اور قریہ عکار بھی جب ہی سے دیوان ہوگیا یہاں تک کہ فی زمانہ اُس میں تیس گھروں سے زیادہ نہیں ہیں *

دوسرا قریہ عرقہ ہی جو اگلے وقتوں میں بہت مشہور شہر تھا اُس میں ایک ہیکل زہرہ ہی ملک تبطس رومانی نے جب شہر اورشلیم کو فتح کیا تو وہ قریہ عرقہ میں آیا اور ہیکل مذکورہ میں طائفہ یہود پر فتحیابی کا شکر خدا ادا کیا عمارات فیثقییین کے بھی اُس میں کچھہ آثار باقی ہیں اس شہر کا حال سفر تکوین کے (ص ۱۰۱ ع ۱۷)

میں اور سفر ایام اول کے (ص ۱ — ۱۵) میں یہی مذکور ہی کہتے ہیں کہ ہیکل زہرہ اسکندر بن فیلمس مکدونی نے بغائی تھی قیصر رومانی اسکندر سفیروس اسی میں پیدا ہوا تھا سنہ ۱۰۹۹ ع میں انگریزوں نے اس شہر کا محاصرہ کیا لیکن فتح تکریکے بعد اسکے سنہ ۱۱۰۹ ع میں شہر طرابلس کے فتح کرنے کے بعد اس پر بھی قابض ہو گئے *

حکار سے جنوب کی طرف جبل لبنان میں قطعہ مینہ ہی جسمیں مسلمان اور روم اور موآرنہ رتے ہیں اسمیں ایک قسم کا انگور سینا ہوتا ہی جسکا دانہ بہت بڑا اور نہایت لذیذ اور کمال سخت ہوتا ہی یہاں تک کہ آنکو تھلیوں میں اخروت کی طرح پھر کر دور دور تک بوجاتے ہیں تو باوصف اسکے وہ خراب و خستہ نہیں ہوتے *

تیسرا شہر طرابلس ہی یہہ شہر (۲۵، ۲۴، ۲۰) طبل شرقی اور (۲۴، ۲۶، ۲۶) عرض شمالی میں واقع ہی *

شمال افریقہ میں ایک شہر ہی اسکا نام یہی طرابلس ہی لیکن بعضے لوگوں نے بغائر تمیز اسکا نام جو شام میں واقع ہی طرابلس بزیادتہی همزہ رکھا ہی اور بعضے اسکو طرابلس شام اور اسکو طرابلس مغرب کہتے ہیں اور یہی نام مشہور یہی ہی یہہ شہر کنارہ بحر پر آباد ہی اور اصل میں یہہ رومیوں کا تھا لیکن مسلمانوں نے سنہ ۶۸۸ ھ ہجری میں فتح کر کے خراب کر ڈالا اور اس سے ایک میل کے فاصلہ پر آڈر شہر آباد کر کے اسکا نام طرابلس رکھا یہہ دو حصوں پر منقسم ہی ایک مدینہ جو خاص شہر ہی پس یہہ شہر نہر ابی علی کے دونوں کناروں پر آباد ہی اور ہاتی اس نہر کا بازار اور مکاتوں میں جا بجا جاری رتتا ہی باشندے اسکے تیرہ ہزار کے قریب ہیں انہیں سے تین ربع کے قریب مسلمان ہیں اور باقی نصاری اور طائفہ روم اور موآرنہ ہیں اور دوسرا منہا راس لسان پر بحر کے اندر واقع ہی باشندے اسکے چار ہزار کے قریب ہیں پرانا شہر یہیں آباد تھا کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں صور اور

صہنا اور رواد کے لوگوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کی تھی اور
 ہر ایک شہر والوں نے اپنا اپنا محلہ علیحدہ آباد کیا تھا بعد اسکے کنرب
 آبادی سے تینوں محلوں کے مکانات باہم ملکر ایک شہر آباد ہو گیا اور
 چونکہ لفظ طرابلس کے معنی زبان یونانی میں تین شہر کے ہیں اس
 سبب سے اسکا نام طرابلس رکھا گیا باغات اسمیں بہت ہوں جنہیں پہل
 پہلاری بہت پودا ہوتی ہی خصوصاً بھی اور بردقان اور گلاب یہاں کا
 مشہور ہی لیکن اس شہر میں بسبب کثرت آب و اشجار کے تب کا
 عارضہ بہت ہوتا ہی خصوصاً آخر ایام گرما میں باشندے اسکے خوش
 پوشاک اور تر پرور ہوتے ہیں اور علم و علماء سے بہت محبت رکھتے
 ہیں جب کہ اہل فرنگ سنہ ۱۲۰۰ ع میں یرشام میں آئے تو انہوں نے
 طرابلس میں ایک قلعہ بنایا اور اسکا نام ریموندسن تولس رکھا اُس
 زمانہ میں مینا میں ایک کباب خانہ تھا جس میں قاضی ابو طالب حسن
 نے عربی فارسی یونانی کی تین لاکھ کتابیں جمع کی تھیں مگر اہل
 فرنگ نے اس شہر کے فتح کرنے کے بعد سب کتابیں جلادیں سنہ ۱۱۸۸
 میں ملک صلاح الدین ایوبی نے اسکا محاصرہ کیا تھا لیکن مفتوح نہوا
 بعد اسکے سنہ ۱۲۸۹ میں سلطان مصر نے اسکو فتح کیا اور بہت
 باشندوں کو یہاں کے قتل کیا بعد اسکے ملک قبرس نے سنہ ۱۳۲۲ میں لیا
 اور شہر کو جلیا اور وہ مقامات مسمار کیئے جو بھر کے کنارہ پر لاذقیہ
 کی طرف واقع تھے علوہ اسکے قبل اسکے بھی بداعت زلزلوں کے سنہ ۱۲۰۲
 میں اور سنہ ۱۲۸۵ میں بھی ایک حصہ اسکا خراب ہو چکا تھا
 راس لیمان سے بھائب شمال بھر کے کنارہ پر بغابو محافظت کے دشمنوں
 سے چھ برج بنے ہوئے ہیں اور راس مذکور سے شمال غربی کی طرف
 دس میل کے فاصلہ تک چھوٹے چھوٹے کٹی چیزے ہیں اشیاء تجارت
 شہر طرابلس کی بہت ہوں خصوصاً حریر اسفنج مایوں مازو اور
 مسکیتہ اور بعض میوے نامی تیغ کی تجارت بہت ہوتی ہی جو حماۃ
 اور حمص کے اطراف سے یہاں آتے ہیں *

شہر بقرون جسکو یونانی بتریس کہتے ہیں اثوبعل نے جو شہر صور کا بادشاہ تھا حضرت ایلیا نبی کے زمانہ میں یہ شہر آباد کیا تھا اب باشندے اسکے تین ہزار کے قریب ہیں اکثر انہوں سے موارنہ ہوں اور باقی روم — حریز اور زیت اسفنج یہاں سے لوگ تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اس سے آدہ گھنٹہ کی راہ پر ایک بیابان وسیع میں ہماری کے ٹیلہ پر ایک پرانا قلعہ ہی جسکو قلعہ مسیلحہ کہتے ہیں اول یہہ طراباس کی راہ پر تھا لیکن چونکہ اب اس قلعہ میں چور چورہ بہتے رہتے ہیں اس سبب سے لوگوں نے طراباس کا آؤ راستہ نکالا ہی طرابلس اور بقرون کے بیچ میں ایک پہاڑ حائل ہی جو بحر میں بھی داخل ہی اس سے شمال کی طرف دیرالنوریہ ہی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہی لیکن بسبب دشواری راہ کے اس پر بہت تکلیف سے چڑھا جاتا ہی *

شہر جمیل کو یونانی بیابوس کہتے ہیں اور توریت میں اسکا نام حیدال لکھا ہی چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۵ — ۱۸) میں اور حزقیال کے (ص ۲۷ — ۹) میں لکھا ہوا ہی آثار قدیمہ بھی ستون وغیرہ کے اسمیں کچھ ہیں اور ایک قلعہ ہی نہایت بلند باشندے اسکے چہ سو کے قریب ہیں تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے لوگ لاتے ہیں بہت اچھا ہوتا ہی *

لسان طویل سے شمال غربی کی طرف داخل بحر میں شہر بیروت آباد ہی اور راس لسان (۲۸ ' ۵۵) طول شرقی (۵۳ ' ۵۰) عرض شمالی میں واقع ہی اور راس سے یہ شہر بطرف مشرق مائل بشمال ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی اور یہ دمشق کا قریب ہی یعنی کشتیاں یہاں بنکر وہاں کے واسطے روانہ کیجاتی ہیں لیکن جہازوں کا لنگر اس شہر میں نہیں ہوتا جب مغرب کی طرف سے ہوا چلتی ہی تو جہاز خلیج مارجر جس میں مصب نہر بیروت کے قریب جا کر ڈھوتا ہی اور

اگر وہاں ہوا شمالي چلے تو بڑا خطرہ ہوتا ہی گردِ اس شہر کے شہر ہوا
 ہی مگر سنہ ۱۸۴۰ء میں لشکر انگلشیہ کی توپوں سے (جو واسطے
 اخراج دولت مصریہ کے برشلہ میں آیا تھا) ٹٹی برج اسکے گوگٹے ہیں
 آثار قدیمہ اسمیں بھی بہت ہیں اکثر کھنڈر انمیں سے مٹی سے پت
 گئے ہیں چنانچہ جب وہاں کی زمین کھودتے ہیں تو بڑے بڑے ہنر
 اور سفوں اور سنگ مرمر و عبرہ کی صورتیں اور ہوجا کی صورتیں بنی
 ہوئی نکلتی ہیں اور بعض جگہ مکانات مٹی سے پٹے ہوئے ویسے ہی
 ظاہر ہوئے تھے اور قبل زمانہ سلاطین عثمانیہ کے عہد سلطنت وجہ پاشا
 سنہ ۱۲۶۴ ہجری میں بعضے دروازوں کے قریب پانی کے بنیہ نکلے جو
 نہایت سخت پتھروں میں تراشی ہوئے اتنے فراخ ہیں کہ اُس میں ایک
 آدمی طویل القامت کھڑا چلا جائے پس وجہ پاشا نے حکم کیا کہ اسمیں
 لوگ گھسیں اور اسکے پانی کا چشمہ معلوم کریں غرض کہ لوگ اُس میں
 دور تک چلے گئے مگر بجڑ پانی کے کچھ نہ پایا اور وہ پانی * بارش کا
 جمع ہو کر بہتا تھا جبکہ وہ سب نکال ڈالا گیا تو وہ بہنا پانی کا موقوف
 ہو گیا مکانات بیروت کے بہت خوش قطع بنے ہوئے ہیں فی زمانہ شہر
 سے باہر باغات میں مکانات لوگوں نے بہت بنائے ہیں آب و ہوا یہاں
 کی بہت اچھی ہی مگر اسکے گرد و نواح کی نہایت خراب ہی
 چنانچہ ایلیم گرما میں بیماری بہت ہوتی ہی اور اسکے دیہات میں سے
 موضع مسیطہ کی آب و ہوا نہایت ہی اچھی ہی اسمیں بڑے بڑے
 پتھر بہت سے ہیں انکو قراش کو تعمیر کے واسطے شہر میں لاتے ہیں
 باغات بیروت اور دامن جبل لبنان کے بیچ میں ایک وادی ہی
 بہت وسیع اور نہایت سرسبز و شاداب جسمیں باغات بہت سے ہیں
 اور بیروت کے باغوں میں اکثر اس وادی کی نہروں کا پانی پہنچتا
 ہی اس سے جنوب شرقی کی طرف زیتون کی چھاڑی ہی طول اسکا
 تین گھنٹہ کی راہ اور عرض دہرہ گھنٹہ کی راہ ہی اسکو صحرائے شویفات

کہتے ہیں اسمیں زیتون کے درخت بہت پڑائے ہوں بعضے کہتے ہیں کہ رومانیوں کے وقت کے ہیں اسی سبب سے اُنکو رومانیہ کہتے ہیں بلکہ عرب میں اس صحرا کی مانند کوئی صحرا نہیں ہی اسے مغرب کی طرف ایک پورا قریہ تھا جسکو قریہ کہتے تھے لیکن اب بیاعت گذارے مدینہ مدید کے اُسکا نشان بھی باقی نہیں رہا ہاں نام اُسکا دفتر اسوال سلطانی میں لکھا ہی اِس قریہ کی جانب جنوب ایک اُڑ قریہ تھا اُسکو فیچنیہ کہتے تھے وہ بھی ویران ہو گیا ہی سجز ایک کنوئیں کے جسکو بیرو اللعاصہ کہتے تھے اور کچھ نشان بھی باقی نہیں رہا اب ان دونوں گانوں کی جگہ زیتون کے درخت چمکے ہیں اِس صحرا سے شمال کی طرف بصر کے کنارہ پر بیروت سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر امام اوزاعی فقیہ کا مقام ہی ابن خلکان نے لکھا ہی کہ کنیت اُنکی ابو عمر اور نام اُسکا عبدالرحمن بیٹے عمر یحمد اوزاعی تھے جو اہل شام کے امام تھے بیروت میں رہتے تھے سنہ ۸۸ ہجری میں شہر بعلبک میں پیدا ہوئے اور بقاع میں پرورش پائی اور سنہ ۱۵۷ میں بیروت میں وفات پائی بیروت کے دروازہ پر خنتوش ایک گانو ہی جنمیں اُنکی قبر ہی اور اوزاعی منسوب ہی اوزاع کی طرف جو ایک قبیلہ تھی ذی کلاع میں سے جو یمن میں ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اوزاع ایک قبیلہ تھی ہمدان میں سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوزاع ایک گاؤں ہی دمشق کا جو باب الفرائیس کے راستہ پر واقع ہی *

شہر بیروت مشہور شہروں میں سے تھا یہاں تک کہ اغسطس قیصر روم نے رومانیوں کے اہل شہروں کا صدر اے مقرر کیا تھا اور اُسکا نام اپنے بیٹے کے نام پر جولیانطکس رکھا اور ملک اغریفوس اکبر نے اِس شہر کو خوب رونق دی اور بازی گاہیں اور حمام وغیرہ اسمیں بنوائے سنہ ۲۰۰ ہجری میں اسمیں ایک مدرسہ علم فقہ کا مقرر ہوا اور بلاد یونان اور بلاد مصر سے طالب علم آئے چنانچہ اُس زمانہ میں اِس شہر کا

لشب مدینۃالعلماء تھا بعد غلبہ اہل اسلام کے سنہ ۱۱۱۰ ع میں اہل فرنگ نے اسکو لیا لیکن سنہ ۱۱۸۷ ع میں ملک صلاح الدین ایوبی نے نو روز تک اسکا محاصرہ کیا یہاں تک کہ دسویں دن اہل فرنگ نے خود دے دیا بعد اُسکے پھر سنہ ۱۱۹۷ میں اہل فرنگ نے اسکو فتح کیا اور سنہ ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رہے مگر پھر اہل اسلام احقر غالب ہوئے اور اہل فرنگ تواتر محاصرات سے ضعیف و مغلوب ہو گئے اُسوقت سے سنہ ۱۸۳۰ تک ویران ہوتا گیا بعد یہ دارالوزارت برشام کا مقرر ہوا پھر آبادی زیادہ ہونے لگی چنانچہ دس برس کے عرصہ میں باشندے اسکے دوچند ہو گئے اب تیس ہزار کے قریب ہیں اور تجارت وغیرہ میں برشام کا ایک بڑا شہر ہو گیا ہے اشیاء تجارت وہاں کی وہ ہیں جو برشام میں پیدا ہوتی ہیں *

شہر صیدا بیروت سے جانب جنوب ایک روز کی راہ پر کمارہ بھتر پر آباد ہے زمانہ قدیم میں اسکا نام صیدون تھا یوسیفوس یہودی نے لکھا ہے کہ اس شہر کا نام صیدون بکر کنعان بن حام بن نوح علیہ السلام کے نام پر ہے چنانچہ اسکا ذکر سب سے مقدم توہین کے (ص ۱۰) اور ص (۳۹) یسوع کے (ص ۱۱) اور ص (۱۹) قضاۃ کے (ص ۱) حزقیال کے (ص ۴۷) میں مرقوم ہے اور اُسکی شہر پناہ اور اُس میں قلعہ بھی ہے مگر سنہ ۱۸۳۰ ع میں اہل فرنگ کی توہین سے ایک طرف سے گر پڑی ہے جسکا بیان پہلے مذکور ہوا مکانات اسکے بہت مستحکم ہیں لیکن بازار اسکے تنگ باشندے اسکے چھ ہزار کے قریب ہیں زمانہ سابق میں تجارت خوب ہوتی تھی اب یہاں سے موقوف ہو کر بیروت میں ہوتی ہے شہر مذکور زمانہ قدیم میں احمد باشا چوار تک دارالوزارۃ تھا بعد اسکے احمد باشا نے حصن عکا کو دارالوزارۃ مقرر کیا یہاں تک کہ اسمعیل باشا ہوا سلیمان باشا اور عبداللہ باشا تک یہی مقام دارالوزارۃ رہا اور بعد انقطاع دولت مصریہ کے شہر بیروت دارالوزارۃ

مہرور ہوا لیکن باعتبار وضع قدم کے صیدا کی طرف منسوب رہا چنانچہ اسی سبب سے اُس ریاست کو ایالت صیدا اور وہاں کے رئیس کو وزیر صیدا اب تک کہتے ہیں اِس شہر میں باغ وغیرہ بہت ہیں جنہیں انواع و اقسام کے مہو جات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ نہر کہ جسمیں سے مارے اہل شہر پانی پیتے ہیں اُسی میں سے باغوں میں بھی پانی بہرہونچتا ہی پانی اِس نہر کا منترج کے قریب پاروک میں تو بہت اچھا ہی لیکن صیدا کے نزدیک کا نہایت خراب اِس سبب سے کہ یہہ ایک منزل کی مسافت تک پہنچتی ہی اور ناش آفتاب اُسپر پڑتی ہی چار پائے اور آدمی اُس میں نہاتے دھوتے ہں اور شہر کے قریب اُن بنہوں میں سے ہوکر گذرتی ہی جنکی سندہ لید گوہر ونیرہ سے بند کی جاتی ہیں اِس لہئے صیدا کے قریب اسکا پانی نہایت غلبظ اور گندہ ہی سبط اشیر ایک فرقہ ہی اسباط بنی اسرائیل میں سے وہہ شہر اُنکی جاگیر میں تھا چنانچہ یشوع کے (ص ۱۹ — ۲۸) میں لکھا ہی لیکن وہ کبھی اُسپر قابض نہہوسکے چنانچہ قضاۃ کے (ص ۱ — ۳۱ اور ص ۱۰ — ۱۲) میں مرقوم ہی کہ سنہ ۷۲۰ بوس قبل از مسیح شلمناصر ملک ائور نے اسکو لیا تھا اور سنہ ۳۳۲ مسیح تک اہل شہر اسکندر بن فیلقوس سکونی کے متحکوم رہے پھر ملوک مصر اور سوریا بعدہ رومانین پور مسلمانوں کے زیر حکم رہے بعد ازاں سنہ ۱۱۱۱ ع میں اہل فرنگ نے اسکو اپنے قبضہ میں کیا پھر ملک صلاح الدین ایوبی نے بعد حصیلین کی لڑائی کے سنہ ۱۱۸۷ میں اسکو فتح کیا پھر بار دیکو اہل فرنگ اسپر قابض ہوئے اور سنہ ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رہے سترہویں صدی کے شروع تک تباہ اور برباد رہا پھر اُسپر امیر فخرالدین معنی نے اسکو لیکر بود و باش یہیں اختیار کی اور عمارات اسمیں مائند مکانات بیروت کے بنائیں بعد اُسکے اہل فرانس کا یہہ شہر بہت بڑی تجارت گاہ ہوا اور ایتک دمشق کا فرقہ ہی یعنی یہاں کشتیاں بنکر وہاں کے واسطے جاتی ہیں احمد باشا جو یہاں کا

حاکم تھا اُحنہ اہل فرانس کو سنہ ۱۷۹۱ میں نکلا اور اسی سبب سے تجارت انکی بہت کم ہوگئی یہاں تک کہ اب لبل ذکو کے نہیں رہی *
 صیدا سے جنوب کی جانب صوّر کے راستہ پر ایک قریہ ہی صرغد اور * قریب اُسکے شہر صارفہ صیدا واقع ہے جسکا ذکر کتب مقدسہ میں ملوک ثالث (ص ۱۷) لوقا (ص ۳) میں مرقوم ہے *

شہر صوّر راس لسان پر داخل بصر میں واقع ہے یہہ صیدا سے بطرف جنوب ایک منزل کی مسافت پر ہے اور صوّر اور عکا کے درمیان میں ڈیڑھ دن کا راستہ ہے یہہ شہر بہت پرانا ہے اور عہد حکومت فیلیقین میں امارت اور عظمت اور وسعت تجارت اور اہل شہر کے علم ناخدائی اور آؤر مفتوں میں مشہور اور معروف تھا چنانچہ نہوت اشعیا کے (ص ۲۲) حزقیال (ص ۲۷) میں لکھا ہے کہتے ہیں کہ اِس شہر کو صیدون کے بعض باشندوں نے ہوکل سلیمان علیہ السلام کے بننے سے دوسو چالیس برس پہلے بسایا تھا چنانچہ ذکر اُسکی آبادی کا سفر یسوع کے (ص ۱۹) اور سفر ملوک ثانی کے (ص ۲۳) میں مذکور ہے اُن دنوں میں وہ راس لسان جو اب بیابان کے متصل ہے ایک جزیرہ تھا اور یہہ شہر قدیم بیابان میں واقع ہے تھا تاریخ یوسفوس کے مطابق اِس شہر کے باشندوں کے مکانات جزیرہ میں بھی بنے ہوئے تھے عہد حکومت شلمناسر ملک ائور سنہ ۷۴۰ قبل مسیح میں یہہ شہر نصف سے زیادہ جزیرہ پر آباد تھا بخت نصر ملوک بابل نے تیرہ برس تک اسکا محاصرہ کیا بعد اُسکے اسکندر بن فیلقوس نے قبل مسیح سنہ ۳۳۴ میں اُسکو چاروں طرف سے گھیرا اور بعد سات مہینے کے اسکو فتح کیا اور شہر قدیم کے اکثر گھنڈروں کو کھدواکر اِس لیتے دریا میں ڈلوا یا کہ جزیرہ جنگل کے قریب ہوگیا اور ایک سوک لشکر کی آمد و رفت کے واسطے بنوائی تھی چنانچہ دریا کے بالو سے وہ سوک زمین کے برابر ہوگئی اور جزیرہ اِس بیابان سے نہایت ہی متصل ہوگیا اور یہہ راس لسان جسپر

اب شہر صور واقع ہی بن گئی یہہ شہر کئی بار خراب اور کئی مرتبہ آباد ہوا عہد افرنج میں ایک راہب یعنی عابد مسیحی ارض فلسطین میں رہتا تھا سنہ ۱۲۹۱ء کے آخر میں وہ وہاں سے چلا گیا بعد اُسکے یہہ شہر نہایت ہی خراب اور تباہ ہوا اور ایسے ہی ابوالدنا نے لکھا ہے کہ ملک حما کے وقت میں بھی خراب تھا چنانچہ کتاب تقویم البلدان میں مندرج ہے کہ یہہ اب خراب اور خالی ہی اسی شہر میں نبوت اشعیا (ص ۲۲) اور حزقیال (ص ۲۶ و ۲۷) کی تمام روئی ستون اور بنیہ پانی کے زمین کے نیچے اور کھنڈر وغیرہ کے نشان اب تک باقی ہیں اور بڑے بڑے کنوسوں کے احاطے بھی اب تک کھچے ہوئے قائم ہیں اس شہر کے اکثر باشندے اُن پتھروں کو نکال نکال کر جو عمارات سابق کی زمین میں دب گئے ہیں انکو بیروت میں لہجائے ہیں اور فروخت کر کے اپنی گذر کرتے ہیں *

اس سے جنوب شرقی کی طرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ایک مقام ہے جسکو راس العین کہتے ہیں اُس مقام میں پانی بہت ہی گرداگرد اُسکے چشمے بنے ہوئے ہیں جنکے ذریعہ سے پانی وہاں جاری رہتا ہے اور باغات کو پہونچتا ہے اور پن چکیاں بھی اُس سے پھرتی ہیں مگر یہہ معلوم ہونا ہے کہ زمانہ سابق میں شہر صور میں بنیا پانی کا کسی نہر سے لائے تھے انہیں سے یہہ باقی رہ گئے ہیں اب شہر صور میں کچھ قدرے تبغ اور روئی اور پنہر کے کوئیلوں کی تجارت ہوتی ہے باشندے اسکے تین ہزار آدمیوں کے قریب قوم متاولہ اور نصاریٰ گانو لیک اور روم میں *

شہر عکا شہر صور سے ڈیڑہ دن کی راہ پر جنوب کی طرف واقع ہے اور زمانہ قدیم میں ایک بیطلمسہ مصر کے نام پر اسکا نام بھی بطلمیس تھا چنانچہ (اہرکیسس کے ص ۲۱۰ ع ۷) میں مرقوم ہے چونکہ اس مقام میں ملک اشرف بن ملک طاہر برفوق کے عہد میں

اہل فرنگ اور مسلمانوں کے درمیان میں لڑائی ہوئی تھی اس سبب سے یہ شہر بہت مشہور ہو گیا اہل اسلام نے اہل فرنگ پر فتح پائی اور سنہ ۱۷۹۹ تک وہاں فرماں روا رہے بعد اُسکے نپولین یوناپارٹ فرانسیزی نے آکر ایک مدت اسکا محاصرہ کیا اور اس شہر میں احمد باشا جرار تھا جو یوناپارٹ سے مقابل ہوا اور بعد قبطان سمٹ انگلیزی کا پانی اُس پر بند کر دیا چنانچہ اس سبب سے یوناپارٹ جو احمد باشا پر غالب ہو گیا تھا وہاں سے لوٹ آیا جب کہ ابراہیم باشا حاکم مصر یہاں سے چلا گیا سلطان محمود عثمانی نے آٹھ مہینے تک اُسکا محاصرہ کر کے سنہ ۱۲۳۸ ہجری کی پہلی تاریخ اُسکو فتح کیا اور وہاں کے حاکم عبد اللہ باشا کو گرفتار کر کے قاہرہ کی طرف بھیجا اور خود اُسکے بندوبست اور استحکام آلات حرب اور مہمات حصار میں مصروف ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۲۰ ع میں فرنگیوں کا لشکر آیا اور لڑائی کر کے ایک گھنٹہ میں فتح کیا اب یہ شہر اُن شہروں کی تجارت گاہ ہی اور گرداگرد اُسکے سرسبز اور سیراب جنگل ہیں اس شہر میں پانی بننے کی راہ سے چار گھنٹہ کی مسافت سے بڑے بڑے پلوں کے اردو سے جو اب تک باقی ہیں آتا ہی باشندے اسکے اہل اسلام اور نصاریٰ اور روم اور کاتولیک اور موارثہ سب قریب چھ ہزار کے ہیں *

جون عکا سے جنوب کی طرف ایک شہر حیفہ ہی جو اب ذکر کے قابل نہیں صرف اُس میں ایک قلعہ شکستہ باقی رہ گیا ہی یہاں سے ہر سال کسیدر گیہوں اور جو وغیرہ تجارت کے واسطے لہجارتے ہیں *

حیفہ سے اوپر جبل کرمل ہی اور اُسکے مغرب کی طرف ایک بڑا دیر لائینیوں کے رہبانوں کا بنایا ہوا ہی یہ سب مقامات مذکورہ صیدا سے جانب شمال اور جبل کرمل سے بطرف جنوب واقع ہیں اور یہ بھی سبط اشیر کے حصوں میں سے ہی جو اسباط بنی اسرائیل میں سے ایک سبط ہی *

اُن پہاڑوں کا بیان جو عکا سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

اب ہم اُن پہاڑوں کا ذکر کرتے ہیں جو جبل لبنان سے آخر سلسلہ
موج ابن عامر کے نزدیک اور عکا سے بطرف مشرق واقع ہیں *
واضح ہو کہ وہ بلاد جو ولایت جبل لبنان کے تابع ہیں انکس قطعے
ہیں *

قطعہ اول زاویہ کے شمال کی طرف سے طرابلس کے مشرق تک ہی
اسیوں ایک پہاڑ ہی جسے جبل ترکیل کہتے ہیں *

دوسرا کورہ جانب جنوب طرابلس کے واقع ہی اور یہہ دو قسم پر
ہی جسوں سے کورہ علیا پہاڑ ہیں ہی اور کورہ سفلی بکھر کے کنارہ پر
کورہ علیا کے گائوں میں سے ایک اسیوں جو دارالاصوصت ہی اسیوں
بنی عازار کے مشایخ جو اِس قطعہ کے حاکم ہیں رہتے ہیں اور گسیا
بزیزا اور بسرما اور کفرعنا اور کفرخیر علاقہ اُسکے ہیں اور کورہ سفلی کے
گائوں نطلہ قلموں فیح اور ملند ہیں منجملہ اُنکے ملند میں طائفہ روم کا
ایک بڑا دیہہ بنا ہوا ہی *

تیسرا قطعہ جبہ بشرہ ہی یہہ طرابلس سے جانب جنوب اور کورہ
سے اوپر جنوب شرقی کی طرف اونچے پہاڑ میں واقع ہی بشرہ اس
قطعہ کا صدر ہی اور اھدن طرزا حصرون گرم حدہ ہزعمون حدشیت
اور حدت اُسکے قریب ہیں اِس قطعہ میں دو دیہہ ہیں ایک دیہہ قنوبین
جو وادی کے شیب میں ہی اور دوسرا دیہہ قزحیا جو کسی اُڑر جگہ
ہی قریب بشرہ سے اوپر اُردلہناں ہی اور وہاں ایک درخت جنوب کا تھا
جو پرانے یں سے گرگیا اور اب اُس جگہ ایک ہوکل بن گئی ہی *

چوتھا قطعہ جبہ المظفرہ ہی جو جبل سے مشرق کی طرف اس
جبل میں واقع ہی المظفرہ مبرویا عاقورہ اور تنورین جسکے قریب ہیں *
پانچواں قطعہ بلاد تہرون ہی اور بلاد تہرون وہ ہی جو شہر تہرون سے
جبل کی طرف قریب ہی عربہ کورخلس بقسمیا بستملہ اور دوما و فیہہ

جسکے قریب ہیں اور مورائے اور امہا اور رہلتا اور حردین اور بغودار ان پانچوں دیہات میں آؤر بلاد کی نسبت تیغ اچھا پیدا ہوتا ہے *

چھٹا قطمہ بلاد جیدل ہی جو شہر سے اوپر جہل کی طرف واقع ہے اور اسکے تریوں میں سے ایک عام شیش ہی جو ان شہروں میں غنی کے نام سے مشہور ہے اور ہر بارہ اور غرور اور منصف اور کورز اور بھماڑ ہیں ان پانچوں گانوں کو دیہات بلاد جیدل کہتے ہیں اور ایک وادی علما ہی جس میں تیغ بہت عمدہ ہوتا ہے اور ماسوائے اسکے آؤر وادی بھی بہت ہیں مثل جاسات حسانات اور جہالہن وغیرہ کے بہت سے ہیں بلاد تہرون اور بلاد جیدل ان دونوں قطعوں میں پانی کی بہت قلت ہے چنانچہ بارش کا پانی اکثر صرفہ میں آتا ہے اور اکثر باغندے یہاں کے پانی کی تلاش میں صبح سے جاتے ہیں اور باوصف اسکے دو پہر تک پانی نہیں پاتے اور بعض گانوں میں چشموں پر پاسبان مقرر ہیں کہ وہ کسیکو گھر کی ضرورت سے زیادہ پانی نہ لے دیتے *

ساتواں قطمہ فتوح ہی جو بلاد جیدل سے جانب جنوب کے واقع ہے اور ہوا اور عینہ اسکے گانوں میں اور اسکے مشرق کی طرف جہل شہرج ہے *

آٹھواں قطمہ کسروان ہی مزرعہ کفریدان شہرج ریغری اور جعتیا عجلتون غزیر مرسون غطا ساحل علما عن طوره اور زوق مکابل زوق مصیح اور زوق الاکواد وغیرہ اسے قطمہ کے قریب ہیں منجملہ انکے زوق الاکواد ویران و خواب ہو گیا ہے اور اسی سبب سے اسکو زوق الغراب کہتے ہیں علاوہ انکے اور بہت سے گانوں اور ملکوں میں قطمہ کسروان کی دارالریاست قریب غزیر ہی چنانچہ عہد سابق میں یہ قریہ دارالہکومت بنی سینا کے امیروں کا تھا اور اب تک انکے مدافنون کے بھی موجود ہیں اور جب انکی حکومت منقطع ہوئی تو یہ قریہ دارالریاست بنی شہاب کے ہوئے اور جب انکی دولت نے بھی انقراض پایا تو بنی کعبہ حاکم

ہوئے جو انکی اولاد میں سے تھے اور کسروان کی حکومت پہلے بنی خازن کی طرف لوٹ آئی اس قطعہ کے افضل گانوں میں سے دولت مند ہی اور تجارت میں ذوق مقابل ہی جہاں موارنہ نے دو مدرسے بنائے ایک عین ورقاء میں اور دوسرا ہرہریا میں لائینہیں کا ایک مدرسہ عین طورہ میں تھا دوسرا غزیر میں اور جعبیا کے قریب ایک غار ہی جسمیں سے نہر کلمپ کا ایک چشمہ نکلا ہی اور کسروان کے سارے ضلعوں میں سے اُسکا پانی نہایت عمدہ ہی اُسپر ایک بڑا پل بنا تھا مگر اُسی زمانہ میں ایک ایسا بڑا اہلا آیا جس نے بڑے بڑے پتھر اُسکے نکال کر پل کے قریب استقدردالدیئے کہ وہ پل بند ہو کر گر گیا چنانچہ آثار اُسکے اب تک باقی ہیں اور یہ سلاب امیر بشیر شہانی کے عہد میں آیا تھا مگر امیر مذکور نے سنہ ۱۲۲۴ ہجری میں دوسرا پل بنوا دیا *

نواں قطعہ منن ہی اور یہ بیروت سے مشرق کی طرف واقع ہی جسکے دیہات عاریا اور عبادیہ ہلالیہ راس المنن جزیریہ شہابیہ صلیما فالوغا کفرسلوان متین شویر بسکنتا بیت شباب بکفیا وغیرہ ہیں اور جو دیہات اسکے اطراف میں ہیں اُنکو قاطع المتن کہتے ہیں اور اس نویں قطعہ میں طائفہ روم اور کاتولیکیین اور موارنہ اور منجملہ طائفہ نروز کے امراء معین کے (جو حکام اس قطعہ کے ہیں) بہت سے دہر بنے ہوئے ہیں اور یہ امراء معین تین طائفہ ہیں منجملہ اُنکے ایک فرقہ بنوقادیہ نصاری ہی جو فی زمانہ بیروت اور بنومران اور بنوفارس کے حکام اُنہیں کی اولاد میں سے ہیں قریب پتھر کے کوئلوں کی کان ہی لیکن آجکل بیاعت امتزاج گندھک کے کوئلے اُسکے خراب ہو گئے ہیں قطعہ متن کی زمین بہت اچھی ہی جسمیں صنوبر کے درخت بہت سے ہیں اور اُسکے جو قریے بلندی پر واقع ہیں اُنکی ہوا بہت اچھی ہی اور موسم گرما میں پانی بہت تھنڈا ہوتا ہی اور موسم سردی میں برف بہت پڑتا ہی *

دسواں قطعہ ساحل بیروت ہی جسکے دیہات سن فیصل اور بوثریہ اور شیخ اور برج اور حدت ہیں وہ بڑا مقام جسکا نام اسد الشقیق تھا اور غیر مذہب والوں کو اپنے مذہب میں لانا چاہتا تھا اور بطورک یوسف حبیب مارونی کی قید میں سرگیا قریہ حدت کا رہنے والا تھا اور قریہ لعیدان کفرشیما جہاں سنہ ۱۸۰۰ع میں شیخ ناصف باجی پیدا ہوا جو لغت دانہ اور شاعری میں بہت مشہور ہیں اسی قریہ میں ساحل تمام ہو کر جبل شروع ہوا ہی اس بفعہ میں باغات وغیرہ بہت ہیں اور آب و ہوا یہاں کی بہت اچھی ہے مگر جو شہر بیروت کے قریب ہیں ہوا وہاں کی نہایت خراب اور بیماریاں پیدا کرتی ہے *

گیارہواں قطعہ غرب ہی اور یہہ دو قسم ہی ایک غرب اسفل اور دوسرا عرب اعلیٰ منجملہ اُنکے عرب اسفل کے دیہات شویفات اور شامون عین عوب برقوبل اور سر حمول ہیں اور شویفات میں بنی رسلاہ کے امرا رہتے ہیں جو اب جبل میں دروز کے حاکم ہیں اور عالیہ اور بسوس اور کھالہ اور سوق الغرب اور عیناں شمالی اور عیناب وغیرہ غرب اعلیٰ کے قریب ہیں اور مشایخ تلاحفہ یہاں کے حاکم ہیں سوق الغرب میں طائفہ روم کا مدرسہ بنا ہوا ہے یہہ گیارہواں قطعہ اُور قطعوں کی نسبت جبل لبنان کی آب و ہوا کی حسن و لطافت میں افضل ہے اور شمال میں ایک بڑا کارخانہ ہے جسمیں انگریزوں کے کارخانوں کی مانند حریر بُنا جاتا ہے *

بارہواں قطعہ جرد ہے جو قطعہ غرب کے مشرق کی طرف واقع ہے اور یہاں کے قریوں میں سے ایک قریہ بقاثر ہے جہاں مشایخ بنی عبدالملک جو اس قطعہ کے حاکم ہیں رہتے سہتے ہیں اور یحمدوی اور سقارون بدغان عین دارہ اور رشمیا بھی وہاں کے دیہات ہیں شیخ بشارہ جو بڑے فقیہ تھے وہاں کے رہنے والے تھے اور نیز جوارہ جنہوں نے کونال شریل انگلہزی کو خرید کیا تھا جو منجملہ اولاد شریف کے تھے

اور یہہ لوگ افرنجیہ میں الدوک اور مونسروک کے نام سے مشہور و معروف ہیں *

تیرہواں قطعہ شعار ہی جو غروب اسفل اور غروب اعلیٰ سے جانب جنوب کے واقع ہی اس قطعہ کے قریوں میں سے عیبہ ہی جسکی آب و ہوا بہت خوب اور اُسکی قضا نہایت سرغوب ہی اور اُس میں تنوخی امیروں کے عہد کی بہت عمدہ عمدہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں چنانچہ امیر عبداللہ تنوخی کا کنبہ بنا ہوا ہی جسکا لقب طائفہ دروز کے نزدیک سید ہی اور اُس میں ایک مدرسہ امریکا والوں کا بھی بنا ہوا ہی کفریہتی اور عین درانیل اور بوم اور ناعمہ اور متعلقہ داسور وغیرہ اس قطعہ کے قریے ہیں اس قطعہ کے حاکم مشایخ ابی نکد کی اولاد میں سے ہیں جو قطعہ مناصف کے بھی حاکم ہیں اور قطعہ مناصف چودھواں قطعہ ہی اس قطعہ کا اور مدینۃ العجل کا بہت بڑا قصبہ دیر القمر ہی اس قبضہ کے اُس میں تجارت رتے ہیں اور وہاں دوکانیں ہر ایک قسم کی بہت ہیں امرا دینی معین کے وقت کی بڑی بڑی عمارتیں بنی ہوئی ہیں جو اپنے عہد حکومت میں جبل شوف پر بستے تھے اس قطعہ میں اہل اسلام اور دروز اور نصاریٰ اور کاتولیکیوں اور سوارنہ اور یہود آتھ ہزار کے قریب ہیں مگر وہ سب شریر اور معتصب ہوں اور یہہ قطعہ مشایخ بنی ابن مکد کا جو کبھی یہاں کے حاکم تھے دارالاقامت تھا مگر جب کہ دروز اور سوارنہ میں سنہ ۱۸۴۱ء میں باہم فساد برپا ہوا اور انہوں نے حاکموں کو یہاں سے نکالا تو انہوں نے قریہ عیبہ اور قریہ جاہلیہ میں ہون و باش اپنی اختیار کی علوہ انکے بیٹ الدین بھی اس قطعہ کا ایک قریہ ہی جو طائفہ دروز کی معبودگاہ ہی امیر بشیر شہابی نے اُسکو خرید کر بڑے بڑے سنگین مکان رنگین پتھر کے بنوائے اور اُس میں سفیری نقش و نگار کے گھر بنوائے از انجملہ ایک مکان ہی اچھا بلند اور سوائے اسکے ایک اور مکان ہی جسکو سقف کہتے ہیں اور بہت بلندی پر بنا ہوا ہی چنانچہ امرا ایام

گرمائی میں اُسمیں جاگو رہتے ہیں اور امیر فاسم اور امیر خلیل اور امیر امین کی آل و اولاد کے واسطے اچھے اچھے مکان اُس جگہ بنے ہوئے ہیں تعداد ان مکانات کی سوائے اُن مکانات کے جو لشکر کے واسطے بنے ہوئے ہیں یا وہ مکانات جو باغات بیت الدین میں بنے ہوئے ہیں کل قریب تین سو کے ہی تہہ القاعہ کا پانی تین ساعت کی راہ کی مسافت سے یہاں لائے ہیں اور اس نہر کے واسطے پہاڑ کو کاٹا اور زمین کے نشیب و فراز کو برابر کیا اسکے برابر کوئی حاکم جبل لبنان میں نہیں ہوا جو سنہ ۱۶۰۰ ہجری سے سنہ ۱۶۵۷ ع تک حکمران رہا اور یہ حاکم قریہ غزیر میں جو قطعہ کسروان کا ایک قریہ ہی سنہ ۱۷۲۷ ع میں پیدا ہوا تھا اور بمقام قسطنطنیہ سنہ ۱۸۵۱ میں مر گیا *

پندرہواں قطعہ عرقوب ہی اور یہ بھی دو قسم ہی عرقوب اعلیٰ اور عرقوب ادنیٰ منجملہ انکے عرقوب اعلیٰ کے دیہات زملتا اور مہریہ اور وراثیہ اور عرقوب ادنیٰ کے قریات یاروک اور فریندیس اور کفرنبرج ہیں عرقوب اعلیٰ مشایخ بنی العمید کے تحت حکومت ہی اور عین زملتا انکی دارالکومت ہی اور عرقوب ادنیٰ کے حاکم مشایخ بنی العماد ہیں اور انکی دارالریاست یاروک اور کفرنبرج ہی *

سولہواں قطعہ شوف ہی اور یہ بھی دو قسم ہی ایک شوف حیثی ہی جسکے دیہات مختارہ اور عین قنیہ اور لغدران اور عین ماطور اور باثر اور یمّا اور غریفہ اور عین یال ہیں دوسرا شوف سویجانی ہی جسکے قریات جدیدہ اور سمفانیہ اور بعقلین ہیں مشایخ بغو جنبلات اس قطعہ کے حاکم ہیں دارالریاست انکی مختارہ اور بغدران اور عین قنیہ ہی قریہ مختارہ میں شیخ بشیر جنبلات کا مکان ہی جو عز و وقار میں بلا مذکورہ کے سارے مشایخوں پر فوقیت رکھتا تھا *

سترہواں قطعہ غربی البقاع ہی جو شوف اور عرقوب کے مشرق کی جانب واقع ہی اسکے قریوں میں سے زحلہ ایک قریہ ہی جو اس قطعہ

کے اُور قریب کی نسبت بہت بڑا ہی چنانچہ باشندے اسکے نو ہزار کے قریب ہیں یہ تینوں قوم کے نصاری اور نہایت ہی کریم النفس ہیں اور اسکے ایک جانب معلقہ ہی اور اُسکی جانب جنوب بومکہ اور جدیثہ اور مسقرہ اور سفین وغیرہ دیہات ہیں اور زحلہ اور اسکے گرد نواح کے قریب حکام متین کے تابع ہیں اور سفین وغیرہ یعنی شوف کے مشایخ اس قطعہ کو شوف البھاض کہتے ہیں *

آٹھارواں قطعہ اقلیم جزین ہی جو آج دارالریاست ہی اور کفرچونہ اور جرجوع اور بکاسین اور روم اور بسرا اور قیتولہ پرگنات اسکے گنہ جاتے ہیں اور ہر ایک پرگنہ کے تحت میں کئی کئی قریے ہیں *

اُنیسواں قطعہ اقلیم قفاح ہی جسکے دیہات برامہ جہابیہ عبرا مالحیہ اور ہلالیہ وغیرہ ہیں اور قریب اسکے میدا کی مانند اکثر باغات ہیں *

بیسواں قطعہ اقلیم خرنوب ہی جو شوف سے مغرب کی طرف کو واقع ہی اور دیہات اسکے برعوثیہ حسانیہ مغیریہ دیہہ زعرریہ اور برجہ وغیرہ ہیں *

اکیسواں قطعہ جبل ریحان ہی جو خرنوب کی جانب جنوب واقع ہی اور مہدون اور ورنہ وغیرہ اسکے قریب ہیں اقالیم مذکورہ بالا اور جبل ریحان مشایخ جنبلات کے تحت حکومت ہیں جو ان بلان کے بڑے مشایخ ہیں اور ان سب قطعات کی حکومت ایک ایسے حاکم کے متعلق ہی جو دیرالقدر میں رہتا تھا سنہ ۱۸۲۲ ع تک ایک حکومت قائم رہی مگر بعد اسکے دو قسموں پر منقسم ہوئی ایک شمالی پر جو حاکم نصاری کے تحت حکومت ہی اور دوسری جنوبی پر جو حاکم دروز کے تحت حکومت ہی اور تمامی لوگ دو قسموں میں منحصر ہیں چنانچہ نقشہ مندرجہ ہذا سے واضح ہوگا *

قسم شمالی کے آدمیوں کی تعداد

| قطعات | نصاری | درود | مسلمان اور متاولہ |
|----------------------------|-------|------|-------------------|
| قطعہ کسروان | ۱۰۰۳۳ | * | ۱۹ |
| بلاد جبلی اور جبۃ المنیطوہ | ۷۳۷۰ | * | ۳۱۹۶ |
| بلاد التبرون | ۶۸۰۳ | * | ۱۸۸ |
| فتوح | ۲۰۹۹ | * | * |
| زادیہ | ۱۷۳۱ | * | ۶۰ |
| قویطع | ۳۸۵ | * | ۱۳۹ |
| جبۃ بشرہ | ۱۰۲۰۰ | * | * |
| کورہ | ۲۵۰۰ | * | ۱۲۶ |
| قاطع المتین | ۳۱۸۱ | * | * |
| متین وز حاکم ساحل بیروت | ۱۳۶۱۷ | ۲۱۵۳ | ۲۰۰ |
| بسکنتا و قرب و چواران | ۲۸۲ | * | ۵ |
| میزانکل | ۶۰۳۱۲ | ۲۱۵۳ | ۳۹۳۳ |

قسم جنوبی کے آدمیوں کی تعداد

| قطعات | نصاری | ہروز و مسلمان و متوالہ |
|----------------------|-------|------------------------|
| قسم ساحل بیروت | ۸۷۲ | * |
| غرب اسفل | ۱۴۵۱ | ۱۰۸۱ |
| غرب اعلیٰ | ۱۵۶۳ | ۷۷۱ |
| جرہ | ۲۰۱۶ | ۸۹۱ |
| عرتوب اعلیٰ اور اسفل | ۱۳۰۵ | ۱۱۵۳ |
| مناصف | ۱۱۱۷ | ۸۳۸ |
| شکار | ۱۶۳۱ | ۹۹۰ |
| شوف | ۱۳۲۵ | ۳۵۱۷ |
| جبل ریحان | ۳۲۷ | ۶۸۶ |
| اقلیم جزین | ۳۲۷۱ | ۹۷ |
| اقلیم التفاح | ۱۷۸۴ | ۳۱ |
| اقلیم الخرنوب | ۱۵۰۲ | ۱۰۱۵ |
| دیر القمر | ۱۷۷۷ | ۳۰۰ |
| میزان کل | ۱۹۹۳۱ | ۱۱۳۷۰ |
| مجموعہ قسم شمالی | ۶۰۴۱۲ | ۶۰۸۷ |
| میزان ہردو قسم | ۸۰۳۵۳ | ۱۷۴۵۷ |

بلاد متفرقات کا بیان جو نہر اردن کے متفرج اور

بحیرہ طبریہ کے درمیان میں واقع ہیں

بلاد شوف نہر زهرانی اور قاسیہ کے بیچیں واقع ہی نہر زهرانی
شمال کی طرف اور قاسیہ جانب جنوب اسیں ایک قلعہ مسمی
بشقیف ہی جسکا ذکر مذکور ہوا *

بلاد بشارہ یہہ صور سے جنوب شرقی کی طرف واقع ہی اور اکثر
باشندے اسکے متاولہ ہیں دارالریاستہ اسکی تبنیں ہی جسمیں ایک
قلعہ ہی جو ہائیو حاکم طبریہ نے سنہ ۱۰۷ میں بنایا تھا معقل اور لغزو
اور صور اور اُسکے قرب و جوار نے دشمن لوگ انگریزوں کی اطاعت نہیں
کرتے تھے اور اسی سبب سے انگریزوں کا ارادہ تھا کہ اُس قلعہ کو فتح
کریں لیکن سنہ ۱۱۸۷ میں صلاح الدین ایوبی نے بعد جنگ حطین کے
اس قلعہ کو لیلیا بیت جبیل اور حدیث اور طیبہ اور زہریہ اور بدیاس
اور قانا جو سبط اشیر کے حصے میں آئے تھے اور ذکر اتکا (یشوع کے ص ۹
ع ۲۸) میں مذکور ہی دیہات اس اقلیم کے ہیں اور ہونین اسیں
ایک بہت بڑا قلعہ ہی لیکن اب خراب ہی اور حکومت ان بلاد کی
مشایخ متاولہ کے ماتحت ہی جو اولاد علی صغیر میں سے گئے جاتے ہیں
اور اولاد اُنکی مناکرہ اور حیدریہ اور صعبیہ ہی اور بلاد بشارہ مرج عیون کے
تابع ہی اور یہہ مرج عیون مابین بشارہ اور وادی تیم کے واقع ہی جو
نہر لیطانی کے ہائیں طرف کو ہی اور وادی تیم اور بلاد شقیف کے
درمیان میں فاصل ہی اور اہل القمع جسکا ذکر سفر الملوک ثانی کے
(ص ۲۰ ع ۱۲ و ۱۵) میں مذکور ہی اور مطلہ اور کفر کلیہ اور
قلیعہ اور جمیدیدہ اور خیم اور اہل الہوا جسکو اہل یہی کہتے ہیں اور
مرج عیون اسکے دیہات ہیں بلاد بشارہ کا حصہ شرقی سبط نقشانی منجملہ
اسباط بنی اسرائیل کے ماتحت ہی *

بلاد صفد جسکو بلاد صفت بھی کہتے ہیں اُسکے اصل قبروں میں سے قریہ قدس ہی اور قہرہ وہ قانس نقشانی ہی جسکا ذکر یشوع کے (ص ۱۹ سے ص ۲۱) تک اور قضلة کے (ص ۴ اور ملوک ڈالٹ (ص ۱۵) میں مرقوم ہی اور قریہ اُسکے عہد بنی اسرائیل اور بولویس کے مکانوں کے آثار اب تک باقی ہیں اور صفد ایک ایسا بڑا شہر ہی جسکی آبادی تین قسموں پر منقسم ہی اور باشندے اُسکے اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہیں مگر نصاریٰ کم ہیں اور اسمیں ایک قلعہ بھی ہی جسکو سنہ ۱۱۴۰ میں انگریزوں نے بنایا تھا ملک صلاح الدین نے سنہ ۱۱۸۸ میں اُسکو فتح کیا اور ملک معظم نے اُسکو ۱۲۲۰ میں اوجاراجعد اُسکے اہل فرنگ نے باتفاق سلطان اسمعل بادشاہ دمشق کے ۱۲۳۰ میں فتح کیا پھر سنہ ۱۲۶۶ میں سلطان مصر ملک بیبرس نے اُسکو لے لیا سولہویں صدی کے شروع میں یہودیوں کا ایک مدرسہ صفد میں مشہور تھا طلباء جمیع اطراف سے آتے تھے علی الخصوص اوریا اور افریقہ کے بہت تھے یہودی صفد میں رہنے سے نہایت خوش ہیں اور ہمیشہ خواہاں رہتے ہیں اس لیے کہ وہاں انکے علما بہت رہتے ہیں اور وہیں مرنے اور مدفون ہوئے سنہ ۱۸۳۷ کے اول روز ایسا ایک زلزلہ عظیم آیا کہ صفد خراب ہو گیا اور تخمیناً ایک ہزار مسلمان اور چار ہزار یہودی اُسہیں ہلاک ہوئے بلاد صفد کے قریے عکبرہ اور مہرون اور کنرا اور برعم اور جش اور راس الاحمر وغیرہ ہیں *

وہ قطعہ زمین کا چر بحیرہ حولہ کے مغرب طرف میں واقع ہی اُسکو اس لیے ارض الحنط کہتے ہیں کہ گیموں یہاں بہت عمدہ پیدا ہوتے ہیں فرعم اور جاعولہ اور قباعہ اور ملاحہ اُسکے قریے ہیں اُس نہر پر چر بحیرہ حولہ اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ہی ایک پل ہی جسکو نبات یعقوب اور جسر بنی یعقوب بھی کہتے ہیں اور زعم اُنکا پہاڑ ہی کہ حضرت یعقوب نے جبکہ بین النہرین سے مراجعت کی تھی یہاں

ایک نہر کھدوائی تھی چنانچہ یہہ ذکر تکوین کے (ص ۳۳) میں لکھا
 ہی پل اور کاروان سرا سنہ ۱۳۰۰ یا سنہ ۱۵۰۰ میں بنے ہیں اور وہ
 زمین جو نہر سے مشرق کی جانب ہی اُسکو ارض البئنیہ کہتے ہیں
 منجملہ قبایل یہود کے جو منسی ابن یوسف کے حصہ میں آئی تھی *
 صفد میں عرب کے کئی قبیلے یعنی عرب الاکران اور عرب الشعار اور

ربید اور سواعد اور صویلات وغیرہ رہتے سہتے ہیں *

صفد سے مغرب کی طرف ایک قطعہ ہی جسکو جیل کہتے ہیں
 اور منجملہ اُسکے دیہات کے سماع اور قرشیحہ وغیرہ ہیں اور شیخ صالح
 نوشیحی اسی قرشیحہ سے نسبت رکھتے ہیں یہاں کے باشندے نصاری
 اور دروز اور مسلمان ہیں *

قطعہ جیل سے جنوب کی جانب کو مابین عکا اور طبریہ کے ایک قطعہ
 ہی جسکے دیہات شافور منصورہ اور مغار اور مجدل کروم اور رامہ اور
 کفرعنان وغیرہ ہیں باشندے اسکے دروز اور مسلمان اور نصاری ہیں بھینہ
 اور زیب اور شیخ داؤد اور شعب اور شاعر اور مجدل شہر عکا کے
 اطراف کے گانوں میں اور باشندے بھی اُسکے وہی تین قومیں ہیں *
 بلاد ناصرہ کے گانوں ناصرہ اور کفرکنا اور صغوریہ اور اکسل اور أم جبیل

اور تانا الجلیل ہیں مگر یہہ اب خراب ہیں *

بلاد طبریہ دارالحکومت شہر طبریہ ہی جسکو یوسفوس یہودی
 کے قول کے بموجب ہیرودوس نے آباد کیا تھا اور نام اُسکا طیباریوس
 قیصر کے نام پر رکھا تھا وہاں یہودیوں کا وہ مدرسہ مشہور تھا جسمیں وہ
 حاخام یہودی بھی مدرس تھا جسکو کتاب مشنہ میں تقلیدات یہود کو
 جمع کیا ہی اور وہ سنہ ۱۹۰ سے سنہ ۲۲۰ ع تک زندہ رہا اس مدرسہ
 میں وہ حرکات جو لغت عبرانی میں مستعمل ہیں وضع کی گئی ہیں
 اور اسفار عہد قدیم کو انہوں نے ضبط کیا اس بلاد کو اہل اسلام نے عہد
 خلافت عمر بن خطاب سنہ ۶۳۷ مسیحی میں فتح کیا پھر اہل فرنگ

نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۱۸۷ تک اُنکے قبضہ میں رہا مگر یہو ملک صلاح الدین ایوبی نے بعد جنگ حطین کے اُسکو فتح کیا بعد اسکے سنہ ۱۲۳۰ میں اہل فرنگ نے والی دمشق کے اتفاق سے اُسکو حاصل کیا اور انجام کار اُسکو والی مصر نے سنہ ۱۲۴۷ میں اپنے قبضہ و تصرف میں کر لیا ابتدا سے سنہ ۱۸۳۷ میں نصف سے زیادہ یہہ شہر زلزلہ کے ہل چل سے ویران ہو گیا اور اسکے قریب ایک چشمہ گرم پانی کا ہی اور اُسپر ایک حمام ہی جسمیں لوگ اب نہایا کرتے ہیں ابراہیم باشا حاکم مصر نے اپنے عہد حکومت میں بہت سے مکان بنوائے اور توتے پھوٹے مکانوں کی مرمت کروائی حمام کے قریب ایک بحیرہ ہی بہت بڑا اور وسیع جسمیں ہر چاروں طرف سے پانی آکر جمع ہوتا ہی اور اِس بحیرہ سے کھنی نہر اردن میں جاتی ہی اُس میں موجیں بہت آتی ہیں اور سچھلواں کنوت سے ہیں اور گودا گرد اُسکے باغات اور درخت بہت سے ہیں مجدل اور کرک کفرسبت اور عولم اور سیرین اور حطین اور لوبہ طبریہ کے مکانات اور دیہات ہیں اور اُس میدان میں جو ماہین حطین اور لوبہ کے واقع ہی ایک لڑائی ہوئی تھی جو رقعہ حطین کے نام سے معروف ہی اِس لڑائی میں ملک صلاح الدین ایوبی نے انگریزوں کو ہر چاروں سے گھبرا اور کھیت بھی اہل اسلام کے ہاتھ رہا اُسوقت میں طبریہ اور ناصرہ دونوں فرقہ زیلون کے ماتحت تھے جو اسباط بنی اسرائیل میں سے ہی *

بلاد نابلس کا بیان

یہہ بلاد آٹھ قطعوں میں منقسم ہی *

اول شمال کی طرف قطعہ جانیس ہی جسکو حارتہ شملیہ بھی کہتے ہیں اور مرج ابی عامر میں سے بھی ایک جزو اعظم اسمیں شامل ہی جانیس اور عرائہ اور جلیون جسکا اسم قدیم جلیوع ہی اور ملوک اول کے (ص ۲۱ — ۲۱) میں مرقوم ہی اور نورس جہاں گیموں بہت

۱۸۸۱ء پیدا ہوئے ہیں اور زرغین جسکا نام اصل میں ازراعمل ہی اور ملوک
 ثالث کے (ص ۱۸۰ ع ۲۶) میں مذکور ہی اور سولم جسکو زمانہ
 حکم میں سولم کہتے تھے اور ملوک رابع کے (ص ۴ ع ۸) میں لکھا
 ہوا ہے اور تین جو اصل میں ناہین ہی اور جسکا ذکر انجیل لوقا کے
 (ص ۴ ع ۲۱) میں مرقوم ہے اور بدسان جسکا نام اگلے وقتوں میں
 بیت سان تھا اور ملوک اول کے (ص ۲۱ ع ۱۰ اور ع ۱۲)
 میں لکھا ہوا ہے اور بوقین اس قلعہ کے دیہات ہیں یہہ قطعہ بھی
 ماتحت سبط ایساہر کے ہے جو اسباط بی اسرائیل میں سے ہے *
 قطعہ ثانی حارثہ ہے جسکے دیہات طوباسن اور سیریس اور جدید
 اور شادون اور کفر وغیرہ ہیں *

تیسرا قطعہ شعراویہ ہے جسکی دو قسمیں ہیں شعراویہ شرقیہ شعراویہ
 غربیہ منجملہ اُنکے قند قومیہ اور وسیلۃ الظہر اور دومیہ اور رامہ اور قحطہ اور
 جبج اور ساتور جس میں ایک مشہور قلعہ ہے شعراویہ شرقیہ کے قریب ہیں
 قلعہ مذکور ایک ایسے پہاڑ پر نہایت مقامت کے ساتھ بنا ہوا ہے جس پر تنگی
 اور دشواری راہ کے باعث سے کوئی چڑھ نہیں سکتا احمد پاشا جزار کے عہد
 میں شیخ یوسف جزار لوٹ گیا تھا اور خود احمد پاشا نے اُس قلعہ کا کئی
 مرتبہ محاصرہ کیا اور اُسکے لشکر کے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے مگر فتح نہ کر سکا
 اور جب تک وہ قلعہ قائم رہا منتظر وقت کا بیٹھا یہاں تک کہ سنہ
 ۱۲۱۹ ہجری میں احمد پاشا نے انتقال کیا یہہ شیخ یوسف ایک مدحت
 تک باغی رہا یہاں تک کہ بلاں شعراویہ شرقیہ کے مشایخ بھی عبداللہ
 پاشا سے پھر گئے اور عبداللہ پاشا نے اُنکا محاصرہ کیا امیر بشیر ابن
 امیر قاسم ابن امیر عمر شہابی حاکم جبل لبنان نے دایری اور مردانگی کو
 کلم فرما کے اپنے آدمیوں سے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور چند روزہ محاصرہ
 کے بعد اُسکے قبضہ و تصرف سے متمتع ہوا بعد اُسکے عبداللہ پاشا نے
 اُس قلعہ کو توڑ دھوڑ کر برباد کیا یہہ سب واقعے سنہ ۱۸۴۰ ع کے ابتدا
 میں واقع ہوئے *

دوسری قسم شہزادیہ غریبہ جو مابین شہزادیہ شرقیہ اور بحر کے واقع ہے اور قانون اور دیر اور مصلحہ زیتا اور میتل وغیرہ اسکے دیہات ہیں اس سر زمین میں نہر ابی زاہرہ بہتی ہے اور ان مقامات میں سے جو کثرت بحیرہ پر اس کرم کی جانب جنوب واقع ہیں شہر عقلیت بھی ہے جو اب تک قائم ہے اور عمارات اس میں بڑے بڑے پتھروں کی سنگین بنی ہوئی ہیں مگر یہاں تک دیواریں ہیں کہ رات کو چراغ بھی نہیں جلتا اور وہاں آثار اُس قلعہ قدیم کے بھی موجود ہیں جو اہل فرنگ کا بنایا ہوا تھا اور طنطورہ جسکا نام زمانہ قدیم میں دور تھا اور خرابہ قیساریہ جسکو ملک ہیروڈوس نے آباد کرتے بنام قیصر اغسطس کے قیسریہ نام اسکا رکھا اور قیساریہ فلسطین اب اس لیے مشہور ہوا کہ قیساریہ فیلیس سے ممتاز ہوئے جسکو ہاتھیاں نے بسایا تھا اور ذکر اسکا پہلے بھی ہو چکا منسی بن یوسف کے قبضہ و تصرف میں ہیں *

چوتھا قطعہ وادی شغیر ہے جسکے دیہات بیت امیرین اور یرقہ اور اجنسینا اور رامین اور طول کرم اور سیمطیہ ہیں پہلے زمانہ میں نام اس سیمطیہ کا سامرہ † تھا جیسے کہ ملوک ثالث کے (ص ۱۶ — ۱۳) میں لکھا ہے *

پانچواں قطعہ بیتاوی ہے جو شہر نابلس کے مشرق کی طرف واقع ہے اور جسکے قصبہات بیتا اور ہولہ اور سالم اور یوتدجن جسکا پہا نام بیت داغون ہے اور عقریہ اور سیلون جسکو زمانہ قدیم میں شیلو کہتے تھے اور ماوک اول کے (ص ۱ — ۳) میں بھی نام اسکا لکھا ہے اسی قطعہ کے قصبے ہیں *

چھٹا قطعہ صعب ہے اور حمصہ اور فندق اور غرون اور جلعولہ جسکا جلعال بھی کہتے ہیں اور کفرسایا جسکو انطیفاطروس کہتے تھے اور ایروکسپس کے (ص ۲۲ — ۳۱) میں لکھا ہے اور حرم علی بن علیم

† وہ سامری جسکا گرمالہ مشہور ہے اسی قریہ سے منسوب ہے *

بھڑ اور ارسوف کے قریب واقع ہی اسی قطعہ کے قصبہ ہیں اور یہہ سارے قصبہ سب سبطافرام اسرائیلی کے ماتحت ہیں اور سبطافرام اور سبطا منسی کے حصوں کی سرحد طاعورہ سے یافا تک بھڑ سے قریب اور نہر اردن تک شرقاً مستد ہی اور مقامات اسکے مقابل ہیں نہر اردن سے بطرف مشرق جبل عجلون اور جبل صلت اور جلعان میں اور یہہ سب سبط جان کے ماتحت ہیں اور اس سے جنوب کی طرف سبطوریل کے حصہ میں ہی *

ساتواں قطعہ جورہ عمرہ ہی دوزین جسکے شیخ حسن بوزینی ہیں اور رجیشہ ابیا اور رافید وغیرہ اس قطعہ کے قصبہ ہیں * آٹھواں قطعہ جورہ مرداء ہی اور عدن ابوس اور حواریہ اور فرخہ اور ثبن اور ساریہ وغیرہ اسکے قصبہ ہیں *

بیان شہر نابلس

نابلس کا نام قدیم شہر ہی چنانچہ تکوین کے (ص ۱۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۷) میں یہی نام لکھا ہی اسمیں نہریں اور باغات بہت سے ہیں یہہ شہر جبل عیال اور جبل عزیم کے درمیان میں واقع ہی شیخ عبدالغنی نابلسی کہ جو علم تصوف اور صناعت شعر میں مشہور و معروف ہیں اسی شہر سے منسوب ہیں دمشق شام میں پیدا ہوئے اور نابلس میں بارہویں قرن ہجری میں وفات پائی یہہ شہر سبط منسی اسرائیلی کے تحت حکومت ہی اکثر باشندے یہاں کے مسلمان ہیں قبلہ منوچزار اور دیوطقان کے بڑے اکثر اسی قصبہ میں رہتے سہتے ہیں اور ان بلاد کے مشایخ اور حاکم ہیں *

شہر یافا

بھڑ کے کنارہ یہ واقع ہی اسمیں بیابان اور باغات بہت ہیں اور اسکی عمارتیں قہایت مضبوط اور ساری پتھر کی بنی ہوئی ہیں یہاں تک کہ بڑے بڑے دروازے یہی پتھر کے ہیں اور کال وہ چیزیں جو ان بلاد میں

پیدا ہوتی ہیں یہاں آکر بکٹی ہیں۔ یہہ شہر (۵۳، ۵۴) طول
شرقی اور (۲، ۵۴) عرض شمالی میں واقع ہے۔ اسمیں اور اورشلیم میں
چالیس میل کا فاصلہ ہے باشندے اسکے قریب نو ہزار آدمیوں کے
ہونگے *

شہر رملہ

شہر یافا سے جانب جنوب شرقی تین گھنٹہ کی راہ پر زمین سر سبز
اور سیراب میں واقع ہے سلیمان بن عبدالملک بن مروان اموی نے اسکو
آباد کیا تھا ایک مدت تک انگریز اس پر قابض رہے مگر سلطان صلاح الدین
بن ایوب نے سنہ ۵۵۳ ہجری میں انگریزوں سے چھینا ابوالفدا نے
غریزی سے روایت کی ہے کہ رملہ شہر قدیم نہیں بلکہ شہر لد قدیم تھا
مگر سلیمان بن عبدالملک نے اسکو ویران کر کے رملہ کو آباد کیا انتہی کلامہ
بعد اسکے پھر انگریزوں نے اسکو لے لیا اور سنہ ۱۲۶۶ مسیحی تک اسپر
قابض متصرف رہے یہاں تک کہ پھر سلطان بیبرس اسپر غالب آیا او اسیوقت
میں شہر یافا تو بھی اُمنے فتح کیا یہہ حال ایک ہرانی جامع مسجد
میں جو رملہ کے قریب ہے ایک پتھر پر لکھا ہوا ہے شیخ خیرالدین
رملی مصنف فتاویٰ خبریہ جو فتواؤں کے نوڈیک بہت معتبر ہے یہیں
کے آٹھ اور پندرہ شہر اقلہ و فوا میں امراء بغی طغی کی دارالامارت تھیں *

شہر لد

رملہ سے شمال شرقی کی طرف ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہے
اسمیں ایک بڑا کنیسہ مارجر جس کے نام کا ویران پرا ہے پہلے یحییٰ
میں یہہ شہر بہت بڑا تھا اور اہل فرنگ اور مسلمانوں کی لڑائیوں کے
باعث سے نہایت شہرت کو پہونچا تھا رملہ اور یافا اور لد کے گرد اگر
اصلاک اور فریہ بہت سے ہیں اور اکثر باشندے اسکے مسلمان
ہیں *

اورشلیم کا پیمانہ

یہہ قدس شریف کے نام سے معروف ہے اور یہہ، کئی سبب سے تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور ہے اگرچہ فی زمانہ یہاں سی ہات اُسکی باقی نہیں رہی مگر بیاعت اُن مقامات مقدس کے جو وہاں مشہور و معروف ہیں اور اُسکے اطراف کے قُرب و جوار میں جہاں نصارے سب طرف سے جوق جوق آکر زیارت کرتے ہیں اب تک عظمت و بزرگی اُسکی تھوڑی بہت قائم ہے گرد اُسکے ایک شہر پناہ ہے جو سلیمان علیہ السلام نے سنہ ۹۲۸ میں بنائی تھی اور اُسکے چار دروازے ہیں دروازہ غربی کی طرف ایک قلعہ نہایت پرانا ہے اور گرداگرد اُسکے خلیج ہے اور دروازہ جنوبی کے قریب متحراب داؤد ہے گمان کرتے ہیں کہ داؤد نبی یہیں مدون ہیں اور مشرق کی طرف شہر پناہ کے اندر حرم شریف ہے اور یہہ ہیکل قدیم کی جگہ پر بنی ہوئی ہے ابوالفدا نے لکھا ہے کہ وہ عمارت جو صخرہ پر بنی ہوئی تھی خراب ہوگئی مراد اُس عمارت سے ہیکل ہے اور اُس صخرہ پر بناعت دشمنی کے یہودیوں نے شہر کی غلاظت ڈالی یہاں تک کہ عمرالقدس نے اسکو فتح کیا اور جب کہ بعض لوگوں نے صخرہ کا مقام اُسے بتایا تو اُسنے اُس صخرہ کو پاک صاف کرکے اُسپر ایک مسجد بنوائی اور وہ مسجد بہت مدت تک بُنی رہی یہاں تک کہ ولید بن عبدالملک وہاں کا حاکم ہوا چنانچہ اُسنے اُس صخرہ کا ایک قبہ یعنی گنبد بنوایا جو اب تک قائم ہے انہی کلامہ یہہ واقعہ سنہ ۶۶ ہجری میں واقع ہوا تھا مگر کنیسہ قیامہ جسپر لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہہ حضرت مسیح کی قبر پر بنا ہے وہ شہر میں داخل ہے مگر یہہ صحیح نہیں ہے کہ وہاں حضرت عیسیٰ کا مزار شریف ہو اِس لیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شہر سے باہر دفن کیئے گئے تھے اور اورشلیم اُنکی تسبیت سابق میں بہت بڑا تھا اور اگر فرض کریں کہ یہہ مکان شہر پناہ سے باہر تھا تو یہہ بات لازم آتی ہے کہ یہہ

شہر قلعہ سے شمال شوقی کی طرف پھر گیا ہو یہاں تک کہ حرم شریف کے قریب ہو گیا ہو اور پھر خاص شمال کی طرف پھر گیا ہو یہاں تک کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جگہہ اُسوقت میں شہر پناہ کے داخل تھی اور اس صورت پر چاہیئے کہ جنوب اور شمال کی طرف بہت وسیع اور عریض ہو اور بیچ میں سے تک بصورت ہالو کی گڑھی کے اور یہہ ایسی عجیب غریب شکل ہے کہ کسی اور جگہہ ہوا اس کے معلوم نہیں ہوتی شمال عربی کی زمین شہر سے بلند ہے اور یہہ دلت آبادی شہر اور شہر پناہ کی نسبت خلف حکمت ہے غرض کہ باعتبار ان ملاحظوں کے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ یہہ کنیسہ قبر مسیح علیہ السلام پر نہیں اور اب قبر کی جگہہ کسکو معلوم نہیں ہے اللہ جل شانہ نے اُسکو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا جس سے کہ حضرت موسیٰ کی قبر کو یہودیوں سے مخفی رکھا اس شہر کے گرداگرد بکتر شمال اور مغرب کی طرف کے سوائے کئی وادی محبط و حاصو ہیں چنانچہ جانب جنوب وادی ابن ہبنوم ہے اور مشرق کی طرف وادی قدرون جسکو وادی یہوشافا بھی کہتے ہیں اور وہاں باغ جسمانیہ ہے اور برکت سلوان اور ایک گانو ہے جسکو سلوان بھی کہتے ہیں اور شہر کے قریب مشرق کی طرف جبل زیتون اور اُس سے مشرق کی طرف قریہ بیت عنیا ہے جسکو اب عازریہ کہتے ہیں کہ عازر † وہاں مجسم کھڑا ہے اور جنوب غربی کی طرف اورشلیم سے دو گھنٹہ کی راہ پر بیت اللحم ایک قریہ ہے جو داؤد علیہ السلام کا گانو ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اسی قریہ میں پیدا ہوئے تھے *

شہر حبرون

جسکو خلیل بھی کہتے ہیں قدس سے جنوب کی طرف ایک معزین پر واقع ہے اور یہہ وہ پرانا شہر ہے جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام رہتے تھے اور اپنی

* یہہ وہ شخص ہے کہ جسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کیا تھا *

مستورانہ سمیت اُسی جگہ مدفون ہوئے عہد بنی اسرائیل میں یہ شہر بھی لویہ کے ایک شہروں میں سے تھا اور یہ سبط یہودا کے حصہ میں ہی جو سے کہ سبط نہیام کے حصہ میں اور شلیم ہی یہودی اور وہاں کے اکثر لوگ اس شہر کو نہایت بزرگ جانتے ہیں *

شہر غزہ

جنوب غربی کی طرف شہر خلیل سے ذبہ منزل کے فاصلہ پر واقع ہے جو بلاد شام میں منجملہ بلاد مصر کے پہلا شہر ہے اور اسکو غزہ شام اس لئے کہتے ہیں کہ عمرو ابن عبدالمناف یعنی امیر ہاشم جد امجد رسول خدا صلعم کے ہرسم تجارت وہاں آئے تھے اور وہیں پر انہوں نے وفات پائی ابن حوقل نے لکھا ہے کہ ہاشم بن عبدالمناف کی قبر یہاں ہی اور اسام شافعی یہاں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب ایام جاہلیت میں جبکہ راہزنی کیا کرتے تھے یہاں قید ہو گئے تھے اس سبب سے کہ یہ قصبہ اہل حجاز کی راہ میں واقع ہے یہ ایک قصبہ ہی باغات وغیرہ اسمیں بہت ہیں کنارہ بھر پر اسمیں کچھ درخت کھجور اور انگور کے ہیں اور درمیان اس قصبہ اور بھر کے ریت کے ٹیلے ہیں اور قریب ان ٹیلوں کے باغات ہیں اور اسمیں ایک چھوٹا سا قلعہ بھی ہے انتہی کلامہ اس قصبہ سے شمال کی طرف بھر کے کنارہ پر شہر عسقلان ہے اسمیں بھی آثار قدیمہ ہیں اور یہ اطراف بلاد فلسطین میں داخل ہے اور یہ سبط دان اور سبط شمعون اسرائیلی کے حصہ میں ہے *

شہر عرقلے کو بعضہ ضلع مصر سے جانتے ہیں اور بعضہ علانہ فلسطین سے اور یہ غزہ سے جنوب غربی کی طرف کنارہ بھر پر واقع ہے اور اسکے ہرچلر طرف بالو ہے اور آثار قدیمہ بھی اسمیں ہیں *

تمام ہوا حصہ سوم یعنی اُن ممالک کا بیان جو قطعہ ایشیا کے مغربی طرف پر واقع ہیں آئندہ جو جنوباً واقع ہیں بیان کیا جاوے گا *



NO. 15
GEOGRAPHY
PART IV.

Complete and Revised English Edition

By

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SHERB.

—REVISED EDITION—

Contributed to and published by the All-India
Scientific Society.

1871.

Printed at the Indus Press.—Allighat.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمیٰ ہوا کہ فریب

حصہ چہارم



مولفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پلہری سہور جس کو انہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرما کر حق طبع اُسکا
سہی ٹیپک سوسائٹی علیحدہ کو مرحومہ فرمایا
اور

سہی ٹیپک سوسائٹی نے ہاتھ لگا کر علم اسی کو
چھاپ کر شائع کیا

علیحدہ

مسمیٰ ہوا کہ فریب

سنہ 1291 ھ

Price 11 annas,
per Copy.

جلد 15

NO. 15.
GEOGRAPHY
PART IV.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allypore
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allypore

رسالہ علم جغرافیہ

مسمیٰ بمراۃ غریب

حصہ چہارم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر یادری سہور جس کو انہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے قالیف فرما کر حق طبع اُسکا
سپین ٹیفک سوسائٹی علیحدہ کو مرحمت فرمایا

اور

سپین ٹیفک سوسائٹی نے بنظر افادہ عام اِس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیحدہ

مطبعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۱ ع

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKU OF ARGYLL
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY



اس کتاب کو

بقام نامی

جناب ہز گریس۔ ٹیوک آف آرگائل

کے

سیس ٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

جغرافیہ حصہ چہارم

| نمبر صفحہ | مضمون |
|-----------|----------------------------------|
| ۱ ... | ایشیا کے جنوبی ممالک کے بیان میں |
| ۲ ... | بلاد عرب کا بیان |
| ۸ ... | بلاد عرب کی ندیوں کا بیان |
| ۲ ... | بیان ہواء بلاد عرب |
| ۹ ... | بیانی غلہ بلاد عرب |
| ۲ ... | بیان حیوانات بلاد عرب |
| ۱۰ ... | بیان معدن بلاد عرب |
| ۲ ... | بیان تجارت بلاد عرب |
| ۱۲ ... | بلاد عرب کے مشہور شہروں کا بیان |

پانچویں فصل

| | |
|--------|--|
| ۱۱ ... | بلاد فارس غربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں |
| ۲۵ ... | بیان رودھائے بلاد ایران |
| ۲ ... | بیان ہواء مملکت ایران |
| ۲۶ ... | بیان زمین مملکت ایران |
| ۲۷ ... | بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران |
| ۲ ... | بیان مصنوعات مملکت ایران |
| ۲۹ ... | ملک ایران کے شہروں کا بیان |
| ۳۳ ... | بلاد فارس شرقی یعنی افغانستان اور بلوچستان کا بیان |
| ۲ ... | افغانستان کا بیان |
| ۳۶ ... | بلوچستان کا بیان |

چھٹی فصل

| | |
|--------|-----------------------|
| ۳۷ ... | ہندوستان کے بیان میں |
| ۳۹ ... | بیان رودھائے ہندوستان |

| نمبر صفحہ | مضمون |
|------------|--|
| ۳۰ ... | روڈ گنگا کا بیان |
| ۳۱ ... | برہم پتر کا بیان |
| ۳۲ ... | نربدا اور تاپتی کا بیان |
| ۳۳ ... | روڈھائے دکن کا بیان |
| ۳۴ ... | ہندوستان کے صوبوں اور بڑے شہروں کا بیان |
| ۳۵ ... | جمالیہ کی کوهستانی ریاستوں کا بیان |
| ۳۶ ... | صوبہ پنجاب کا بیان |
| ۳۷ ... | بیان ملک سندھ |
| ۳۸ ... | بیان ملک راجپوتانہ |
| ۳۹ ... | بیان ملک مالوہ |
| ۴۰ ... | بیان صوبہ کچھہ بھوج |
| ۴۱ ... | بیان صوبہ گجرات |
| ۴۲ ... | بیان ملک ہندیل کھنڈ |
| ۴۳ ... | ملک دکن کا بیان |
| ۴۴ ... | مملکت ہندوستان کے چوتھے قسط کا بیان |
| ۴۵ ... | جزیرہ سیلان یعنی لنکا کا بیان |
| ۴۶ ... | سیلان کے خاص شہروں کا بیان |
| ساتویں فصل | |
| ۴۷ ... | ممالک متوسط ہند و چین کے بیان میں |
| ۴۸ ... | صوبہ اران کا بیان |
| ۴۹ ... | صوبہ پیکو کا بیان |
| ۵۰ ... | صوبجات تنسوم کا بیان |
| ۵۱ ... | مملکت برہما کا بیان |
| ۵۲ ... | ملایا کا بیان |
| ۵۳ ... | مملکت صوبہ آنام جسکو کوچن چون بھی کہتے ہیں |

اتھریں فصل

| | |
|--------|----------------------------|
| ۵۴ ... | مجموعہ الجزائر کے بیان میں |
|--------|----------------------------|

جغرافیہ

حصہ چہارم

ایشیا کے جنوبی ممالک کے بیان میں

بلاد عرب کا بیان

اہل عرب نے بلاد عرب کا نام جزیرۃ العرب رکھا ہے مگر حقیقت میں یہ جزیرہ نہاں ہے *

حد شمالی اسکی فلسطین اور کچھ موریہ اور الجزیرہ ہے *
مشرقی الجزیرہ اور عراق عرب اور بحر فارس کے جسکو خلیج عجم بھی کہتے ہیں اور کچھ بحر الہند حد جنوبی بحر ہند *
مغربی بغاز باب المندب اور بحر احمر کے جسکو بحر قلزم بھی کہتے ہیں اور بغاز سوئیز اور کچھ بغاز شام *

یہ ملک (۹۲۴) سے (۵۵) تک عرض شمالی میں اور (۵۳۴) سے (۵۹) تک طول شرقی میں واقع ہے طول اعظم اسکا میل جغرافیہ سے چودہ سو میل اور عرض اعظم گیارہ سو پچاس میل و قہ اسکا گیارہ لاکھ میل مربع ہے اور باشندے اسکے ایک کروڑ کے قریب ہیں اور یہ پانچ حصوں پر منقسم ہے *

اول یمن دوسرا حجاز تیسرا تھامہ چوتھا نجد پانچواں یامہ کہتے ہیں کہ سر زمین بحرین عراق میں داخل ہے مگر در حقیقت وہ بلاد عرب میں سے ہے لیکن عراق کے متصل *

قسم اول — یمن یہ کنارہ بحر قلزم کے قریب ہے تھامہ کے جنوب نہی باب المندب تک اور وہاں سے بحر ہند کے کنارہ پر سے ہوتا ہوا مدخل

خلیج عجم تک اور عمان سے خلیج عجم کے کنارہ پر ہوتا ہوا بھڑوں تک پس بھڑ اسکے تینوں طرف سے محیط ہے اور چوتھی طرف ارض تھامہ اور یمامہ اور بھڑین ہے *

حضر موت اور شجر اور مہرہ اور عمان اور بھڑان یہ سب اسکے اقسام ہیں اور کبھی شجر کو عمان کی طرف بھی مضاف کر کے شجر عمان کہتے ہیں۔ وجہ تسمیہ یمن کی یہ ہے کہ یمن یمن سے مشتق ہے یعنی اگر کعبہ شریف سے مشرق کی طرف منہ کیا جاوے تو یمن یمن کو یعنی سودھی طرف واقع ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ شام بھی بسبب واقع ہونے بطرف شمال کے شام کے نام سے موسوم ہے *

قسم دوم — حجاز جو بھڑ احمر کے قریب تھامہ سے ایلہ تک پہلا ہوا ہے مکہ معظمہ اور مدینہ شریف (جسکا اصلی نام یثرب ہے اور اسے مدینۃ الرسول بھی کہتے ہیں) اسی قسم میں داخل ہے۔ وجہ تسمیہ حجاز کی یہ ہے کہ حجاز بمعنی حاجز یعنی ایک شیء جو چیزوں کے بیچ میں ہونے والی کو کہتے ہیں چونکہ یہ نجد اور تھامہ کے درمیان میں واقع ہے اس سبب سے نام اسکا حجاز رکھا گیا *

قسم سوم — تھامہ ہے جو بھڑ احمر کے کنارہ پر حجاز اور یمن کے بیچ میں واقع ہے یمن اسکی جنوب کو ہے اور حجاز شمال کو پڑا ہے *

قسم چہارم — نجد ہے اور یہ شمالاً شام اور شرقاً عراق اور غرباً حجاز اور جنوباً یمامہ سے محدود ہے سر زمین اسکی بلاد عرب میں بہت اچھی ہے چنانچہ ارض العالیہ اسمیں ایک مقام ہے — نقل ہے کہ اس ارض العالیہ میں بسوس ایک عورت تھی اور اسکا بھتیجا جساس بن مرہ شیبانی تھا بسوس کی ایک اوتننی سراپ نامی کلوب ابن ربیعہ کے گھر میں ابگرد چلی گئی جو بکر ابن وائل کے قبیلہ سے تھا اور اُس نے مرہ کی کا ایک اثنا تیرہ سالہ بیٹی کلوب نے طہش میں آکر ایک تیرہ سالہ تھیں اور اس سے چار بیٹے اور قبیلہ کلوب میں چار بیٹے برس آکر ایک تیرہ سالہ تھیں اور لوٹے

رہی اسی سبب سے عرب میں جو لوگوں کی کہ ایک محدث تک رقم دیتی
 ہی ضرب المثل کے طور پر اسکو حرب بسوس کہتے ہیں اور اسبیس جنبل
 عنک ہی زبان عربی جہاں کے باشندوں کی بولی زمانہ اسلام کے بعد تمام
 ملک عرب سے الفصح سبھی گئی ہی *

قسم پنجم — یمامہ مابین نجد اور یمن کے واقع ہی اور مشرق
 کی طرف بصرین اور مغرب کی جانب حجاز سے ملا ہوا ہی اور اسکو
 عروض بھی کہتے ہیں اس سبب سے کہ یہ مابین یمن اور نجد کے
 عارض ہی — ابواسحق اطلخری نے لکھا ہی کہ زمین عرب میں ایلہ
 کی طرف ایک جمل ہی کہ جو نبہ بنی اسرائیل کے نام سے معروف ہی
 اگرچہ دیار عرب سے متصل ہی لیکن دیار عرب میں سے نہیں اور
 اہل عرب کے واسطے اسمیں پانی اور چراگاہ بھی نہیں ہی انتہی کلامہ —
 یہ قسم اُس خط مفروض سے جو بحیرہ لوط جنوبی سے راس حلیج ایلہ
 تک بحر احمر سے کہنچا ہوا ہی مغرب کی طرف واقع ہی اسکو ہریہ
 طور سینا بھی کہتے ہیں پہلے سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد نے اُس بلاد میں
 آکر بود و باش اختیار کی اور اُن سے کئی قبیلے وہاں پیدا ہوئے اور کئی
 پشتیں ہو گئیں اکثر میں سے جنگلوں میں رہنے لگے اور ایک قوم سے
 سے ایسے محتاط ہو گئے کہ اُنکی کچھ رسم مقررہ باقی نہیں رہی انہیں
 سب لوگوں کا نلم بادئہ عرب ہی پس اُن میں سے کئی قبیلے مشہور
 ہوئے چنانچہ عاد بن عوص بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام زیادہ تر
 مشہور قبیلہ ہی جسکا ذکر سفر تکوین کے (ص ۱۰ ع ۲۲ و ع ۲۳)
 میں لکھا ہی جو حقیر موت کے ریگستان میں ٹہرا کرتے تھے اور نمود
 بن جاش بن آدم بن سام بھی ایک قبیلہ ہی جسکا ذکر تکوین کے
 (ص ۱۰ ع ۲۳) میں لکھا ہی پہلے یہ لوگ یمن میں
 رہتے تھے حمیر بن عبدشمس نے جسکا لقب سیا تھا ان کو وہاں سے نکال
 دیا چنانچہ انہوں نے حجاز میں جو خنجاز میں واقع ہی جا کر ہود و باس

۲۲ اختیار کی چنانچہ یہ بات ضرب المثل ہو گئی ہے کہ قوم عرب جبکہ متفرق ہو جاتی ہے تو یہ مثل کہا کرتے ہیں — (لعبت بہم ابدی سب) یعنی سہا کے ہاتھوں نے ساتھ اُنکی بازی پیش کی — اور علم بھی ایک قبیلہ ہی اولاد لون بن سام علیہ السلام سے چنانچہ تکیوں کے (ص ۱۰۰ — ۴۲) میں مذکور ہے — اور جدیس بھی ایک قبیلہ ہی اولاد جاشر سے جسکا ذکر پہلے تحریر ہو چکا ہے یہ دونوں قبیلے ساتھ رہتے تھے ایک بار ان میں باہم تلوار چلی جب سے اُنہوں نے بادیوں میں رھنا اختیار کیا چنانچہ عقیقہ بذات عدان جدیسہ جسکو شمس کہتے تھے اُسکو عملاق ہادشاہ طم نے (جو بدکار اور ظالم تھا) اپنے گھر میں چھپا لیا تھا اُس کے بھائی اسود نے اِس بات پر غیرت کھا کر اپنی قوم جدیس سے مدد لی اور طم پر چڑھائی کر کے اُنکو ہلاک کیا بعد اُسکے طم کے بچے کچھ لوگوں نے حسان بن تبع سے مدد لیکر جدیس کو ہلاک کیا عرضہ اسطور حیر یہ دونوں قبیلے تباہ ہو گئے — یمامہ ایک قبیلہ ان دونوں قبیلوں کا بنایا ہوا ہے جسکو جون کہتے ہیں — یا قوت نے مشترک میں لکھا ہے کہ یمامہ میں جدیس قوم کی ایک عورت جو کے رھنی والی جسکا نام خدام جدیسہ تھا اور بسبب زرقیت چشم کے اُس کو زرقا کہتے تھے تو ان دن کی مسافت کی شے اُس کو دکھلائی دیتی تھی اِسیلئے عرب لوگ تیز نگاہ والے شخص کو (ابصر من زرقہ البصر) کہتے ہیں اور ایک قبیلہ جرہم ہے اور عمالیق بن البغاز بن عیسو بھی ایک قبیلہ ہے جسکا ذکر تکیوں کے (ص ۲۶ — ۱۲) میں لکھا ہے یہ قبیلہ بھی قبائل باد یہ عرب میں سے معروف ہے یہاں تک کہ جو شخص پہ بات کہے کہ میں اُن کے دوستوں میں سے ہوں تو کوئی بدو اُس کو نہ لوٹکا اور بنی قحطان بن عابر بن سالم بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام نے بھی بلاد عرب کے اطراف یمن میں سکونت اختیار کی تھی چنانچہ سفر تکیوں کے (ص ۱۰۰ — ۲۵ — سے ۳۰ تک) میں

لکھا ہی اور نام اُن کی نسل کا عرب العویا ہی۔ یمن اور حجاز کے بادشاہ
 بھی قحطان کی نسل میں سے تھے چنانچہ جس نے یمن میں پہلے پہل
 بادشاہی کی عرب بن قحطان تھا بعد اُس کے یثعجب بن یثعجب اور بعد اُس کے
 عیدشمس بن یثعجب جس کا لقب سبا تھا اور اُن کی اولاد حمیر اور کہلان
 اور عمرو اور اشعر اور عاملہ تھی عرب العربی انہیں کی اولاد میں سے ہیں
 اور جس نے حجاز میں پہلے پہل بادشاہی کی جرہم بن قحطان تھا
 بعد اُس کے عبداللہ بن جرہم بعد اُس کے جرہم بن عبد بالیل پھر
 عبدالمدان پھر نغیلہ بعد اُس کے عبدالمسیح پھر وہ مضاض جس نے
 اہنی بیٹی رعلہ کا نکاح اسمعیل بن ابراعیم خلیل اللہ سے کر دیا تھا پھر عمرو
 بن حارث بعد اُس کے مضاض بن عمرو اور بعضے ہادیہ عرب میں کے
 عرب العربیہ ہیں اور یہ جرہم ثانی کا قبیلہ ہی جو اپنا نسب کو اسمعیل سے
 نہیں بلکہ عدنان سے بناتے ہیں کیونکہ اسمعیل اور عدنان کی بود و باش
 میں کئی پہاڑوں کا فرق تھا چنانچہ بعضوں کے نزدیک آٹھ پہاڑوں کا
 اور بعضوں کے نزدیک سات پہاڑوں کا بعض کے نزدیک تین پہاڑوں کا
 عدنان کے کئی قبیلے ہیں از انجملہ ایہ قبیلہ نہر جس کا لقب قریش ہی
 وہ زیادہ تر مشہور ہی اور اس قبیلہ سے آل قریش ہی جو کعبہ اللہ کے
 متولی تھے کہتے ہیں کہ پہلے یہ قوم بشراکت بنی اسمعیل متولی
 تھی جبکہ ثابت بنی اسمعیل نے وفات پائی تو مضاض بن عمرو جرہمی کی
 اولاد کعبہ کی متولی ہوئی مگر جب خزاعہ نے مکہ پر غالب ہو کر پھر قریش
 کو متولی بنایا اور ارث جرہم کو وہاں سے خارج کر دیا پھر وہ ابوغبشان ملکائی
 اور صبا خلیل بن جسر خزاعی تک وہاں کے متولی رہی بعد اُس کے قصی
 بن کلاب قرشی نے انہوں کو شراب پلا کر حالت نشہ میں کعبہ کی کنجیہیں
 خرید لیں جبکہ ابوغبشان ہوش میں آیا نہایت نادم ہوا لیکن اُس
 ندامت سے کچھ فائدہ نہوا چنانچہ وہ بات ضرب المثل ہو گئی ہی عرب
 کہا کرتے ہیں (اخسرو من ادبی غبشان) اور عرب ایام جاہلیت میں عبادت

بائبلہ کئی طور پر کیا کرتے تھے اور انکے بت اور معبود بہت تھے۔ جیسے لبت اور عزے اور ہبل اور نمر اور سواع اور یغوث وغیرہ اور اکثر ستاروں کو جیسے سورج اور چاند اور عطارد اور مشتری وغیرہ کو پوجا کرتے تھے اور انکے نام بھی ایسے ہی ہوتے تھے جیسے عبدالعزے اور عبدالیغوث اور ونیم اللات اور عہد الشمس اور عبدالمشتري وغیرہ اور انکی بلاد میں نصاریٰ اور یہود اور مجوس بھی بہت رہتے تھے اہل عرب زمانہ قدیم میں فصاحت بلاغت اور سخاوت و شجاعت اور شاعری میں نہایت مشہور تھے یہاں تک کہ ابنک بھی وہ ضرب المثل ہیں اور انہوں نے وقت معرور کو رکھے تھے کہ اسوقت ایک جگہ مجتمع ہو کر خرید اور فروخت اور تفاخر اور مشاعرہ کیا کرتے تھے تعلقات سب سے کہ جو مشہور اور معروف ہیں انہیں لوگوں نے کہہ کر کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے علماء اہل اسلام نے ان اشعاروں کی فصاحت اور صناعیت کی شرح کی ہیں جو آج کل بہت ہی پائی جاتی ہیں سنہ ۶۲۲ ع مسیحی میں اسلام نے ظہور پایا اور اکثر اہل عرب نے اس دین متین کو قبول کیا سنہ ۲۷۷ ہجری میں طائفہ قرامطہ نے جنکا ذکر صحیفہ (۱۰۶) میں مذکور ہے قوت اور مکنت حاصل کر کے کوفہ اور بصرہ اور ارض بحرین کو فتح کیا اور ابی طاہر خلیفہ قرامطہ کا بڑا لشکر جمع کر کے مکہ کو آیا اور قریب تیس ہزار آدمی دیسی اور یودیسیوں کو قتل کر کے بیت اللہ سے حجر اسود کو لے گیا *

آخر صدی مذکور اور ابتدائے صدی حال میں طائفہ وہابیہ نے قوت حاصل کی جو عبدالوہاب تیمی راریا واقع نجد کے رہنے والے سے منسوب ہیں اور اُس زمانہ میں محمد سعود علوی جو شہر کا حاکم تھا عبدالوہاب کا شریک و معاون ہو گیا تھا بعد اُسکے عبدالعزیز بن سعود قائم ہوا اور وزیر بغداد نے ان دونوں سے مدد طلب کر کے لشکر عظیم سے بغداد کو فتح کیا یہ فتح سنہ ۱۲۹۳ ع میں بنام زید بن مساعد شریف مکہ کے قائم ہوئی اور عراق میں بھی خرابی واقع ہوئی چنانچہ انہوں نے مسجد علی پر

غالب ہو کر اُسکو تباہ اور خراب کیا سنہ ۱۸۰۳ ع میں عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کو بارہ ہزار فوج دیگر طائف اور مکہ کی طرف بھیجا اُس نے ان دونوں کو فتح کر کے جدہ کا محاصرہ کیا ہی تھا کہ ناگاہ عبدالعزیز کے مرنے کی خبر پہونچتی وہ سنتے ہی داریا کو واپس چلا آیا اور پھر سنہ ۱۸۰۴ ع میں لشکر کشی کر کے حجاز اور مدینہ کو لیکر سنہ ۱۸۱۵ ع تک اس پر قابض اور متصرف رہا *

ابراہیم باشا حاکم مصر نے ان کے اخراج کا قصد کر کے فوج کشی کی اور بعد کئی لڑائیوں کے فتحیاب ہو کر حجاز سے اُن کو نکال دیا۔ سیمون نے پچاس برس کی عمر میں موضع تب سے داریا میں وفات پائی *

بلد عرب نصف سے زیادہ ویران اور بے آباد ہی اُن صحرائوں میں بارش کم ہوتی ہی اور نباتات بھی کم اُگتی ہیں صرف اُس قدر ہوتی ہی کہ بددی لوگ اپنے چار پائے چرا لیتے ہیں مگر ان صحرائوں میں پہاڑ اور وادی بہت سرسبز و شاداب ہیں خصوصاً حضر موت اور شجر کے پہاڑ جو بلد یمن میں سے ہیں *

اس کے سلسلہ پہاڑوں میں سے جبل شراہ ہی جو ایلہ کے قریب احرا سے عقبہ تک ہی اور جنوباً بصر احمر تک چلا گیا ہی اور عرض اُس کا مابین چالبس اور اسی مہل کے پور وہ سلسلہ وہاں سے مشرق کی طرف بھر کے یمن اور عدنان سے گذرتا ہوا خلیج فارس تک اور وہاں سے بحرین ہر ہوتا ہوا فرات کے مصب تک چلا گیا ہی *

شہر سے مشرق کی طرف طی کے آجا اور سلمیٰ دو پہاڑ ہیں حجاج کوئہ کے راستہ میں پڑتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ طی کے تین پہاڑ ہیں: آجا اور سلمیٰ اور عوجا نقل مشہور ہی کہ آجا ایک شخص تھا جو سلمیٰ پر عاشق تھا اور عوجا ان دونوں کا کلفتا تھا پس اُن تینوں کو ان

تینوں پہاڑوں پر سولی دی گئی تھی یہی باعث ہے ان پہاڑوں کو ان کے نام سے موسوم کیا اور کوہ جودی بھی جبال طی میں سے ہے *

دوسرا جبل عارض ہے جو شمالاً اور جنوباً لغبا ہے کنارہ جنوبی اُس کا بلدیمن کے متصل صعدہ کے قریب سے شروع ہو کر شمالاً خلیج معجم کے نزدیک تمام ہوا ہے اس پہاڑ پر ہجر ایک شہر ہے جس میں کھجور کے درخت اور چشمیں بہت ہیں اور اس سے بطرف شمال جبل احد اور جانب جنوب جبل عیر ہے اور حجاز کے پہاڑوں میں سے جبال مکہ اور جبال منیٰ ہے جسکو جبال اخاشب بھی کہتے ہیں اور اخاشب ایک اور کالا پہاڑ بھی ہے جبل آجا کے قریب اور مابین ان دونوں پہاڑوں کے ریت ہے مگر بہت دور تک نہیں ہے *

بلاد عرب کی ندیوں کا بیان

بلاد عرب میں کوئی ندی ایسی نہیں ہے کہ جسمیں کشتی چلے اگرچہ اس بلاد کے پہاڑوں سے کئی ندیاں نکلی ہیں لیکن گرم بالو میں رہ جاتی ہوں بھر تک نہیں بہتیں صناعہ يمن کے قریب ایک چھوٹی سی ندی ہے کہ وہ بھر ہند میں جا کر گرتی ہے اور دوسری بلاد بنی مہرہ میں ایک اور ندی ہے جو بھر ہند میں جا کر ملی ہے *

بیان ہوائے بلاد عرب

اس بلاد کے پہاڑوں کی ہوا معتدل ہے بخلاف وہاں کے وادیوں کے جہاں کی ہوا بہت گرم ہے شمال يمن میں اسازہ کے مہینے سے اگھن تک اور يمن سے مشرق کی طرف اگھن سے پھاگن تک اور حضر موت میں پھاگن سے بیساکھ تک بارش ہوتی ہے بلدیوں میں اکثر بارش بہت ہوتی ہے جس سے زمیں بھی سرد ہو جاتی ہے اور نہاتات صحرائی بھی کچھ اگتے ہیں اور اتفاقاً کبھی لو چلتی ہے جس سے نہاتات مرجھا جاتی ہیں *

بیان غلہ بلای عرب

بلایہ عرب میں کچھ بیداراری نہیں ہوتی مگر چنے اور وہ غلے جنکے واسطے تھوڑا پانی بھی کافی ہوتا ہی پیدا ہوتے ہیں اور پہاڑ اور وادیوں میں جس جگہ کہ زمین اچھی ہی اور ملاحیت تباہیت اور درخت کی رکھتی ہی اُس میں جھاڑ اور گوگلی کے درخت اور بہت مہندی امرک سونٹھ اور چنبیلی اصلی چوہارا گنا گھوڑ جو سبیتھ قوہ تیغ یمنک مرچ بیکن ایلوا اور مہوجا بھہ میں اتار بادام بستہ زردآلو سبب بھی انجیر گلاب لیموں فرگس بنفشہ شقایق تیل ارنڈ کھیرا ککڑی خربوزہ تربوز اور کیلہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں اور طلح جسکا گوند صمغ عربی کہلاتا ہی اور کھوپڑہ اور لدان کے درخت وغیرہ ایسکے اطراف جنوبی کی زمین بہت اچھی اور خوب سوسر و شاداب ہی اسی سبب سے رومانہوں اور یونانیوں نے جنوبی سمت کا نام عرب سعیدہ اور شمالی طرف کا نام عرب صغریہ رکھا ہی *

بیان حیوانات بلای عرب

گھوڑے یہاں کے نہایت مشہور ہیں اور اونٹ بھی یہاں بہت ہوتے ہیں چنانچہ وہ لوگ ان پر اپنی اوقات بسر کرتے ہیں اور وہاں ان سے کام بہت پوتا ہی اور گدھے بھی نہیں بیل گائے گورخر بھی ہیں اور جنگلی بھیڑیں سوئو خرگوش اور ہرن بہت ہیں اور پیابانوں میں شیر بچو چیتا بھیڑیا جنگلی بکریاں اومڑی اور نیولہ اور جنگلی چوہے ہوتے ہیں (کتاب دستور میں لکھا ہی کہ جنگلی چوہے کے دو پر ہوتے ہیں اور اطراف جنوبی میں نسٹاس ایک جانور ہوتا ہی جو بھل اور میوہ وغیرہ بہت کھاتا ہی) بلکہ عرب کے پرندوں میں سے بہتر مرغ ہنس چرخ چکور کوا تغدری کیموشہری اور چنگلی کد پہاڑ شاہیں اور ہمدہ وغیرہ بہت ہیں اور بچر احمر میں دریائی

پرندے اور جو دریا کہ اسکو محیط ہی اُس میں مجھلیاں اور کچھوے اور لے
شہروں اور صحرائے نجد میں سائپ بدھو سوس مار مورچہ اور
رتیلہ وغیرہ اور تہوہی ان بلاد میں نجد کے جنگل سے آکر اکثر باغات کو
قباء کرتی ہی *

بیان معادن بلاد عرب

زمانہ قدیم میں بلاد عرب میں کانیں بہت تھیں فی زمانہ کم ہیں
یمن کے ملک میں سونے اور چاندی کی کانیں اکثر نہیں جس پر
باشعہ یمن کے فتح کیا کرتے تھے اب بعض بعض مقامات بلاد عرب
میں لوہے تانبہ اور رانکہ کی اور یمن میں مہرہ یمنی اور عقیق یمنی
کی اور خلیج فارس اور اطراف عمان اور بحرین میں موتی نکلتے
ہیں بیشک بلاد عرب میں بہت سی کانیں ہیں کہ وہ اب تک ظاہر
نہیں ہوئی ہیں *

بیان تجارت بلاد عرب

جب تک کہ مغرب اور ہندوستان کا راستہ نہیں کھلتا تب تک
راس خشمید پر تجارت خوب ہوتی تھی کیونکہ اُس پر سے اکثر اشیائے
تجارت یورپ اور ہندوستان کو آتی جاتی تھی جبکہ یہ راستہ کھل
گیا آمدرفت اسباب تجارت کی اُن بلاد سے موقوف ہوئی اور تجارت
وہاں کی کم ہوگئی اب وہاں سے بن یمنی تہوہ لاتے ہیں خصوصاً شہر
مضا جہاں کا تہوہ بن حجازی کے نام سے معروف ہی اور صف عربی
لوبان ایلوا مرمرکی اور سنا کالی مرچ مہندی اور عود اور دوائیں
وغیرہ اور بلاد افرنک سے انواع و اقسام کے کپڑے اور چاندی لوہا تانبہ
راتگ اور ہتیار اور شورہ بلاد عرب کو لیجاتے ہیں اور بلاد حبش سے
بکریاں ہاتھی دانت اور مشک اور افریقہ کے اطراف شرقیہ سے سونا
ہاتھی دانت کھربا اور لونڈی غلام اور مصر سے جانور شکر اور زیت اور
ہندوستان سے السی اور روٹی اور برشام سے صابون بلاد عرب میں لیجاتے

ہیں اور یہ سب اشیاء تھکاتے ہوئے بڑے بڑے جنگلوں میں اونتوں پر جایا کرتے ہیں چند سال سے جو راستہ ہندوستان کا اسکندریہ مصر سوئیس اور عدن پر سے ہو کر کھلا ہوا ہے اکثر سیاح اور سوداگر بعض واس امید کے اسی راہ سے آیا جایا کرتے ہیں کیونکہ وہ راہ بحر احمر میں جاتی ہے بے عاف کثرت پنہروں کے کہ جن سے گشتی اور جہاز ٹوٹ جاتے ہیں مخطور ہے اور ایسی خراب دھاریں جنکی مار دھار سے جہاز کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے *

بحر احمر شمال کی طرف دو خلیجوں میں منقسم ہے بطرف مشرق خلیج عقبہ اور بجانب جنوب خلیج سوئیس اور اُس گوشہ میں جہاں یہ دونوں ملی ہیں طورسما اور جبل حوریت واقع ہے جس جگہ اللہ جل شانہ نے بنی اسرائیل کے واسطے بواسطہ حضرت موسیٰ کے شریعت نازل فرمائی تھی — یہ پہاڑ درحقیقت دو پہاڑوں سے ملا ہوا ہے ایک جبل یہودیہ ہے جو شمال شرقی کی طرف جنوب سے مغرب کی طرف لگا چلا گیا ہے — دوسرا راس خلیج سوئیس کی طرف سے آیا ہے اور جہاں یہ دونوں ملے ہیں وہاں کئی تلے ہیں ہر ایک تیلہ کا نام عربوں کے ہاں مقرر ہے چنانچہ جبل فیران جسکا اصلی نام سفر تکوین کے (ص ۲۱) اور تنزیہ کے (ص ۳۳) میں فاران لکھا ہوا ہے اور جبل موسیٰ اور جبل فریع اور جبل کاترینا وغیرہ ہیں — طورسینا فی زماننا جبل موسیٰ کے نام سے معروف ہے اس پر طائفہ روم کا ایک دیر بنا ہوا ہے یہ نہایت قلب جگہ ہے کوئی راستہ اس پر چڑھنے کا نہیں ہے بجز ایک دروازہ کے جو زمین سے ۲۸ فٹ بلند ہے یہ دیر عرض شمالی سے (۵۵°۳۲'۲۸) اور طول شرقی سے (۱۸°۵۸'۵۳) میں واقع ہے بلندی اس کی باعتبار سطح سمندر کے سات ہزار پانسو فٹ ہے — اور جبل کاترین (۸۶۰۰) قدم بلند ہے — اور جبل موسیٰ سے راس محمد نک جہاں بحر احمر سے دو خلیجیں نکلتی ہیں ایک سلسلہ پہاڑ کا ہے جسکا نام جبل طارقا ہے اور اس سلسلہ

کی چوڑیاں خلیج عقبہ کے قریب جو مغرب کی طرف ہی مستقیم
 ارتفاع ہیں آٹھ سو سے دو ہزار قدم تک بلند اس اطراف میں یہم کے
 کھڑوں کی مانند کھڑے ہوتے ہیں جہاں کے درخت کا پوست کھاتے ہیں
 اور اس سے ایک قسم کا گود جسے منہ کہتے ہیں نکلتا ہے حزا اس کا
 مہکتا ہوتا ہے طائفہ روم کے ہادی اُسے جمع کر کے بیچتے ہیں تنہ میں
 جبل موسیٰ اور حدود فلسطین کے درمیان بدوؤں کے کئی قبیلے ہیں
 چنانچہ صوالحہ سعیدیہ عوامہ علیقات مزیہ بنی سلیمان اور تباہ
 وغیرہ *

اس خلیج پر داخل بحر میں ایلہ ایک شہر فی زمانہ ویران
 چڑھی حبش اور عرب یمن کے بیچ میں یہاں لڑائی ہوئی تھی
 فنواس حمیری بادشاہ یمن عرب جو حبش کی قید میں تھا لڑائی سے
 پہلے بحر میں گود کرتوب مرا یہ شہر وادی عرب کے کنارہ پر ہی
 تُوادی مذکور ایلہ سے بحیرہ لوط تک اور شرقاً جبل شراہ تک وسیع ہی
 اس کا ذکر پہلے مذکور ہو چکا ہے *

اس جبل شراہ سے کرک کیطرف ایلہ کی نصف مسافت کی مازند
 جبل ہارون ہی جہاں ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی مدفون ہیں یہ
 حال سفر عدد کے (ص ۲۰ ع ۲۲ سے ع ۲۸ تک) لکھا ہے *

اس سے مشرق کی طرف وادی موسیٰ ہی شہر ہمرہ قدیم یہیں
 تھا جسکو یونانی اور رومانی قصبہ عربیہ صحریہ کہتے تھے — قلعہ عقبہ
 اب کچھ قابل اعتماد نہیں ہے مگر کججاہ مصر کی فرودگاہ ہی
 اور اس کو عقبہ ایلہ کہتے ہیں کیونکہ اور قلعے بھی عقبہ کے نام سے مشہور
 ہیں جیسے عقبہ فردق وغیرہ *

بلاد عرب کے مشہور شہروں کا بیان

اس بلاد کے مشہور شہروں میں سے شہر مکہ ہی جو حجاز میں
 داخل ہی اور یہاں ایسے وادی میں واقع ہے جو پہاڑوں کے بیچ میں ہے

کھٹکاری وغیرہ یہاں کچھ نہیں ہوتی۔ طول اس شہر کا شمال سے جنوب تک قریب نو میل کے ہی اور عرض اُس کا (۵۵) میل چل اُبی قییس سے جو اُسکے اوپر مشرق کی طرف سے مشرق ہی اُس کی چل عمیق علیٰ تک جو اُس کے غریبی طرف سے مشرق ہی ایک میل (۵) اس شہر میں کوفی پانی کا چشمہ بجز چاہ زمزم کے نہیں ہی + مگر اس پانی کا بسبب زخموں اور پتھریوں کے دھوٹے جانے کے پینے کے قابل نہیں ہی شریف ابن یسی سے منقول ہی کہ خلیفہ مقتدر باللہ ہدیہ کی راہ بہت دور سے اس میں پانی لایا تھا اُس شہر میں ایک مسجد حرام ہی کعبہ اُس کے بیچ + ہیں ہی اندرون مکہ کو بکہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ اس کی یہہ ہی کہ بکہ بمعنی اڑدحام کے ہی چونکہ اڑدحام خلایق وہاں بہت ہوتا ہی اُس سبب سے اُس کو بکہ کے نام سے نامزد کیا اہل مکہ حاجیوں سے تجارت کر کے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں باشندے اس شہر کے پیچس ہزار کے قریب ہں *

• مکہ سے مغرب کی طرف بحر احمر کے کنارہ پر شہر جدہ ہی یہہ مکہ کا فرضہ ہی اور وہ (۶۷۵) طول شرقی میں (۱۳۳۳۵۹) عرض شمالی میں واقع ہی گرد اس کے شہر بناہ ہی باشندے اس کے اہل ہند اور یمن اور مصر و شام اور مغرب اور بلاد ترک سب ہارہ ہزار کے قریب ہیں اور یہہ چشمے کا پانی پیتے ہیں تھوہ اور اشیاء ہند کی تجارت اہل فرنگ اور اہل مکہ و مدینہ سے کہا کرتے ہیں مکہ کے مقامات مشہور میں سے صفا اور مروہ ہیں جو جبل اُبی قییس کے متصل ہی اور وادی منی اور جبال عرفات اور مزدلفہ جسکو جمع بھی کہتے ہیں اور بطن محضر وغیرہ اور مکہ سے جانب جنوب چیل ثور ہی اسمیں ایک غار مشہور ہی اور ثبیر بھی ایک پہاڑ ہی جو منی اور مزدلفہ

+ مکہ میں ایک کنوا نہیں بلکہ زور چار کنوئیں ہیں موف کتاب کا ہدیہ

سے نظر آتا ہی مکہ کے قریب آؤر کئی پہاڑ ہیں۔ کہ وہ بھی سوائے
جبل مذکور کے ٹیبیر کے نام سے موسوم ہیں چنانچہ ٹیبیر الزنج ٹیبیر المروج
ٹیبیر الضفرا ٹیبیر القضع ٹیبیر غیناء اور ٹیبیر احلب جسے آٹھ بھی کہتے ہیں
اور ٹیبیر ایک چشمہ کا نام بھی ہی بلاد مرینہ میں واقع ہی *

اور مکہ سے شمال مغرب کی طرف حدیبیہ ایک قریہ ہی بعضے
کہتے ہیں کہ حل میں داخل ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حرم میں
واقع ہی *

ایلہ سے مشرق کی طرف مائل بہ جنوب شہر تبوک ہی جو مدینہ
اور دمشق کے بیچ میں واقع ہی وہاں سنہ ۹۰۰ ہجری میں مسلمان
اور روم کے مابین ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی *

تبوک سے شرقاً مائل بہ شمال دومہ جندل ہی نفل ہی کہ
ایک شخص مسمی اکیدر شہر دومہ کا رہنے والا جو عراق میں ابن السمر
کے قریب واقع ہی اطراف شام کے نبی کلیب کا حاکم تھا اور سیر کرتا
بھرتا تھا راہ میں ایک یرانا شہر دیکھا کہ بالکل ویران ہو گیا تھا صرف
کچھ کھنڈر باقی رہ گئے تھے اور اُسیں ایک مکان باقی تھا اُس کو جندل
کہتے تھے جب کہ اکیدر اُس طرف سے لوٹا اُس ویران شہر کو پھر آباد کیا
اور زیتون وغیرہ کے درخت بھی اُس میں لگائے اور دومۃ العراق سے فرق
کرنے کے لیئے اُس کا نام دومہ جندل رکھا تبوک مذکورہ کی لڑائی کے
سال میں خالد بن ولید نے اُسکو فتح کیا ایام جاہلیت بنی کلیب میں
وہاں ایک بت ودہ نامی تھا کہ دومۃ الجندل اور تبوک اور اطراف شام
کے لوگ اُس کی زیارت کو جایا کرتے تھے زہیر بن حباب کلیبی اور
زہیر بن شریک کلیبی اِس شہر کے مشہوروں میں سے ہیں *

اور حجر بکسر مہملہ و سکون جیم ایک شہر ہے دومہ جندل سے
جانب جنوب شام کے حاجی یہیں آکر اُترا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ
ثمود کا شہر تھا اور حجر بہ فتحیں قطعہ یمامہ میں شہر یمامہ کے قریب

واقعہ ہی بنی حنیفہ اور بعض اہل مصر یہاں آکر اترتے ہیں اور بنی حنیفہ بکر بن وائل کی اولاد میں سے ہیں جنہیں سے ایک شخص مسلمانہ کذاب ہوا تھا جو نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور عرب مستعربہ قبلہ ربیعہ الفرس میں سے ہیں جنہیں کے امام حریری مصنف کتاب مقامات حریری مشہور ہیں امام مذکور قریہ مشان میں رہتے تھے۔ حنجر مذکور میں بہت لوگوں کی قبریں ہیں جو مسلمانہ کذاب کی لڑائی میں بدور خلافت ابو بکر صدیق مارے گئے تھے *

بلاد عرب میں کئی مقام کے نام سے موسوم ہیں چنانچہ حجر اشدہ اور حجر بنی سلیم دیار بنی عقیل میں اور حجر دوس جہاں دوس اور کثانہ میں لڑائی ہوئی تھی *

دوسرے ایک جنگل بھی بلاد عذرہ اور غطفان میں اور یمن میں بھی کوئی مقام اسی نام سے مشہور ہے * حجر سے مشرق کی طرف تھما ایک قصہ ہے جسمیں ایک قلعہ ہے قلعہ تبوک سے بھی پراپا طے کی قوم اسمیں رہتی ہے اُنکا ایک قلعہ ابلق الفرد کے نام سے معروف ہے جسے سموال بن عادیاہ یہودی نے بنایا ہے *

تیمہ سے شمال مشرق کی طرف شہر ثعلیبہ ہے گرد اسکے شہر پناہ ہے اور پانی یہاں بہت ہے اور یہہ حجاج عراق کی نہائی راہ میں واقع ہے اور تیمہ سے جنوب شرقی کی طرف فید ایک مقام ہے جو نجد کے ملک میں شمار کیا جاتا ہے اور یہہ مقام حجاج عراق کی نصف راہ میں واقع ہے وہ راہ جو آجا اور سلمی کے فریب کوخہ پر ہو کر جاتی ہے *

حنجر سے بطرف مغرب مائل بجنوب بحر کے کنارہ پر مدینہ ہے اسمیں ایک کنواں ہے کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اس سے پانی پیا تھا چنانچہ سفر خروج کے (ص ۲) میں لکھا ہے اُس کنوئیں کا نام

اہل عرب کے نزدیک یثعرب ہی اور اس سے جنوب شرقي کی طرفہ
بحر کے قریب یثعرب ہی جہاں اولاد حسن بن علی بن ابی طالب
رہتی تھی اور اس سے ایک منزل کے فاصلہ پر بحر کے قریب ایک
بندر ہی جو اُسکا فرضہ کہلاتا ہی اور قریب اسکے مشرق کی طرف
جبل رضوی ہی اس پہاڑ سے حجر مس یعنی سفک خارہ لوگ دور
دور ملکوں کو لپھاتے ہیں *

اس سے سات منزل کے فاصلہ پر شہر مدینہ ہی جسکا نام اصل میں
یثرب ہی لیکن چونکہ لقب اُسکا مدینہ زیادہ مشہور ہو گیا ہی اس لیے
وہ اسی نام سے کہلاتا ہی یہہ شہر کف دستہ میدان میں آباد ہی
اس سے بطرف شمال جبل احد ہی اور اُس سے جانب جنوب
جبل ثبر کہچور کے درخت اسمیں بہت ہیں زمین اسکی سہر
حاصل نہیں ہی اس لیے اکثر اشیاء ضروری پہلی مصر سے
یثعرب کی راہ آتی ہیں باشندے اس کے ہندو ہزار کے قریب ہیں
اکثر لوگ اُس کو مدینۃ الرسول اور بعضے طیبہ بھی کہتے ہیں
مدینہ سے شمال کی طرف چالیس منزل کے فاصلہ پر خیبر ہی اس میں
یہودی بہت رہتے ہیں یہہ لوگ نہایت مکار اور بد طبیعت اور بے وفا
ہیں مگر ان میں سے سموآل بن عادیا یہودی وفاداری میں ضرب المثل
تھا کہتے ہیں کہ اولاً عالمقہ پھر بنی عتوہ بنی اسد بن دبیعہ یہاں کے
حاکم تھے ہوا یہاں کی نہایت خراب تھی ایک قسم کی تپ درد سر کے
ساتھ جسے حسی صائب کہتے ہیں اکثر پیدا ہوتی تھی کہچور یہاں
اس کثرت سے ہوتی ہی کہ لوگ اُس کو دور دور لپھاتے
کرتے ہیں *

مدینہ سے جنوب شرقي کی طرف ایک رات دن کی راہ پر شہر
نجاہ ہی جو مدینہ کا فرضہ یعنی پرست کہلاتا ہی عبدالملک بن
نخس جاری احوال وغیرہ اسی کی طرف منسوب ہیں *

اُس سے جنوب شرقی کی طرف ایک منزل ہر ایک چشمہ ہی جسکو بدر کہتے ہیں اور اِسکے قریب ایک گاؤں ہی اُس کا بھی نام بدر ہی جس میں مسلمان اور اہل قریش مشرکین کے بیچ لڑائی ہوئی تھی اور مسلمانوں نے فتح پائی یہہ لڑائی بہت مشہور ہی اُسکو بدرالقتال اور بدرالمعد بھی کہتے ہیں اسود بن زبیعہ بن مطلب بن نوفل قرشی جو مشرک تھا اسی لڑائی میں مارا گیا تھا *

بدر سے جنوب شرقی کی طرف حصہ ایک مقام ہی جو اب وہران ہی اِس کے اور مکہ کے بیچ میں مسلمان ہی جہاں حجاج مصر اور شام گھرا کرتے ہیں اِس کو سدج عثمان بھی کہتے ہیں *

مکہ سے مشرق کی طرف جبل غزوان کے بیچ میں طائف ہی یہہ مقام حجاز میں نہایت سرد ہی کہونکہ کبھی کبھی برف پہاڑ کی چوٹیوں پر گرتی ہی اور ہائی کو جماتی ہی صبرے یہاں بہت پیدا ہوتے ہیں اُس کے قریب باغ بہت ہیں اور بداعت اُن چشموں اور ندیوں کے جو اس پہاڑ سے نکلی ہیں خوب سرد رہتی ہیں کلاب اور انکور بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہی باشندے اِس کے قبیلہ ثقیف میں سے ہیں جسموں سے کلیب بن یوسف ثقفی شام کا حاکم تھا جو حجاج کے نام سے معروف تھا — یہہ قوم قیس عیلان میں سے ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اہاد میں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ قوم ثمود میں سے ایم جاہلیت میں طائف میں ایک بت اُن کا تھا جسکو لات کہتے تھے *

یمامہ اور تھامہ کے بیچ میں شہر عکاظہ جس میں ہر روز بازار لگتا ہی اور ہر سال اطراف و جوانب سے عرب لوگ وہاں جمع ہوا کرتے ہیں اور باہم مشاعرہ اور خوشیاں کیا کرتے ہیں اور مہینے بیس روز تک وہاں رہتے ہیں *

صناعہ بلاد عرب کے مشہور شہروں میں سے یمن کا ایک قصبہ ہی عرش شمالی اس کا (۲۱۰۰) ہی کہتے ہیں کہ یہہ دمشق کی مانند ہی

اور بسبب کثرت درختوں اور نہروں کے ہوا۔ یہاں کی معتدل ہی بازار اس کا نہایت خوش قطع اور وسیع جنمیں خرید اور فروخت بہت ہوتی ہی زمانہ قدیم میں یمن کے بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا اُسی کا اُس کے قریب ایک عالیشان محل بنا ہوا ہی اُس کو خمدان کہتے ہیں ملک حبش نے بادشاہ سیف بن ذی یزن الصہری سے اُسکو لے لیا تھا جسوقت میں کہ اُس نے یمن پر چڑھائی کی تھی *

صنعا سے جنوب شرقی کی طرف شہر مارب ہی جسکو شہر سدا بھی کہتے ہیں عبدالشمس سباء نے اس میں ایک دیوار بنا کی تھی جسکے سبب سے بہت مدت سے سیلاب وہاں نہیں آیا تھا اس دیوار کے قریب بہت لوگوں نے مکانات بنا کر ہودہاں اختیار کی اتفاقاً ایک بار استدر بارش ہوئی اور سیلاب آیا کہ وہ دیوار گر پڑی اور بہت مخلوق اُس کے صدمہ سے ہلاک ہو گئی اِس سیلاب کا نام سبل العرم ہی اِس کے سبب عربوں کے بہت سے قبیلے متفرق ہو گئے اِس کا ذکر پہلے بھی مذکور ہو چکا ہی *

اس کے اطراف میں پتھروں پر بخط حمیری جو حمیر بن سبا کی طرف منسوب ہی تکیے کھدے ہیں فی زمانہ وہ خط کوئی نہیں پڑ سکتا بعض کہتے ہیں کہ یہ عاد اور ثمود کے وقت کے ہیں اور حمیر کی طرف اِس سبب سے منسوب ہیں کہ حمیر نے ثمود کو یمن سے نکال دیا تھا پس وہ حجر میں جا کر رہا *

صنعا سے شمال غربی کی طرف صعدہ ہی یہاں کے چمڑے اور دباغت اِس کی مشہور ہی لوگ تجارت کے واسطے یہاں سے اور شہروں کیطرف لیجایا کرتے ہیں *

صنعا سے مغرب کی طرف بحر احمر کے کنارہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر شہر زبید ہی اور اُس کا فرضہ یعنی ہرمت علاقہ ہی جو بحر پر واقع ہی *

اس سے جانب جنوب بحر احمر کے کنارہ پر شہر مَحَا ہی جہاں کا بن یعنی قہوہ مشہور ہی وہاں سے سوداگر اطراف میں لپیٹایا کرتے ہیں اصل قہوہ اسی شہر کی طرف منسوب ہی لیکن عوام الناس غلطی سے مکہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اُس کو قہوہ حجازی کہتے ہیں — یہہ شہر (۲۰،۹۰) عرض شمالی اور (۲۰،۵۳) طول شرقی میں واقع ہی مکانات اُس کے ہختہ ستنبن اور باشندے اُس کے پانچ ہزار کے قریب ہیں *

اس سے چار منزل اور صنعاء سے چہہ منزل پر بیت الفقیہ ایک مقام ہی قہوہ رہیں پیدا ہوا ہی ہر چار طرف سوداگر وہاں آتے ہیں اور بن خرید کر لپیٹاتے ہیں *

بحر ہند کے کنارہ پر شہر عدن ہی یہہ شہر جہازوں کی لنگر گاہ ہی پہلے یہاں کی تجارت بڑی مشہور تھی لیکن اب اعتبار کے قابل نہیں رہی اس کے گردنواح کی زمین خشک خراب ہو کر طرح کی ہی اب یہہ شہر اہل فونگ کے ماتحت ہی اُن کے جہاز ہندوستان سے سوئیس کو اسی راہ سے جاتے آتے ہیں *

جزیرہ سقطرہ بھی یمن کے تابع ہی جہاں کا صبر سقوطری یعنی ابلوا مشہور ہی اور یہہ سب شہر شاہ یمن کے ماتحت ہیں جو بڑا بادشاہ مستقل بنفسہ ہی *

شہر مسقط بلاد عمان کا قصبہ ہی باشندے اس کے ایک لاکھ کے قریب ہیں *

احساء بلاد بحرین کا ایک قصبہ ہی جسمیں نہریں بہت ہیں اور چشمے گرم پانی کے وہاں جاری ہیں غوطہ دمشق کے قریب کھجور کے درخت بہت کثرت سے ہیں کہ لوگ یہاں سے کھجور یمامہ کیطرف لپیٹاتے ہیں اور گیہوں سے مبادلہ کر لاتے ہیں *

احساء سے شمال کی طرف خلیج عجم کے کنارہ پر قطیف ایک مقام ہی جہاں بھر سے موتی نکالے جاتے ہیں اس میں بھی کھجور کے درخت بہت ہیں احساء میں اور اُس میں دو منزل کا فاصلہ ہی اور بصرہ سے چھ منزل کا اور کاظمہ سے چار منزل کا اُس کے قریب خلیج عجم میں بحریں کے کئی جریرے ہیں وہاں ایسے موتی نکلتے ہیں کہ اُس کی مانند تمام دنیا میں کہیں نہیں ہوتے *
 کاظمہ شہر اہلہ سے جانب جنوب خلیج عجم کے کنارہ پر واقع ہی بعضے اس کو عراق میں جانتے ہیں *

قصبہ احساء سے بطرف جنوب مائل بغروب شہر یمامہ ہی یہ شہر بہت بڑا ہی نہریں اور کھجور کے درخت اس میں بھی بہت ہیں قریب اس کے ایک وادی ہی جسکو خرچ کہتے ہیں اس وادی میں بہت گانڑیں آباد ہیں گیارہوں اور جو خوب پیدا ہوتا ہی یہ شہر مسیلمہ گذاب کا ہی جو بنی حنیفہ میں سے تھا جسکا ذکر پہلے مذکور ہوا *

اور بلاد عرب کے قدیم شہروں میں سے مہجم ایک شہر ہی جو زبید سے شمال شرقی کی طرف واقع ہی اس میں اور صنعاء میں چھ منزل کا فاصلہ ہی *

اور سر زمین زبید میں جانب جنوب حصن نعر ایک قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر ہی یمن کے بادشاہ اسی قلعہ میں رہا کرتے تھے *
 صنعاء سے مشرق کی طرف جون کے کنارہ پر داخل بحر میں شہر ظفار ہی یہ بلاد شجر کا ایک قصبہ ہی جہاں ہندوستان کے درخت مثل کھویرہ اور پان وغیرہ کے بہت ہوتے ہیں اور ہندوستان سے وہاں اشیائے تجارت بھی جایا کرتی ہیں *

ظفار سے شمال کی طرف رمال الاحقاف ہی جو بلاد عاد میں سے ہی *

سمند کے شمالی طرف صناعہ سے دس منزل اور يمن کے شمالی
 پہاڑوں پر شہر بخران واقع ہے جو مذانی میں کہلاتی ہے سبہ کی جاگیر
 میں تھا ایام جاہلیت میں اُن کا وہاں ایک بت تھا جسکو یعوق
 کہتے تھے *

اہل عرب کے اشعار میں پہاڑوں اور وادیوں اور باغوں کے نام بہت
 لکھے ہوئے ہیں جہاں وہ جا کر اونٹوں اُسی کا ایک دام رکھ دیتے پھر
 اُس کو کسی کے نام سے منسوب کر دیتے مثلاً برقاء جندب برقاء شملیل
 اور برقاء الاجدین وغیرہ کہ قریب سولہ ناموں کے برقاء نام پر ہیں اور
علیٰ ہذا القاس برقہ کے نام پر قریب نوے مقاموں کے نام ہیں چنانچہ برقہ
نہدی برقہ احواز اور برقہ اجدان وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذی پر جیسے
ذی سلم ذی الغضا ذی قار اور ذی طلوع وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذات پر
چنانچہ ذات السدوم ذات حرمل اور ذات عرق وغیرہ اور لفظ بطن پر
چنانچہ بطن انف بطن مرد بطن آیز اور بطن الحار وغیرہ کہ قریب پیس
 مقام کے اسی نام سے ہیں لیکن اب اہل عرب میں اگلی سی فصاحت
 نہیں رہی اس ليئے بہت سے مقامات کے نام بھی بھول بھال گئے ہیں *

پانچویں فصل

بلاد فارس عربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ بلاد عجم فی زمانہ ہمیں ملکوں میں منقسم ہے
 ایران افغانستان اور بلوچستان *

ایران کو فارس بھی کہتے ہیں پس مملکت ایران افغانستان اور
 بلوچستان سے مغرب کی طرف ہے اگرچہ فارس ایک ضلع ہے
 اضلاع مملکت ایران میں سے لیکن اُس ضلع کے نام سے تمام مملکت
 کو بلاد فارس کہتے ہیں یہ مملکت ان حدود اربعہ کے ساتھ
 محدود ہے *

شمالاً کچھ حصہ ارمینیا اور گرجستان کا اور بحر خزر اور کچھ بلاد تاتار جو مملکت مستقل ہی *

شرقاً افغانستان اور بلوچستان *

جنوباً بحر ہند اور خلیج فارس *

غرباً خلیج فارس اور عراق عرب اور کردستان اور کچھ حصہ الجزیرے کا *

رقبہ اسکا ہائیچ لاکھ میل مربع ہی اور باشندے اسکے ایک کروڑ بیس لاکھ کے قریب ہیں — یہہ مملکت آٹھ ضلعوں میں منقسم ہی *

اول آذربائیجان جو ارمینیا گرجستان اور الجزیرے کے قریب ہی *

دوسرا گیلان جسکو گیل بھی کہتے ہیں اور یہہ مابین آذربائیجان اور بحر خزر کے واقع ہی آذربائیجان بطرف مغرب اور بحر خزر بطرف مشرق *

تیسرا مازندران جو گیلان سے مشرق کی طرف ہی اور بحر خزر سے جانب جنوب *

چونہا بلاد جبل اسکو عراق عجم بھی کہتے ہیں یہہ آذربائیجان اور مازندران سے جنوب کی طرف واقع ہی *

ہائیچوائی خوزستان جو عراق عرب کے مشرق کی طرف واقع ہی *

چھٹا فارس ہی یہہ خلیج فارس سے شمال مشرق کی طرف ہی *

ساتواں کرمان جو فارس سے مغرب کی طرف ہی اور بلوچستان اور افغانستان سے مشرق کی طرف اور کچھ خلیج فارس اور کچھ بحر ہند کے قریب ہی *

آٹھواں خراسان جو شمالاً بلاد تاتار سے اور شرقاً افغانستان اور جنوباً کرمان اور غرباً فارس اور بلاد جبل اور مازندران سے محدود ہی *

خوزستان زمانہ قدیم میں مملکت بابل کا ایک حصہ تھا اور فارس مملکت خود مستقل تھی اور حصہ شمالیہ مملکت آئور کے ماتحت تھا پھر مستقل ہو کر قوی ہو گئی اس مملکت کو مملکت مادی کہتے تھے بادشاہ فارس نے بادشاہ مادی کی لڑکی سے شادی کی اس سے سنہ ۵۸۰ قبل از حضرت مسیح کے ملک فارس پیدا ہوا جو خسرو کے نام سے معروف ہے جس نے فارس اور مادی کو ایک مملکت کر لی سنہ ۳۳۰ قبل مسیح تک جب تک کہ سکندر نے دارِ یوس پر فتح پائی یہ دونوں ایک ہی مملکت رہی بعد وفات سکندر کے یہہ بلاد سلوقس میں ہو گئی پھر قبیلہ فرنیوں حاکم ہوئے اور انہوں نے دوسری حکومت قائم کی اور روم کو بلاد فارس اور مادی سے نکال دیا اور یہہ سلطنت بعد سنہ ۲۶۰ ع کے فارسیوں میں ساسانی بادشاہ ہوئے اور یہہ منسوب ہیں ساسان کی طرف جو بلاد خراسان کا ایک ضلع ہے اس مملکت کے بادشاہ کسراے عجم کہلاتے تھے اس زمانہ میں مابین شاہ ایران اور سلطان روم کے لڑائی ہوا کرتی تھی کبھی یہہ غالب ہوتے اور کبھی وہ آخرش مسلمانوں نے فتح پائی پہلی لڑائی قادسیہ کوفہ کے قریب ہوئی تھی جو عراق عرب سے مغرب کی طرف ہے بعدہ یہہ سلطنت قائم ہونے دولت سلجوقیہ کے سنہ ۱۰۵۵ ع تک خلفاء کے ماتحت رہی لیکن درمیان میں سلاطین سامانیہ نے قبل از قیام دولہ سلجوقیہ کے ماوراء النہر کو لے لیا تھا اس لئے دولت اسماعیلیہ قوی ہو گئی تھی بعدہ تاتاریوں کا جمع بلاد پر تسلط ہو گیا اب بھی اسی خاندان کی سلطنت ہے اور مسکوب یعنی روس نے بھی اس مملکت میں سے کئی ملک وسیع جہات گرجستان اور اطراف شمالی آذربائیجان وغیرہ میں سے دبا لئے اس لئے یہہ مملکت نسبت سابق کے کم رہ گئی *

زمین اس مملکت کی بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند ہے اور پہاڑ اور وادیاں اور نہایت بھی (میں بہت ہیں اسکے سلسلہ جبال

میں سے ایک وہ سلسلہ ہے جو گیلان اور مازندران میں واقع ہے اور
 سلسلہ کوہ کردستانی جو جنوب شرقی کی طرف سے شروع ہو کر خودستلی
 اور فارس اور کرمان پر سے ہوتا ہوا چلا گیا ہے اور سلسلہ جبال
 عراق عجم وغیرہ بھی اسی سلسلہ کا ٹکڑا ہے اور ایسے ہی اس ملک
 میں جنگل اور صحرا بھی بڑے بڑے وسیع ہیں زمین انکی شور
 ریتیلی ہے از انجملہ صحرائے رمل اسود ہے جو خراسان سے شمال
 شرقی کی طرف واقع ہے اور صحرائے خراسان جو صحرائے کرمان
 کے متصل ہے — رقبہ ان دونوں صحرائوں کا ایک لاکھ چالیس
 ہزار میل مربع ہے انکے اتنے طویل طویل ہونے سے کوئی انکے پیچھے
 ہو کر نہیں گذر سکتا ایک ملک سے دوسرے ملک کے جانے والے اُسکے
 گرد پھر کر بڑی مشقت سے جایا کرتے ہیں اس صحراء میں نمکین
 بحیرے بھی کئی ایک ہیں از انجملہ ایک بحیرہ ارمیہ ہے جو
 آذربائیجان سے شمال غربی کی طرف واقع ہے طول اس بحیرے کا نوے
 میل اور عرض بتیس میل ہے مگر عمق یعنی گہرائی اسکی چار ہاتھ
 سے زیادہ نہیں ہے — وہ پہاڑ جو اسکے گرد و نواح میں ہیں انہیں
 سے قریب چودہ ہندویں کے ٹکڑے اس بحیرہ میں آکر ملی ہیں
 اُس مقام پر اس بحیرہ کا پانی بھی بتیس فٹ کے قریب اونچا
 اُٹھتا ہے کہتے ہیں کہ اسکا پانی بحیرہ اود کی مانند بہاؤ اور کڑوا ہے
 مچھلیاں اس میں زندہ نہیں رہ سکتیں اُس مقام کو بحیرہ تلا کہتے
 ہیں *

فارس سے مشرق کی طرف ایک اُڑ بحیرہ ہے طول اسکا ساٹھ
 میل ہے علاوہ انکے اور کئی بحیرے ہیں جیسے بحیرہ شہراز وغیرہ
 مگر انکے ذکر کی کچھ حاجت نہیں ہے *

بحیرہ ارمیہ کے قریب ایک ایسا حوض ہے کہ پانی اچھیں کچھ
 مدت تک رہنے سے پتھر ہو جاتا ہے اور اُس پتھر کو رخام تہریزی کہتے

ہیں مگر آسمیں سے بجز شاہ ایران کے ہا جسکے واسطے کہ اجازت ہو
کوئی اُڑ لے نہیں سکتا *

بیانِ رودھائے بلادِ ایران

اس بلاد کی ندیوں میں سے ایک رود قزل آذران ہی جو جبلِ عراقِ عجم
میں سے نکلی ہی اور شمال کی طرف بہتی ہی پھر مشرق کی طرف
چوکر بحرِ خزر میں گرتی ہی طول اسکا اینچ پینچ کے سمیت چار سو
میل ہی *

رود قرمو اسکو اہل عرب نہر ہون اور دجلہ احواز کہتے ہیں یہ
بھی جبلِ عراقِ عجم میں سے نکلی ہی اور جبالِ خوزستان میں سے
گذر کر دجلہ میں جا کر گرتی ہی *

رود نہاوند یہ بھی جبلِ عراقِ عجم میں سے نکل کر جانبِ جنوب
مائل بخروب بہتی ہوئی بصرہ کے اوپر فرات میں جا کر ملی ہی *

رود طاب شیراز مغرب کی طرف کے ایک پہاڑ سے نکل کر خلیج
فارس میں جاسلی ہی طول اسکا ۱۸۰ میل ہی *

رود قارون بلادِ خوزستان میں سے گذرتی ہوئی راسِ خلیجِ فارس
میں چھ مہانہ کے ذریعہ سے ملی ہی — یہ ندی دو ندیوں سے مجتمع
ہی ایک مغرب کی طرف سے آئی ہی جسکا اشارہ نبوتِ دانیاں کے
(ص ۸ — ۶) میں لکھا ہی بابِ سوسانِ قصبہ عیلق ہو بہتی ہی *

جو ندیاں کہ بحرِ خزر میں ملی ہیں بہ سب قریب ہونے
پہاڑوں کے کنارے بحر سے بہت چھوٹی ہیں اور وسطِ بلاد میں بہت سی
ندیاں ہیں جو بحروں میں گرتی ہیں *

بیانِ ہوائِ مملکتِ ایران

ہوا یہاں کی اکثر مختلف ہی اطرافِ بحرِ خزر میں سے نہایت
مضطرب کہ اگر کیسی ہی گرمی ہو لیکن تھوڑی سردی سے ہدرجہ
کمال سرد ہوجاتی ہی اسی سبب سے اُن اطراف میں مرغزار

مقروض اور استسقا اور اسواہن علی بہت لاحق ہوتے ہیں اور چھٹے متوسطہ میں بیاعت بلندی اُس مقام کے فصل شتا میں سڑتی بہت ہوتی ہے چونکہ اسی میں صحرا بہت ہیں اِس سبب سے ایام صیف میں گرمی بھی نہایت ہوتی ہے یہاں تک کہ شہر کے باشندے مارے گرمی کے شہر چھوڑ کر کسی اُڑ طرف کو چلے جاتے ہیں اور آخر ایام گرما اطراف اصفہان میں تپ بہت عارض ہوتی ہے لیکن ہمدان اور شیراز کی ہوا نہ نسبت تمام مملکت ایران کے اچھی ہے اور اطراف خلیج فارس اور بصرہ ہند کی ہوا بہت گرم ہے اور اکثر وہاں لو چلتی رہتی ہے *

بیانِ زمینِ مملکتِ ایران

اکثر زمین اِس مملکت کی سبز حاصل نہیں اور اطراف اصفہان اور ہمدان اور شیراز میں دشت پر قضا اور سبزہ و نباتات وہاں کے جو ندیوں کی بدولت سرسبز و سیراب رہتی ہیں نہایت فرحت افزا ہیں — زمینِ آذربائیجان کی اچھی ہے اور علیٰ ہذا القیاس شمالی خراسان کی بھی — اِس بلاد میں اکثر میوہجات جیسے انجیر انار زردآلو بادام خرما دراق اور انواع و اقسام کے خربزے اور تربوز بھی اور انگور ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں خربزہ بیس قسم کا ہوتا ہے اور انگور چودہ قسم کا خرما یہاں کا مشہور ہے *

حاصلات یہاں کی بھنگ تمباکو افیون قل ریوند ترنگین زعفران روئی مصطکی اور بعض قسم کے گوند خوشبودار ہیں — گیان اور مازندران میں باغ بہت ہیں اور اُنکے قریب کے پہاڑوں سے جو ندیاں نکلتی ہیں اُن سے آئیں پانی پھونچتا ہے لیسوں چنبیلی اور شہزاد بہت ہوتے ہیں گیان کے باشندے تحریر کی تجارت کی بدولت غنی ہیں پھر مازندران میں تحریر بہت کم ہے *

بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران

کھوڑا یہاں کا عربی ترکی اور ہجینی سے بھی اچھا ہوتا ہی باشندے یہاں کے خچر اور گدھے بہت ہالتے ہیں گاؤں وہاں کی چھوٹی ہوتی ہوں مگر بکریاں بڑی بڑی اطراف کرمان کی بھریوں کا اون بہت عمدہ ہوتا ہی چنانچہ کشمیری دوشالوں کی مانند اُسکے دوشالے بُلے جاتے ہیں جنگل میں یہاں کے گورخو بھیڑیا چیتا لومڑی اور سوٹر وغیرہ بہت ہیں اطراف بھر خزر میں ہلی ہوتی ہی بہت عظیم الجثہ اور یہاں کے بیابانوں میں ہرن اور کئی طرح کے ہوندے اکثر ہیں بھر خزر اور اہار مازندران اور خلیج عجم میں سچیلیاں بہت ہیں *

اس ملک میں دمک بہت ہوتا ہی بلکہ بداعت شوریست کے اکثر زمین اسکی خراب پڑی ہی — تاندا جبال کرمان اور مازندران میں رانگہ اور گدھک کرمان اور فارس میں لوہا آذر بیجاں میں رانگہ چاندی تاندا اور میروزہ اُن پہاڑوں میں جو بھر خزر کے گرد و نواح میں ہوں سنگ رخام (یعنی سنگ مرمر) طراف ہمدان میں نغض شیراز اور موشہر میں ہوتا ہی *

کرمان میں ایک جگہ مار ہی کہ اُس سے ایک قسم کا تیل تپکتا ہی اُسکو مومبائی کہتے ہیں یہ عار ہمیشہ بند رہتا ہی سال بھر میں ایک مرتبہ کھولا جاتا ہی اور جسقدر کہ اُسکی سرخ رنگ مانند دانہ انار کے پیدا ہوتا ہی اُسپر مہر لگا کر خزانہ شاہی میں رکھا جاتا ہی جمیع امراض کے واسطے وہ مانند قریاق کے ہی اور سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہی اور مومبائی خراسان میں بھی بعض بعض مقامات میں دستیاب ہوتی ہی *

بیان مصنوعات مملکت ایران

حویز اور مستحل مشہد اور اصفہان اور تبریز میں بُنا جاتا ہی اور دري قالین اور شالیں وغیرہ کرمان خراسان اور آذربایجان میں

اور زمین وغیرہ ہمدان میں اور زرین کوڑا کاشی اور اصفہان میں اور باقی سیوتی کھڑے کئی جگہ بنے جاتے ہیں ہتیار لوہے اور فولاد کے شہراز میں بنتے ہیں شراب شیراز کی بہت عمدہ ہوتی ہے نفل اور دیمقم اور شکر دوس اور ہندوستان سے اور بکری کے چمڑے بخارا سے اور بن یعنی قہوہ بلاد عرب سے لوگ وہاں تجارت کے واسطے لیت جاتے ہیں *

احکام یہاں کے حکومت شاہی کے طور پر ہیں اکثر لشکر وہاں کا غیر منتظم ہے سوائے دو ہزار پیادہ اور نو ہزار چار سو سواروں کے کہ اطراف آذربائیجان میں دوس کے مقابل میں ہیں اور باقی جو قریب تیس ہزار کے ہے سب غیر منتظم آمدنی سالانہ اس مملکت کی زر اراضی اور خراج اور جزیہ سب ملا کے بیس کروڑ کے قریب ہوگی *

باشندے ان بلاد کے مجوسی یعنی فارسی آتش پرست اور تاتاری ترک اور اکراد مختلف الاصول ہیں مگر اب اہل اسلام میں سے شیعہ بہت ہیں اور کچھ صوفی مذہب اصل باشندے یہاں کے مجوسی جو مذہب زردشت کے پیرو تھے کچھ انہیں کے اطراف یزد میں خراسان کے جنوب قریب چار سو کے باقی ہیں جنکا پہاڑ پر آتشکدہ بنا ہوا ہے اُس میں آگ کو محفوظ رکھتے ہیں اس بلاد میں نصاری قوم ارمن نساطرہ اور یعاقیہ بھی ہیں اور اکثر نساطرہ آذربائیجان میں اور اطراف ارمیہ اور جبال کردستان میں رہتے ہیں *

یہاں کے شاعروں میں سے حافظ شیرازی اور سعدی شیرازی اور خردوسی طوسی اور کشاجم مشہور ہیں بعض بادشاہوں نے علم کے منتشر کرنے میں بہت کوشش کی چنانچہ سلطان ہلاکو خاں نے مراغہ میں (جو توابعات آذربائیجان میں سے ہے) ایک رصد بنوائی تھی جس پر نصیرالدین طوسی مشہور معروف فاضل کو مقرر کیا تھا اور طوسی دوس کی طرف منسوب ہے جو بخارا کا ایک قریہ ہے سیوطی نے کتاب النسب میں لکھا ہے کہ امام محمد غزالی یہی ہیں کے تھے *

ملک ایران کے شہروں کا بیان

آذربائیجان سے شمال غربي کی طرف شہر خوے ہی یہاں کا دیبا جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی بہت مشہور ہی باشندے اسکے پچیس ہزار کے قریب ہیں *

اس سے چائے جنوب اور بحیرہ ارمیہ سے بطرف مغرب ایک منزل کے فاصلہ پر شہر ارمیہ ہی اور گون اسکے جبال نسا طرہ ہیں اس شہر کے باشندوں میں سے اکثر عیسائی ہو گئے ہیں کہتے ہیں کہ زردشت جو معجوسیوں کا پیغمبر ہی اسی شہر کا تھا باشندے اسکے دو ہزار کے قریب ہیں *

بحیرہ ارمیہ سے مشرق کی طرف شہر مراغہ ہی باغات اسمیں بہت ہیں سلطان ہلاکو خاں نے بعد فتح تائبی کے اسماعیلیہ پر اسی شہر میں بود و باہر اختیار کی تھی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اکثر اہل فن اس شہر کی طرف منسوب ہیں — منقول ہی کہ زمانہ سابق میں یہہ ایک گانوں تھا وہاں لید گون بہت پڑا رہتا تھا اور گدھے چار پائے لوتا کرتے تھے ایک وقت بادشاہ مروان بن محمد کا آسپر گذر ہوا اسنے وہاں شہر آباد کر کے اسکا نام مراغہ (یعنی گدھے لوتنیکے چکرے) رکھا — یہاں ایک ٹیلے پر ہلاکو خاں مذکور کا مرقد بنا ہوا ہی جسکے متوالی نصر الدین طوسی اور اُنکے معاون مروند الدین عروسی اور صحتی الدین مغربی تھے *

آذربائیجان سے مشرق کی طرف اُس پہاڑ کے قریب جو اردبیل اور گیلان میں فاصلہ ہی شہر اردبیل آباد ہی یہہ زمانہ قدیم میں آذربائیجان کے بڑے شہروں میں سے تھا اُس کے قریب ایک بلند پہاڑ سلطان ہی برف اس پر ہمیشہ جمی رہتی ہی *

اس سے چائے جنوب مائل مغرب شہر میانہ ہی جسکو میانج بھی کہتے ہیں اس کی طرف بھی اکثر علماء اور فقہاء منسوب ہیں *

مراغہ سے بطرف شمال (۳۶°۱۷'۵۷") طول شرقی اور (۱۰°۵۰'۵۸") عرض شمالی میں شہر قمریز ہی بلاد عجم کے شہروں میں ہے یہ شہر دولت اور تجارت میں مشہور تھا ۲۵۰ مسجیدیں اور بہت سے مذہبی اور مکتب اس میں آباد تھے لیکن اب متواتر لڑائیوں کے ہونے سے اُس عظمت پر نہیں رہا ہی اکثر علماء جیسے امام ابو ذکریا یحییٰ تہریزی شارح دیوان حماسہ اِس کی طرف منسوب ہیں وہاں ایک غوطہ نہایت اچھا بڑا ہی *

ہمدان کے قریب بلاد جبل میں ایک مقام ہی ماوشان جو بہت سرسبز اور سوراہ ہے *

شہر قم یہ شہر (۲۹°۵۰') طول شرقی اور (۳۵°۵۳') عرض شمالی میں واقع ہی کہتے ہیں کہ یہ شہر سنہ ۸۲ ہجری میں آباد ہوا اِس میں سات گائوں تھے قریب قریب اِس سب ملکہ ایک شہر آباد ہو گیا اِس میں ہستہ اور بُندق وغیرہ بہت پیدا ہوتا ہی اور یہ پہاڑوں کے بیچ میں ایک اچھی مرغزار میں واقع ہی *

شہر کرمان جسکو قَرَمِین بھی کہتے ہیں بلاد جبل سے بطرف مغرب ایک دشت آباد اور سرسبز و شاداب میں آباد ہی یہ عراق عجم کے بڑے شہروں میں سے شمار کیا جاتا ہی محیط اِس شہر کا قریب تین میل کے ہی باشندے اِس کے تخمیناً ایک لاکھ بیس ہزار کے ہیں اقسام میوہ اور زعفران یہاں بہت پیدا ہوتا ہی تانبے کی توہیں اور آؤر ہتیار اور فرش اور سوتی کڑے یہاں اکثر بُئے جاتے ہیں *

بلاد جبل سے بطرف شمال اُس ندی پر جو دریائے قزل اندران میں گرتی ہی حد آذربائیجان پر شہر زَنْجان آباد ہی باشندے اِس کے دس ہزار کے قریب ہیں *

بلاد جبل کے وسط میں دامن کوہ الوند پر شہر ہمدان واقع ہی اِس میں نہریں اور باغ باڑیاں بہت ہیں کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں

اس کا نام اکندانا تھا یہہ بہت بڑا شہر تھا ساٹا شہر پناہیں اس میں
 نہیں گزرا گذر ایک دوسرے کے کہ ہر ایک شہر پناہ بیرونہی شہر پناہ
 اقدرونی سے کچھ بلند بنی ہوئی ہی باشندے اُس کے چالیس ہزار کے
 قریب ہیں اور چھ سو بیہویوں کے بھی گہر ہیں یہہ لوگ گمان
 کرتے ہیں کہ یہاں استیر اور مرد خاے کی قبر ہی اکثر علما اور شعرا
 مثلاً ابن خلیف ہمدانی شاعر اور شیعہ احمد بن حسین ہدیخ الزمان جو
 مقامات حریری والے سے پہلے تھا اس کی طرف منسوب ہیں چونکہ
 یہہ شہر بلاد کوہستان میں واقع ہی اس سبب سے شاہ ابران ایام گوما
 میں یہاں آکر رہا کرتے تھے *

اصل دارالسلطنت یہاں کا شہر تخت جمشید ہی جسکو چہل
 منار بھی کہتے ہیں یہہ شیواز سے شمال کی طرف ہی اور اصفہان اور
 ہمدان سے جانب جنوب اکثر مکانات اس کے شکستہ ہو گئے ہیں خصوصاً
 منار جو ایک بلند چدوئے پر بنے ہوئے ہیں اس چدوئے پر چڑھے
 کی ایک سو چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور اُس پر منار بہتر بہتر فٹ
 بلند بنے ہوئے ہیں جنکی انتہائے بلندی سطح زمین سے ایک سو چہتر
 ہی اُس کی چار دیواری اور مکانات کی چھتیں بھی ٹوٹ گئی
 ہیں *

ہمدان سے جنوب کی طرف نہاوند ہی جو ایک پہاڑ پر واقع ہی
 نہروں باغ اور میوے اس میں بھی بہت ہیں حضرت عمر بن خطاب کے
 عہد خلافت میں مسلمانوں اور مجوسیوں میں یہاں ایک بڑی لڑائی
 ہوئی تھی (۳۰۵ھ) عرض شمالی اور (۲۲۵ھ) طول شرقی میں
 اُس پہاڑ پر جو بلاد چہل اور مازندران میں فاصل ہی شہر نہران
 آباد ہی عجم کے پادشاہ اکثر اس میں زھا کرتے تھے مگر موسم گرما میں
 ہوا دھان کی خراب ہوتی ہی اس لیے اس موسم میں باہر چلے
 جایا کرتے تھے باشندے اس کے قریب نوے ہزار کے ہیں *

شہر اصفہان (۳۳°۳۹'۵۲") عرض شمالی اور (۳۷°۳۳'۵۱") طول
شرقی میں واقع ہے کہتے ہیں کہ اس مقام پر دو شہر تھے ایک کا نام
جی تھا اور اُس کو شہر سَنان بھی کہتے تھے اور دوسرا یہودیہ اُسکا نام
اِس سبب سے یہودیہ تھا کہ جب بغضِ نصر نے یہودیوں کو بابل سے
نکالا اُن کے واسطے اِس مقام پر مکان بنوائے پس جی ویران ہو گیا اور
یہودیہ باقی رہا اُس کا نام اصفہان رکھا گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ جی
وہ مقام ہے جسمیں بدعتِ اول ظاہر ہوئی اصفہان زمانہ قدیم میں
دارالسلطنت تھا چنانچہ اب تک اس میں مکانات سنگین نہایت
عمدہ موجود ہیں لیکن اب اُس عظمت پر نہیں رہا باشندے بھی
اُس کے کم قریب ساٹھ ہزار کے رہ گئے ہیں اِس شہر کی طرف بھی
اکثر عالم جیسے امام ابوالفرح علی بن حسین صاحب کتاب آغالی
منسوب ہیں *

اصفہان کے مشہور قریوں میں سے قریہ راوند ہی اُس کی طرف
بھی بعض عالم منسوب ہیں *

بلاد جبل کی جانب شمال کو جسکو بلاد دیلم کہتے ہیں نہران سے
شمال غربی کی طرف (۳۳°۱۵') طول شرقی اور (۳۶°۱۱') عرض
شمالی میں شہر قزوین آباد ہے اُس کو قزمین بھی کہتے ہیں چنانچہ
اُس کے قرب کے باعث سے بعضے بھر خزر کو بھر قزمین بھی
کہتے ہیں زمین اُس کی بہت اچھی ہے صرف بارش کے پانی سے
زراعت ہوتی ہے باشندے اُسکے چشموں کا پانی پیتے ہیں انگور کے درخت
اور آؤر اشجار بہت ہیں اکثر علما اس کی طرف بھی منسوب ہیں
چنانچہ شیخ محمد قزوینی مصنف کتاب عجائب المخلوقات اور کتاب
انوارالبلدان اور کتاب تلخیص المفتاح جو علم بیان میں ہے *

شہر قاشان یہ شہر قم سے جنوب غربی کی طرف واقع ہے یہ
بہت بڑا شہر ہے باشندے اُس کے تیس ہزار کے قریب ہیں *

اب ہم بتدریج صوبجات مرقومہ بالا ہر ایک صوبہ کا مشہور شہر بیان کرتے ہیں *

اولاً صوبہ آذربائیجان میں طبریز جو قسطنطنیہ اور طراپزون کے قافلوں کی بہت بڑی تجارت گاہ ہے خصوصاً اُس میں ریشمیں کہتے ہیں کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے اور صوبہ کردستان میں کرمان شاہ اور خوزستان میں دزفل اور شوش اور فارس میں شہر اور بندر ابو شہر میں (جو خلیج فارس پر ہے) چہل منار جو دارالخلافہ قدیم ہے اور بعضے قدیم شہروں کے کھنڈر بھی اُس صوبہ میں ہیں اور صوبہ قزستان میں لار اور تارون اور صوبہ کرمان میں شہر کرمان اور بندر بگردون اور صوبہ خراسان میں ہرات جسکا حاکم پہلے خود مستقل تھا اب امیر کابل کے تحت تصوف میں ہے اور مشہد *

عراق عجم میں اصفہان ہے جو اس مملکت کے اور شہروں کی بہ نسبت زیادہ آباد ہے اور تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہ دارالامارت اس مملکت کا تھا چنانچہ باشندے اُس کے تھیں دو لاکھ ہیں *

صوبہ طہران میں طہران جو دامن کوہ البرز پر واقع ہے فی زمانہ دارالخلافہ بھی ہے باشندے اس کے ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب ہیں لیکن موسم گرما میں بسبب خراب ہونے ہوا کے نصف کے قریب اور شہروں میں چلے جاتے ہیں شہر یزد اور کاشان اور ہمدان اسی صوبہ میں واقع ہیں *

صوبہ چین میں شہر رشد کہ بڑی مشہور تجارت گاہ ہے اور لہکان *

صوبہ مازندران میں شہر ساری جو اُس صوبہ کی دارالامارت ہے اور شہر عمول اور ابوالفرش یہ بڑی تجارت گاہ اور نہایت آباد ہے اور شہر مشہد بھی اسی صوبہ میں ہے *

صوبہ استرآباد میں شہر استرآباد جو اس صوبہ کی دارالحکومت
 ہے چنانچہ شہر ہمارے رشتہ اور ساری اور عمول اور ابوالفرس اور
 استرآباد کہ بحیرہ کسپین کے جنوبی گردنواح میں واقع ہیں ان میں
 اور روس میں بذریعہ جہازوں کے خوب خرید و فروخت ہوتی ہے بلکہ
 اکثر دکانی جہاز بھی جاری رہتے ہیں *

واضح ہو کہ ہر ایک صوبہ میں پادشاہ کی طرف سے ایک ناظم
 مقرر ہے اس تمامی مملکت میں سے تیس لاکھ باشندوں کے قریب
 خانہ بدوش ہیں باقی سب کشتاری اور پیشوں میں مشغول رہتے ہیں
 یہ لوگ نہایت خلاق اور خوش مزاج اور چرب لسان ہوتے ہیں لیکن
 باوصف اس کے فریبی اور دروغ گو بھی ہیں اکثر شہر اس مملکت کے
 بداعت غلاظت وغیرہ کے خراب ہیں کل باشندے اس کے تقمیباً ایک
 کروڑ باعتبار وسعت کے بہت کم ہیں اس سبب سے کہ وسط فارس اور
 عراق عجم اور خراسان کی زمین سیر حاصل نہیں ہے طول اس کا
 بارہ سو میل اور عرض پانسو میل ہے کل رقبہ پانچ لاکھ میل
 مربع ہے *

بلان فارسی شرقی یعنی افغانستان اور بلوچستان کا بیان

حدود اربعہ اس کے یہ ہیں شمالاً کوہ پروڈامیشن اور شرقاً رود سندھ
 جنوباً بحر ہند اور غرباً ایران بیچ میں اس کے ریگستان ہے جو ایران
 سے رود سندھ تک چلا گیا ہے *

اس سے بطرف شمال افغانستان اور جناب جنوب بلوچستان
 رود سندھ اسی ریگستان سے نکلا ہے رقبہ ان دونوں ملکوں کا تین لاکھ
 پچاس ہزار میل مربع ہے *

افغانستان کا بیان

بلندے اس کے ساتھ لاکھ ہیں بہار اس ملک میں بہت ہیں
 کوہ ہمالیہ کی ایک شاخ بھی ہے اس میں سے ہو کر گدڑی طرز حکومت

اس کی بطور طوائف الملوک کے ہی صوبجات اور ریاست کا بندوبست کچھ نہیں ہی ہر ایک گانوں اور شہر کا حاکم مستقل ہی آپس میں اُن کے لڑائیاں بھی ہوتی رہتی ہیں لیکن سب میں سے امیر کابل ہوا حاکم ہی باشندے اس ملک نے شجاعت میں مشہور ہیں *

اطراف شمالی کے بڑے اور مشہور شہروں میں کابل جلال آباد اور پشاور ہیں لیکن پشاور اب تحت حکومت سوکار کریت برٹن کے ہی *

کابل سے جانب جنوب غزنویں ہی اس میں ایک قلعہ بہت مستحکم بنا ہوا ہی *

غزنویں سے بطرف جنوب قندھار ہی اور حد غربی پر فراء نگر دارالامارہ ان سب کی کابل ہی اطراف جنوبی کے باشندے بباعت متصل ہونے ریگستان کے خانہ بدوش ہیں صنعت اُن کی سرے پشمینہ اور ریشم کے اور کچھ نہیں ہی چونکہ آب و ہوا یہاں کی معتدل ہی اس سبب سے سرے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اکثر مہوہ فروش ہینگ انکور و عیوہ وہاں سے لاکر ہندوستان میں فروخت کرتے ہیں اور دھوسے اور نوشالے بھی لاتے ہیں *

ناشدے کابل کے ساتھ ہزار ہیں اس میں بھی ایک قلعہ نہایت مستحکم ہی جسکا نام بالاحصار ہی شہر مذکور بلند زمین پر آباد ہی جو بہ نسبت سطح سمندر کے چھ ہزار پانسو فٹ عموداً بلند ہی بازار یہاں کا نہایت وسیع اور بہت خوش قطع آمدورفت افغانستان سے ہندوستان کو دو گھاٹیوں کی راہ ہے ہی ایک نام درۃ خیبر ہی جسکا طول سس میل کا ہی اس سے جنوب و مشرقی درۃ بولان ہی جو ساتھ میل کا طویل ہی کل باشندے اس کے سنت جماعت ہیں اہل فارس سے بسبب تعصب مذہبی کے بہت دشمنی رکھتے ہیں اور یہوہ اور سارے سے استقامت تعصب نہیں کرتے ہیں اور اپنے آپ کو یہوہ کہتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ بغض نصر بادشاہ نے ہمکو بابل سے اس ملک میں لاکر
دسایا ہی *

ملک افغانستان کی حد شمالی پر کشمیر بلخ اور ہرات واقع ہیں
اگرچہ یہہ خود مستقل ہیں لیکن تاہم کچھ افغانستان کے ماتحت
ہیں *

بلوچستان کا بیان

یہہ قطعہ صحراء مذکورہ بالا کے فاصل ہونے کے باعث افغانستان سے
جدا ہی طرز حکومت اسکی افغانستان سے بھی بدتر ہی اور بطور افغانستان
امیر اور خان اور سرداروں کے زبہ حکومت ہی اور یہہ سات ضلعوں
میں منقسم ہی کلات سراوان کچ گندوا جہلون لس بېلا اور مکران
اور قومستان اگرچہ ہر ایک ضلع کا خان خود مستقل ہی لیکن یہہ
سب کلات کے خان کے تابع ہیں چنانچہ اسی لحاظ سے ضلع کلات
دارالخلافت اس ملک کی تصور کیا جاتا ہی اگرچہ راہ و رسم و دین
و مذہب میں مثل افغانوں کے ہیں لیکن وحشت اور خونریزی میں
اُسے بھی زیادہ ہیں اکثر باشندے اسکے صرف بھیڑ اور اونٹ کے پالنے
اور راہ زنی کرنے اور تاکہ ڈالنے سے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں
اور یہہ سب دو قومیں ہیں سمت مشرق قوم براہو اور بطرف
مغرب قوم بلوچ *

حاصلات اس ملک کی گھی چمڑے آدن اور بعض دوائیں اور
خشک میوے وغیرہ ہیں جو شخص اسے امن چاہے اور مسلوک ہو
اُس سے وفاداری اور نمک حلالی سے پیش آتے ہیں اگرچہ چوری اور
چھوٹ کو مہیوب جاننے ہیں لیکن بڑے قوم کے ہلاک کرنے اور شہر کے
لوٹ نے میں مستعد رہتے ہیں *

رقبہ اسکا ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی اور باشندے اُسید
تخمیناً بیس لاکھ آدمی ہیں *

شہر کلات جو اسکا دارالخلافت ہی ایک پہاڑ پر آباد ہی اور تھمبٹا آٹھ دس ہزار فٹ بلند — باشندے اسکے بیس ہزار کے قریب ہیں اہل فرنگ نے سنہ ۱۸۲۹ ع میں اور دوبارہ سنہ ۱۸۴۱ ع میں اسکو لیا تھا مگر پھر چھوڑ دیا — زمین اسکی کوہستانی ہی یا جنگل اور میدان کشتکاری یہاں بہت کم ہوتی ہی صحراؤں میں گرمی شدت ہوتی ہی *

چھٹی فصل

ہندوستان کے بیان میں

مملکت ہندوستان سے وہ قطعہ مرزا ہی جو شمال کوہ ہمالہ سے جنوباً بکھر ہند تک اور شرقاً ہرم پنر سے غرباً تا دہسندہ اور سلسلہ کوہ سلیمانی تک محدود ہی اور یہی سلسلہ کوہ سلیمان کا درمیان ہندوستان اور افغانستان کے فاصلہ ہی *

یہہ قطعہ (۵۷ ° ۵۰ ') عرض شمالی سے لیکر (۲۵ °) درجہ تک اور (۷۷ °) درجے طول شرقی سے لیکر (۲۲ °) درجہ تک واقع ہی چنانچہ نہایت طول و عرض اسکا تقریباً اتھارہ سو میل ہی اور رقبہ ایک کروڑ چھیالیس لاکھ تین ہزار دوسو بارہ میل مربع ہی — کل باشندے اسکے تخمیناً انیس کروڑ ہیں *

طرز حکومت اس مملکت کی چار طور پر ہی — ایک یہہ کہ اکثر شہروں میں خاص نظم و نسق سرکار دولتمدار انگریز بھادر کا ہی دوسرے یہہ کہ بعضے شہر ماتحت حکومت حکام و درساے والا مقام ہیں لیکن وہ رئیس تابع اور فرمان پذیر سرکار انگریز کے ہیں تیسرے ممالک ایسے خود مستقل ہیں چنانچہ کشمیر بونان اور نیپال — چوتھے یہہ کہ بعضے مقامات ماتحت حکومت غیر سرکار کے ہیں جیسے چندرنگر اور گروہ کہ شاہ فرانس اور پرتگیز کے ماتحت ہی حاصل یہہ کہ خاص سرکار انگلشیہ کے ماتحت حکومت کے باشندے تیرہ کروڑ ہیں اور دوسرے رئیسوں کے ماتحت حکومت چار کروڑ پچاس

لاکھ — عرض کہ تمام مملکت میں تین خمس پر سرکار انگریز کا تصرف ہی اور باقی پر اور رئیسوں کا مگر وہ بھی تابع فرمان دولت انگلشیہ ہیں اور کل باشندوں میں سے نو عشر ہندو اور ایک حصہ اور اقوام مختلف مثلاً مسلمان یہود عیسائی اور فارسی وغیرہ ہیں — ہندوؤں میں سے قوم پرہمن راجپوت اور سکھ زیادہ تر مشہور ہیں *

سلسلہ کوہ ہمالیہ ہندوستان کے آؤ پہاڑوں کی نسبت بہت طول اور بلد اور وسیع ہی چنانچہ حدوں چین سے کشمیر تک برابر ہزار میل لنگا ہی اور اوسط بلندی اُسکی عموداً بائیس ہزار فٹ بلکہ بعض ٹیلے اُسکے عموداً پانچ میل تک بلند ہیں — یہ سلسلہ چھ سلسلوں سے مرکب ہی جو برابر برابر مشرق سے بطرف مغرب مائل بشمال چلے گئے ہیں اور مابین انکے صرف گہائیاں فاصل ہیں 'زانیچملہ بدچمیں کا سلسلہ نہایت بلند اور برف کا محل ہی اور اسکے دونوں طرف کے سلسلے بلندی میں کم ہوتے گئے ہیں اور روم پتر کے مہانہ سے لیکر تاجنوب ہندوستان راس کماری تک خلیج بنگال واقع ہی اور اُسکے حد غربی پر راس کماری سے تا مہانہ روم سندھ بحر عرب ہی *

یہ تمام قطعہ شکل مثلث ہی جسکے دو ضلعوں کو پانی محیط اور ایک طرف کا قاعدہ پہاڑوں سے محدود ہی *

خلیج بنگال کے کنارہ پر کوئی جگہ قابل لنگرگاہ چہاڑوں کے نہیں ہی مگر حد غربی پر ایک بمبئی نہایت رونق دار اور مشہور لنگرگاہ ہی اور روم نربدہ کے مہانے سے سمت شمال خلیج کھمبائٹ ہی اور صوبہ کچھ کی جانب مغرب خلیج کچھ واقع ہی *

اس تمام مملکت ہندوستان کے جنوب میں بنجڑ جزیرہ سیلان کے اور کوئی بڑا جزیرہ یہاں کے قابل نہیں ہی اور اس قطعہ کا ضلع شہید ملیبار اور ضلع شرقی منڈال کے نام سے مشہور ہی *

واضح ہو کہ تمام ہندوستان چار قطعوں میں منقسم ہی ایک وہ
 قطعہ جو حد شمالی کوہستان ہمالیہ پر واقع ہے — اس میں شیکم
 بوٹان اور نیپال اور کشمیر واقع ہیں سوائے ان کے سارے ملک اسکے تحت
 حکومت سرکار انگریز ہیں *

دوسرا خاص ہندوستان جو نامن کوہ ہمالیہ سے لیکر نوبدہ تک اور
 نوبدہ کے چشموں سے لیکر برم پتر تک واقع ہے — اس قطعہ میں
 میں کئی صوبے ہیں سمت مغرب صوبہ لاہور یعنی پنجاب اور
 راجپوتانہ اور سندھ اور لاہور سے بطرف مشرق صوبہ دہلی اور بہار اور
 اور بنگالہ اور دہلی سے جانب جنوب صوبہ اجمیر اور اکبر آباد اور الہ آباد
 اور اجمیر سے جنوب کو صوبہ مالوہ اور اس سے سمت مغرب صوبہ
 گجرات ہے *

دوسرا قطعہ ملک دکن ہے اسکے سمت شمال رود نوبدہ اور کوہ
 بندی چل اور بطرف جنوب رود کشنا ہے — اس قطعہ میں صوبہ
 خاندیس براہ اور کٹک واقع ہیں اور ان سے جنوب صوبہ اورنگ آباد
 گولکنڈہ اور صوبہ سرکاری اور راج مندیری اور گنجم اور کچھ حصہ
 کنگن جسکو کنگن بھی کہتے ہیں جنوب غربی میں ہے اور بیجاپور *
 چوتھا قطعہ رود کشا سے راس کماری تک واقع ہے — اس قطعہ
 میں بعض اطراف جنوبی کنگن اور بیجاپور اور علاوہ ان کے کنارہ کلاگھات
 نراون کور اور میسور اور کوناک ہے — اسی ترتیب سے یہ صوبجات
 آئیں اکبری میں بھی مرقوم ہیں *

بیان رود ہمالے ہندوستان

سلسلہ کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندو کش سے کئی ندیاں نکل کر جانب جنوب
 بہتی ہیں چنانچہ رود مٹی کیانگ میکوئی اور ایراودی ممالک آنام اور
 سیام اور برہما میں سے ہو کر گذری ہیں — اور رود بوم پتر گنگا جسنا
 اور سندھ ہندوستان کے قطعات شمالی میں سے گذر کر مائل بجنوب

بہتی ہیں — علاوہ انکے قطعات دکن میں سے بھی بڑی بڑی ندیاں نکلی ہیں چنانچہ اِس قطعہ کے وسط میں رود توبدہ دامن کوہ ہندیاچل کے متصل (جو ہندوستان کے ہیڈ میس جانب مشرق سے شروع ہو کر غربا سیدھا صوبہ خاندیس تک چلا گیا ہی) بہتی ہوئی بحر عرب میں جاملی ہی *

اِس رود کے جنوبی سمت کو کچھ تھوڑے فاصلہ پر قبئی ندی بہتی ہوئی اُس قدر مسافت طی کر کے وہ بھی بحر عرب میں جاملی ہی مصب اسکا بندرسورت کے قریب ہی *

اِس رود کے دکن طوف حد غربی ہندوستان کے قریب ایک پہاڑ ہی جسکا نام کوہ گہات غربی ہی اُسکے سمت شرقی ہو تمام ملک دکن بلند اور مہزانہ وار کوہستانی زمین رکھتا ہی جو سمت مشرق مائل بہ نشیب ہوتی گئی ہی اِسکی حد شرقی پر ایک اڑر سلسلہ ہی جو گہات شرقی کے نام سے معروف ہی پس چونکہ دکن کے کوہستان مشرق کی طرف مائل بہ نشیب ہیں اِس لیئے اِسکی ندیاں بھی اُسی سمت کو بہتی ہیں یعنی گہات غربی سے نکل کر شرقاً خلیج بنگال میں جا کر ملی ہیں انہیں سے خاص اور نامور مہاندی اور گودادری کشنا اور گوری ہیں *

رود گنگا کا بیان

یہہ ندی تمام ہندوستان کی ندیوں سے بڑی ہی کوہمالیہ کے دامن شمالی رود سدہ کے چشمہ کے قریب سے نکل کر آتھ سو میل بھکر برم پتر کی کئی شاخوں سے مل کر خلیج بنگال میں جا کر گرتی ہی — اِس ندی میں اور بہت سی ندیاں اطراف شمالی اور جنوبی سے آکر ملی ہیں جو ندیاں کہ اطراف شمالی سے اسمیں آکر ملی ہیں کوہ ہمالیہ سے نکلی ہیں چنانچہ گندک گومتی گھاگرا اور جمنا جو گنگا کی نصف مسافت پر الہ آباد کے قریب آکر ملی ہی اور جو اطراف جنوبی سے

آکر ملی ہیں کورہ ہندیا چل سے نکلی ہیں چنانچہ جمیل اور سورن جو گنگا اور جمنا کے سنگم سے سمت مشرق و جنوب تھمیںا دو سو میل آگے آسمیں آکر ملی ہی پس گنگا کے مہانہ کے قریب اُسکی دو شاخیں پھوٹ کر ایک مثلث پیدا کرتی ہیں جسکا راونہ یعنی گوشہ دو سو میل بھر سے دور ہی اُن میں کی ایک شاخ کا نام گنگا اور دوسری کا نام ہوگلی ہی جو شہر کلکتہ پر سے ہو کر گذرتی ہی اور گنگا شہر دھاکہ پر سے اُن دونوں شاخوں کے کنارہ پر بھر کے قریب کئی جزیرے ہیں اور ایک بڑا بن بنام سندھ بن ہی جس میں بجز شہر اور آذر درندوں نے آبادی نہیں ہی *

ہوم پتھر کا بیدان

یہہ دریا نہرونی سی مسافت پر بھر سے جا ملا ہی اسی سبب سے یہہ نہایت زور شور سے بہتا ہے ہی اور جہازوں اور کشتیوں کی آمدورفت اس میں بہت کم ہی *

نربدہ اور تاپتی کا بیدان

ہندیا چل اور دکن کی شمالی حد کے پنج میں یہہ دونوں ندیاں بہتی ہوئیں خلیج کھمڈاٹ میں جا کر گرتی ہیں اور یہہ دونوں بباغت سلسلہ درہ ستوروہ کے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں *

روندھائے دکن کا بیدان

اس قطعہ کی بڑی اور مشہور ندیاں خلیج بنگال میں جا کر گرتی ہیں چنانچہ مہاندی کا مصب گنگا سے ایک سو تیس میل سمت جنوب شہر پوری جہاں جگناتھ کا بہت بڑا مندر مشہور ہی دور ہی * اس وہاں سے تھمیںا چار سو میل کے فاصلہ پر سمت جنوب و مغرب رود گوداوری ہی یہہ دونوں خلیج بنگال میں گرتی ہیں وہاں سے ستر میل سمت جنوبی کو کشنا ندی بھی خلیج مذکور میں گرتی ہی اور ہندوستان کی عین جنوبی سمت کو مقابل شمالی حد جزیرہ

سیلان کے رودکاوری کے چند شاخیں خلیج مذکور میں ملتی ہیں یہہ
تیفوں ندیاں گھاٹ غربی سے نکلتی ہیں *

جاننا چاہیئے کہ تمام سر زمین ہندوستان! میں کوئی وسیع جھیل
نہیں ہی ہاں صرف کچھہ کی سمت مغربی پر ایک وسیع جھیل
رن کچھہ کے نام سے مشہور ہی پانی اس کا نمکین ہی وسعت اس کی
پانچ ہزار میل مربع سے زیادہ ہے *

ہندوستان کے صوبوں اور برے شہروں کا بھان

شہر کلکتہ جو فی زمانہ مملکت ہندوستان کی دارالسلطنت ہے
بحر کے کنارے سے سو میل کے فاصلہ پر آباد ہے اُس میں بادشاہ ہند و انگلینڈ
کے امیرالامرا نواب گورنر جنرل صاحب بھادر رہتے ہیں اور یہہ شہر رود
ہوگلی کے دونوں طرف آباد ہے بطرف جنوب خاص کلکتہ اور سمت
شمال قصبہ ہوڑا مگر خاص کلکتہ ندی کے کنارے پر چھہ میل طویل اور
ڈیڑہ میں عریض ہے اور اُس کے دو حصہ ہیں ایک میں اہل فرنگ
رہتے ہیں اور ایک میں اہل ہند جہاں اہل فرنگ رہتے ہیں اُس میں
مکانات نہایت عالیشان اور سڑکیں بہت خوش قطع بنی ہوئی ہیں اور
محفل نواب گورنر کے سامنے ایک بڑا وسیع میدان ہے جس میں کئی
سڑکیں نکلتی ہیں جنہر اکثر صاحبان انگریز صبح شام گھوڑوں اور بگھیوں پر
سیر اور تفریح طبع کے واسطے پھرتے ہیں قلعہ یہاں کا جو ولیم فورٹ ہے
بادشاہ انگلستان کے نام سے مشہور ہے بہت مضبوط اور مستحکم بنا ہے *
رود ہوگلی متصل اس شہر کے قریب نصف میل کے عریض ہے اسکے
کنارے کنارے شہر سے متصل ایک بکی سڑک اور ایک دیوار مضبوط اور
کئی گھاٹ مال تجارت کے آثار نے کے واسطے بنے ہوئے ہیں باشندے اسکے
تخمیناً چھہ لاکھ اُن میں سے تخمیناً ایک تہل مسلمان اور پندرہ ہزار
عیسائی اور باقی ہندو ہیں *

ہوگلی سے اوپر کی جانب کو گنگا کے زاویہ مثلث سے قریب ایک سو بیس میل کلکتہ سے شمال کی طرف شہر مرشد آباد ہی جو صوبہ بنگالہ کا قدیم دارالامارۃ تھا یہہ شہر بہت وسیع ہی اور ندی کے کنارے کنارے آٹھ میل لیٹان ہوا ہی لیکن بد قطع اور اکثر مکانات اس کے شکستہ اور ویران اور بھی غلاظت اس شہر میں بہت سی ہی باشندے اس کے تھمینہ ایک لاکھ پینستھ ہزار *

شہر تھانہ یہہ بھی زمانہ سابق میں بڑی تجارت گاہ تھا مگر اب اس قدر نہیں ہاں اب تک وہاں کی اشیائے تجارت مثلاً ذریعہ وغیرہ کے مشہور ہیں اکثر مکانات یہاں کے کچے یعنی مٹی اور مانس کے اور ہختہ کم ہیں البتہ بڑے بڑے مکان پرانے توڑے ہوئے بہت ہیں باشند اس کے چھتر ہزار کے قریب ہیں *

شہر پٹنہ رود گنگا سے جنوب کی طرف کلکتہ سے تھمینہ تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہی یہہ شہر صوبہ بہار کی دارالامارۃ تھا گرد اس کے پرانی شہر ہناہ اب تک قائم ہی اس لیئے راستے اس میں نہایت تنگ ہیں طول اس کا ذریعہ میل اور عرض یون میل ہی شہر ہناہ اس کی سابق میں بہت مستحکم تھی لیکن اب جابجا سے ٹوٹ پھوٹ گئی ہی باشندے اس کے دو لاکھ چوراسی ہزار *

شہر گیا پٹنہ سے جانب جنوب چھپن میل واقع ہی وہ ہندوؤں کی بڑی تہرتہ گاہ ہی اسی لیئے زیادہ تر مشہور ہی بودہ جو ہندوؤں میں بڑا اوتار ہوا ہی یہیں پیدا ہوا تھا *

پٹنہ سے تھمینہ ساٹھ میل کے فاصلہ پر بطرف مغرب رود گنگا کے شمالی کنارہ پر شہر بنارس آباد ہی یہہ بھی ہندوؤں کی معبد گاہ ہی زمانہ قدیم سے اب تک علم سنسکرت کے درس و تدریس میں مشہور ہی اور مندر اس میں بہت سے ہیں از انجملہ ایک ہدری نانہ کا شیوا اور یعنی مندر ہی جو تمام شہر کی عمارات سے بلند ہی اس پر ایک کلس

سولہ کا رکھا ہوا ہے جو بہت دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور اُس میں ایک مسجد اورنگ زیب کی بنائی ہوئی ہے اُس پادشاہ نے کئی شیوالے اُس پاس کے توڑ کو اُن کے ہتھوروں سے یہ مسجد بنائی تھی اکثر مکانات یہاں کے ہختہ اور بلند وسیع خوش قطع رئیس اور ساہوکار یہاں کے نہایت دولت مند اِس شہر میں زرین کام بہت ہوتا ہے چنانچہ ایک محلہ اُس کے بگنے والوں کا عنحدہ آباد ہے اور کئی قسم کا ریشمی اور سوتی کپڑا یہاں بُنا جاتا ہے سرکوں یہاں کی نہایت تنگ اور تیز ہے برہمن اس میں بہ نسبت اور شہروں کے بہت ہیں چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ اِس میں آٹھ ہزار صوفیوں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں یہ لوگ اکثر اُن ہندوؤں سے جو تیرتھ کی واسطے آتے ہیں بہت کچھ کما لیتے ہیں مدرسے بھی اُس میں ہیں جن میں درس و تدریس انگریزی فارسی سنسکرت اور ہندی کی ہوتی ہے علی الخصوص ہندی اور فارسی کا رواج بہت ہے باشندے اِسکے تھمنا

دولاکھ ہیں *

اِس سے پچھم طرف گنگا نے کنارہ جنوبی پر شہر مرزا پور ہے جو خاص کر تجارت میں بہت مشہور ہے اور گنگا کے سنگم پر شہر الہ آباد آباد ہے جو خلیج بنگالہ سے براہِ روں گنگا آٹھ سو بیس میل اور سیدھی بخط مستقیم کلکتہ تک چار سو پچھتر میل دور ہے اکثر بادشاہ نے اِس میں ایک بڑا مستحکم قلعہ بنایا تھا سوکار انگریزی نے اُسکی اور زیادہ تر مرمّت کی ہے اِس میں بھی ہندو تیرتھ کے واسطے بہت آتے ہیں لیکن بنارس کے برابر آبادی اور تجارت اُس میں نہیں ہوتی ہے باشندے اِسکے تھمنا پینستھ ہزار *

صوبہ اودھ کی دارالامارہ شہر لکھنؤ ہے جو گومنی پر آباد ہے گومنی اِس شہر سے ایک سو ستر میل پر ہے گنگا میں جاملی ہے نواب لکھنؤ کے وقت میں یہ شہر تین حصوں پر منقسم تھا ایک

پرانہ شہر آسمیں تجارت بہت ہوتی تھی۔ لیکن سڑکیں تنگ اور غلیظ مکانات بدقطع — دوسرا خاص بادشاہی محل لیکن جب سے کہ سرکار انگریز کا تسلط آسبر ہوا اور شاہ اودہ کو معزول کیا اکثر محلات شاہی کو توڑ کر باغ اور باغچے وہاں لگائے گئے — تبسرا حصہ اہل شہر کی عمارات اور مسجدیں وغیرہ ہیں سڑکیں اسمیں اچھی اور مکانات خوش قطع منار اور قبة دور دور سے بہت خوشنما نظر آتے ہیں — یہہ شہر کلکتہ سے چھ سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اسکے تخصیفاً تین لاکھ *

اس سے اسی محل کی مسافت پر کیاگرہ کے جنوبی کنارہ پر شہر فیض آباد آباد ہی عہد سلطنت سلاطین دہلی میں صوبہ اودہ کی دارالامارت تھا لیکن جب سے کہ لکنؤ دارالسلطنت ہوا یہہ ویران ہو گیا اکثر مکانات اسکے شکستہ اور آبادی بھی کم ہی *

الہ آباد سے تین سو میل کے فاصلہ پر جمنا کے کنارہ جنوبی پر شہر اکبر آباد آباد ہی اسکو سنہ ۱۵۶۶ ع میں اکبر بادشاہ نے دارالسلطنت قرار دیا تھا اسی سمت سے اکبر آباد کے نام سے موسوم ہوا زمانہ سابق میں اسکا نام آگرہ تھا لیکن سنہ ۱۶۳۷ ع میں شاہجہاں بادشاہ نے دہلی کو ہر دوبارہ دارالسلطنت قرار دیا ہر یہہ شہر دوسو برس تک بہ سمت آؤر شہروں کے آباد اور بارونق رہا فی زمانہ اگرچہ شہر ویران ہو گیا ہی لیکن اکثر عمارات اور خصوص قلعہ یہاں کا بے نظیر ہی خصوصاً اکبر بادشاہ کا مقبرہ جو قصبہ سکندریہ میں ہی اور موتی مسجد قلعہ کی اور تاج بی بی کا روضہ جو جمنا کے کنارہ بتمامہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی یہہ شہر کلکتہ سے آٹھ سو تیس میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اسکے تخصیفاً ایک لاکھ بیالیس ہزار ہیں *

اسکے گرد و نواح کے مشہور شہروں میں سے بہت پر ہاتھرس اور متھرا ہیں *

آگرہ سے ایک سو بیس میل سمت شمال جمنا کے کنارے ہر شہر دہلی۔
 آباد ہی جسکو شاہجہاں آباد بھی کہتے ہیں ہندوؤں کی کتب تواریخ
 سے ثابت ہوا کہ یہ شہر بہت قدیم ہی اور بیس میل مربع آباد تھا
 بلکہ لکھا ہی کہ شاہجہاں سے پہلے اسکے باشندے بیس لاکھ تھے لیکن
 سلطان محمود غزنوی نے بہت ہلاک کیئے اور بعد ازاں سنہ ۱۲۴۰ ع
 میں محمد تغلق نے کچھ باشندوں کو لیجاکر دیوگتہ میں بسایا اور اسکا
 نام دولت آباد رکھا مگر شاہجہاں نے اپنے عہد میں اسکو از سر نو آباد کیا
 محیط اسکا سات میل گرد اسکے شہر پناہ مستحکم اور بلند جامع مسجد
 وہاں کی سنگ سوخ سے نہایت عالیشان اور خوش قطع بنی۔ ہی
 اسیوں ایک نہر ہی جو یہاں سے کرنال تک علی مردان خاں کے نام سے
 مشہور ہی اسی نہر کے باعث دہلی میں پانی ملتا ہی اور یہ نہر جو
 جمنا کے مندرج سے نکلر دوآبہ میں ہوکر ایک سو پچاس میل کی مسافت
 طی کرکے دہلی میں آئی ہی وہاں ضابطہ خاں کے نام سے معروف ہی
 مگر فی زمانہ بند پڑی ہی اس شہر میں کئی مدرسے ہیں اور دلچسپ
 مکانات خصوصا محل شاہی اور جامع مسجد وغیرہ یہاں کی
 مشہور ہیں یہ کلکتہ سے نو سو چھپن میل دور ہی اسکے گرد و
 نواح کے مشہور شہر میرٹھہ ہانسی اور سرگھٹہ — باشندے اسکے تھمنا
 ایک لاکھ پچاس ہزار *

رون چنبل کے قریب جو ملک مالوہ میں ہوتی ہوئی جمنا میں
 جاملی ہی شہر گوالیار آباد ہی قلعہ اسکا بہ نسبت اور تمام ہندوستان
 کے قلعوں کے نہایت مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہی یہ شہر
 غالبخاں سیندھیہ قوم مرہٹہ کی دارالامارہ ہی *

گوالیار اور آگرہ کے بیچ میں چنبل کے کنارے ہر دھولپور ہی یہ بھی
 ایک چھوٹی سی ریاست کی دارالحکومت ہی *

رود گنگا کے کنارے پر شہر نرخ آباد آباد ہی زمانہ سابق میں یہ بھی مستقل ریاست تھی گرد اسکے شہر پناہ تھی لیکن اب توت گئی ہی سرکیں اسمیں صاف اور وسیع اکثر مکانات پختہ بلند اور خوش قطع اور گرد اسکے باغات اور وہ مکانات جو اب سوک پر ہیں باشندے اسکے تخمیناً ساٹھ ہزار *

اس سے آگے رود گنگا پر سوائے ہردوار اور سری نگر کے اور کوئی شہر مشہور نہیں ہی اور یہ دونوں بسبب معبد گاہ ہونے ہنود کے بہت مشہور ہو گئے ہیں — ہردوار میں ایک ہزار میلہ لگتا ہی جسمیں ایک کرور سے دو کرور تک آدمی جمع ہو جاتے ہیں اس سے قریب سرکار انگریز نے ایک نہر گنگا سے کھود کر نہالی ہی جو سہارن پور اور روڑکی کو ہوتی ہوئی کانپور کے نزدیک ہرد گنگا میں جاملی ہی •

قطعة ہمالیہ کی کوہستانی ریاستوں کا بیان

سوائے ان شہروں کے جو رود گنگا پر آباد ہیں انکے شمال کی جانب کے پہاڑوں پر انگریزوں کی کئی چھاویاں تبدیل آب و ہوا کے واسطے آباد ہیں جیسے نینی تال منسوری شملہ سپاتو بلکہ ایام گرما میں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر معہ اپنے اہل عملہ کے کوہ شملہ پر آکر رہا کرتے ہیں *

شہر سری نگر ان ہر فیدہ پہاڑوں کے بیچ میں بستا ہی اگرچہ بباعث شدت سرما کے آباد کم ہی لیکن اسمیں ایک ہزار شیوالا ہی گنگا مکھی یعنی گنگا یہاں سے نکلی ہی اس لئے اکثر ہنود تیرتھ کے واسطے یہاں آتے ہیں *

ملک نیپال بھی کوہ ہمالیہ کے درمیان سمت شرقی میں واقع ہی شرقاً و غرباً ۲۸۰ میل طویل اور شمالاً و جنوباً ۱۶۰ میل عریض چنانچہ فتنہ میں (۱۸۰۰ء) سے لیکر (۱۸۱۶ء) تک طولاً واقع ہی دارالحکومت اسکا کت مندو باشندے اسکے تخمیناً تیس ہزار *

دوسرا شہر گت مندو سے جانب جنوب تھوڑے فاصلہ پر لگتا پتھر ہی
ہاشندے اُسے بیس ہزار *

اسراء اور اہل فوج اُس ملک کے گورکھ اور رعیت میں کسان وغیرہ
نیورکی قوم مگر ہندوستان سے کچھ بڑھیں بھی وہاں جا کر بسے
ہیں ہاشندے اُس ملک کے ہندو نہیں بلکہ ہودہ کا مذہب رکھتے
ہیں اور گورکھ تبت والے کے معتقد ہیں اطراف شمالی میں اُس
ملک کے آدمی مثل شیکم اور بھوتان وغیرہ کے پہلے ہوئے ہیں *

شیکم ایک چھوٹی سی ریاست نیپال اور بھوتان کے درمیان میں
واقع ہے — دارالامارت اُسکا شہر شیکم حاکم وہاں کا مطیع سرکار انگریز
ہی *

بھوتان شرقاً و غرباً دو سو میل کے طول میں اور نوے میل بہ تعداد
اوسط عرض میں واقع ہے حاکم وہاں کا دیو راجہ لقب رکھتا ہے —
دارالحکومت اُسکا تسیوندون دوسرا شہر اُسکا نیا کہا ہے مگر حال
اُن شہروں کا کم معلوم ہے سرکار انگریز کی طرف سے ایک صاحب
رزیدنت گت مندو میں بشریف رکھے ہیں آب و ہوا اُن قطعات
ہالیہ کی بسبب نشیب و فراز سطحات زمین کے مختلف کیفیات
ہی کہیں گرم اور کہیں سرد علیٰ ہذا فیاس حالات بھی اُس میں ہر
قسم کے کہیں بطور بلاد حارہ اور کہیں مثل سطح ہرفدہ کے پیدا ہوتے
ہیں اور نشیب کی زمین اکثر سبز حاصل ہے اور درخت و اشجار بکثرت
پیدا ہوتے ہیں مگر بعض وادیوں میں دلدل کے واقع ہونے سے ہوا ۔ ۔ ۔ ۔
اور خراب رہتی ہے اختلاف آب و ہوا کا اُن قطعات میں نزدیک بردہک
پایا جاتا ہے یعنی کہیں ہوا معتدل اور اچھی ہوتی ہے اور اُسکے پوری
ہی دور ہر مخالف اور بری چنانچہ قدرت ایزدی ایسے مقام پر نظر
آتی ہے کہ کشمیر اور نیپال میں بعضہ دھوپ و ہوا و پھل پیدا ہونے سے
مثل اقلیم حارہ کے بہت خوشنیا اور سر سبز دکھائی دیتے ہیں اور

اُس سے تھوڑی دور پر اُونچے بلند برفیدہ پہاڑ مثلاً بلاد منطنتہ باردہ کے نظر آتے ہیں گویا کہ اُن وادیوں میں ہمیشہ اور دوزخ کا اجتماع ہی باوجود نشیب و فراز اور راہ ہائے دشوار گذار اِس ملک کے سوداگر لوگ بڑی بڑی بلند گھاٹیوں اور برفیدہ پہاڑوں پر گذر کر آمد رفت اپنی سہ اشیا تجارت کے جانب قند یارقند اور توتسمان شرقی وغیرہ میں رکھتے ہیں چنانچہ ایک گھاٹ کاراکورم کا نسبت سطح سمندر کے (۱۸۶۰۰) فٹ بلند ہی اور دوسرا پونزلا (۱۸۵۰۰) فٹ اور تیسرا دھورا گھاٹ (۱۷۷۵۰) فٹ بلند ہی اور ملک بہت میں قریب اُس قلاب کے جو اُس ملک والوں کی تہذیب گاہ ہی ایک گھاٹ مقام بیٹی گھاٹ بہت دشوار گذار اور سیدھی چڑھائی کا ہی جس پر سے اشیاء تجارت سوائے بھڑ بکری کے اور کسی جانور پر لد کر جا نہیں سکتی *

منجملہ ریاستہائے مذکورہ کے ایک کاشمیر ہی جو بعد فتحیابی ملک پنجاب کے سرکار انگریز نے گلاب سنگھ کو خیر خواہی میں عطا فرمایا ہی وہ ایک بلند وسیع زر خیز وادی میں کوہ ہمالیہ کے گوشہ شمال و غربی کے درمیان واقع ہی خوبی اِس خطہ بے نظیر کی زمانہ قدیم سے مشہور چلی آئی ہی اِس نبتے آسکے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں یہاں کے شہروں میں سے دو بڑے شہر ہیں — ایک سری نگر جسکو کاشمیر بھی کہتے ہیں دوسرا اسلام آباد سری نگر ایک اچھی جھیل کے کنارہ پر واقع ہی جو چاروں طرف سے خوب خوشنما نظر آتی ہی — رود جہلم کوہ ہمالیہ سے نکلکر اِس جھیل میں سے ہوکر گذرتی ہی اُسکا سیلاب کبھی استقدر بڑھتا ہی کہ جسکے سبب شہر کو بہت سا نقصان پہونچتا ہی — اشیاء تجارت وہاں کی دو شالہ اور ہشمینہ وغیرہ — طول اِس قطعہ کا (۱۱۰) اور عرض (۶۰) میل ہی *

صوبہ پنجاب کا بیان

دہلی سے تین سو چوبیس میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کی طرف رود راوی کے کنارہ پر شہر لاہور آباد ہے۔ یہ شہر درانہوں کی دارالخلافہ تھا جو ہندوستان پر فوج کشی کر کے آئے تھے اُس زمانہ میں اِس شہر سے اکبر آباد تک پانچ سو میل کی مسافت تک بادشاہ کے سفر کے واسطے سرف بنی ہوئی تھی اور دونوں طرف اُسکے سایہ دار درخت لگے ہوئے تھے بعد اُس کے سکھوں کی دارالامارت چند مدت تک رہا۔ فی زمانہ تسلط سرکار دولتمدار انگریز بہادر گا ہی باشندے اُسکے پہچانہ ہزار *

اِس سے تیس میل کے فاصلہ پر شہر امرت سر ہے جو سکھوں کی تیرتھ گاہ ہے باشندے اُس کے نوہ ہزار *

واضح ہو کہ ملک پنجاب بشکل مثلث ہے اِس مثلث کا ایک ضلع کوہستان ہمالیہ سے متصل ہے اور ضلع غربی کوہ سلیمانی سے اور ضلع جنوب و مشرق رود ستلج ہے غرضکہ اِن ضلعوں سے ملک پنجاب محیط ہے وجہ تسمیہ اِسکی یہ ہے کہ پانیچ ندیاں ستلج بیاس راوی چناب جہلم اِس میں سے گذر کر سمت جنوب صوبہ ملتان میں رود سندھ سے ملکتی ہیں *

شہر امرت سر سکھوں کے نزدیک مانند بیدار کے تیرتھ گاہ ہے تجارت اِس میں بہت ہوتی ہے رئیس اور ساہوکار یہاں کے بہت مالدار ہیں اِس میں ایک بڑا نااب ہے جسکو سکھوں نے بزرگ سمجھکر اُسکا نام امرت سر یعنی چشمہ آب حیات رکھا ہے یہ شہر اُسی کے نام سے موسوم ہوا ہے پیچھے اُسکے ایک مندر ہے جو نانک پنتھوں نے بنوایا ہے *

لاہور سے جنوب و مغرب کی طرف رود چنار پر شہر ملتان آباد ہے اِس میں ایک قلعہ نہایت مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر چالیس پچاس

فنت بلند بنا ہوا ہے اور اس میں کئی برج ہیں ریشمی کپڑے اور دزیہ وغیرہ اس شہر میں بکائی جاتی ہیں *

لاہور سے دوسو میل کے فاصلہ پر اور کابل سے بھی دوسو میل جانب جنوب سرحد افغانستان پر رودسندہ کے اردو اتک ایک قلعہ بہت مستحکم ہے اور دریائے کابل پر شہر پیشاور آباد ہے جو دروازہ ہند سمجھا جاتا ہے اور ان سے جانب جنوب قیرہ اسماعیل خاں اور ملتان کے قریب قیرہ غازی خاں ہے یہ دونوں رودسندہ کے سمت مغرب آباد ہیں اور افغانستان کئی تجارت کی منڈی ہیں اور دریائے ستلج کے کنارے پر بہاولپور بھی بڑی مشہور تجارت گاہ ہے *

بیان ملک سندھ

جاننا چاہیئے کہ ملتان سے مہانہ سندھ تک ملک سندھ کے نام سے مشہور ہے طویل اس ملک کا (۳۰۰) میل اور اوسط عرض (۱۵۰) میل ہے دارالامارت اسکی شہر حیدر آباد ہے جو رودسندہ پر آباد اور بمبئی سے سمت شمال (۷۵۱) میل دور ہے اور ندی کے اُس پار قصبہ کوٹری ہے جہاں سے ریل کراچی بندر کو جاتی ہے اور ہوا تری اُنر کی طرف دختی جہاز ملتان تک جاری رہتے ہیں اور یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر میانی ایک مقام ہے جہاں صاحبان انگریز اور امیر سندھ میں لڑائی ہوئی تھی اور اسی فتحیابی سے تمام ملک سندھ اُن کے قبضہ میں آیا ہے قلعہ یہاں کا نہایت مستحکم ہے عہد شاہی میں امیر سندھ قندھار کے ماتحت تھا خی زماننا سرکار انگریز کے تحت میں ہے *

بحر عرب کے کنارے (۱۷۰) میل پر رودسندہ کی بھی دو شاخیں ہوگئی ہیں اور مثل گمنا کے مہانہ کے اس سے بھی ایک مثلث پیدا ہوا ہے *

اس قطعہ مثلث کے بیچ میں شہر ٹھٹہ آباد ہی جو سابق میں صوبہ ٹھٹہ کی دارالمارت تھا چونکہ رود سندھ ایک بڑے وسیع صحرا میں سے ہو کر گذرا ہی اسکے اطراف کے قطعات بہت کم آباد ہیں صرف کنابے کنارے کچھ کشتکاری ہوتی ہی ہوا یہاں کی ایام گرمیوں میں نہایت گرم اور پانی مطلقاً نہیں برسنا فی الحال بھکر کے کنارے پر ایک لنگرگاہ کرانچی بندر کے نام سے مشہور ہی دشت سندھ کا بہت وسیع ہی جس کا طول ساڑھے پانسو میل اور عرض ڈیڑھ سو میل ہی گرمیوں میں لو اس قدر چلتی ہی کہ مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں لوگ بند کر لیتے ہیں صرف کسب قدر ہوا کے آنے جانے کی واسطے اوپر سے کھلا رکھتے ہیں چونکہ وہاں پانی مطلقاً نہیں برسنا ہی وہاں کے مکانوں کی چھت ہموار ہوتی ہیں ماہی پشت نہیں صرف مٹی کے ڈھیر چھتوں پر لگا دیتے ہیں — باشندے یہاں کے مغل ہیں جو تاتاریوں کی مانند خانہ بدوش ہوتے ہیں چنانچہ جہاں جگہ چرائی کے لائق پاتے ہیں چلے جاتے ہیں بلکہ لڑکھتے ہیں کہ یہ سابق میں قوم مغل میں سے تھے اُنہوں نے یہاں آکر بون و باش اختیار کی تھی کل رقبہ ملک سندھ کا چوں ہزار چار سو میل مربع ہی اور باشندے آٹھارہ لاکھ *

بیانی ملک راجپوتانہ

دشت سندھ کے مشرق طرف ملک راجپوتانہ واقع ہی یہ ملک بھی بماعت متصل ہونے ریگستان کے نہایت گرم اور کم آباد ہی پانی بجز کنوؤں کے دستیاب نہیں ہوتا بلکہ وہ کنوئیں بھی نہایت گہرے ہوتے ہیں اس قطعہ کے مشہور شہروں میں سے بیکانیر جیپور اجمیر جسکو مارواڑ بھی کہتے ہیں جودے پور اودہ پور ہیں *

اجمیر کا قلعہ جو پہاڑ پر بنا ہوا بہت مستحکم ہی — شہر اجمیر ٹھٹہ سے دوسرے تیس میل بطرف جنوب و مغرب واقع ہی باشندے

یہاں کے قوم جاٹ اور راجپوت ہیں گذرا وقت انکی آونتوں کے ہالہ سے
ہوتی ہی *

بیانی ملک مالوہ

ملک راجپوتانہ سے جنوب کی طرف ملک مالوہ ہی زمانہ سابق
یعنی برماجیت کے عہد میں دارالامارت اسکی شہر آجین تھا یہہ شہر
(۵۶ ' ۵۵) طول شدتی اور (۲۶ ' ۲۳) عرض شمالی میں اور شہر
دہلی سے چار سو پینتیس میل کے فاصلہ سے آباد ہی مرہٹوں کی
حکداری میں سیندھیہ نے اسکو اپنی دارالحکومت مقرر کیا تھا لیکن اپ
شہر گوالیار میں رہتے ہیں یہہ شہر سپراندي پر آباد ہی *

نربدا سے قریب مانڈو ایک بڑا شہر بلند پہاڑ کے اوپر اکبر بادشاہ کے
عہد میں چوبیس میل کے محیط میں آباد تھا اب ویران پڑا ہی چنانچہ
اب تک آسمیں بڑی بڑی عمارات عالیشان اور مکانات کھنڈ ہوئے ہیں جو
اسکی عظمت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں *

تمام مالوہ کی زمین بہت بلند اور ہموار ہی — اس ملک کے
پہاڑوں میں سے کئی ندیاں نکلی ہیں خصوصاً سون کرمناہ اور چمبل
جنوب کی طرف سے نکلکر گنگا اور جمنا میں جاملی ہیں *

اس قطعہ کا حصہ جنوبی رود نربدا سے ملحق ہی اور ندیاں
یہاں سے نکلکر خلیج کمپائٹ میں گرتی ہیں — رود سون اور نربدا
بندپاچل کے پہاڑوں سے ایک ہی جگہ سے نکلکر ایک دوسرے سے
برعکس یعنی سون مشرق کی طرف بہہ کر شہر ہتہ سے بائیس میل
اوپر تیرہ ہزار میل کی مسافت طی کرکے گنگا میں جانر ملی ہی اور
نربدا مغرب کی طرف بہہ کر اسیقدر مسافت طی کرکے خلیج کمپائٹ
میں گرتی ہی ان دونوں ندیوں کے باعث ملک دکن بطور جزیرہ کے
ہو گیا ہی *

مالوہ کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر اندور ہی جو ہولکر کی دارالامارت ہی اسکے قریب ایک چھاونی ہی جسمیں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی طرف سے صاحب رزیدنٹ بہادر رہتے ہیں اندور سے جنوب کی طرف چھ میل کے فاصلہ پر ایک اور چھاونی بنام موہی آسمیں سرکار ذویالافتدار انگریز کی طرف سے کچھ فوج رکھتی ہی اور اُس سے شمال کو ایک چھوٹی سی ریاست جاوڑہ کی ہی جو جنرل مالکم صاحب بہادر نے سنہ ۱۸۱۷ ع میں نواب عبدالغفور خاں رشتہ دار نواب اسیر خاں والی ٹونک کو علاقہ ہلکر سے دلوائی تھی تاکہ وہ تنخواہ فوج سرکاری جسکی چھاونی مہدپور میں تھی آسمیں سے ادا کیا کرے اب شہر جاوڑہ نواب عبدالغفور خاں کے بیٹے نواب غوث محمد خاں کے حسن انتظام سے خوب آباد اور رونق پر ہی *

دوسرا شہر بھوپال ہی جو ایک جھیل یعنی بڑے تالاب کے کنارہ پر آباد ہی عالم گہر بادشاہ کے عہد میں دوست محمد خاں قوم افغان نے سنہ ۱۷۶۰ ع میں اِس ریاست کا رئیس ہو کر بادشاہ کی طرف سے نوابی کا خطاب پایا انہوں نے ایک قلعہ نہایت مستحکم بنا کر اُسکا نام قلعہ گڈہ رکھا سنہ ۱۸۱۳ ع میں وزیر محمد خاں اور نظیر محمد خاں کے وقت میں جو نواب سکندر بیگم کے والد تھے سپندھیہ نے چالیس ہزار فوج اور بھوسلا والی ناگپور نے تیس ہزار فوج سے اِس قلعہ کا آٹھ مہینے تک محاصرہ کیا اور بہت سے حملے کیئے لیکن باوجودیکہ قلعہ کے اندر چھ ہزار آدمی تھے اور اُس میں سے بھی کام آتے آتے کل دو ہزار آدمی رہ گئے تھے اور قحط غلہ کا استدر تھا کہ کھجور کی گھٹلیاں بیون بیون کر کھایا کرتے تھے لیکن تسپر بھی وہ قنچیاں نہوسکے آخر کار سرکار ذویالافتدار انگریز کی طرف سے سپندھیہ اور بھوسلا کو ممانعت کی گئی کہ آئندہ محاصرہ سے باز آئیں نظیر محمد خاں کے وقت سے بیاعت حسن انتظامی اور دانائی قدسیہ بیگم اور سکندر بیگم کے یہہ ملک خوب آباد اور رعایا خورم و شاد ہی شہر میں بھی انتظام اور رونق خوب ہی *

اسی ضلع میں سیہور ایک قصبہ ہی اور قریب اس کے ایک چھوٹی سی کچھ فوج سرکاری وہاں بھی رہتی ہے *
اندور کے قریب دھار اور دیواس دو چھوٹی ریاستیں ہیں، انیس ان کے قوم پنوار راجپوتوں میں سے ہیں جو قبل از مرہٹوں کے اس ملک کے بھی حاکم تھے *

بیان صوبہ کچھ بھوج

روہ سندھ سے جنوب و مغرب کی طرف صوبہ کچھ ہی اس کے سمت شمال دشت سندھ اور بطرف جنوب و مشرق خلیج کچھ واقع ہے اور یہ دو حصہ پر منقسم ہے — حصہ شمالی کا نام جہیل کچھ جسکا پانی نمکین ہے اور یہ ایک سو ساٹھ میل طویل اور تخمیناً پچاس میل عریض ہے — دوسرا حصہ جنوبی کہیں کوہستان اور کہیں ریگستان — حاصلات اسکی کیاس جو اس ملک کی خاص جنس تجارت ہے گھوڑے یہاں کے بہت مشہور ہیں *

شہر بھوج اسکی دارالامارت ہے کچھ کا راؤ اس میں رہتا ہے گرد اس کے شہر پناہ باشندے اس کے بیس ہزار *

خلیج کچھ کے کنارہ شمالی پر مانتوی لنگرگاہ ہے اشیائے تجارت ملک حبش عرب اور فارس کی یہاں بہت آتی ہیں اور دوسری لنگرگاہ لکھپت بندر ہے جو سندھ کے موہانہ کوری نامی پر واقع ہے باشندے مانتوی کے پچاس ہزار *

بیان صوبہ گجرات

صوبہ کچھ کے مشرق طرف صوبہ گجرات ہے بطرف شمال اس کے ماروار یعنی صوبہ راجپوتانہ اور بطرف مشرق خاندیس اور مالوہ اور سمت جنوب خلیج کمپاپت اور بھیمڑا عرب ہے یہہ قطعہ بھی بطور جزیرہ نما

کے ہی تین سو میل طویل اور ایک سو اسی میل عریض سابق میں دارالخلافت اس کی شہر احمد آباد تھا جو اب موتیوں کے ماتحت ہی یہ شہر ساہیو متی ندی پر آباد ہی 'فی زمانہ گاٹیکوار جو یہاں کا حاکم ہی شہر بڑودہ میں رہتا ہی جسکے باعث بڑودہ خوب آباد ہی چنانچہ باشندے اُس کے تخمیناً ایک لاکھ اور احمد آباد کے بھی اسیتدر ہیں *

بندر سورت رود تہنی کے مہانہ پر اور شہر کہمڑایت چیلج کہمڑایت کے

سمت شمال اور بہڑوچ نوبدا کے مہانہ پر مشہور تجارت گاہ ہیں *

رقبہ اس کا پچیس ہزار میل مربع اور باشندے بیس لاکھ کے

قریب ہیں یہ ملک خوب زرخیز اور زمین اس کی سیر حاصل ہی *

بیان ملک ہندیل کھنق

صوبہ مالوہ کے پورب طرف ملک ہندیل کھنق ہی یہ ملک رود گنگا

اور ہندیا چل کے درمیان میں واقع ہی گنگا سمت شمال اور ہندیا چل

جانب جنوب اس میں کئی ریاستیں ہیں ازاجملہ ریواں اور جھانسی

ہیں جنہیں مستحکم قلعے بنے ہوئے ہیں اب یہ دونوں سرکار انگریز کے

ماتحت ہیں ۔

ملک دکن کا بیان

ملک دکن دس صوبوں میں منقسم ہی تین صوبے خاندیس

اورنگ آباد اور بیجاپور حصہ غربی میں اور دو کنگ اور صوبہ سرکار ضلع

شرقی میں اور پانچ حیدر آباد بیدر نان دیر برار اور گونڈوانہ وسط

دکن میں *

صوبہ خاندیس گجرات سے مشرق کی طرف ہی اور سمت شمال

اس کے مالوہ اور بطرف پچیم برار اور گونڈوانہ نوبدا اور توتی اُس میں

بہتی ہیں جنکے باعث یہ صوبہ خوب زرخیز اور زمین اُسکی سیر حاصل

ہی لیکن مرہٹوں اور پنداروں کی لوت مار سے زراں ہو گیا ہی یعنی

آبادی کم ہی طول اُس کا سو دس میل اور عرض اسی میل *

مشہور شہر اس صوبہ کا بڑھانپور درہ تھنی ہر آباد ہی زمانہ سابق
میں یہ شہر اس صوبہ کا دارالامارہ اور مغرب آباد تھا اور عہدہ عمدہ
عمارتیں عالی شان اسمیں بنی ہوئی تھیں آہد ویشم اور ریشمی کپڑے کی
تجارت اس میں بہت ہوتی ہی نویدا اور تبتی کے بیچ میں ایک بلند
پہاڑ ہر آسیو گتہ ایک قلعہ نہایت مستحکم بنا ہی *

صوبہ اورنگ آباد کے سمت شمال صوبہ خاندیس اور چانپ جنوب
میں اور بطرف مشرق بیدر اور بطرف مغرب بھو عرب ہی - یہ صوبہ
تین سو میل طویل اور اسی سو ساتھ میل عریض ہی بیچ میں اس کے
شمال سے جنوب کی جانب کوہ گہات غربی ہو کر گذرا ہی - اس پہاڑ کے
پہچم طرف اس صوبہ کی زمینیں بلند اور میزانہ وار ہی جو بلحاظ سطح
مندر کے تخمیناً اٹھارہ سو فٹ عموداً بلند ہی اسی باعث ہوا اس کی
معدل اور زمینیں اس کی سیر حاصل ہی - دارالامارہ اس کی شہر
اورنگ آباد جسکے نام سے یہ صوبہ موسوم ہی - یہ شہر اورنگ زیب
بادشاہ نے آباد کر کے اپنے نام سے اس کو نامزد کیا تھا نظام الملک والی دکن
اس میں رہا کرتا تھا لیکن اب دیران ہی باشندے اس کے فی زمانہ
ساتھ ہزار کے قریب ہیں سڑکیں اس کی وسیع اور خوش قطع ہوا ہزار
اسکا دو میل طویل - اس میں بھی ایک روغہ مثل تاج پی کے روضہ
کے بنا ہوا ہی لیکن اُننا خوش قطع نہیں ہی محیط لس شہر کا
سات میل ہی *

دوسرا مشہور شہر اس صوبہ کا احمد نگر ہی جسکو احمد نظام شاہ
نے سنہ ۱۳۵۳ع میں بسایا تھا اور گرد اس کے شہر پناہ بنوائی تھی -
باشندے اس کے بیس ہزار *

تیسرا شہر ہونا ہی جو سابق میں مرہٹوں کی دارالامارہ تھا -
یہ شہر دامن کوہ گہات غربی ہر ایک ایسے میدان میں آباد ہی جو

بہتیار سطح سمندر کے دو ہزار فٹ عموداً بلند ہی اور بمبئی سے الگ دور
میل دور ہی — باشندے اسکے پچھتر ہزار *

اس صوبہ کی بحد غربی پر شہر بمبئی بہت بڑی لنگر گاہ ہے
فی زمانہ یہ تلمی ممالک مغربی کی دارالامانہ ہے — نواب گورنر ممالک
مغربی اسمیں رہتے ہیں ایک قلعہ اسمیں بہت مستحکم بنا ہوا ہے *
عمارات اس شہر کی بہت بلند اور عالیشان تجارت اسمیں بہت
ہوتی ہے جہاز بھی یہاں اکثر بنتے ہیں — یہ شہر بکدرسورت سے
جنوب کی طرف واقع ہی باشندے اسکے تخمیناً آٹھ لاکھ ہیں *

صوبہ برار یہ صوبہ (۹۸ سے ۹۳) تک عرض شمالی اور (۶۸ سے ۳۰
۹۳) تک طول شرقی میں واقع ہی طویل اسکا دوسو توے میل
اور عرض دوسو چالیس میل ہی رقبہ اسکا چھپن ہزار سالت سو تینس
میل مربع باشندے اسکے تخمیناً بائیس لاکھ سوزمیں اس صوبہ کی
کوستائی اور میدان ناہموار بڑے بڑے جنگل اور بن اسمیں کھڑے ہیں *
دارالامانہ اسکی شہر ناگپور ہی اگرچہ یہ شہر ایک بلند میدان پر
آباد ہی (جو عموداً گیارہ سو فٹ بلند ہی) لیکن بجاعت کثرت پہاڑ
اور جھاڑوں کے در سے معاون بھی نہیں ہوتا باشندے اسکے تخمیناً
آسی ہزار *

اس صوبہ کے ضلع غربی میں وردہ اور وین گنگا بہتی ہوئیں تپتی
میں جاکر گرتی ہیں سر زمین اسکی سیر حاصل ہی لیکن اطراف
شرقیہ میں صرف گوند اور جنگل ہی *

جبل پور ہوشنگ آباد بیتول منڈلہ سیٹابلدی ہنگن گھاٹ اور چاندہ

اس صوبہ کے مشہور شہر ہیں *

صوبہ کنگ جسے اوزیا بھی کہتے ہیں سمت شمال صوبہ بنگال بطرف
مشرق خلیج بنگال بطرف مغرب برار اور گوندوانہ جانب جنوب
صوبہ سرکار — طویل اسکا دوسو اور عرض سو میل — حصہ غربی اسکا چار

گوئیوانم سے متصل ہے۔ دسہ ہے یہ بھی کوہستان اور میدان ناہموار
 ہے جسمیں بجز جنگلی درختوں کے اور کچھ نباتات نہیں اُگتی مگر
 اپنی درختوں کی لکڑی ہر ایک کام میں مستعمل اور جہازوں وغیرہ کے
 کام میں آتی ہے *

دارالامارۃ اس کی شہر گنگ ہے جو بحر کے کنارہ اور رود ہوگئی کے
 موهانہ سے دوسو ساٹھ میل دور ہے *

دوسرا مشہور شہر یوزی ہے جہاں جنگلات کا بندر ہے یہ شہر
 بحر کے کنارہ پر واقع ہے *

صوبہ بیجاپور یہ صوبہ (۲۵ سے ۲۸) عرض شمالی اور (۲۳ ۲۶)
 تک طول شرقی میں واقع ہے سمت شمال اسکے صوبہ اورنگ آباد بطرف
 مشرق حیدرآباد اور بیدر جانب جنوب صوبہ کنارہ بطرف مغرب بحر ہند
 ہے — تین سو میل طویل اور دو سو میل عریض صوبہ اورنگ آباد
 کی مانند اسمیں سے کوہ گھاٹ غربی ہوکر گذرا ہے وہ قطعہ زمین جو گھاٹ
 غربی اور سمندر کے بیچ میں واقع ہے اکثر دیوان اور کوہستان ہے جسے
 وہ لوگ کانگن کہتے ہیں — اسکے سمت جنوب و مشرق (جو دھاروا
 کے نام سے مشہور ہے) بہت زرخیز آب و ہوا بھی اچھی رکھتا ہے —
 اورنگ زیب کے عہد میں شہر بیجاپور اسکی دارالامارۃ تھا اسمیں ایک
 قلعہ بہت مستحکم ہے گرد اسکے شہر ہناہ آبی عہد میں شہر ہناہ کے
 اندر پندرہ ہزار سوار رہا کرتے تھے اب تک بہت عمدہ مسجدیں اور بلند
 اور خوش قطع عمارتیں دیوان ہوزی ہیں — باشندے اسکے ہمہ
 کم ہیں *

اس صوبہ کے سمت شمال یونا سے بیس میل جانب جنوب شہر
 ستارا واقع ہے سابق میں سیواجی پوشارا کی (جو مرہٹوں کا بڑا اور اول
 و اچھ تھا) دارالامارۃ تھا *

شہر سارت وازی جو قطعہ کٹن میں واقع ہے اور شہر کھولہ پور جو اس صوبہ کے سمت جنوب ہے اسکے مشہور شہروں میں سے ہیں *
سارت وازی سے دکن طرف گوہ کا ملک ہے جو پرنسپلز کے ماتحت ہے
ہی انہوں نے اسکو لنگولا اور بوی تجارت گاہ اپنی بنایا ہے *

صوبہ حیدرآباد یہ صوبہ نواب نظام الملک کے ماتحت ہے — اسکے سمت شمال ہزار اور خاندیس بطرف مغرب اورنگ آباد اور بینجا پور جنوباً صوبجات میسور اور کرناٹک شرقاً صوبہ سرکار ہے — اس تمام قطعہ کی زمین وسیع اور میزبانہ دار ہے رود پتی اور گوداوری اور کشنا اسکے پہاڑوں میں سے نکلکر اس صوبہ کے بیچ میں سے ہوکر گذری ہیں جبکہ باعث سر زمین اسکی سیر حاصل اور زرخیز ہے لیکن بباث بدانتظامی کے کشتکاری اور آبادی بہت کم ہے *

شہر حیدرآباد صوبہ گلکنڈہ کی دارالامارت تھا یہ شہر چار میل طویل اور تین میل عریض ہے گرد اسکے شہر ہذا جسکے نیچے سے ایک فدی گذر کر رود کشنا میں گرتی ہے فی زمانہ نظام الملک اسی میں رہتا ہے اسی سبب سے اس شہر میں مسجدیں اور عمارتیں بہت عمدہ ہیں — باشندے اسکے دو لاکھ باقی مشہور شہر اسکے گلکنڈہ نان دیو شولہ پور ہیدر حسن آباد گلبرگہ وغیرہ ہیں *

صوبہ سرکار صوبہ کٹک کی حد جنوبی سے خلیج بنگال کے قریب تک چار سو ستر میل طویل اور اسی میل عریض ہے — رقبہ اس کا اڑتیس ہزار میل مربع — باشندے اسکے چالیس لاکھ *

اس صوبہ کی حد غربی پر کوہ گہات شرقی واقع ہے قطعہ زمین مابین کوہ مذکور اور سمندر کے ناہموار ہے کشتکاری کے قابل نہیں البتہ اسکے اطراف جنوبی جسمیں سے گوداوری اور کشنا گذری ہیں بہت زرخیز اور سیر حاصل ہے اس پہاڑ کی لکڑی سے بھر کے کنارہ پر خصوصاً کرائچی مندر میں چہاڑ بنتے ہیں *

مشہور شہر اس صوبہ کے وزالہ پٹنم اور مسولی پٹنم یہہ دونوں بھڑ کے کنارہ پر آباد ہیں اور راجمندری گوداوری کے کنارہ جنوبی ہو شہر آلو روڈکشنا کے کنارہ شمالی ہو اور گن تور اسکے سمت جنوبی ہو آباد ہیں *

مملکت ہندوستان کے چوتھے قطعہ کا بیان

یہہ قطعہ روڈکشنا اور بھڑ ہند کے بیچ میں واقع ہی اور نواب گورنر مندر اس کے تحت حکومت ہی [۱۔ کے اطراف شرقی میں صوبہ کرناتک اور وسط میں صوبہ میسور کوئن اور بھڑ اور غربی میں صوبہ مولوں اور کوچن ملینار اور صوبہ کفارہ واقع ہیں *

شہر مندر اس بھڑ کے کنارہ پر آباد ہی جس کنارہ کا نام کارومندل ہی یہہ شہر اگرچہ بندر نہیں ہی لیکن تجارت اسمیں بہت ہوتی ہی اس میں علاوہ ایک قلعہ کے جو سرکار ذریعہ اقتدار انگریز بہادر نے بنایا ہی اور بہت مکانات عالی شان بنے ہن اور چونکہ یہہ شہر شیب میں ہی اسلمیے سمندر کی طرف سے نظر نہیں آتا اور کلکتہ سے آٹھ سو ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہی باشندے اس کے تخیلاً ذیوہ لاکھ - جو جہاز کہ اسمیں آتے ہیں ان کا لنگر کنارہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہوتا ہی وہاں سے اشیاء تجارت کتھوان کشتیوں میں چنپر موج کا اثر نہیں ہوتا بھر کو اُنارتے ہیں *

باقی اور مشہور شہر صوبہ کرناتک کے قن چور چنی ہوتلی مدور توانکو اور ہارنگہ پٹنم اور قنی ویلی ہند چری جو فرانس کے ماتحت ہی آرکت اور دلور ہلی کت اور نلور وغیرہ ہیں *

صوبہ میسور کی دارالامارہ شہر سرنک پٹن ہی جو روڈکوری میں ایک جزیرہ پر آباد ہی گون اس کے بہت مستحکم شہر پناہ ہی شہر کے بیچ میں حیدر علی اور تھو سلطان کے مقبرے ہیں *

مشہور شہر اس صوبہ کا شہر میسور ہی جو قدیم دارالامارہ تھا اور مچاوتی بنگلور جہاں نواب گورنر صاحب بہادر کی طرف سے

صاحب رزقیت رہتے ہیں اور کچھ فوج سرکاری بھی وہاں رہتی ہے اور
جنگل سڑک بلاری اور گدایا ہیں *

صوبہ کنارہ کا ہوا شہر منگلور جو ایک کھاری جھیل پر آباد ہے
جھیل مذکور براہ ایک آبناے کے سمندر سے مل گئی ہے یہ بھی
مشہور تجارت گاہ ہے جائی بہتہ والے ایسوں بہت رہتے ہیں *
صوبہ ملیبار کے مشہور شہر کاناور تلچیری اور کالی کتہ ہیں یہ
تینوں شہر بحر کے کنارہ پر آباد ہیں *

ملیبار کی جانب جنوب صوبہ کوچن ہے دارالامارۃ اس شہر
کی کوچن یہ بھی ایک مشہور تجارت گاہ ہے اور یہ ایک
راجہ کے ماتحت ہے *

اس سے سمت جنوب صوبہ تروان کور ہے یہاں کا بھی حاکم راجہ
ہے۔ دارالامارۃ اسکی شہر تریوندروم ہے جو خوب آباد ہے *
یہ سب صوبے زرخیز ہیں وہاں کی کشتکاری بہت ہوتی ہے *

جزیرۃ سیلان یعنی لنکا کا بیان

ہندوستان کے تعلق میں صرف ایک ہی جزیرۃ قابل الذکر ہے
سنسکرت کی ہشکوں میں نام اسکا لنکا۔ اور وہاں کے باشندوں کے
معارفہ میں سنگھل دیپ اور اہل عرب اور ہندوستان کے مسلمانوں کے
نزدیک سرندیپ مشہور ہے۔ یہ جزیرۃ ہندوستان کے گوشہ جنوب و
مشرق کو واقع ہے اور اس سے بواسطہ خلیج منار اور آبناے ہالک کے
منفصل ہے بلکہ اس کے شمالی اور مغربی سمت پر ایک جزیرۃ منار
بھی واقع ہے۔ ہندوستان کے قطعہ کرناٹک کے جنوب کو ایک اور جزیرۃ
رامیشرم نامی ہے ان دونوں کے بیچ میں پانی دریا کا اتنا کم ہے کہ
زمین دریا کی اکثر نظر آتی ہے کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں وہ زمین
قطعہ ہندوستان اور اس جزیرۃ سے مثل خاکدانے کے واصل تھی اس لئے

سائنسگری کی کتابوں میں نام اسکا سیمپٹنڈ رامپٹر یعنی راجہ رام چندر *
پل ہی اور انگریزی میں قوجہ اسکا اہم کا پل لکھا ہے *

ہندوستان سے اس جزیرہ میں جہاز چانکی دو راہیں ہیں۔ ایک
منار سے سیلون کے درمیان جو بطور آبنائے کے ہے۔ دوسری کربالنگ اور رام شرم
کے درمیان ہے لیکن یہ دونوں راہیں پانی کی قلت سے جہاز کے لئے
بہت مشکل اور تنگ اور خطر ناک ہیں *

صورت اس جزیرہ کی بیضوی یعنی آندے کیسی ہی مگر سمت
شمال کا ایک گوشہ مثل نوک کے تنگ اور کچھہ نکلا ہوا ہے اس
گوشہ کی طرف سے جس قدر جنوب کو جاتے ہیں زمین جزیرہ کی
نسبت شمال کے وسیع پاتے ہیں *

عرض شمالی اسکا (۵۴ ° ۵) سے لیکر (۵۰ ° ۹) تک ہے اور طول
شرقی (۵۰ ° ۹) سے لیکر (۸۲ ° ۱) تک *

اس جزیرے کا شرقی کنارہ اونچی اور سیدھی چٹانوں سے محدود
ہی اور پانی دریا کا بھی اُسی طرف عمیق ہی مگر اُس طرف جہازوں
کے لیئے کوئی لنگرگاہ مقرر نہیں ہی صرف ایک کھادی جو جزیرہ کے قطعہ
شرقی پر ترنگ کومالی کے نام سے مشہور اور دریا سے ملی ہوئی ہی
سب طرف کے جہازوں کا لنگر وہاں ہوتا ہی اور نام اُس کھادی کا بسبب
واقع ہونے شہر ترنگ کومالی کے اُس کے کنارہ پر اُسی کے نام سے مشہور
ہی *

اس جزیرہ کے اطراف شمالی اور غربی میں زیادہ تر نشیب ہی ہو
کنارہ جنوبی اونچا ہی بلکہ وسط کی زمین نسبت دریائے شور کے بحساب
اوسط دو ہزار فٹ سے تین ہزار تک بلند ہی *

اس میں کئی سلسلے پہاڑوں کے پہلے ہیں جن میں کی ایک
چوٹی باوا آسم کے پہاڑ کے نام سے مشہور اور (۷۴۲۰) فٹ بلند ہی اور
دوسری ایک آڈر چوٹی (۸۱۸۵) فٹ کی بلندی رکھتی ہی اس پہاڑوں

میں سے لگی ندیاں نکل کر نشیب کی طرف بہتی ہیں چنانچہ وہی
 ندی اُن میں کی مہابلی گنگا ہی جو دو سو میل کی لڑائی کر کے
 تونگ کومالی کی کھڑی میں جا ملتی ہے *

یہہ قطعہ تمام سرسبز و شاداب زرخیز خوش فضا حیزانہ وار ہے
 پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی بہت اونچے اونچے درخت ہیں *

آب و ہوا اس جزیرے کی بسبب محیط ہونے دریائے شور کے نسبت
 قطعہ ہندوستان کے سرد اور غریب بخش ہے اور اُن ندیوں سے جو
 پہاڑوں سے نکلی ہیں زمین وہاں کی خوب سہو حاصل رہتی ہے
 چنانچہ سب طرح کی نباتات مثل بلاد منطقہ حارہ کے اچھی طرح
 پیدا ہوتی ہیں خاص کر گرم مصالحہ میں سے ایک چیز دارچینی
 وہاں بکثرت پیدا ہوتی ہے اور اُس کی وہاں بڑی تجارت ہے سوائے
 اِس کے ناریل اور تاز کے درخت بھی بہت ہیں اور اشلے تجارت وہاں
 کی کپاس قہوہ دھان نیل اور سیاہ مرچ وغیرہ جو وہاں کثرت
 سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اِس کے انواع واقسام کی لکڑی بہت عمدہ عمارت
 اور میز کرسی بنانے کے لائق پہاڑوں سے میسر آتی ہے *

جنگل وہاں کا بڑا وسیع ہے جس میں سب طرح کے حیوانات
 وحشی اور درندے پائے جاتے ہیں مگر نسبت سب کے ایک جانور یعنی
 ہاتھی اِس کثرت سے ہوتا ہے کہ غول کے غول اُن کی زراعت نہیں
 وغیرہ پر جو آکر گرتے ہیں تو اُس کو بالکل تباہ و خراب کر دیتے ہیں
 صاحبان انگریز اُن کا شکار کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک صاحب افسر نے
 دو سال کے عرصہ میں چار سو ہاتھی شکار کئے تھے خدا تعالیٰ نے اِس
 سر زمین کو وہ برکت دی ہے کہ سوائے سرسبز و شادابی و پیداواری
 حاصلات کے بیکارہ پر اُس کے موتی بھی نہایت عمدہ نکلتا ہے جو وہاں
 کی اشلے تجارت میں ایک عمدہ شے ہے *

سیلان کے خاص شہروں کا بیان

جزیرہ لنکا کے گوشہ شمال پر جو مثل ایک نوک کے نکلے ہوا ہے
 شہر جافنا ہے جو صوبہ جافنا پٹنم کی دارالامانت ہے وہاں ایک بڑا قلعہ
 ہولندیوں کا بنایا ہوا ہے سرکاری عملداری سے پہلے اُس نوم کے لوگ
 اِس جزیرے میں بود و باش رکھتے تھے مگر اب وہ لوگ وہاں کم ہیں
 اور پانی کی قلت سے جہازوں کی آمد و رفت وہاں کم ہو گئی ہے اِس
 لیے اب تجارت وہاں کی کم مشہور ہے۔ باشندے شہر جافنا کے آٹھ ہزار
 اور اکثر مسلمان ہیں *

ترنگ کومالی کے کنارہ پر شہر ترنگ کومالی ہے جہاں فوج کی
 چھاؤنی رہتی ہے *

اسی سمت میں تھوڑی دور پر جانب جنوب شہر ہاتی کلاؤ ایک
 چھوٹے سے جزیرہ پر واقع ہے وہاں ایک قلعہ بھی بنا ہے مگر آمد و رفت
 جہازوں کی مشکل سے ہوتی ہے *

سوائے اِن کے اِس کنارہ شرقی پر کوئی شہر قابل الذکر نہیں ہے
 مگر مہابلی گنگا کے کنارہ پر قدیم دارالخلافہ اِس جزیرے کا گاندی ہے
 یہ شہر اس قطع ہوار کے وسط میں جہازوں کے اندر واقع ہے چونکہ
 وہ پہاڑ اور جنگل سب سرسبز ہیں اِس لیے وہ شہر بہت خوش فضا
 اور خوش نما نظر آتا ہے مگر اکثر مکانات اُس کے توت گٹے ہیں اور
 باقی کھنڈر سے بد قطع دھمکتے ہیں تعداد وہاں کے باشندوں کی
 تیس ہزار ہے *

سمت جنوب و مغرب میں ایک جزیرے پر شہر کال واقع ہے
 فرنگستانی جہازوں کے لیے ایک لنگر گاہ ہے جو کولے کے لیے وہاں آتے
 ہیں زمین اُس کے اطراف کی خوش فضا ہے *

سیلان کے کنارہ غربی پر گال سے ۷۵ میل کے فاصل پر کواہو بڑا شہر
 دارالتجارت ہے گر وہاں کوئی بندر نہیں مگر شہر کے سامنے جہاز مثل

مندراس کے لنگر کرتے ہیں اور چونکہ سوداگر فرنگستان اور آذر ملکوں کے وہاں زیادہ رہتے ہیں اس لیے وہ شہر بھی آباد اور خوش قطع نظر آتا ہی سنگھلی لوگ اُس کے گرد و نواح کے گٹوں میں آباد ہیں یہاں بھی ایک قلعہ مضبوط بنا ہوا ہی اُس کے پاس ایک چھیل میٹھ پانی کی بہری رہتی ہی اِس شہر میں ہر قوم کے آدمی تین ہزار ساٹھ کے قریب بسنے ہیں اور کل جزیرے کے باشندے ۱۹۱۹۸۷ ہیں *

ساتویں فصل

ممالک متوسطہ ہند و چین کے بیان میں

حکمائے یونان نے زمانہ قدیم سے اپنی اصطلاح میں ہندوستان کو دو قسم کیا ہی ایک وہ قطعہ جو روڈ گنگ کے غرب و جنوب میں واقع ہی دوسرا جو اُس کے شمال و مشرق میں ہی * واضح ہو کہ قطعہ غربی اور جنوبی خاص قطعہ ہندوستان سے مراد ہی *

گنگا کے شمال و مشرق کا قطعہ پار یعنی اُس طرف کا کہلاتا ہی پس یہ پار کا قطعہ خلیج بنگالہ کے کنارہ شرقی سے لنگر بھڑورہ چین تک وسیع ہی عرض شمالی اُسکا (۵۶) اور طول غربی (۱۳۰۹۳) ہر ہی جہاں راس مگرائس واقع ہی اور اِس قطعہ کی حد جنوبی (۲۲۰۵) عرض شمالی ہر اور (۲۰۳) طول شرقی ہر ہی جہاں راس زمانہ واقع ہی چنانچہ یہ راس جزیرہ نماے ملایا کی منقہ ہی اور اِس قطعہ کی حد شمالی ہر آسام اور ممالک قبت اور چین اور ملک سیام اور آنام ہیں *

اِس کی جنوبی و شرقی سمت ہر تین طرف بڑی بڑی کھاڑیاں جانب دریا زمین ہر دور تک بخٹی گئی ہیں اُن میں سے زیادہ مشہور ایک کھاڑی خلیج مارتیان جو ملک برہما اور صوبہ قنصرم کے بیچ میں ہوئی گئی ہی اور سمت مشرق ہر ایک کھاڑی سیام ہی جس سے جزیرہ

پہلے ملک سیام سے منفصل ہی اور اُس کے شمال و مشرق پر ٹانکن کھڑی کے ذریعہ سے ممالک آفام چین سے منفصل ہی *

یہ تمام قطعہ اُن بڑے وادیوں کو مشتمل ہی جن میں سے رود ہاے کیبو اُس کوہستانی ملک سے نکل کر اِن وادیوں میں ہو کر گذرتی ہیں جس سے کوہستان ملک چین اور نسبت کا علیحدہ ہو گیا ہی اور منبع اُن رودوں کا اُن پہاڑوں وحشت ناک میں نامعلوم ہی مگر اُن میں سے ایک بہت بڑی رود ایروادی ہی جو اِس قطعہ کے حصہ غربی میں ہو کر گذرتی ہی *

دوسری میگوی جو ملک سیام میں گذر کر اُس سے باہر جا کر گرتی ہی *

تیسری ماٹی کیانگ جو ملک کمبوج میں سے ہو کر گذرتی ہی اِن تینوں رودوں کے وادی اِس قطعہ کے بلند سلسلہ پہاڑوں سے جدا کیئے گئے ہیں اور یہ پہاڑ کوہستان ہمالیہ سے نکل کر اُس پر عموداً جنوب کی طرف باہم متوازی چلے گئے ہیں *

اُن سب میں سے جو سلسلہ قطعہ غربی پر واقع ہی ہوگا کو صوبہ ہاے آسام اور ہنگالہ سے جدا کرنا ہی اور آخر کو حد جنوبی راس نگوائس پر تمام ہوا ہی *

دوسرا سلسلہ وہ ہی جو ایروادی اور میگوی کے درمیان ہو کر گذرتا ہی اور منگھالہ حد جنوبی ملایا پر تمام ہونا ہی یہی سلسلہ سب سے زیادہ دراز اور بلند ہی *

تیسرا سلسلہ وادی میگوی اور ماٹی کیانگ کے درمیان فاصل ہی گو کہ وہ بھی بہت اونچا اور دراز ہی لیکن تعداد باندی اُس کی معلوم نہیں *

جو سلسلہ پہاڑوں کا بموازا اِس قطعہ شرقی کے کنارے پر ہی وادی کمبوج کو صوبہ ہاے کوچن چین اور ٹانکن جو چین کے صوبے ہیں جدا کرتا ہی *

ان سب ندیوں کا پانی وقت مختلف پر چڑھ کر اُن وادیوں میں پھیلتا ہی اِس سے معلوم ہوا کہ منبع اُن کا مختلف جگہوں میں ہی *
پس اُن ندیوں کے اِس قطعہ میں پھیلنے سے یہہ قطعہ نہایت سرسبز و شاداب و زرخیز ہی حتی کہ پہاڑوں کے نشیبوں اور ادیر چوٹی کے اتنے بڑے بڑے درخت لگے ہوئے ہیں کہ اور ملکوں کے درخت اُن کے سامنے چھوٹے چھوٹے پودے نظر آتے ہیں *

حیوانات اِس قطعہ میں مثل جنگل ہاے منطقہ حارہ کے ہوتے ہیں ہانہی گینڈا شہر اور بن مانس وغیرہ اور اقسام کے بندر اور پوندوں کے ہر چمکیلے اور رنگین ہوتے ہیں *

آدمی یہاں کے سواے ملایا کے دوغلی مغل یعنی چین اور تاتار کے معلوم ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کے ادیر کی قومیں مرگ اور کارن کہلاتی ہیں *

اُس ملک کے اصلی باشندے خاص کر ملک برہما میں اکثر بودوباش رکھتے ہیں لیکن ملایا کے باشندے اُن کے ساتھ ملتے ہیں جو جزیرہ سماترہ اور جاوہ وغیرہ میں جا بسے ہیں — پس یہہ تمام قطعہ اپنے اقسام طبعی یعنی پہاڑ اور وادی وغیرہ کو جو باشندے ان مقامات کے بحسب محل مختلف الطبع ہیں اور اِس قطعہ کے اقسام طبعی سے مناسبت رکھتے ہیں شامل ہی اور اقسام طبعی اُس قطعہ کے یہہ ہیں *

صوبہ آراکان جو خلیج بنگالہ کے شمال مشرق پر واقع اور مندرج برہم پتر سے لیکر ہانسو میل تک چلا گیا ہی *

صوبہ پیکو ایراوانی کے مہانہ پر واقع ہی جہانکہ ایراوانی کی دو شاخیں اُس میں سے ہوکر گذرتی ہیں پس یہہ قطعہ اُسکی ساقرن کا قاعدہ بنکر اُسکو مثلث بناتا ہی — باقی تمام وادی چو ایراوانی سے پیکو کے اتر طرف پڑتا ہی ملک برہما کے نام سے مشہور ہی *

صوبہ پیگو اور ملایا کے بیچ میں صوبہ چائٹ تفسر واقع ہیں اور یہ صوبہ اُس اونچے اور دراز پہاڑوں کے سلسلوں کے ذریعہ سے ملک سیام اور لاؤس سے منفصل ہے یعنی (لاؤس) وادی میگوی کے شمالی حصہ سے اور (سیام) اُس کے جنوبی حصہ سے مراد ہے — یہ دونوں ملک تیسرے سلسلہ کے ذریعہ سے ملک کمبود جو کہ تمام وادی مائی کیانگ پر شامل ہے منفصل ہے *

چوتھا سلسلہ مذکور بالا ملک مذکور یعنی کمبود کو اِس قطعہ کے باقی حصہ یعنی کوچن چین سے جدا کرتا ہے — اِن اقسام میں سے جو صوبے صاحبان انگریز کے ماتحت ہیں تفصیل اُنکی یہ ہے *

آسام جو صوبہ بنگالہ سے متصل ہے اور اُس سے جنوب آراکان اور آراکان کے متصل صوبہ پیگو اور پیگو سے جنوب کو سوہجات تفسر اور اُن سے جنوب کو ایک تکرّی جزیرہ نما ملایا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیج بنگالہ کے تہوں طرف کے گذاروں پر عملداری سرکار انگریزی کی مضبوط ہے *

سوا ۷ اِن صوبوں کے اور دو چار جزیرے بھی انکے ماتحت ہیں چنانچہ داس نکرائس سے جنوب کو ایک سلسلہ جزائر بنام اندمان واقع ہے یہ سلسلہ شمالاً اور جنوباً ایک سیدھے خط میں پھیلا ہے مگر اِس میں صرف وحشی آدمی، مثل بھیل اور گوند وغیرہ کے آباد ہیں لیکن سرکار انگریز نے یہاں ایک جگہ (جو ایک اچھی لنگرگاہ ہے) چھارنی فوج کے لئے مقرر کی ہے جہاں کچھ فوج رہتی ہے اور اِس جگہ وہ مفسد لوگ جو ہندوستان سے کالے پانی کو بھینچے جاتے ہیں فوج کی حفاظت میں قید رہتے ہیں *

اِس سلسلہ سے جنوباً کچھ فاصلہ پر دوسرا سلسلہ جزائر بنام نکوبا واقع ہے یہ بہت چھوٹا سلسلہ ہے جسکا حال کم معلوم ہے *

جزیرہ پولوہینانگ یا پورٹس آف ویلز جو ملایا کے غریبی کنارہ پر واقع

جزیرہ سبکاپور جہاں سرکار انگریز کی طرف سے ایک شہر سنگاپور آباد کیا گیا ہے اور وہ شہر چین کی اشیاء تجارت کے جہازوں کا بڑا بندر گاہ ہے *

صوبہ آراکان کا بیان

آراکان خلیج بنگالہ کے شمالی کنارے اور ایک سلسلہ پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اس سلسلہ کے ذریعہ سے وہ قطعہ وادی ایراواڈی کے نشیب سے منفصل ہے اور عرض درمیان سلسلہ اور ایراواڈی کا دس میل سے سو میل تک ہے اور وہ قطعہ بہت زرخیز اور پیداواری کے لائق ہے تعداد اُسکے باشندوں کی تخمیناً دو لاکھ پچاس ہزار اور یہہ قطعہ سرکار انگریز کے ماتحت سنہ ۱۸۲۶ ع سے بعد فتحیادی برہما کے راس نگر اُنس تک آگیا ہے *

دارالامارت اُسکی شہر آراکان جو آراکان ندی کے کنارے پر واقع اور اُسکے نام سے مشہور اور یہہ بہت بڑا شہر ہے جہاں تجارت بھی مذکور ہوتی ہے *

صوبہ پے گو کا بیان

یہہ ایراواڈی کے نشیب کے جنوبی حصہ پر مشتمل ہے سرکار انگریز کو سنہ ۱۸۵۲ ع میں بعد لڑائی برہما کے ہاتھ آیا — اس صوبہ کا طول شمال سے جنوباً دوسو چالیس میل اور عرض ایکسو چالیس میل ہے لنگر گاہ اس صوبہ کی رنگون اور باشندے اُسکے تیس ہزار *

دارالامارت اسکا شہر پے گو جو ایراواڈی کے کنارہ رنگون سے ساتھ پہل کے فاصلہ پر واقع ہے لیکن اب حال اُسکا کچھ ترقی پر نہیں ہے صرف چھ ہزار باشندے اُسکے ہیں یہاں ایک مشہور دیول ہشت پہلو مخروطی شکل کا تین سو ساٹھ فٹ کا اونچا ایک چبوترے تیس فٹ کے بلند پر بنا ہوا ہے اُس ندی کے وادی پر پے گو سے کچھ اوپر بڑے بکر

ایک شہر پروم اس صوبہ کے صنعتی پر ہی یہاں بڑی تجارت اُس
ترقی کی کہ جو عمارت کے کام میں آتی ہی ہوتی ہی *

صوبجات تنسرم کا بیان

صوبہ پیکو سے جنوب کے صوبجات چار صوبوں میں منقسم ہیں
مارتھان قابوئی مرگوئی اور تنسرم چونکہ تنسرم ان چاروں صوبوں کا
دارالامارت ہی اس لیے نام چاروں کے اُسی کے نام سے مشہور ہیں اور
حصہ مرگوئی اور قابوئی کے منابلی میں کئی جزیرے بطور مجموعہ
الجزائر کے واقع ہیں — باشندے صوبجات تنسرم کے تھیں برہما اور
موگ قوم کے ہیں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر کارن قوم کے لوگ رہتے ہیں *
سوائے ان کے جزیرہ نماے ملایا کی سمت جنوبی اور غربی پر شہر
ملکا واقع ہی جو پہلے پرتگیز اور اُن نے بعد ہولندیز کے ماتحت اور
دوبی تجارت گاہ تھا اُس وقت سے پولوپینیاگ اور سمکا دور کی ترقی سے
اس کا تنزل ہو گیا مگر اب بھی یہاں کئی مدرسے چینی زبان سیکھنے کے
لیئے (جو صاحبان انگریز اُس کو حاصل کرتے ہیں اور مدرسے انگلش
زبان کے چینی لوگوں کے لیے) جاری ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً
پانچ ہزار *

مملکت برہما کا بیان

اس کی حدود اربعہ میں شمال و مغرب کی طرف آسام اور تبت
جو کوہ ہمالیہ اُن کا فاصلہ ہی اور مشرقی سمت پر مملکت چین اور
جنوبی سمت پر بنگال چنانچہ معہ صوبہ بنگال کے عرض شمالی اُس کا
(۲۵°۲۵) سے لیکر (۲۵) درجے تک اور طول شرقی اُس کا (۸۲)
درجے سے لیکر (۹۰) درجے تک ہی اور سوائے اُن صوبجات کے
جو پہلے برہما میں داخل تھے اب خاص قطعہ برہما کا طول (۵۳°)
میل اور عرض (۲۲°) میل اور تمامی وسعت اُس کی (۹۶۰۰۰) میل
مربع ہی — باشندے برہما کے تخمیناً چالیس لاکھ جو ایروادی کے

تخصیص میں بستے ہیں اور وہاں اُن سے کئی شہر آباد ہیں۔ ایرلوانڈ سے قطعہ بڑھا کر تخصیص ہو گئی ہے اور اُس کے اطراف کی زمینیں بہت زرخیز ہیں گیہوں، دھان، نیشکر، تماکو، کپاس اور پیل بہت پیدا ہوتا ہے *

ہزاروں کے ادھر کے لوگ مثل چین کے اگرچہ پہلے ہندو تھے مگر اب بودہ کا مذہب رکھتے ہیں پر اُنہیں اور قانون اُن کے اب تک ہندوؤں کے شاسترو کے موافق جاری ہیں *

رنگون سے شمال کو پانسو میل دور ایرلوانڈی ندی کی ایک شاخ کے دونوں کناروں پر دو شہر یعنی آوا اور امورا پورہ واقع ہیں اور اُن دونوں میں وقتاً بعد وقت ایک دوسرا اُس ضلع کا دارالخلافہ رہا ہے *
امورا پورہ ایک اچھی جھیل کے کنارہ پر (جو سات میل لمبی اور تینوے میل چوڑی ہے) شہر خوش قطع ہشکل مربع مستحکم شہر ہناکا میں بستا ہے سڑکیں اُس کی وسیع سیدھی باہم متقاطع — بادشاہی محل عین بیچ میں بنا ہوا ہے عمارات تمام شہر کی چوبیس اور کئی ایک گنبد سنہری ملمع کیئے ہوئے ہیں — باشندے وہاں کے تھمبٹا تیس ہزار *

دوسرا شہر آوا سنہ ۱۸۲۹ ع میں دارالخلافہ مقرر ہوا اور اُسوقت سے امورا پورہ کے لوگ آکر وہاں بسے مگر سنہ ۱۸۳۹ ع میں بسبب زلزلہ کے وہ شہر منہدم اور مسمار ہو گیا — عمارت اُس کی اگرچہ چوبیس اور خاتم تھی مگر دیوتوں کے گنبدوں کی نمائش کے سبب شہر دور سے خوشنما معلوم ہوتا تھا تعداد وہاں کے باشندوں کی پچیس ہزار سے تیس ہزار تک بالفعل دارالخلافہ اُس ضلع کی منشورہ جو آوا سے شمال کو (۲۷) میل دور ایک بڑی جھیل کے کنارہ پر واقع ہے بادشاہ وہاں کا اکثر شہر منڈلی میں رہتا ہے جو امورا پورہ سے تھوڑی دور ایرلوانڈی کے کنارہ پر ہے *

دودھا۔ میگوئی اور مائی کیانگ کی نشوون میں لاؤس اور سیام
 نہیں چنانچہ حصہ جنوبی سیام حصہ شمالی لاؤس ہی طول ملک
 سیام کا کنارہ بھڑ سے تین سو میل تک ہی اور وہاں سے آگے لاؤس
 سیام سے زرخیز اور آباد کم ہی اور اس حصہ کے باشندوں کی تعداد
 تخمیناً دس لاکھ ہی *

دارالخلافہ سیام کا بن کاک چو ہندو میل شمال کو خلیج سیام
 سے دوں میگوئی کے کنارہ پر واقع ہی ہے۔ یہ شہر تین حصوں میں
 منقسم ہی ایک محل بادشاہی بطور تلہ کے علیحدہ ایک جزیرے میں
 خوب مستحکم اور خوشنما بنا ہی ہے دوسرا خاص شہر میگوئی کے کنارہ
 پر جسکی عمارت لچری کی ہی — تیسرا عین دویا میں مکانات چوبی
 اور بانسوں کے بنے ہیں کہ سوداگر لوگ اُنکے سامنے تختوں پر اپنی
 دکانیں لگاتے ہیں اور خوب خرید و فروخت ہوتی ہی شہر کے آدھے
 باشندے دریا میں رہتے ہیں اور آدھے خاص شہر میں تعداد باشندوں
 کی پچاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک اور انہیں اکثر چینی کے سوداگر
 متالدار ہیں *

ملایا کا بیلان

صوبہ تنصرم سے جنوباً جزیرہ نما کے طور پر طولاً واقع ہی یہاں سے
 اس بلانکا تک ہزار میل طویل ہی پس پے کو کی حد غایت مورتاں
 سے لیکر اس بلانکا تک بارہ سو میل طویل ہی اور عرض اُس کا ساٹھ
 میل سے ایک سو اسی میل تک ہی *

وہ سلسلہ جو برہما اور سیام سے شروع ہو کر اُس تمام جزیرہ نما میں
 سے گذر کر جنوباً چلا گیا ہی بذریعہ اُس کے یہ قطعہ برہما اور سیام سے منفصل
 ہی اکثر یہ قطعہ کوهستانی نظر آتا ہی اس سلسلہ سے چو دونوں طرف سے
 بلند ہی بہت سی ندیاں نکل کر نشیب کی طرف بہتی ہیں اس لیے آب
 و ہوا یہاں کی معتدل اور پہاڑ بھی خوب سرسبز رہتے ہیں پر اس سلسلہ

کے اطراف شرقی اور غربی میں موسم مختلف ہوتا ہے چنانچہ ہر طرف کی طرف جو قطعہ کمہود اور کوچن چین ہے اور اُسکے اطراف سے ہوائے شمالی اور شرقی موسمی یہاں نکلا پہونچتی ہے بسبب اُسکے ہواسات یہاں ماہ نومبر سے لیکر مارچ تک ہتھوبی ہوتی ہے اور جب ہوائے موسمی جنوب اور غربی کی طرف سے پھر کو آتی ہے تو اُس سلسلہ کے باعث شرقی قطعہ اسکا اُس ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور اُسوقت اطراف غربی سے ملائی ہو کر وہاں مغل ہندوستان کے گرمی میں بارش پیدا کرتی ہے — زمین اُس قطعہ کی نسبت کوہستان کے بہت زر خیز نہیں ہے مگر مروجات بہت پیدا ہوتے ہیں اور وہ قطعہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے — باشندے سیام اور ملایا کے نصف ہیں زبان انکی ملایا بولی مغل فارسی کے خوب خوش لہجہ اور شیرویں معلوم ہوتی ہے اور ملایا کے لوگ خاص کر تجارت کے کام میں معروف ہیں تجارت وہاں کی کادی دھانیں مڈل سونا اور رائے وغیرہ کی ہے جو وہاں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور سونا وہاں کی سب ندیوں میں پایا جاتا ہے *

ملایا خاص صوبہ تنصوم کے جنوب میں واقع اور پانسو میل کے قریب طویل ہے لیکن اُس سے غربی سمت پر جزیرہ پولوپیٹھانگ اور سمت جنوب و غروب پر ملکا سرکار انگریزی کی عملداری میں ہے اس جزیرے میں بحکم سرکار ایک شہر بنام جورژٹون آباد ہوا ہے یہاں کے حکم نواب گورنر جنرل کے طور پر آبنائے ملکا کے لیئے مقرر ہیں اور اُسکے باشندے درہزار اکثر چینی ہیں اور تمام جزیرے کے چالیس ہزار *

اس قطعہ کے انتہائے راس کے قریب جزیرہ سمکاپور ہے جو انگریزوں کی عملداری سنہ ۱۸۱۹ ع میں اُس میں ہوئی ہے چونکہ وہ چین اور ہندوستان کے جہازوں کی لنگرگاہ اور عین وسط راہ میں واقع ہے اس لیئے وہ بحکم سرکار جلد آباد کیا گیا اور وہاں ایک شہر بھی اس جزیرے کے نام سے آباد ہے آبادی اُسکی تین قسم پر ہے ایک

انگریزوں کی ۔ الگ اور دوسری ملاوا والوں کی اور تیسری ^{چینی} والوں کی ۔ انگریز بڑے مالدار سوداگر یہاں رہتے ہیں اس لئے وہ محلہ بہت خوش قطع بنا ہی سڑکیں وسیع مکانات بلند ابتدا میں وہاں کے باشندے قریب قریب سو کے نہ مگر سنہ ۱۸۲۹ ع میں آٹھارہ ہزار کے قریب ہوئے اور پھر سنہ ۱۸۵۲ ع میں ساٹھ ہزار ہو گئے اور زیادہ انیس کے شہری لوگ ہیں اہل زراعت کم ۔ آب و ہوا یہاں کی سب قریب خطاستوا کے گرم ہی مگر صحت بخش اور تندرستی کے لئے اچھی ہی *

بیان صوبہ آنام جسکو کوچن چین بھی کہتے ہیں

آنام اس تمام قطعہ متوسط کی شرقی سمت پر واقع ہی ہے ۔ یہ صوبہ دو قطعوں میں منقسم ہی شمالی ٹانگن جو خاص آنام کے نام سے معروف ہی اور جنوبی کوچن چین دریائی حد ان دونوں کی (۱۰۹) پر واقع ہی *

ان دونوں حصوں میں ٹانگن بڑا زرخیز قطعہ ہی کہیں اور ریشم وہاں بہت پیدا ہوتا ہی ۔ دارالامارہ اُسکا کاجاؤ رودسوک سا کے کنارہ پو بڑا شہر ہی جو دریائے شور سے ۸۰ یا ۹۲ میل دور ہی نعدان باشندوں کی تیرہ لاکھ *

قطعہ کوچن چین پڑاؤں میں واقع ہی ۔ مگر اُس میں وادی بہت بڑی خیز ہیں نیشکر ریشم الیچی دارچینی اور سیلہ مریچ وہاں بکثرت پیدا ہوتی ہی ۔ دارالامارہ اُس صوبہ کا ہوائی ہی جسکو ٹورن ہوا بھی کہتے ہیں دریائے شور سے دس میل کے فاصلہ پر بہت مستحکم شہر پناہ میں جو ایک مثل بڑے قلعہ کے ہی واقع ہی گرداگرد اُسکے خندق بھی کھدی ہی شہر پناہ اُسکی ایک ایسا بڑا قلعہ ہی جسکی حفاظت کے لئے چالیس ہزار آدمی اُس میں رہنا چاہئے اُسکے حوالی کی زمین پیدا داری کے لائق ہی سڑکیں اُس میں سیدھی پختہ چاروں

طواف کو گئی ہیں فرانسیس لوگ یہاں اکثر رہتے ہیں بلکہ وہ لوگ یہاں کے رئیس کے امیروں اور مشیروں میں ہیں۔ تعداد ہاشندوں کی ساتھ ہزار *

اس قطعہ کی جنوبی سمت کو شہر ساٹی گاں واقع ہے اور یہ بھی ایک مشہور لنگر گاہ اہل فرانس کی ہے جو فی الحال وہاں زیادہ نو داخل ہیں *

آٹھویں فصل

مجموعۃ الجزائر کے بیان میں

یہ مجموعۂ جزایروں کا بحر الکاہل اور بحر ہند کے درمیان ملکا کے جنوب اور مغربی سمت سے لیکر شرقاً آسٹریلیا کی حد شمالی تک وسیع واقع ہے اس میں بعضے بڑے بڑے جزیرے اور بعض چھوٹے قریب قریب واقع ہیں چنانچہ حکمائے جغرافیہ نے ان کے ساتھ قطعہ آسٹریلیا کو شامل کر کے باعتبار اس کے کہ اکثر ان میں کے نو یافتہ ہیں نام اس مجموعہ کا آسٹرال ایشیا (یعنی قطعہ جنوبی ایشیا) رکھا ہے گویا کہ یہ قطعہ نسبت اور قطعات یورپ ایشیا امریکا اور افریقہ کے پانچواں قطعہ خشکی زمین کا ہے یہاں اس کا یہاں مجموعہ کیا جاتا ہے مفصل آسٹریلیا میں مذکور ہوگا *

وہ جزیرہ جزر ان سب کے غربی سمت پر ہے بذمہ سماترہ مشہور ہے اور بذریعہ آبناے ملکا کے جزیرہ نماے ملایا سے منفصل اور یہ ایک قطعہ مستطیل سا اطراف شمال و مغرب سے جنوب اور مشرق کو چلا گیا ہے *

اسکی جنوبی حد کے قریب سے جزیرہ جاوا شروع ہوتا ہے جو اُسے بذریعہ آبناے سندھ کے منفصل ہے اور یہ قطعہ بھی مستطیل شرقی و غربی کو ہے لیکن سماترہ سے چھوٹا ہے *

اس جزیرہ کی سمت شوقی پر ایک سلسلہ چھوٹے جزائر کا شوق چلا گیا ہے کہ ان میں سب سے بڑا تیمور لنگ کے نام سے مشہور ہے *
اس سلسلہ جزائر کی سمت شمال شرقی پر بحیرہ جارا ان کو دوسرے مجموعہ الجزائر سے جدا کرتا ہے چنانچہ ان میں سے بڑے اور مشہور بورنیو جو سمندر کی سمت شمال اور مشرق پر واقع ہے اور سلی بیز جو بورنیو کے کنارہ شرقی پر ہے یہ جزیرے بذریعہ آبناہ مقاصر کے منفصل ہیں *

اس سلی بیز سے آگے شرقاً مجموعہ الجزائر ملتا ان میں سب سے بڑا گلو لو اور اُسکے آگے شرقاً ایک بڑا جزیرہ پاپوا یا نیوگنی واقع ہیں اور یہ قریب آسٹریلیا کے شمالی حد تک پہنچتا ہے اور اس سے بذریعہ آبناہ ٹورز کے منفصل ہے *

اس جزیرہ کے آگے شرقاً بہت سے چھوٹے چھوٹے جزائر نیو آئرلینڈ اور نیو برٹن اور جزائر سلیمان کے نام سے مشہور ہیں *

سلی بیز کی عین شمالی سمت پر دوسرا سلسلہ جزائر جو جنوب سے شمال کو چلا گیا ہے فلپائن کے نام سے مشہور ہے اور یہ بحیرہ چین کے سمت شرقی پر محیط ہے ان میں سب سے بڑا مشہور جزیرہ لوزون یا منلا ہے جو ان کی شمالی سمت پر ہے ان جزائر میں اکثر کوہستان ان کے وسط میں واقع ہے *

پہاڑوں کے دامن میں دریا تک نشیب ہے چنانچہ ان پہاڑوں سے کئی پہاڑ آتش فشاں ہیں خاص کر ایک پہاڑ سمراوا کے نام سے جزیرہ جارا کی سمت شرقی پر واقع ہے اور سب جزیرے اکثر رز خیز حتیٰ کہ پہاڑوں کی چوٹیوں تک سرسبز ہیں ہر قسم کے پھول اور نباتات وہاں سے یورپ کو لیجاتے ہیں *

ان میں مثل جزیرہ نمائے ملایا کے سونے اور ہیرے اور دانکے کی تلاش نہیں ہوتی *

حیوانات ان میں مثل منطقہ حارہ کے سب قسم کے پائے جاتے ہیں
 جیسے گھنڈا ہاتھی، تاجر بن مائس اور اقسام کے ہندو *
 آدمی یہاں کے کچھ ملایا کچھ حبشی کچھ تاتاری کئی قومیں ہیں
 مگر علم و ہنر کے شایق ہونے سے مثل وحشیوں کے نہیں ہیں — ہر
 حکومت اُن کا باختیار اسراء ہی اور بعضوں میں مثل بورنیو وغیرہ کے
 بادشاہی حکومت کے طور پر ہی ہر ان میں جس قدر شرتاً چلے جائیئے اسی قدر
 زیادہ وحشی آدمی پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ بعضے اُن میں کے مردم خواہ
 بھی ہیں *

ان مجمعۃ الجزائر میں کئی شہر نامور آباد نہیں ہی لیکن اہل
 فرنگ خاص کر پرتگیز اور ہولندیز اور ہسپانیہ کے لوگ اور کچھ انگریز
 بھی کہیں کہیں بدو پاش رکھتے ہیں *

تمام شہر

تذکرۃ قطعہ ایشیا

